غالب نام آورم نام
اللهم و هم اسد اللهم

سید احمد شاہ مرحوم
چیئرمین
سید محمود شاہ

ویسٹ پاک پبلشنگ کمپنی لمیٹڈ

صدر دفتر: ۵۶۔ این گلبرگ ۲۔ لاہور ۔ فون ۸۰۴۰۹ شاخیں: اردو بازار لاہور ۔ فون ۵۲۳۲۷
۱-۶/۴ ۵۸ ۔ نزد آب پارہ ۔ اسلام آباد ۔ فون ۲۱۶۴۰

دیدہ زیب اور معلوماتی کتابیں

کتاب	قیمت
کاروانِ تمدن (جلد اوّل) (جہادِ ہستی)	۱۵٫۰۰
ایس اجنبی دنیائیں (رشوتاپ)	۲٫۵۰
تدریس سائنس ۔ انیس الدین انصاری	۳٫۰۰
" " [illegible]	۵٫۰۰

یونیسکو کی نگرانی میں تیار شدہ بچوں کے لئے منظور شدہ کتب

کتاب	قیمت
دو شہر ایک کہانی	۱٫۵۰
بے بس سائنسدان (ایچ۔ جی۔ ویلز)	۱٫۹۲
کہانیاں ۔ ٹالسٹائی	۱٫۵۰
سمندر کی تہ میں	۱٫۵۰
دنیا کے دل چیریں۔ سید عابد حسین	۱٫۰۰
ایران ۔ مقبول بیگ بدخشانی	۱٫۰۰
ترکی	۱٫۰۰
امریکا [illegible] ۔ سید عابد حسین	۱٫۰۰
[illegible] سید تقی رضا	۱٫۰۰
[illegible] سید احمد الطاف	۱٫۰۰
[illegible]	۱٫۰۰
[illegible]	۱٫۰۰
[illegible]	۱٫۰۰

کتاب	قیمت
سائنس خادمِ انسان	۰٫۷۵
طاقت کے سرچشمے	۰٫۷۵
جسم کی کہانی	۰٫۷۵
فن تعمیر پاکستان (ماسٹرز گلڈ)	۱٫۷۵

انگریزی کتابیں

کتاب	قیمت
ایجوکیشنل ڈیویلپمنٹ ان پاکستان (ڈاکٹر ڈبلیو ایم۔ ذکی)	۷٫۵۰
نیو ہاریزن ۔ حق نواز اختر	۴٫۵۰
سکول آرگنائزیشن اینڈ مینجمنٹ (غلام محی الدین)	۱۱٫۰۰
ہادیٔ اسلامؐ	۱٫۰۰
صدیق اکبرؓ	۱٫۰۰
فاروق اعظمؓ	۱٫۰۰
عثمان غنیؓ	۱٫۰۰
حضرت علیؓ	۱٫۰۰
بچوں کے لئے قرآن (اپنی نوعیت کی پہلی کتاب)	۱٫۷۵
الحمرا کی داستانیں	۳٫۰۰

اردو ادب میں بہترین منظور شدہ کتابیں

کتاب	قیمت
بچوں کی دنیا	۲٫۵۰
جدید تعلیم	۱٫۰۰
بنجمن فرینکلن	۴٫۵۰
نئے دیس نئی راہیں	۳٫۰۰
تکمیل آرزو	۴٫۰۰
عجائباتِ قدرت	۲٫۵۰
بیتے دن	۲٫۵۰
انتخاباتِ نثر اردو	۲٫۵۰
جیکی رابنسن	۲٫۵۰
مشعلِ راہ	۱٫۷۵
جارج واشنگٹن	۱٫۰۰
تدریس سائنس	۳٫۰۰
ابراہیم لنکن	۱٫۲۵

نقشہ پاکستان

(پاکستان پر اپنی قسم کا واحد اردو نقشہ)
رنگین سات رنگوں میں
سائز ۴۰" × ۵۲"
قیمت [illegible]

واحد ایجنٹس برائے پاکستان یونیسکو پبلیکیشنز ناشران ۔ درسی کتب و قرآن مجید

دیوان غالب اردو (آفسٹ طباعت) عرشی رامپوری کے تلفظ و اعراب کے مطابق مروج متن کو حسرت موہانی کے انتخاب، حنیف رامے و عبدالرحمان چغتائی کی تصاویر کی نشان دہی، ناقدین کی آرا کو مختلف عنوانوں کے تحت جمع کر کے ایک مفید ایڈیشن بنا دیا ہے۔

میری لائبریری : ۲٫۲۵ روپے — باتصویر سفید کاغذ مجلد ۵٫۰۰ روپے

مفہوم غالب : کلام غالب کو سمجھنے کی کوشش بار بار ہو چکی ہے۔ نواب احسن علی خاں (آف کنج پورہ) کی مفہوم غالب تک رسائی کو غالب شناساؤں نے ایک کامیاب ترین کوشش مانا ہے۔ مقدمہ از جسٹس ایس اے رحمان، استقبال از سید وزیر الحسن عابدی عمدہ طباعت۔ میری لائبریری ۹٫۰۰ روپے — مجلد سفید کاغذ ۱۵٫۰۰ روپے

کلیات دیوان غالب فارسی : سید وزیر الحسن عابدی نے تحقیقی و انتقادی اسلوب میں مرتب کیا ہے۔ ایک کتاب جو کئی کتابوں پر مشتمل ہے۔ بڑی تقطیع ۲۰×۲۶/۸۔ قریباً چھ سو صفحات

میری لائبریری میں ۱۲٫۰۰ روپے — مجلد سفید کاغذ ۲۰٫۰۰ روپے

انتخاب غالب : غالب کے خود نوشت سوانح، مع قلمی تصویر، لائق تحفہ، عمدہ کاغذ، عکسی بلاک طباعت : ۰٫۵۰ پیسے۔

غالب دیاں غزلاں : اردو کلام کا منظوم پنجابی ترجمہ مع متن
جناب شہاب دہلوی کے مقدمے کے ساتھ مترجم پرنسپل دلشاد کلانچوی
آفسٹ طباعت، بہترین کتابت
میری لائبریری میں ۱٫۷۵ روپے
سفید کاغذ مجلد ۳٫۵۰

ہمارے ہول سیلرز ہیں
فیروز سنز لمیٹڈ اور دوسرے بک سیلرز سے طلب فرمائیں

میری لائبریری کے تحفے

تنقیدی ادب

کتاب	قیمت	مجلد
آغا حشر اور اُن کا فن	۲٫۵۰	مجلد ۷٫۰۰
اُردو ناول نگاری	۲٫۵۰	" ۸٫۰۰
تنقید شعر	۲٫۵۰	" ۶٫۰۰
ادب کا تنقیدی مطالعہ	۲٫۵۰	" ۶٫۰۰
تنقیدی مضامین	۳٫۰۰	" ۶٫۰۰
باغ و بہار کا تنقیدی مطالعہ	۲٫۵۰	" ۷٫۰۰
وادیٔ خیال	۴٫۵۰	" ۸٫۰۰
ولی (تحقیقی و تنقیدی مطالعہ)	۱٫۷۵	" ۴٫۰۰
متاعِ ادب	۳٫۰۰	" ۶٫۰۰
تنقیدی مضامین	۳٫۰۰	" ۶٫۰۰
ادب اور تعصب	۱٫۷۵	" ۴٫۰۰

تاریخ و سوانح

کتاب	قیمت	مجلد
ابوبکر صدیقؓ	۹٫۰۰	مجلد ۱۵٫۰۰
عمر فاروق اعظمؓ	۱۲٫۰۰	" ۲۵٫۰۰
دس بڑے مسلمان	۵٫۵۰	" ۹٫۰۰
المامون	۳٫۲۵	" [illegible]٫۰۰
الہارون	۳٫۲۵	" ۶٫۰۰

خسرو شیریں زبان مصنف: صلاح الدین اقبال (زیر طبع)

دوسری اہم مطبوعات

معلومات پاکستان: مرتب زاہد حسین انجم، پاکستان کے قیام سے جنوری ۷۶ تک معلومات، سادہ ایڈیشن ۵٫۵۰ روپے، مجلد ۱۰٫۰۰ روپے

ہوچی منہ: اس صدی کے عظیم جرنیل کی سوانح حیات جو اس کی اپنی یادداشتوں سے مرتب ہوئی۔ مرتب: مجیب الرحمٰن شامی

میری لائبریری میں ۲٫۰۰ روپے مجلد ۵٫۰۰ روپے

دیدۂ بینائے قوم محمد علی جناح: مرتب: محمد سلیم ضیاء، قائداعظم کی زندگی، فرمودات اور ان کی حیات پر خراجِ عقیدت، اپنے انداز کی واحد کتاب، میری لائبریری میں ۲٫۵۰ روپے مجلد ۵٫۰۰ روپے

سی آئی اے کا جال: سید ایم سلیمان نے سی آئی اے کا کچا چٹھا مرتب کیا ہے۔ تازہ تازہ سب خبریں اور حالات

میری لائبریری میں ۳٫۰۰ روپے مجلد ۶٫۰۰ روپے

سی آئی اے کے کارنامے: ڈیوڈ وائس اور تھامس بی راس کی کتاب کا ترجمہ۔ میری لائبریری ۴٫۵۰ روپے مجلد ۸٫۰۰ روپے

والڈن: مصنف ہنری ڈیوڈ تھورو۔ مترجم: حبیب اشعر تھورو کی خود سوانحی تصنیف کلاسیکی شاہکار کی حیثیت سے مشہور ہے۔

میری لائبریری میں ۷٫۵۰ سفید کاغذ مجلد ۱۲٫۰۰

علی پور کا ایلی: ممتاز مفتی، جو نفسیاتی زاویہ نگاہ لے کر ادبی محفل میں آتے تھے، اب ہمارے لیے ایک نادر ناول لے کر آئے ہیں۔ بقول ابن انشا، یہ اردو ناولوں کا گرنتھ صاحب ہے

بڑا سائز، ۱۲۰۰ صفحات

میری لائبریری میں ۲۲٫۵۰۔ مجلد سفید کاغذ ۴۰٫۰۰ روپے

اردو میں سائنس کی تعلیم

بی ایس سی ، ایم ایس سی کے طلبا کے لیے سائنس کی درسی کتابیں

(یہ کتابیں مغربی پاکستان کی تمام یونیورسٹیوں کے نصابوں پر حاوی ہیں)

نام کتاب	انگریزی نام	مصنف	صفحات	قیمت
مادے کے خواص ۔ دو حصے	Properties of Matter	پروفیسر حمید عسکری	۸۰۲	۸/- روپے
حرارت	Heat	پروفیسر حمید عسکری	۱۰۱۲	۱۰/- روپے
آواز	Sound	پروفیسر علی ناصر زیدی	۷۵۲	۸/- روپے
جدید طبیعیات	Modern Physics	پروفیسر حمید عسکری	۷۴۶	۱۵/- روپے
ہندسی روشنی	Geometrical Optics	" "	۸۳۰	۱۰/- روپے
طبیعی روشنی	Physical Optics	" "	۸۹۶	۲۰/- روپے
شماریات	Statistics	محمد حنیف میاں	۴۵۰	۵/- روپے
اطلاقی شماریات	Applied Statistics	محمد حنیف میاں فیض الحسن قاضی	۳۰۰	۳/- روپے
نظریۂ سیٹ	Set Theory	ڈاکٹر بی ۔ اے ۔ سلیمی	۱۶۰	۲/- روپے
ڈیٹرمی نینٹوں اور میٹرسوں کا نظریہ	Determinents and Matrices Theory	ڈاکٹر محمد یوسف	۴۳۹	۵/- روپے
علم الافلاک	A Book on Astronomy	پروفیسر برکت علی چوہان	۲۱۹	۴/۵۰ روپے
بے تخم نباتیات (الجی)	Cryptogamic Botany (Algae)	پروفیسر اشرف ملک	۵۰۰	۶/- روپے
بنیادی حشریات	Basic Entomology	ڈاکٹر افضال حسین قادری	۱۳۸	۲/- روپے
نصاب حیوانیات	Vertebrate Animals-Chordata	ڈاکٹر نذیر احمد	۹۶	۲/- روپے
پاکستان کا حیوانی جغرافیہ	Ecology of Pakistan	ڈاکٹر افضال حسین قادری	۱۰۱	۳/- روپے
مغربی پاکستان کے میمل	Mammals of Wast Pakistan	مرزا زاہد بیگ	۱۲۹	۶/- روپے
قشریہ	Crustacia	ڈاکٹر نسیمہ ترمذی	۱۲۴	۲/۵۰ روپے
بنیادی خرد حیاتیات	Basic Microbiology	پروفیسر احمد علی انور	۴۷۳	۵/- روپے
امراضی خرد حیاتیات	Medical Microbiology	پروفیسر احمد علی انور	۶۹۳	۸/- روپے
حرحرکیات	Thermodynamics	پروفیسر عبدالباقی	۱۷۱	۷/- روپے

مرکزی اردو بورڈ

۱ ۔ اے ، گلبرگ ۔ لاہور

سول ایجنٹس : ۔ فیروز سنز لمیٹڈ ۔ شارع قائد اعظم ۔ لاہور

غالبیات نمبر

جلد: ۲ | فروری - مارچ ۱۹۷۰ء | شمارہ ۵، ۶

(الف)

پبلشر سید قاسم محمود نے علمی پرنٹنگ پریس لاہور سے چھپوا کر شائع کیا

ماہنامہ 'کتاب' کا یہ شمارہ غالبیات کے سلسلے میں خصوصی امور کا حامل ہے۔ غالب صدی کے سلسلے میں ۱۹۶۹ء میں دنیا کے بیشتر ممالک میں غالب کی صد سالہ برسی کی تقریبات منائی گئیں۔ اس دوران میں غالب کے فن اور زندگی پر بے شمار مضامین اور کتابیں شائع کی گئیں۔ غالب کی اپنی تصانیف کو مختلف ممالک نے مختلف انداز میں شائع کیا۔ ایک عہد آفریں شاعر کو دنیا نے جس خلوص کے ساتھ خراج تحسین پیش کیا' یہ اردو ادب کی تاریخ میں ہمیشہ یادگار رہے گا۔

غالب کے طالب علموں' محققوں اور عام ادبی قارئین کے لیے غالب کے سلسلے میں جو کچھ کام ہوا ہے' اس کا مکمل طور پر احاطہ کرنا اگر ناممکن نہیں تو دشوار ضرور تھا۔ ماہنامہ 'کتاب' نے اس دشوار کام کو آسان بنا دیا ہے۔ اس خصوصی شمارے میں جہاں غالب کے بارے میں چند اہم مضامین شریک اشاعت ہیں' وہاں پانچ ایسی مستند اور جامع فہرستیں بھی شامل کی گئی ہیں۔ جن کے ذریعے غالب پر اب تک جو کام ہوا ہے اس کا بھرپور اندازہ ہو جاتا ہے۔

فہرست سازی کا یہ کام بحر ذخار میں غوطہ لگانے کے مترادف تھا۔ اس مشکل' کٹھن اور دقت طلب کام کو جناب شیخ محمد اسماعیل پانی پتی صاحب نے بحسن و خوبی انجام دیا ہے اور سچ تو یہ ہے کہ یہ کام انہی کے کرنے کا تھا' اور وہی اس سے عہدہ برآ ہو سکتے تھے۔ ہم اس سلسلے میں شیخ صاحب کے انتہائی ممنون ہیں کہ اگر وہ اس کٹھن اور مشکل کام کا بیڑہ نہ اٹھاتے تو ماہنامہ 'کتاب' کا یہ 'غالبیات نمبر' نامکمل اور ادھورا ہی رہتا۔ شیخ صاحب نے کتب و رسائل پر تبصرہ کرتے وقت کہیں کہیں سخت لہجہ اختیار کر لیا ہے اور ایسی رائے ظاہر کی ہے جس سے ادارے کا متفق ہونا ضروری نہیں۔

ان فہرستوں کی تکمیل میں جن بزرگوں' دوستوں اور دانشوروں نے رسائل و کتب کی فراہمی کے سلسلے میں ماہنامہ 'کتاب' اور جناب محمد اسماعیل پانی پتی کی اعانت فرمائی وہ ہمارے خصوصی شکریے کے مستحق ہیں۔ ان حضرات و اصحاب کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں:

سید امتیاز علی صاحب تاج۔ ڈاکٹر محمد باقر صاحب۔ ڈاکٹر وحید قریشی صاحب۔ ڈاکٹر عبادت بریلوی صاحب۔ محمد طفیل صاحب مدیر نقوش۔ حکیم یوسف حسن صاحب مدیر نیرنگ خیال۔ ناصر الدین صاحب ناصر مولف دبستان غالب۔ مولوی محمد عبداللہ صاحب قریشی (ادبی دنیا) جناب مشفق خواجہ (کراچی) محمد حنیف شاہد صاحب (پنجاب پبلک لائبریری) گوہر نوشاہی صاحب۔ پیام شاہجہانپوری صاحب۔ محمد عالم صاحب مختار حق۔ کسری منہاس (لاہور) ناصر زیدی صاحب۔ چودھری بشیر احمد صاحب (مکتبہ میری لائبریری)۔ نیاز احمد صاحب (سنگ میل پبلی کیشنز)۔ قیوم نظامی ایم اے۔ آغا حسن عابدی صاحب (کراچی)۔ محمد ایوب صاحب قادری (کراچی)۔ قریشی احمد حسین صاحب (گجرات) ریاض صدیقی صاحب (لائلپور)

سید غلام رسول شاہ صاحب (پنجاب یونیورسٹی لائبریری) عبدالستار چودھری صاحب (ماہنامہ 'کتاب')

بھارت کے جن مشاہیر ادب اور علم دوست حضرات نے اس سلسلے میں ہمارے ساتھ تعاون کیا ہم ان کے بھی شکر گزار ہیں کہ ان فہرستوں کی تدوین و تکمیل میں دور بیٹھے اعانت فرمائی:

جناب مالک رام صاحب۔ ذہین نقوی صاحب' انچارج غالب اکیڈمی نئی دہلی۔ ڈاکٹر عابد رضا بیدار۔ گوپال متل صاحب ایڈیٹر تحریک

پروفیسر محمد اکبر الدین صدیقی صاحب (حیدر آباد دکن)

گزشتہ سال غالب کی صد سالہ یادگار کے ہونے سے میرزا غالب کے متعلق تقریبات کا سال تھا۔ اس دوران میں برصغیر کے طول و عرض میں غالب شناسی کے ایک نئے دور کا آغاز ہوا۔ غالب کی صد سالہ برسی کے موقع پر رسالوں نے غالب نمبر نکالے۔ ناقدوں نے نئے نئے پہلوؤں سے غالب کی زندگی اور غالب کے کلام کا جائزہ لیا یا دکھایا۔ غالب کے اداروں اور انجمنوں نے نئے سرے سے غالب کی تصنیفات کو از سرِ نو مرتب کیا۔ اور ناشروں نے متعدد بار انہیں حسنِ طباعت سے آراستہ کرکے قارئین تک پہنچایا۔ یہ سلسلہ سال بھر جاری رہنے کے بعد فروری میں ختم ہوا چاہتا ہے لیکن اس سال کے خاتمے سے قبل آج سے کوئی مہینہ بھر پہلے لاہور سے محمد طفیل کی ادارت میں نقوش کا دوسرا غالب نمبر شائع ہوا جو غالب کے سلسلے کی اشاعتوں میں ایک تاریخ ساز واقعے کی حیثیت رکھتا اور غالبیات کے سلسلے میں ایک نئے باب کا آغاز کرتا ہے:

چند مہینے پیشتر اخباروں میں یہ خبر دیکھنے میں آئی تھی کہ ہندوستان میں پرانی دستاویزوں اور قلمی کتابوں کا کاروبار کرنے والے ایک بزرگ کو کسی کباڑی کے ہاں سے دیوانِ غالب کا ایک نادر نسخہ ہاتھ لگا ہے جس کی کتابت غالب نے خود اپنے قلم سے کر رکھی ہے۔ روایت کرنے ... کے مطابق جب خریدنے والے بزرگ پرانی کتابوں کی تلاش میں ان کے ہاں پہنچے تو انھوں نے بعض اور کتابوں کے ساتھ ایک قلمی کتاب ان کے ہاتھ میں تھماتے ہوئے کہا "میاں کیا یاد کروگے تمہیں غالب کے ہاتھ کا لکھا ہوا دیوان دے رہا ہوں مگر اس کی قیمت پچیس روپے سے کم نہیں لوں گا۔" خریدنے والے نے مول تول شروع کیا۔ رد و کد کے بعد یہ نسخہ گیارہ روپے میں خرید لیا۔ آج یہی نسخہ غالب کے بارے میں اس صدی کی عظیم ترین دریافت سمجھا جانا چاہیئے۔ ... رہا لیکن جب ہندوستان

کے اعلیٰ درجے کے غالب شناسوں نے تحقیق و تفتیش کے بعد اس پر مہرِ تصدیق ثبت کر دی تو اس نسخے کو غالب صدی کی سب سے گراں قدر دریافت قرار دیا گیا۔ خیال ہے کہ یہ نسخہ "امروہہ" کے نام سے یاد کیا جاتے گا۔

دلچسپی کی بات یہ ہے کہ "نسخۂ امروہہ" ابھی ہندوستان میں نہیں چھپ سکا۔ وہاں اس کی اشاعت کے ایک سے زیادہ دعوے دار پیدا ہو گئے باہمی لڑائی قانونی مقدمے بازی تک پہنچی اور عدالتی کارروائی میں اس کی اشاعت روک دی گئی۔ ادارہ نقوش کے محمد طفیل صاحب نے اپنے ذرائع استعمال اور کسی طور اسی نسخے کی فوٹوسٹیٹ کاپی ہندوستان سے حاصل کرکے غالب کے اس نو دریافت نسخے کو "بیاضِ غالب بخطِ غالب" کے عنوان سے لاہور سے شائع کر دیا۔ کسے معلوم کہ آگے چل کر غالب کا دیوان "نسخۂ لاہور" ہی کے نام سے یاد کیا جائے کہ اس کی اولین اشاعت کا سہرا اور اسے عوام تک پہنچانے کی سعادت اسی شہر کو نصیب ہوئی ہے اسے ادارہ فروغِ اردو لاہور نے شائع کیا ہے اور قیمت اس کی تیس روپے رکھی ہے۔ بیاضِ غالب کو بڑے اہتمام اور سلیقے سے شائع کیا گیا ہے۔ دائیں طرف نسخہ کا فوٹو عکس اور اس کے بالمقابل بائیں صفحہ پر وہی اشعار خوبصورت کتابت میں شائع کیے گئے ہیں۔

شروع میں بیاضِ غالب کے بارے میں نثار احمد فاروقی کا ایک جامع مقدمہ دیا ہے جس میں اس تاریخی دریافت کی تفصیلات بھی درج ہیں اور جس سے اس نسخے کے بارے میں ضروری معلومات بھی میسر آتی ہیں دیوانِ غالب کا یہ نادر مخطوطہ ۹۲ اوراق پر مشتمل ہے اور اس کے اختتام پر واضح الفاظ میں رقم کیا گیا ہے کہ مرزا غالب اس دیوان کی کتابت سے ۲۴ رجب کو منگل کے دن شام کے وقت فارغ ہوئے لیکن اسے مرزا کی ابہام پسندی کہہ لیجئے یا قدرت کی ستم ظریفی کہ غالب نے ۲۴ رجب کے آگے سن ہجری کے اعداد نہیں لکھے۔

یہ بات افسوس کی بھی ہے اور خوشی کی بھی۔ افسوس اس بات کا کہ جو بات مرزا کے قلم سے طے پا سکتی تھی وہ قدرت نے غیر یقینی عالم میں چھوڑ دی۔ خوشی اس امر کی کہ اس سے محققوں اور نقادوں کے لیے قیاس کے گھوڑے دوڑانے اور دُور کی کوڑی لانے کے نئے مواقع پیدا ہو گئے۔ اب برسوں اس پر حسنِ اختلاف قائم رہے گا۔ ہر چند کہ لاہور کے ایک بزرگ غالب شناس نے تقویم کے حساب سے یہ ثابت کر دیا ہے کہ غالب کی زندگی میں صرف دو مرتبہ رجب کی ۲۴ تاریخ منگل کے روز آتی ہے پہلے واقعے پر غالب کی عمر اتنی کم بنتی ہے کہ وہ صاحبِ دیوان نہیں ہو سکتے لہٰذا یہ مرقومہ دوسری تاریخ کا ہے۔ نثار احمد فاروقی نے اپنی تحقیق سے اس نسخے کو غالب کے تمام نسخوں پر فوقیت دی ہے اور نسخۂ حمیدیہ اور نسخۂ شیرانی دونوں سے پہلے کا رقم شدہ قرار دیا ہے۔

اس نو دریافت بیاضِ غالب کا ایک اہم پہلو یہ بھی ہے کہ نسخۂ حمیدیہ کے مطبوعہ نسخے میں متن کی جو غلطیاں ہیں ان کی اصلاح اس نسخے کی روشنی میں کی جا سکتی ہے۔ نسخۂ حمیدیہ کا قلمی نسخہ گم ہو چکا ہے اور موجودہ نسخۂ امروہہ دستیاب نہ ہوتا تو ان غلطیوں کی اصلاح کبھی یقین کے ساتھ نہ کی جا سکتی تھی۔ غالب نے اپنے اشعار پر خود کس طرح اصلاح کی اور کیسے بعض ترکیبوں اور ٹکڑوں کو قلم زد کر کے ان کی جگہ نئی تراکیب استعمال کیں یہ بذاتِ خود ایک کائنات ہے جو اس نسخے میں جا بجا جلوہ دکھاتی ہے غالب جب اپنے اشعار میں "خود ہی" "جرمِ نظارہ" کو "تہمتِ نگاہ" سے تبدیل کرتے ہیں اور "مجلس آرائی" کو قلم زد کر کے اس کی جگہ "مجلس افروزی" کر دیتے ہیں تو ان تبدیلیوں سے غالب کے ذوقِ شاعری کی خبر بھی ملتی ہے اور اس بات کی شہادت بھی میسر آتی ہے کہ وہ کیسے اپنے اشعار پر مسلسل نظرِ ثانی کرتے رہتے تھے۔ غزلوں میں بہت سے مصرعے ایسے ہیں جن کو مصرعہ اول یا مصرعہ ثانی نصیب نہیں ہوا اور وہ اس انتظار میں رہے کہ "قرانُ السعدین" کی کوئی گھڑی آئے گی جب ان مصرعوں کا نصف بہتر ان سے آملے گا لیکن ایسا نہ ہو سکا اور یہ مصرعے اسی صورت میں غزلوں میں اپنی جگہ موجود ہیں۔ بیاض کے آخر میں ایک ضمیمہ تصریحات کے عنوان سے شامل کیا گیا ہے جس سے ان تمام تبدیلیوں کے علاوہ بہت سی اور ضروری معلومات بھی فراہم کی گئی ہیں۔ نقوش کے اس نمبر "بیاضِ غالب" میں غالب کے بارے میں چند اہم مضامین اور غالب کے چند خطوط اور دیگر گرانمایہ دستاویزوں کے عکس بھی چھاپے گئے ہیں لیکن ایک چیز جس کی شمولیت کا جواز محلِ نظر معلوم ہوتا ہے وہ پاکستان کے ممتاز مصور صادقین کی تصاویر ہیں جو انھوں نے شعرِ غالب سے متاثر ہو کر بنائی ہیں۔ صادقین پاکستان کے نوجوان مصوروں میں صفِ اول کے مصور ہیں اور یورپ میں شہرت پا چکے ہیں۔ پچھلے سال انھوں نے غالب کے کلام سے متاثر ہو کر کچھ تصویریں بنائی تھیں جو ایک مشہور بنک کی ڈائری میں بہت خوبی اور نفاست کے ساتھ چھاپی گئیں۔ اس نسخے میں ان کی کچھ دیگر تصاویر چھاپی گئی ہیں جو اس کی تاریخی اہمیت کے اعتبار سے اور اس بیاض کے مزاج سے کسی طور لگا نہیں کھاتیں اور غالب کے اشعار کے ساتھ جب ان تصویروں پر نظر پڑتی ہے تو وہ شعر کے حسن کو دوبالا نہیں کرتیں۔ وجہ اس کی شاید یہ ہو کہ غالب از اول تا آخر شعر کے عجمی اور مشرقی حسن کی عظیم ترین روایت سے وابستہ ہیں جبکہ صادقین اپنی خطاکشیدگی، تصویر سازی اور شبیہ گری میں یورپی مصوری سے بے حد

اس بیاض میں ان کی بنیادی شبیہ "مسیح مصلوب" کی شبیہ ہے۔ اس شبیہ کا کرب اور المیہ یورپ کے گرجوں اور کلیساؤں کی مصوری کی یاد دلاتا ہے۔ کسی کسی شبیہ کو دیکھ کر سسٹین چیپل کی سقفی مصوری کا خیال آنے لگتا ہے۔ غالب کا شعر اور صادقین کی تصویر انہیں دو مختلف روایتوں کے تصادم کا حل ہے۔ اور شاید اسی وجہ سے یہ تصویریں بیاضِ غالب کا حسین اور فطری جزو بننے میں کامیاب نہیں ہو سکیں۔ بہرحال بیاضِ غالب بحیثیت غالب کی اشاعت لاہور کا ایک تاریخ ساز واقعہ ہے اور اس کا چھپنا غالبیات میں ایک سنگِ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔

(بشکریہ ریڈیو پاکستان لاہور)

"دبستانِ غالب" : ناصرالدین ناصر۔ مکتبۂ الفتح۔ ۹۵۔بی شارع علامہ اقبال۔ لاہور۔ قیمت : اعلیٰ ایڈیشن ۲۵ روپے، عام ایڈیشن ۱۵ روپے

دبستانِ غالب کا اُن گنی ایک شائع ہونے والی کتابوں میں شمار ہوتا ہے جو غالب کی صد سالہ برسی پر چھپی ہیں۔ ہمارے ملک میں غالب پر شائع ہونے والی کتابوں میں دبستانِ غالب کا نمبر سب سے پہلے ہے کیونکہ یہ کتاب غالب کے برسی کے مہینے میں شائع ہوئی تھی۔ اس بات کے پیش نظر اس کتاب کا شائع ہونا بیک وقت عقیدت کا مظہر بھی ہے اور تنقیدِ غالب میں ایک تسلی بخش اضافہ بھی ہے۔

مضمون کے اعتبار سے دبستانِ غالب کو بآسانی دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ پہلا حصہ غالب کے زندگی سے متعلق رکھتا ہے اور دوسرے حصے میں غالب کے منتخب اشعار کی شرح دی گئی ہے۔ ان دو حصوں کو ملا کر پڑھنے سے غالب اور کلامِ غالب کو برسی کے موقع پر ایک نئی نظر سے دیکھنے کی کوشش کی گئی ہے تاہم یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ سوانح عمری کا مضمون روایتی سوانح عمری سے بڑھا ہوا دکھائی نہیں دیتا۔ اور بسا اوقات سوانح عمری پر تذکرہ نگاری کا اسلوب چھایا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ شرح و تفسیرِ کلامِ غالب کا معیار اچھا ہے۔ مگر اشعار کی شرح سے مضمون کی وضاحت میں شاذ و نادر ہی کامیابی ہوتی ہے۔ غالب کے فن پر جو کچھ کہا گیا ہے۔ وہ بعض اوقات تکراری ہے اور غالب کے فن کو سمجھنے کے راہ میں علمی تکرار سے کچھ سے زیادہ فائدہ نہیں پہنچتا۔

میں نے جن باتوں کا ابھی ابھی ذکر کیا ہے ان سے شک گزرے گا کہ میں دبستانِ غالب کو قابلِ قدر گردانے سے احتراز کر رہا ہوں۔ اس کتاب کی قدر و قیمت ایک مخصوص علمی و تنقیدی روایت ہی کے حوالے سے قائم ہوتی ہے۔ میں نے جن باتوں کا ذکر کیا ہے ان سے فنی و فکری اعتراضات ضرور پیدا ہوتے ہیں لیکن یہی اعتراضات اس کتاب کی درست تفہیم کے لیے پس منظر بھی مہیا کرتے ہیں۔

اس کتاب کے پہلے حصے میں (میرے اعتراضات کے باوجود) غالب کی زندگی کو غالب کے زمانے، اس زمانے کی پریشانیوں، عداوتوں اور ذہنی و سیاسی مصیبتوں کے دائرے میں بیان کیا گیا ہے اور ایک نہایت واضح تسلسل کے ساتھ غالب کی زندگی کی کہانی پیش کی گئی ہے۔ جہاں تک میرا اپنا علم ہے 'دبستانِ غالب' سے قبل کسی دوسری کتاب میں اتنے واضح تسلسل کے ساتھ شاید کبھی پیش نہیں کی گئی۔ شہروں، مہینوں اور تاریخوں کا خاص طور پر خیال رکھا گیا ہے۔ غالب کے خاندان کی پیچیدہ قرابت داریوں کا بھی بڑی وضاحت سے ذکر کیا گیا ہے۔ ان رشتہ داریوں کے باعث غالب کی زندگی میں جو نشیب و فراز ہوئے۔ ان کے باہمی تعلق کو بھی بڑے صاف انداز میں پیش کیا گیا ہے جس سے ایک ترکمانی رئیس زادے کا تصور بخوبی ظاہر ہوتا ہے۔

اس حصے میں (جہاں سوانح عمری دی گئی ہے) غالب شاعر کی بجائے مرزا قوقان بیگ خاں کا پوتا، اور میرزا الٰہی بخش خاں معروف (جاگیردار لوہارو کے چھوٹے بھائی) کا داماد، اور آزاد منش رئیس زادہ دکھائی دیتا ہے جس

کی بیٹی بھی رئیسوں کی تھی۔ اور جس کی مفلسی بھی رؤسا کی مفلسی تھی۔ غالب اونچے
خطاب یافتہ طبقے کا ایک شائستہ نوجوان ہے۔ جو جاگیروں، پنشنوں، خطابوں
خلعت و اعزاز اور عقیدوں کی دنیا میں گھومتا پھرتا نظر آتا ہے۔ انگریزوں
کے ساتھ اس کی دوستی کا بھی اس ضمن میں ذکر کیا گیا ہے اور ولیم فریزر کے
قتل کے واقعہ کو بھی مفصل بیان کیا گیا ہے۔ بڑھاپے کی بیماریوں، غالب کی خوراک
اور حلیے، اس کے طنز و مزاح اور خانگی زندگی کے مسائل پر بھی کافی روشنی ڈالی
گئی ہے۔ دوسرے لفظوں میں غالب کو ایک فرد کی حیثیت سے دیکھا گیا ہے۔
جس کی شجرۂ نسب کی قابل اعتماد طور پر تصدیق کی گئی ہے اور اسے بچپن سے لے
کر بڑھاپے تک عمر کی منزلیں طے کرتا ہوا دکھایا گیا ہے۔ اس خاص پس منظر میں
غالب کو کسی بھی دوسرے رئیس زادے کے ساتھ بدلا جا سکتا ہے۔ سوانح عمری کو
پڑھ کر غالب کی انفرادیت کا بہت کم احساس ہوتا ہے۔ غالب کے سوانحی حالات
ایک طبقے کے حالات نہیں۔ اور ظاہر ہے کہ رؤسا کا یہ طبقہ محض شجرۂ نسب
کے زور پر شاعری تخلیق نہیں کرتا ہے۔ غالب کی تخلیقی زندگی کو سوانح عمری
میں سے الگ کر کے ناصر الدین ناصر نے غالب کی بجائے صرف میرزا اسد اللہ خاں
بن مرزا عبداللہ بیگ خاں کا ذکر کیا ہے۔

اس امر سے بہت کم اختلاف ہوگا کہ غالب کی شہرت اس بات پر
مبنی نہیں ہے کہ وہ تورانی تھا۔ یا اس نے زندگی بھر مختلف نوعیت کی عیش پرستیاں
کی تھیں۔ بلکہ اس بات پر ہے کہ وہ ایک بڑا شاعر تھا۔ اور اس کی شعری عظمت
داخلی تجربے پر قائم تھی۔ ناصر الدین ناصر نے اپنی بیان کی ہوئی سوانح عمری میں
اس مخفی اور اہم سوانح عمری کا قطعاً کوئی ذکر نہیں کیا۔ اور نہ اس امر ہی کا پتہ
چلتا ہے کہ غالب نے اپنے لڑکپن میں کس قسم کی تعلیم پائی تھی اور کون کون سی کتابیں
زندگی بھر اس کے زیر مطالعہ رہی تھیں۔ دبستانِ غالب میں پہلے سے چھپے
ہوئے اور موجود مواد ہی پر اکتفا کیا گیا ہے اور صرف اسی مواد ہی کو یکجا کرنے
میں ساری کوششیں صرف ہوتی ہیں۔ اسی ضمن میں یہ بات بھی بے حد غور طلب ہے
کہ ناصر الدین ناصر نے انگریزوں کا تو کسی حد تک ذکر کیا ہے۔ لیکن مسلمانوں کی
علمی و فکری تحریکوں کا کوئی ذکر نہیں کیا۔ اگر مصنف ان تحریکوں کا ذکر کرتے تو
شاید غالب کے منصب و مقام کا وہ نقطہ ضرور دکھائی دیتا۔ جو شاہ ولی اللہ کی
علمی تحریک کے باعث غالب کو مسلمانوں کے نشاۃ ثانیہ میں ایک اہم جگہ دیتا ہے
ادبی نقد اس سوال کا بار بار تذکرہ کرتی ہے کہ شاعری داخلی تجربے
کا تخلیقی نتیجہ ہوتی ہے۔ ناصر الدین ناصر نے غالب کے بارے میں کئی مقامات
لکھا ہے کہ غالب بے اعتدالیوں کا شکار تھا۔ لیکن ان بے اعتدالیوں کو کبھی
بھی نام لے کر واضح نہیں کیا گیا۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ بے اعتدالیاں
تھیں جو غالب سے سرزد ہوتی رہی تھیں؟ یہ سوال غالب کے مقام کو گرانے
کے لیے نہیں بلکہ تخلیقی زندگی کو قریب سے سمجھنے کے لیے پوچھا گیا ہے۔ ا
لیے جب یہ پوچھا جاتا ہے کہ بے اعتدالیوں کی نوعیت کیا تھی؟ تو اس سوال
کی اہمیت اخلاقیات کے حوالے سے واضح ہوتی ہے۔ کیا غالب کی شاعر
بے اعتدالیوں اور اخلاقیات کے داخلی خلفشار کا نتیجہ تھی۔ دبستانِ غالب
اگر سوانح عمری کو اس انداز سے لکھا جاتا۔ تو یہ کتاب اپنی فراہم کردہ معلومات
کے ساتھ ساتھ ایک منفرد تصنیف بھی ہوتی۔

جابجا "غالب کے اسلوب نگارش" میں دیئے گئے خیالات کا
ہے۔ یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ اس مضمون میں پہلے سے موجود معلومات ہی کو ست
کیا گیا ہے۔ اور سب کچھ کہنے کے بعد کہا گیا ہے کہ غالب کے الفاظ ایک سے
زیادہ معنی دیتے ہیں۔ یہ بات کوئی نئی بات نہیں ہے اور سب جانتے ہیں
شاعری کا نظام احساس استعارے پر قائم ہوتا ہے۔ سوال استعارہ پیدا کر
کا نہیں۔ استعارے کی ماورا، دیکھنے کا ہے۔ ناصر الدین ناصر نے اس فضا
جہان گیری کو ظاہر کرنے کی کوشش نہیں کی۔

اشعار کی شرح و تفسیر میں پوری کوشش کی گئی ہے کہ غالب کی شا
کو معرفت اور دنیوی تجربے کے الگ الگ حصوں میں بانٹا جائے۔ اس طریق کا
سے غالب کے شاعری کے مفہوم کی تلاش میں کوئی خاطر خواہ اضافہ نہیں ہوتا
اشعار عاشق و معشوق کے معاملہ بندی ہی کا تذکرہ بن جاتے ہیں اور غالب
عظمت پر نادانستہ طور پر حرف آتا ہے۔ نقش فریادی کی شرح بھی قابل ق
نہیں ہے۔ اور طویل بحث کے باوجود اس شعر کی مافی الضمیر واضح نہیں ہ

ان اختلافات کے باوجود یہ کہنا مناسب رہے گا کہ دبستانِ غا
ایک عام قاری کے لیے ایک اچھی کتاب ہے۔ سکولوں اور کالجوں کے طالب
کو اس کتاب میں ضروری معلومات دستیاب ہو سکتی ہیں۔ اشعار کی تشریح
طالب علموں کے معیار کے مطابق ہے۔ ان باتوں کے پیش نظر یہ کہنا بھی غ
نہ ہوگا کہ دبستانِ غالب کے اصل قاری طالب علم ہیں۔ اور طالب علموں کے
اس کتاب کی قیمت بہت زیادہ ہے۔

چغتائی — صادقین — دالے

غالب کے مصوّر

ستار طاہر

دیکھا جائے تو کوئی فن مجرد نہیں ہے۔ شاید اس کی وجہ یہ ہے کہ زندگی کے رنگا رنگ متنوع اور رنگا رنگ پہلوؤں کو فن کے حوالے سے پیش کیا جاتا ہے۔ ان میں بھی ہزاروں بلکہ ان گنت عناصر گھلے ملے ہیں۔ ڈراما، شاعری، ناول، افسانہ، موسیقی اور دوسرے فنون لطیفہ اور اصناف ادب میں سے کوئی ایک فن یا صنف ایسی نہیں جس میں دوسرے فنون یا اصناف کے عناصر نظر نہ آتے ہوں۔ ان فنون میں سب سے اہم فن مصوری ہے۔ جس میں موقلم اور رنگوں کے وسیلے سے دوسرے فنون، مناظر فطرت، انسانی احساسات اور انسانی پیکر اور انسانی کشاکش حیات کو پیش کیا جاتا ہے۔ کہتے ہیں موسیقی کا سحر ناقابل گرفت ہے۔ الفاظ میں اس احساس کو منتقل نہیں کیا جا سکتا۔ آوازوں کا جہان اس میں سُر کا جادو اور گیان لفظوں کی گرفت میں نہیں آ سکتے۔ مگر اسے کیا کہیئے کہ فنکاروں نے اس ناقابل گرفت احساس کو بھی اظہار کے دوسرے ذرائع میں ڈھال لیا۔ مختار صدیقی نے راگوں پر جو نظمیں لکھی ہیں۔ انھیں پڑھ کر محسوس ہوتا ہے کہ ان راگوں کی روح ان نظموں میں در آئی ہے۔ زبیدہ آغا نے بتھوون کی پانچویں سمفنی کی تصویر بنائی ہے اور حق یہ ہے کہ انھوں نے اس سمفنی کی روح کو اسیر کرنے کی کامیاب کوشش کی ہے۔

کتابوں کو مصور کرنے کی روایت، دراصل ہماری اپنی روایت ہے جسے ہماری دوسری اچھی، تاباں اور صحت مند روایات کی طرح، مغرب نے اپنا لیا اور ہم نے ترک کر دیا۔ بنو امیہ اور بنو عباس کے ادوار ہی میں مصوری نے مسلمانوں میں ایک زندہ روایت کی حیثیت اختیار کر لی تھی۔ ہارون الرشید اور اس کے بعد کے بغداد میں جہاں دوسرے ممتاز اہل فن نظر آتے تھے، وہاں مصور بھی اپنا مقام پیدا کرتے ہوئے نظر آتے ہیں، کتابوں کو ایک خزانے کی سی حیثیت حاصل تھی۔ انھیں اعلیٰ قسم کی جلد میں محفوظ رکھا جاتا اور ان کو کبھی مدہم نہ پڑنے والے رنگوں میں مصور کیا جاتا تھا۔ السٹریشن IllUSTRATION کی روایت مسلمانوں کی روایت ہے اور اس روایت میں ہمارے مصوروں نے بیش بہا اضافے کئے ہیں۔ اس روایت کے ساتھ ساتھ ہمارے فن تعمیر اور فن خطاطی بھی ایک دوسرے پر اثر انداز ہوتے ہوئے بھی ایک خاص انفرادیت کے حامل بن چکے ہیں۔ اور ان فنون میں وہی ترتیب، تاثر اور حسن ملتا ہے۔ جو مسلمانوں کی مصوری کا طرۂ امتیاز سمجھا جاتا ہے۔ مانی اور بہزاد کے ساتھ ساتھ احمد لاہوری کے فن کا سکہ دنیا پر چلتا ہے۔ یہ ایک منفرد اور لازوال مکتب مصوری اور طرز تعمیر کے نمائندے ہیں جن کی انفرادیت کو آج تک چیلنج نہیں کیا جا سکا۔

السٹریشن کی یہ روایت برصغیر پاک و ہند میں مغلوں کے دور میں چلی پھولی۔ اکبر اور شاہجہان کے عہد میں بالخصوص شاہی سرپرستی میں مصوری نے ترقی اور

کمال کے مدارج طے کیے۔ اور مغل آرٹ نے جنم لیا۔ جس پر ایرانی مصوری کے اثرات واضح اور نمایاں نظر آتے ہیں۔ کیونکہ نہ صرف فارسی شاعری بلکہ ایرانی مصوری بھی ہمارے تہذیبی اور ثقافتی ورثے کا حصہ ہے۔ اس روایت کے تحت مغلیہ عہد میں جو کتابیں اسٹریٹ کی گئیں اور تزئین کے حسن سے چمکائی گئیں۔ وہ کتابیں   ہماری بلکہ بین الاقوامی مصوری کا ایک درخشندہ باب اور بے بہا سرمایہ ہیں۔

چغتائی کو 'مصورِ مشرق' کہا جاتا ہے۔ وہ مشرق کی ایرانی اور مغلیہ اثرات کے تحت جنم لینے والی مصوری کے سلسلے کی ایک ایسی اہم کڑی ہے کہ اگر یہ کڑی کسی صورت ـــ زنجیر میں نہ ہوتی تو آج مشرق و مغرب کی مصوری کی روایت بکھری بکھری نظر آتی۔ چغتائی کی مصوری پر نہ صرف مصوری کے ایشیائی ناقد بلکہ مغرب کے کئی بڑے بڑے ناقد اپنی فاضلانہ آرا کا اظہار کر کے ان کے فن کو خراج تحسین پیش کر چکے ہیں۔ چغتائی کا فن ـــ اپنے اندر مغلیہ اور ایرانی مصوری کے سرمائے کو سموتے ہوئے ہے۔ بلکہ انھوں نے مغرب کی مصوری کے بے بہا خزانوں سے بھی فیض اٹھایا ہے۔

چغتائی کے 'مرقع' پر کچھ کہنے سے پیشتر یہ عرض کرنا ضروری ہے کہ کسی شاعر کے کلام کو مصور کرتے وقت مصور کو کونسی کٹھن راہوں سے گزرنا پڑتا ہے۔ ایک طرف تو صورت یہ ہوتی ہے کہ مصور اپنے موضوع کا انتخاب خود کرتا ہے۔ اور پھر اپنے موقلم اور رنگوں کے حوالے سے ذہن اور روح کے اندر جنم لینے والے احساس کو تصویر کا روپ دیتا ہے۔ اس کے برعکس کسی شاعر کے کلام کو مصور کرتے وقت ـــ مصور کے لیے سب سے پہلا اور اہم کام یہ ہوتا ہے کہ وہ شاعر کے فن کی روح کے ساتھ اپنے فن کی روح کو ہم آہنگ کر سکے۔ یہاں اس امر کا اظہار بھی ناگزیر بن جاتا ہے کہ شاعر کے کلام کے کسی پہلو کو خاص طور پر کوئی مصور چن لیتا ہے اور اس احساس کو اپنے احساس سے ہم آہنگ پا کر، اپنی روح میں سمو کر شعر کو تصویر کا پیکر بخش دیتا ہے۔

غالب کا کلام اردو، جسے ہمارے ملک کے تین بڑے مصوروں چغتائی، حنیف رامے اور صادقین نے مصور کیا ہے، ان تینوں مصوروں کے لیے ایک چیلنج کی سی حیثیت رکھتا تھا۔ مگر کلام غالب اور اس کی روح ان کے اپنے فن کی روح کے ساتھ بھی ہم آہنگ تھی۔ اس سلسلے کا پہلا کام 'مصورِ مشرق'، چغتائی کا "مرقع چغتائی" ہے۔ جس کا چوتھا ایڈیشن پیش نظر ہے۔ چغتائی نے غالب کے جن اشعار کو چنا وہ نہ صرف غالب کے کلام میں خاص مقام رکھتے ہیں ـــ بلکہ چغتائی کے طرزِ فکر، احساس اور فن کے ساتھ بھی ہم آہنگ نظر آتے ہیں۔ "آتے ہیں غیب سے یہ مضامیں خیال میں ....." "میں نے مجنوں پہ لڑکپن میں اسد ....." "نیند اس کی ہے دماغ اس کا ہے ....." "اور ـــ نشاط غرض ہے کس روسیاہ کو ....." اور جن دوسرے اشعار کو چغتائی نے تصویر کا پیکر عطا کیا ہے۔ وہ اس مخصوص جمالیاتی خصوصیت سے منعکس نظر آتے ہیں۔ جو چغتائی کے اپنے مزاج کا حصہ ہے۔ چغتائی نے کلام غالب کے جمالیاتی پہلو کو ابھارا ہے۔ آنکھوں کو ٹھنڈک بخشنے والے رنگ، ڈوبتی ہوئی آنکھوں والے چہرے، شب دیجور سے بھی لمبی زلفیں، گل بوٹے، غزال رم خوردہ ..... محرابیں، گوشہ ہائے چمن اور کسی پھول کی پنکھڑی، کسی پتی، کسی نرم و نازک محراب کے حوالے سے انھوں نے غالب کے مزاج اور اس کے کلام کی جمالیاتی اقدار کو بڑی کامیابی کے ساتھ تصویر کے پیکر میں ڈھال دیا ہے۔ غالب کے کلام کے حسن احساس اور ان میں چھپے ہوئے پیکر کو تصویر کے روپ میں ڈھالتے وقت، تکمیل کی صورت تک لے جانے میں، چغتائی اپنے مخصوص رنگوں اور ان خطوط سے کام لیتے ہیں جن کے بارے میں نقاد ان فن متفقہ رائے رکھتے ہیں کہ ان کے خط، ان کی لکیریں، ان کے نزدیک اور ان کا امتزاج PERFECTION کی حدوں کو چھو لیتے ہیں۔

'مرقع چغتائی' میں چغتائی نے کلام غالب کے حسن، جمالیاتی احساس کو مصور کیا ہے۔

حنیف رامے، کلام غالب کو مصور کرنے سے پہلے محمد حسن عسکری کے 'انتخاب طلسم ہوشربا' کے لیے وہ تصویریں بنا چکے ہیں جنھیں بعض لوگوں نے 'سیاہ مصوری' کا نام دیا۔ اور تصویروں کو طلسم ہوشربا کے ماحول سے الگ رکھ کر دیکھا اور جانچا۔ انتخاب طلسم ہوشربا کی تصویریں ـــ طلسم ہوشربا کے ماحول کے ساتھ اس حد تک ہم آہنگ تھیں کہ طلسم ہوشربا کی ساری روح ان میں منعکس نظر آتی تھی۔

حنیف رامے ـــ پاکستان کے تجریدی فنکاروں میں ہراول دستے کے نامور مصور تسلیم کئے جاتے ہیں مگر ان کا فن ـــ اس حد تک کبھی تجریدیت کا شکار نہیں ہوا کہ مطلب ہی غتر بود ہو جائے۔ اسلامی فن مصوری کی روایت ان کے کام میں بڑی واضح طور پر نظر آتی ہے۔ آیات مقدسہ، خطاطی اور تصویروں

میں یہ رنگ یہ ورثہ بڑی نمایاں شکل میں نظر آتا ہے۔ مگر مغرب کی مصوری اور مصوری کے جدید رجحانات اور نظریات کے ساتھ ان کی ہم آہنگی چغتائی سے کہیں زیادہ واضح ہے۔ چغتائی جدید مصوری کے خواص ہیں۔ مگر اسے اپنے ان برتتے نہیں۔ جینت رائے، اپنے عصری تقاضوں کا کہیں زیادہ شعور رکھتے ہیں۔ اس لئے انھوں نے دیوانِ غالب کی تصویروں میں جو اسلوب اختیار کیا وہ منفرد اور سب سے الگ تھلگ ہے۔ سادہ خطوط، اتنے سادہ اور تیز (SHARP) کہ جیسے موقلم کے بجائے KNIFE WORK ہو، حالانکہ سارا کام موقلم سے ہی کیا گیا ہے۔ بعض تصویریں ــــ ایک ہی خط کی فنی ترتیب سے مکمل کی گئی ہیں۔ چغتائی کی طرح انھوں نے غالب کے شعر کے اندر چھپے ہوئے پیکر اور مفہوم کو تصویر کا روپ دیتے وقت ــــ پس منظر میں پھولوں، کلاؤں اور لینڈ سکیپ وغیرہ سے کام نہیں لیا ہے۔ غالب کی ان تصویروں کے مصور نے اجتہاد اور جدت کو اپنایا ہے۔ اس تخلیقی عمل کی کئی تہیں اور مراحل ہیں۔ غالب کے کلام سے ہم آہنگی اور اس کی پیکر تراشی، مصوری کا یہ عمل بڑا تیز (SHARP) اور تیز بین نگاہ کا کام ہے۔ ننگی اور کھلی آنکھ . . . . غالب کے کلام کی روح کو دکھانے کا فرض جینت رائے نے پورا کیا ہے۔ غالب کے اشعار کو مصور کرتے وقت وہ جزئیات اور اصل کو ابھارنے والی ارد گرد کی چیزوں کا سہارا نہیں لیتے۔ غالب کے کلام کی روح کو پانے اور اس کی تصویریں پیش کرتے وقت، وہ اپنے فن کی باطنی اور (DIRECT - APPROACH -) پر تکیہ کرتے ہیں۔ اور یہ جان لیوا اور نازک کام انھوں نے بڑی خوبی سے انجام دیا ہے۔ ان کے ہاں غالب ــــ کو ایک شاعر، ایک احساس جمال رکھنے والے انسان کی نظر کے بجائے، ایک کھرے مصور کی نظر سے دیکھا گیا ہے جس کی آنکھ غالب کے کلام کی روح میں اتر کر اس روح کو تصویر میں سمو دیتی ہے۔

جینت رائے نے جہاں منفرد فنکارانہ انداز میں غالب کے کلام کو مصور کیا ہے وہاں اپنے فن کو بھی ایک نئی جہت، وسعت اور بلندی سے بھی ہمکنار کر دیا ہے۔

صادقین کے ذکر سے پہلے میں بھارت کے ایک مصور ستیش گجرال کا مختصر سا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ ستیش گجرال کی بعض تصویریں دیکھنے کا اتفاق مجھے السٹریٹڈ ویکلی آف انڈیا کے حوالے سے ہوا۔ اگرچہ یہ تصویریں DETAILED صورت میں نہیں تھیں پھر بھی میں اس کے فن سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔ اغلباً کتابی صورت میں ستیش گجرال نے غالب کو مصور نہیں کیا۔ مگر غالب کے چند اشعار کی تصویروں کے علاوہ اس نے غالب کا ایک سکیچ بھی بنایا ہے۔ ستیش گجرال نے غالب کے اشعار کے کرب کو تصویری پیکر دیا تھا اور وہ ان انتہائی حد تک کامیاب نظر آتا ہے۔ پاکستان میں صادقین نے غالب کی روح اور فن کے کرب کو تصویروں میں پیش کیا ہے۔

صادقین ــــ CACTUS کی ان گنت تصویروں سے غالب کے کلام تک کئی منزلیں طے کر چکے ہیں۔ منگلا بند کا لازوال میورل اور پنجاب پبلک لائبریری کا میورل . . . . ان کے فن کی ابدیت کی گواہی دیتے ہیں ــــ غالب کے سلسلے میں ان کا کام پہلی بار غالب صدی کے موقع پر یونائیٹڈ بنک کی طرف سے شائع ہونے والے ڈائری میں دیکھا۔ "نقوش" لاہور کے خاص نمبر "نسخہ لاہور" (۱۱۳) میں بھی "نودریافت بیاضِ غالب" میں ان کی تیرہ تصویریں شامل ہیں۔

صادقین ــ انسانی روح کے کرب کا مصور ہے۔ چغتائی اور جینت رائے کی طرح اس کا اپنا انداز فکر، اپنا اسلوب اور اپنا جاندار رنگ ہے۔ اس کے خط بھی اس کے اپنے ہیں۔ وہ بڑا اور منفرد مصور ہے۔ وہ تصویروں کو جن رنگوں میں پیش کرتا ہے۔ ان کا اپنا منفرد امتزاج ہے۔ یہ نہ آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچاتے ہیں۔ نہ اپنے مخصوص تلازمات کی ہی نشاندہی کرتے ہیں۔ ان رنگوں کی زبان اور تاثیر میں پُراسراریت رچی ہوتی ہے۔ انہی کے ہاں غالب کے اشعار کی تصویر کشی میں جس انسانی پیکر کو پیش کیا گیا ہے۔ اس کے بارے میں ہونہار مصور اکرم کمال لکھتے ہیں :ــ

"یوں تو صادقین نے اپنی شبیہ کے حوالے سے سادگی و پرکاری کے کئی شاہکار تخلیق کیے ہیں لیکن غالب کے باب میں صادقین کی شبیہ حد درجہ مؤثر اور غضب کی معنی آفریں ہے۔ فکرِ غالب میں صادقین کے چہرے کا رچاؤ اتنا فطری ہے کہ اگر آج غالب کی عکسی و قلمی تصاویر نایاب ہوتیں تو ہم بلاتامل تسلیم کر لیتے کہ مصور کے ذہن پر شاعر کا چہرہ مہرہ نازل ہوا ہے . . . . . :"

صادقین کی ان تصویروں کی یہ تفسیر و تشریح ان کے فنی کمال کی اہمیت کو کہیں زیادہ بڑھا دیتی ہے کیونکہ (اگر) انھوں نے اپنے چہرے

اپنی ذات کو CENTRALISE کر کے غالب کے اشعار کے کرب کو پکڑ لیا ہے تو گویا انھوں نے اپنے آپ کو غالب کے کلام کی روح میں سمو دیا ہے۔ انسانی سینہ میں کرب اور جان لیوا محسوسات کو صادقین نے غالب کے حوالے سے پیش کیا ہے۔ اور غالب کے کلام کے ایک اہم پہلو کو مصور کرتے ہوئے زمان و مکان کی حدوں کو توڑ دیا ہے۔ کرب زمان و مکان کا پابند نہیں ہوتا اور یوں صادقین غالب کے کلام کے ایک آفاقی پہلو کو رنگ و پیکر کے روپ میں ڈھالنے میں کامیاب ہوتے ہیں۔

حقانی — حنیف رامے — اور صادقین، پاکستان کے تین بڑے فنکاروں نے کلام غالب کو اپنے اپنے احساس، اپنے اپنے رنگوں اور اسلوب میں مصور کیا ہے۔ اور یوں ایک ہی شاعر کے کلام سے اپنے اپنے فن کو نئی جلا بخشنے کے ساتھ ساتھ ایک لازوال شاعر کے کلام کو معانی اور رنگوں کی نئی جہتیں بھی دی ہیں۔

سید محمد حسین رضوی

غالب اور نجوم پر تبادلۂ خیالات

میرا ایک مقالہ "غالب کی صحیح تاریخ پیدائش" کے عنوان سے سہ ماہی مجلہ اردو کراچی کے غالب نمبر (جلد ۴۵ شمارہ ۱) میں شائع ہوا تھا جس میں میں نے غالب کے زائچہ کی مدد سے یہ ثابت کیا تھا کہ غالب کی صحیح تاریخ پیدائش ۸ رجنوری ۱۷۹۷ء بروز یکشنبہ ہے۔ اس مقالہ کے متعلق قاضی عبدالودود صاحب کی رائے معلوم کرنے کے لیے میں نے انھیں ایک خط ہندستان میں پٹنہ کے پتے پر لکھا تھا جس کا جواب انھوں نے یکم اکتوبر ۱۹۶۹ء کو لکھا تھا اُن کے اس خط کا جواب میں نے انھیں ۲۷ دسمبر ۱۹۶۹ء کو دے دیا تھا۔ چونکہ ان دونوں خطوں میں غالب کی نجوم دانی پر تبادلہ خیالات کیا گیا ہے اس لیے میں مناسب سمجھتا ہوں کہ ان دونوں خطوں کو شائع کرا دیا جائے تاکہ عام پڑھنے والے بھی مستفید ہو سکیں اور انھیں معلوم ہو سکے کہ مرزا غالب علم نجوم کی کتنی بلندی پر پہنچے ہوئے تھے۔ اور انھوں نے علم نجوم کو شعریت کے جامے میں کس قدر شائستہ انداز میں پیش کیا ہے۔

قاضی عبدالودود کا خط

پٹنہ — یکم اکتوبر ۱۹۶۹ء

مکرمی تسلیم، یاد آوری کا شکریہ!

میں نے دہلی میں غالب سینٹری کمیٹی کے انٹرنیشنل سیمینار کا افتتاح کرتے ہوئے کہا تھا کہ اگر کوئی صاحب غالب کے زائچہ سے یہ معلوم کریں کہ غالب کی تاریخ ولادت اس کے مطابق کیا ٹھہرتی ہے تو بہت اچھا ہو۔ اس کے کچھ بعد ہی آپ کا مضمون نظر پڑا۔ آپ نے بڑی محنت سے لکھا ہے مگر میں رائے دینے کا اہل نہیں۔ ایک ایسے شخص کی رائے کیا جو علم نجوم سے واقف نہ ہو۔ آپ نے جو کچھ لکھا ہے وہ صحیح ہے تو جو تاریخ ولادت آپ نے زائچے سے نکالی ہے وہ بھی صحیح ہے لیکن یہ امکان باقی رہ جاتا ہے کہ زائچہ ہی غلط ہو۔ بات یہ ہے کہ غالب اس کے قائل تو نہ تھے کہ ہمیشہ سچ بولتے ہیں لیکن ضرورت نہ ہو جب بھی دروغ گوئی سے دریغ نہ کرتے تھے۔ غلط سالِ ولادت بتانے والا شخص غلط زائچہ بھی پیش کر سکتا ہے۔ ابھی حال میں عرشی صاحب کی تحریر نکلی ہے۔ یاد آتا ہے کہ اُن کے نزدیک ۱۸ رجب ۱۲۱۲ھ یومِ ولادت ہے۔

میں آپ کے اس خیال سے متفق نہیں کہ غالب علم نجوم سے اچھی واقفیت رکھتے تھے۔ کچھ اصطلاحیں اور کچھ سعد و نحس کے متعلق ضرور انھیں کچھ معلوم تھا علم نجوم کے لیے ریاضی دانی ضروری ہے اور وہ حساب تک سے گھبراتے تھے۔

خیر اندیش

قاضی عبدالودود

قاضی عبدالودود کے نام خط

مانک پور، ۲۷ دسمبر ۱۹۶۹ء

جناب قاضی عبدالودود صاحب

السلام علیکم! آپ کا خط مورخہ یکم اکتوبر ۱۹۶۹ء موصول ہو چکا ہے آپ نے میری جو ہمت افزائی فرمائی ہے اس کے لیے میں آپ کا ممنون ہوں جہاں تک غالب کی صحیح تاریخ پیدائش کا تعلق ہے وہ از روئے زائچہ غالب ۸ رجنوری ۱۷۹۷ء بروز یکشنبہ ہے' اور اس میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے جہاں تک زائچہ غالب کا تعلق ہے وہ بھی از روئے قرائن بالکل صحیح معلوم ہوتا ہے اور غالب کی پیدائش کے وقت ہی کسی ہوشیار نجومی نے یہ زائچہ بنایا تھا۔ آپ کے قیاس کے مطابق اگر اپنا یہ زائچہ خود غالب ہی نے جھوٹ موٹ بنا لیا ہوتا تو وہ ضرور اس زائچہ کو ۸ رجب ۱۲۱۲ھ کے مطابق بناتے تاکہ ان کا بار بار بیان کردہ سال ولادت یعنی ۱۲۱۲ھ صحیح ثابت ہو سکتا بلکہ اس تاریخ کے مطابق وہ یہ بھی ضرور کہتے کہ "میرا یوم پیدائش چہارشنبہ ہے" تاکہ اُن کے جھوٹ کو مزید تقویت حاصل ہو سکتی۔ غالب اگر اپنے جھوٹ کو ناقابلِ تردید سچ کر کے دکھانا چاہتے تو وہ ایسا کرنے کی اہلیت رکھتے تھے اور ہر تاریخ و سن کا زائچہ

بنا سکتے تھے لیکن انھوں نے ایسا نہیں کیا۔ یہی ان کی نیک نیتی کا سب سے بڑا ثبوت ہے انھوں نے اپنا یوم پیدائش بھی یکشنبہ ہی بتایا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ غالب نے ہر جگہ اپنے زائچہ کو صحیح طور پر پیش کیا ہے اور اس کے مطابق اپنا یوم ولادت بھی یکشنبہ بتایا ہے جو صحیح ہے بلکہ ۸ رجب کی تاریخ بھی صحیح بتائی ہے۔ صرف سن ولادت میں ایک عدد زیادہ ہوگیا ہے یعنی ۱۲۱۱ھ کے بجائے ۱۲۱۲ھ بتایا گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ کسی مصلحت یا غلط فہمی کی بنیاد پر غالب سے یہ لغزش ہوگئی ہے جو قابل معافی ہے۔ اگر آپ کی یہ بات صحیح بھی مان لی جائے کہ "ضرورت نہ ہو جب بھی غالب دروغ گوئی سے دریغ نہ کرتے تھے" تو بھی صرف اتنا ہی کہا جا سکتا ہے کہ انھوں نے اپنے سن ولادت میں ایک سال ہجری سال کم کر کے بتائی تھی، یہ ہرگز نہیں کہا جا سکتا کہ انھوں نے زائچہ بھی غلط پیش کیا تھا، تاریخ بھی غلط بیان کی تھی۔ اور دن بھی غلط بتایا تھا۔ مجھے علم نجوم میں جو ذاتی تجربہ حاصل ہے اس کی بنا پر میں یہ بات بڑے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ متذکرہ بالا زائچۂ غالب بالکل صحیح ہے اور اس زائچہ کو غالب نے نہیں بنایا بلکہ غالب کی پیدائش کے موقع پر ہی کسی مستند منجم نے بنایا تھا۔ دراصل یہ زائچہ ۸ رجنوری ۱۷۹۷ء کے مطابق ہے اور یہی غالب کی صحیح تاریخ پیدائش ہے۔

مولینا امتیاز علی عرشی نے مجھے بھی ایک خط لکھا تھا جس میں انھوں نے اپنی اسی تحریر کی ایک نقل بھی بھیجی تھی جس کا حوالہ آپ نے اپنے خط میں دیا ہے۔ عرشی صاحب نے محض رجب ۱۲۱۲ ہجری اور یکشنبہ کی آسانی مطابقت کرنے کے لیے ۱۸ رجب سنہ ۱۲۱۲ھ کا قیاس پیش کیا ہے اور زائچہ کی باقی تمام تفصیلات کو نظر انداز کر دیا ہے لیکن قیاس پھر قیاس ہے اور حقیقت پھر حقیقت ہے۔ قیاسات ہمیشہ متعدد اور متضاد ہوتے رہتے ہیں لیکن حقیقت کبھی تبدیل نہیں ہوتی۔ عرشی صاحب نے اپنے اس قیاس کے بارے میں میری رائے طلب کی تھی، لہٰذا میں نے تفصیل کے ساتھ لکھ دیا تھا کہ ان کا قیاس بالکل غلط ہے اور غالب کی صحیح تاریخ پیدائش ۱۸ رجب ۱۲۱۲ھ نہیں ہے بلکہ ۸ رجب ۱۲۱۱ ہجری ہے۔ ہمارے سامنے زیادہ سے زیادہ صرف دو موقف ہو سکتے ہیں اگر ہم زائچہ کو بنیاد مانیں تو غالب کی تاریخ پیدائش ۸ رجنوری ۱۷۹۷ء مطابق ۸ رجب ۱۲۱۱ھ بروز یکشنبہ ہوتی ہے اور اگر ہم زائچہ کو نظر انداز کر کے اور یکشنبہ کو بھی نظر انداز کر کے صرف غالب کے

بیان کو بنیاد مانیں تو ان کی تاریخ پیدائش ۲۷ ردسمبر ۱۷۹۷ء مطابق ۸ رجب ۱۲۱۲ھ بروز چہار شنبہ ہوتی ہے۔ ان دو امکانات کو چھوڑ کر کوئی تیسرا امکان نہیں ہے لیکن زیادہ صحیح اور قوی امکان یہی ہے کہ غالب کی صحیح تاریخ پیدائش صرف اور صرف ۸ رجب ۱۲۱۱ھ ہی ہو سکتی ہے۔ عرشی صاحب کا خط اور میرا جواب، یہ دونوں تحریریں ماہنامہ "ماہ نو" کراچی کی فروری ۱۹۷۰ء کی اشاعت میں شائع ہوئی ہیں آپ ضرور ملاحظہ فرمائیں۔

اب رہا یہ سوال کہ غالب علم نجوم سے اچھی واقفیت رکھتے تھے یا نہیں تو اس کا جواب میں نے اپنے اُس مقالے میں دے دیا ہے جو سہ ماہی "اردو" کراچی کے غالب نمبر حصہ دوم میں "اوج قبول" کے عنوان سے شائع ہوا ہے اور جس میں مدلل طور پر یہ ثابت کیا گیا ہے کہ غالب علم نجوم میں ید طولیٰ رکھتے تھے۔ میں آپ سے درخواست کروں گا کہ آپ میرے اس مقالے کو ضرور شرف مطالعہ بخشیں تاکہ آپ کو میرے دعوے کی حقیقت کا علم ہو جائے جہاں تک میں سمجھتا ہوں۔ یہ "ہوائی" سب سے پہلے مولانا الطاف حسین حالی نے اڑائی تھی کہ غالب علم نجوم سے بہت کم واقف تھے انھوں نے اپنی شہرۂ آفاق کتاب یادگار غالب میں ایک مقام پر مرزا غالب کے بارے میں لکھا تھا کہ "علم نجوم سے کسی قدر اور اس کی اصطلاحات سے پوری واقفیت ان تھی چنانچہ ان کی نظم فارسی میں جابجا اس کا کافی ثبوت ملتا ہے"۔ حالی کی اس ناقص تحریر ہی کا یہ اثر تھا کہ ایک صدی گزر جانے کے باوجود کسی نے غالب کے علم نجوم کی حقیقت کو سمجھنے کی کوشش نہیں کی اور صرف اسی گمراہ کن بات پر ایمان رکھا کہ غالب علم نجوم سے کسی قدر واقف تھے حالانکہ ان کے منجمانہ اشعار واضح طور پر ان کے فارسی کلام میں موجود ہیں حالی نے یہ بات بھی بڑی عجیب لکھی ہے کہ غالب علم نجوم سے تو قدرے واقف تھے۔ لیکن اصطلاحات نجوم سے مکمل طور پر واقف تھے۔ سوچنے کی بات ہے کہ ہر علم کا دارومدار اس کی اصطلاحات علمیہ کی پوری واقفیت ہی سے اس علم کی واقفیت کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔ اگر کوئی شخص کسی علم کی تمام اصطلاحات سے پوری طرح واقف ہے تو لازمی طور پر وہ شخص اس علم کی حقیقت سے بھی کماحقہ واقف ہوگا۔ یہ کس طرح ممکن ہے کہ غالب اصطلاحات نجوم پر تو عبور کامل رکھتے ہوں لیکن علم نجوم سے اچھی طرح واقف نہ ہوں۔

دراصل بات یہ ہے کہ حالی خود بھی علم نجوم سے واقف نہیں

اس لیے وہ غالب کا منجمانہ کلام سمجھنے سے قاصر رہے۔ انھیں غالب کے فارسی کلام میں جا بجا اصطلاحات نجوم تو نظر آتی ہوں گی لیکن ان اصطلاحات نجوم کی تہ میں چھپے ہوئے علم نجوم کے اسرار و رموز تک ان کی نظر نہیں پہنچ سکی۔ انھوں نے غالب کو عملی طور پر کبھی ہر کس و ناکس کا زائچہ بناتے ہوئے یا اکثر و بیشتر منجمانہ پیشگوئیاں کرتے ہوئے نہیں دیکھا ہوگا۔ اسی لیے انھوں نے بغیر سوچے سمجھے یہ لکھ دیا کہ وہ علم نجوم سے قدرے اور اصطلاحات نجوم سے پوری طرح واقف تھے۔ حالی کے اس جملے میں زبردست تضاد ہے۔ اصطلاحات نجوم سے پوری طرح وہی واقف ہو سکتا ہے جو علم نجوم سے بھی پوری طرح واقف ہو ورنہ اصطلاحات نجوم کے صرف لغوی معنی یاد کر لینے کو پوری طرح واقف ہونا نہیں کہہ سکتے۔ مثال کے طور پر علم نجوم کی مندرجہ ذیل چند اصطلاحات کو لیجیے جو غالب نے جگہ جگہ بیساختہ طور پر نہایت برمحل استعمال کی ہیں۔ یعنی حمل، ثور، جوزا، سرطان، اسد، سنبلہ، میزان، عقرب، قوس، جدی، دلو، حوت (یہ بارہ بروج ترتیب وار ہیں) شمس، قمر، مریخ، عطارد، مشتری، زہرہ، زحل (یہ سات سیارے ترتیب وار ہیں) خواص بروج، خواص سیارگان، زائچہ، خانہ ہائے زائچہ، منازل قمر، طالع، غارب، وتد، زائل، مائل، ناظر، ساقط، شہود، عدم، افلاک سیارگان، فلک ثوابت، کوکب، اوج قبول، اقبال قبول، غریب تامیم، انظار سیارگان، تسدیس، تربیع، تثلیث، تنصیف، شرف، ہبوط، اوج، حضیض، بیت وبال، تمزیج سیارگان، خداوند طالع، خداے خانہ، سعدین، نحسین، نیرین، شبہائے جوزا، اورنگ ماہ، اکلیل کیوان، تحت الشعاع، اجتماع، ثریا، سعد ذابح، کفہ میزان، بنات النعش، سہیل، نحس اصغر، نحس اکبر، سعد اصغر، سعد اکبر، قران سعدین، قران نحسین، ساغر خورشید، خنجر مریخ، سیر ثوابت، تماشائے ثور، نیش عقرب، قمر در عقرب، ماہ بہ ثور، کیوان بہ میزان، دو عشرت گاہ زہرہ، ساز ناہید، طیلسان مشتری، زہرہ جوتی، برجیس، سرطانی وغیرہ وغیرہ۔

بقول مولانا حالی مندرجہ بالا اصطلاحات نجوم سے مرزا غالب پوری طرح واقف تھے جیسا کہ ان کی فارسی و اردو نظم و نثر سے واضح ہوتا ہے۔ بالفاظ دیگر حالی اس حقیقت کا اعتراف کرتے ہیں کہ غالب اچھی طرح جانتے تھے کہ بروج کیا ہوتے ہیں اور ان کے خواص کیا ہیں، سیاروں کی حقیقت کیا ہے اور ان کی خصوصیات کیا ہیں، ہیئت افلاک کس طرح سمجھی گئی ہے اور ترتیب سیارگان کیونکر قائم ہوتی ہے۔ طالع کسے کہتے ہیں اور اس کا استخراج کس طرح کیا جاتا ہے، زائچہ کیا ہوتا ہے اور کس طرح بنایا جاتا ہے۔ زائچے کے مختلف خانوں کی کیا اہمیت ہے اور ان خانوں میں مختلف بروج و سیارگان کی موجودگی سے حیات انسانی پر کیا کیا اثرات پڑتے ہیں، تقویم سیارگان کا استخراج کس طرح ہوتا ہے اور خانہ ہائے زائچہ کا تعین کس طرح کیا جاتا ہے، اوج قبول و اقبال قبول وغیرہ مخصوص اتصالات سیارگان کیا ہوتے ہیں اور ان کی مدد سے کیا کیا پیش گوئیاں کی جا سکتی ہیں۔ قران سعدین سے کیا کیا برکتیں حاصل ہوتی ہیں اور قران نحسین سے کیا کیا آفتیں نازل ہوتی ہیں، مشاہدۂ فلک کس طرح کیا جاتا ہے اور ثوابت و سیارے کس طرح روشناسی ہو سکتی ہے۔ سیر ستارہ کیا ہوتی ہے اور گردش چرخ نیلگوں کس طرح معلوم کی جا سکتی ہے۔ شہاب ثاقب کی کیا ماہیت ہے اور اختر دنبالہ دار کی کیا حقیقت ہے، سورج گرہن اور چاند گرہن کس طرح ظہور میں آتے ہیں۔ اور ان سے کیا سبق حاصل کیا جا سکتا ہے۔ قمر در عقرب کی ساعت کس لیے نحس اثر دکھاتی ہے اور نیش عقرب پر پہنچ کر قمر کی اذیت کیوں بڑھ جاتی ہے، سہیل یمانی کی شعاعوں میں کیا اثرات پنہاں ہیں اور بنات النعش کے عریاں ہونے میں کیا راز پوشیدہ ہے، اجرام سماوی کی اصلیت کیا ہے اور حادثات زمینی سے ان کا کیا تعلق ہے وغیرہ وغیرہ۔ مولانا حالی کے قول کے مطابق غالب مندرجہ بالا تمام حقائق سے پوری طرح واقف تھے۔ تو پھر ساتھ ہی ساتھ یہ کہنا کہ وہ علم نجوم سے "قدرے" واقف تھے کوئی معنی نہیں رکھتا۔ اگر مولانا حالی زندہ ہوتے تو میں ان سے دست بستہ عرض کرتا کہ قبلہ و کعبہ اس "پوری واقفیت" ہی کا نام تو علم نجوم رکھا گیا ہے۔ لہذا یہ ماننا پڑے گا کہ غالب علم نجوم سے کما حقہ واقف تھے۔

اب رہا آپ کا یہ خیال کہ "علم نجوم کے لیے ریاضی دانی ضروری ہے اور وہ حساب تک سے گھبراتے تھے" تو اس کے لیے میں صرف اتنا عرض کروں گا کہ علم نجوم کے لیے ریاضی دانی ضروری نہیں ہے بلکہ صرف جمع، تفریق، ضرب اور تقسیم کی معمولی سی واقفیت کافی ہے۔ جس علم کے لیے ریاضی دانی ضروری ہوتی ہے۔ اس کو علم ہیئت کہتے ہیں جسے انگریزی میں ایسٹرونومی کہا جاتا ہے، اور جس علم کے لیے معمولی سی حساب دانی کافی ہے وہ علم نجوم کہلاتا ہے جسے انگریزی میں ایسٹرولوجی کہتے ہیں۔ بعض اوقات ہم لوگ غلطی سے علم ہیئت کو بھی علم نجوم سمجھ لیتے ہیں۔ علم نجوم کے ضروری حسابات کرنے کے لیے ہر سال

مختلف جنتریاں شائع ہوتی رہتی ہیں۔ جن کو علم ہیئت کی مدد سے بنایا جاتا ہے
اور مختلف ہیئت دانوں کے ناموں سے مشہور ہوتی ہیں، لیکن علم نجوم کے شائقین
کے لیے یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ اس قسم کی جنتریاں بنا سکتے ہوں بلکہ نجومی لوگ
تو ان شائع شدہ جنتریوں کی مدد سے ہی ہر ساعت زائچہ بآسانی بنا لیتے ہیں
کیونکہ ان جنتریوں میں سال بھر کے لیے تقویم سیارگان وغیرہ کا یومیہ
اندراج کر دیا جاتا ہے، اور رفتار سیارگان وغیرہ بھی درج کر دی جاتی ہے
غالب نے اپنے متعلق ہیئت داں ہونے کا دعویٰ کبھی نہیں کیا جس کے لیے ریاضی
دانی ضروری ہوتی ہے۔ بلکہ انھوں نے تو ہمیشہ اپنے آپ کو محض "ایک نجومی"
اور صرف "رہ شناس ثوابت و سیار" ہی ظاہر کیا ہے، جس کے لیے ریاضی
دانی ضروری نہیں ہے۔ انھوں نے مختلف زائچے بھی پیش کیے ہیں کئی پیشگوئیاں
بھی کی ہیں اور ثوابت و سیار پر تبصرے بھی کیے ہیں جن سے ان کی نجوم
دانی مکمل طور پر ثابت ہو جاتی ہے۔ یہ دوسری بات ہے کہ علم ہیئت سے بھی
وہ بالکل نابلد نہیں تھے بلکہ اس علم کے بہت سے بنیادی اصولوں سے بھی
وہ صحیح طور پر واقف تھے جیسا کہ اُن کے بعض فارسی اشعار اور فارسی نثر
سے ظاہر ہوتا ہے۔ عمر خیام بھی ایک بہت بڑا ہیئت داں تھا اور اُس نے
جدید تقویم کی بنیاد ڈالی تھی جو جلالی تقویم کے نام سے آج بھی ایران میں رائج
ہے۔ وہ نجوم سے بھی واقف تھا لیکن وہ مرزا غالب کی طرح ہیئت و نجوم
کو شعریت کا جامہ پہنانے سے قاصر رہا۔ حکیم مومن خاں مومنؔ بھی علم نجوم
سے واقف تھے لیکن وہ بھی نجوم کو شاعری میں نہ سمو سکے۔ نجوم کو شاعری میں
اور شاعری کو نجوم میں مدغم کرنے کا یہ اعزاز تو قضا و قدر نے صرف اسداللہ خاں
غالبؔ ہی کے لیے مخصوص کر رکھا تھا۔ نہ غالب سے پہلے کوئی اس فن میں اتنا
کمال حاصل کر سکا اور نہ غالب کے بعد کسی کو یہ فضیلت نصیب ہو سکی۔ "شعر و نجوم"
کا یہ مخصوص فن غالب ہی نے شروع کیا اور غالب ہی پر ختم ہو گیا۔

بہرطور عرض بھی صرف اتنا ہی ہے کہ غالب کو علم نجوم میں زبردست مہارت
حاصل تھی جس کا صحیح اندازہ صرف وہی شخص کر سکتا ہے جو خود بھی علم نجوم میں اتنی
پلے کی مہارت رکھتا ہو جتنی غالب کو تھی۔ جس طرح ایک ڈاکٹر کی قابلیت کا اندازہ
صرف ایک ڈاکٹر ہی لگا سکتا ہے، یا ایک انجینئر کی قابلیت کو صرف ایک انجینئر
ہی سمجھ سکتا ہے، اسی طرح ایک نجومی کی مہارت کو صرف ایک نجومی ہی پہچان
سکتا ہے۔ اس پہچان کے لیے لمبی چوڑی بحث کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ صرف
چند علمی اصطلاحات کے صحیح اور برمحل استعمال ہی سے انسان کی فنی اہلیت
کا پتا چل جاتا ہے، لیکن جو شخص خود اس فن سے ناواقف ہو وہ اُسے محض
ایک معمولی گفتگو سمجھے گا۔ یہی حال غالب اور مولانا حالی کا ہے۔ اگر حالی بھی
علم نجوم کے ماہر ہوتے تو وہ غالب کے صرف ان دو شعروں ہی کو دیکھ کر
غالب کی نجوم دانی پر ایمان لے آتے جن کا حوالہ انھوں نے اپنی مشہور کتاب
یادگار غالب میں دیا ہے۔ حالی نے ان دونوں فارسی اشعار کا اردو ترجمہ بھی
پیش کیا ہے اور ان اشعار کے معنی و مطلب پر تبصرہ بھی کیا ہے لیکن چونکہ
حالی علم نجوم سے ناواقف تھے اس لیے وہ ان اشعار کے عمیق مفہوم تک نہیں
پہنچ سکے بلکہ انھوں نے سطحی باتوں پر ہی اکتفا کیا۔ پہلے میں یادگار غالب سے
اقتباس پیش کروں گا تاکہ آپ کو یہ معلوم ہو سکے کہ حالی ان اشعار کو کس حد تک
سمجھ سکے تھے، اس کے بعد میں ان اشعار کی مزید تشریح پیش کروں گا، تاکہ
آپ سمجھ جائیں کہ نجومی اعتبار سے غالب کا علم کس پلے کا تھا اور ان اشعار
میں کیا کیا فنی نکتے پوشیدہ ہیں جن تک مولانا حالی کی نظر نہ پہنچ سکی۔ اگر
مولانا حالی ان نکتوں کو سمجھ لیتے تو یقیناً انھیں اپنی رائے تبدیل کرنی پڑتی اور کہنا
پڑتا کہ غالب علم نجوم میں منتہی تھے۔ اور جب حالی اپنی رائے تبدیل کر لیتے تو پھر
آج کسی کو یہ کہنے کی جرأت نہ ہوتی کہ غالب علم نجوم سے "قدرے" واقف تھے۔

اب سخن گسترانہ بات آ پڑی ہے تو مجبوراً مجھے تھوڑی سی خودستائی
بھی کرنی پڑے گی تاکہ میرے اس خطبہ کی افادیت و اہمیت پر کچھ روشنی پڑ سکے
حالانکہ میں انجینئر ہوں اور علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے انجینئرنگ کی ڈگری
حاصل کی ہے، لیکن میں نے سنسکرت زبان کا بھی باقاعدہ اکتساب کیا ہے یعنی
"شاستری" ہوں۔ سنسکرت کا تمام علمی و ادبی خزانہ میری دسترس میں ہے
خصوصاً جیوتش کی تمام مستند کتابوں کا عمیق مطالعہ کر چکا ہوں یعنی "جیوتش
آچاریہ" ہوں۔ عربی اور فارسی زبانوں پر بھی قدرت حاصل ہے۔ خصوصاً علم
ہیئت و نجوم کی تمام مستند کتابوں کو بغور پڑھ چکا ہوں اور سمجھ چکا ہوں۔ حال
ہی میں ابو ریحان محمد البیرونی کی ایک نایاب کتاب "غرۃ الزیجات" پر میں نے
ریسرچ کی ہے جو حیدرآباد دکن سے انگریزی کے سہ ماہی رسالہ "اسلامک کلچر" میں
بالاقساط شائع ہو رہی ہے۔ البیرونی کی یہ کتاب عربی میں ہے اور علم ہیئت و
نجوم پر ہے۔ میں علم ریاضی اور مشاہدۂ فلک سے بھی اچھی طرح واقف ہوں
اور سائنس کے جدید انکشافات پر بھی نظر رکھتا ہوں۔ میری زندگی کا بیشتر حصہ

علم ہیئت و نجوم کے راز ملنے بستہ معلوم کرنے میں گذرا ہے اور اب بھی اسی میں گزر رہا ہے۔ میں اپنے ابتدائی منجمانہ دور میں ہزاروں زائچے اور جنم پتریاں بنا چکا ہوں اور لوگوں کی قسمتوں کا حال معلوم کر چکا ہوں لیکن یہ سب بہت معمولی چیزیں ہیں اور اب آہستہ آہستہ فن کی اُس بلندی تک پہنچ رہا ہوں جس بلندی پر مرزا غالب بہت پہلے پہنچ چکے تھے۔ یہ وہ بلندی ہے جہاں پہنچ کر ایک منجم ثوابت و سیارے کی مدد سے انسانی قسمتوں کا حال معلوم کرنے کے بجائے فکر انسانی کی مدد سے ثوابت و سیار کی قسمتوں کا حال معلوم کرنے لگتا ہے۔ بہرحال تنجیمی اعتبار سے میں اب اس مقام پر ہوں جہاں سے مجھے مرزا غالب کا منجمانہ مقام صاف نظر آ رہا ہے۔ لہذا اگر کوئی شخص مرزا غالب کی منجمانہ عظمت کا صحیح اندازہ لگانا چاہتا ہے اور اُن کی نظم و نثر کے تنجیمی پہلوؤں کو کما حقہ سمجھنا چاہتا ہے تو اسے علم نجوم کے کم از کم اس مقام تک ضرور پہنچنا پڑے گا جس مقام پر میں ہوں ورنہ خاطر خواہ نتائج حاصل نہیں ہونگے بیچارے مولانا حالی جو کچھ سمجھ سکے وہ انھوں نے لکھ دیا۔ اس میں اُن کا بھی کوئی قصور نہیں ہے کیونکہ وہ علم ہیئت و نجوم کی اُس بلندی پر نہیں تھے جہاں سے غالب کے منجمانہ کلام کے ستاروں کا اچھی طرح مشاہدہ کر سکتے۔

اب میں ذیل میں یادگار غالب سے اس عبارت کا اقتباس پیش کرتا ہوں جس میں مولانا حالی نے غالب کے دو منجمانہ اشعار پر اپنی استعداد کے مطابق تبصرہ کیا ہے :-

ہر یکے نازد زغیر و ہر یکے نازاں بخویش
لولیے را در دو عشرتگہ دو مہماں دیدہ ام

ہر گز اے ناداں بہ رسوائی نہ بندی دل کہ من
ماہ را در ثور و کیواں را بہ میزاں دیدہ ام

ان دونوں شعروں کا سمجھنا کسی قدر نجوم کی اصطلاحات جاننے پر موقوف ہے۔ منجموں نے دور فلک کو بارہ حصوں پر تقسیم کیا ہے جن میں سے ہر ایک حصہ کو برج کہتے ہیں اور ان کے نام یہ ہیں :- حمل، ثور، جوزا، سرطان، اسد، سنبلہ، میزان، عقرب، قوس، جدی، دلو، حوت۔ ان میں سے ہر ایک برج کسی نہ کسی سیارے کا خانہ کہلاتا ہے یا وبال۔ مثلاً جدی و دلو زحل کے خانے اور شمس و قمر کے وبال ہیں۔ اور برعکس اس کے اسد و سرطان شمس و قمر کے خانے اور زحل کے وبال ہیں۔ اسی طرح ہر برج ایک سیارہ کا خانہ اور دوسرے کا وبال ہے۔ ثور و میزان جن کا دوسرے شعر میں نام آیا ہے۔ یہ دونوں زہرہ کے خانے ہیں اور ثور کے تین درجے چاند کے شرف اور میزان کے اکیس درجے زحل کے شرف کے مقام ہیں۔ شاعر کا مطلب یہ ہے کہ میں نے چاند کو اس کے شرف کے مقام یعنی ثور میں اور کیوان یعنی زحل کو اس کے شرف کے مقام (یعنی میزان) میں دیکھا۔ اور چونکہ ثور اور میزان زہرہ کے خانے ہیں اس لیے اس مطلب کو اس طرح ادا کرتا ہے کہ میں نے ایک لولی (رنڈی) یعنی زہرہ کی دو عشرت گاہوں یعنی ثور و میزان میں دو ایسے مہمان دیکھے ہیں کہ ہر ایک دوسرے کے حال سے بے خبر اور ایک اپنے حال میں خوش ہے کہ میرے سوا کوئی دوسرا زہرہ کی عشرت گاہ میں نہیں ہے۔ پھر دوسرے شعر میں دفع دخل مقدر کرتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ اس بیان کو کسی بُرے معنی پر محمول نہ کرنا چاہیئے بلکہ مطلب یہ ہے کہ میں نے ماہ کو ثور میں اور زحل کو میزان میں دیکھا ہے (یادگار غالب)

مندرجہ بالا اشعار کا صحیح لطف لینے کے لیے یہ بہتر ہوگا کہ ہم غالب کی تخیل کے ان ارتقائی مدارج کا کچھ اندازہ لگانے کی کوشش کریں جن کی بدولت یہ عدیم المثال اشعار منصہ شہود پر آ سکے۔ یہ اشعار غالب کے ایک ترکیب بند سے لیے گئے ہیں۔ اس پہلے بند میں کل دس اشعار ہیں اور پورے ترکیب بند میں نو بند ہیں۔ یہ پورا ترکیب بند مولائے کائنات امام اوّل علی ابن ابیطالب علیہ السلام کی شان میں ہے۔ اس پہلے بند میں صرف ایک بنیادی تخیل پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور وہ یہ کہ "میں بڑا سحر خیز واقع ہوا ہوں"۔ اپنے اس بیان کی تصدیق کے لیے غالب نے بہت سی ایسی باتیں بتانی شروع کی ہیں جن سے صرف سحر خیز لوگ ہی اچھی طرح واقف ہو سکتے ہیں اپنی اس کوشش میں ان کی تخیل آسمان کے ستاروں اور سیاروں پر بھی پہنچی۔ اور انھوں نے چاہا کہ اپنے بیان کی تصدیق کے لیے ہیئت افلاک و مشاہدۂ سیارگان کا کوئی ایسا نقشہ پیش کیا جائے جو صرف صبح صادق کے وقت ہی نظر آ سکتا ہو۔ نہ اس سے پہلے نظر آ سکتا ہو نہ اس کے بعد۔ اس مقصد کے لیے جب انھوں نے غور کیا تو انھیں معلوم ہوا کہ طلوع صبح صادق کے آس پاس اگر کوئی ایک سیارہ (بجز شمس کے) افق مغرب کے قریب ہو اور کوئی دوسرا سیارہ (بجز شمس کے) پہلے سیارے سے پہلے [illegible]

میں بھی ہو اور افق مشرق میں بھی ہو تو وہ آسمانی نقشہ ایسا ہوگا کہ اپنی سحر خیزی کے ثبوت میں پیش کیا جا سکتا ہے یعنی صبح کے وقت اگر کوئی سیارہ افق کی طرف کسی برج میں نظر آئے اور کوئی دوسرا سیارہ افق مشرق کی طرف اس برج سے پچھلے برج میں نظر آئے تو یہ ایک ایسا آسمانی منظر ہوگا جسے پیش کرنے سے غالب کے بیان کی تصدیق ہو سکتی ہے کہ واقعی وہ سحر خیز ہیں۔ چونکہ صبح صادق کے آس پاس کا وقت پیش کرنا منظور ہے اس لیے اس آسمانی نقشے کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ اُس وقت شمس کے طلوع ہونے میں کافی دیر ہو اور وہ افق مشرق سے کافی نیچے ہو۔ یعنی جس برج میں مشرقی سیارہ ہو اس برج سے اگلے برج میں شمس کو ہونا چاہیے۔ بالفاظ دیگر جس برج میں مغربی سیارہ ہو اس برج سے پچھلے برج میں مشرقی سیارہ ہونا چاہیے اور اس سے اگلے برج میں یعنی مغربی سیارہ کے برج سے ساتویں برج میں شمس ہونا چاہیے۔ ملحوظ رہے کہ تمام سیارے کافی روشن ہوتے ہیں اور آسمان پر بڑی آسانی سے نظر آ جاتے ہیں بشرطیکہ دیکھنے والے کو مختلف سیاروں کی پہچان ہو اور وہ سیاروں اور ستاروں میں تمیز کر سکے۔ مندرجہ بالا آسمانی نقشہ پیش کرنا غالب کے لیے بہت آسان تھا کیونکہ مختلف بروج اور مختلف سیاروں کو باری باری منتخب کر کے سینکڑوں بلکہ ہزاروں ایسے نقشے پیدا کیے جا سکتے تھے جن میں ایک سیارہ دوسرے سیارہ کے برج کے پچھلے برج میں واقع ہو اور شمس اس سے ساتویں برج میں واقع ہو۔ مثلاً غالب یہ کہہ سکتے تھے کہ میری سحر خیزی کا ایک ثبوت یہ بھی ہے کہ جب میں بیدار ہو کر آسمان پر نظر ڈالتا ہوں تو مریخ کو برج جوزا میں اور مشتری کو (اس برج سے پچھلے برج یعنی) برج عقرب میں دیکھتا ہوں جبکہ شمس (اس برج سے ساتویں برج یعنی) برج قوس میں افق مشرق سے کافی نیچے ہوتا ہے اور نظروں سے اوجھل ہوتا ہے۔ چونکہ غالب صبح صادق کا ذکر کر رہے ہیں اس لیے اُس وقت شمس تو لازمی طور پر افق مشرق سے کافی نیچے ہی ہوگا اس لیے اگر شمس کے ذکر کو مقدر سمجھ کر نظر انداز کر دیں اور صرف اس وقت نظر آنے والے دونوں سیاروں کا ذکر کریں تو صرف اتنا کہہ دینا کافی ہوگا کہ میں مریخ کو جوزا میں اور مشتری کو عقرب میں دیکھتا ہوں لیکن چونکہ تنجیمی اعتبار سے جوزا اور عقرب میں کوئی خاص تعلق نہیں ہے اور مریخ و مشتری میں بھی کوئی خاص مناسبت نہیں ہے اس لیے غالب نے ان کا ذکر نہیں کیا بلکہ ان تمام امکانات کو بھی نظر انداز کر دیا۔ چونکہ وہ اپنے منجمانہ کلام میں رنگینی، لطافت اور مزاح بھی

پیدا کرنا چاہتے تھے اس لیے انھوں نے بڑی کاوش کے بعد برج ثور کو منتخب کیا اور پھر اس برج سے چھٹے نمبر پر آنے والے برج میزان کو منتخب کیا۔ اس کے بعد انھوں نے ثور میں ماہ کو دیکھنا مناسب سمجھا اور میزان میں کیوان یعنی زحل کو دیکھنا مناسب سمجھا، لہٰذا شمس کا مقام خود بخود برج عقرب میں پہنچ جاتا ہے کیونکہ یہ برج میزان سے اگلا برج ہے اور ثور سے ساتواں برج ہے۔ اس انتخاب بروج و سیارگاں کے بعد غالب نے اپنی سحر خیزی کے ثبوت میں یہ کہنا پسند کیا کہ میں نے ماہ کو ثور میں دیکھا ہے اور کیوان کو میزان میں دیکھا ہے۔

اس انتخاب کی تنجیمی خوبیوں کو بیان کرنے سے پہلے اتنا سمجھ لیجیے کہ اس آسمانی نقشے میں یہ خاص بات ہے کہ ستاروں اور سیاروں کا یہ منظر صرف صبح صادق کے آس پاس ہی نظر آ سکتا ہے اور چونکہ ماہ اور شمس ایک دوسرے کے تقریباً مقابل ہوں گے اس لیے ہجری تاریخوں کے لحاظ سے تیرھویں یا چودھویں رات کا چاند اپنی پوری تابانی کے ساتھ افق مغرب کی طرف نظر آ رہا ہوگا۔ ایسے بلند سیارگاں کے وقت اگر غالب صبح صادق سے بہت پہلے بیدار ہوں گے تو اس وقت تک کیوان افق سے طلوع نہیں ہوا ہوگا بلکہ صرف ماہ افق مغرب کے قریب نظر آئے گا، اور اگر غالب صبح صادق کے کافی دیر بعد بیدار ہوں گے تو کیوان طلوع تو ضرور ہو چکا ہوگا لیکن اس کی روشنی اتنی ماند پڑ چکی ہوگی کہ وہ نظر آنے کے قابل نہ ہوگا بلکہ ماہ بھی افق مغرب میں غروب ہو چکا ہوگا۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ اگر ماہ در ثور اور کیوان در میزان بہ یک وقت نظر آئیں درحالیکہ شمس در عقرب ہیں تو یقیناً وہ صبح صادق کے آس پاس کا ہی وقت ہوگا۔ یہی بات ثابت کرنے کے لیے غالب نے کہا ہے کہ میں وہ سحر خیز ہوں کہ ماہ در ثور اور کیوان در میزان کو بیک وقت دیکھ لیتا ہوں۔ مندرجہ ذیل زائچہ سحر خیزی سے اس بات کی اور زیادہ وضاحت ہو جائے گی کہ غالب کیا کہنا چاہتے ہیں اور کس انداز سے کہنا چاہتے ہیں۔ یہ زائچہ سحر خیزی محض قیاس کی بنیاد پر بنایا گیا ہے اور یہ زائچہ اس آسمانی نقشے کو ظاہر کرتا ہے جس کا انتخاب غالب نے اپنے مذکورہ بالا اشعار میں کیا ہے۔ اس زائچہ میں صرف، ان تین سیاروں کو (یعنی ماہ، کیوان اور شمس کو) دکھایا گیا ہے جن کا تعلق غالب کے اشعار سے ہے۔ باقی سیارے کسی خانے میں بھی ہوں ان سے کوئی فرق نہیں پڑتا اس لیے انھیں زائچہ میں نہیں دکھایا گیا۔ صرف زہرہ کو دکھایا گیا ہے جس کا ذکر بعد میں کیا جائے گا۔ زائچہ کا طالع برج میزان ہے جس کا افق مشرق کی طرف اس برج کے ابتدائی حصہ میں نظر آ رہا ہے۔ ماہ برج ثور کے ابتدائی حصے میں

چاند افق مغرب کی طرف غروب ہونے والا ہے۔ شمس برج عقرب میں ہے اور اس برج کا کافی حصہ طے کر چکا ہے۔ زہرہ برج سنبلہ کے آخری حصہ میں چاند افق مشرق میں ستارہ سحری کی حیثیت سے نظر آ رہا ہے۔ یہ جزوی زائچہ سحر خیزی ذیل میں درج کیا جا رہا ہے۔

اب غالب کے اس انتخاب کی مزید خوبیاں سمجھنے کے لیے مندرجہ ذیل اصطلاحات نجوم کو اچھی طرح سمجھ لینا ضروری ہے۔ وہ اصطلاحات نجوم یہ ہیں۔ بیت، شرف، نظر اور حیثیت۔ ساتوں سیاروں میں سے ہر ایک سیارہ ایک یا دو بروج کا مالک ہوتا ہے اور وہ برج یا بروج اُس سیارے کے بیت یعنی عشرت گاہ کہلاتے ہیں۔ اس طرح کل بارہ بروج سات سیاروں میں تقسیم کر دیے گئے ہیں۔ لہذا شمس کا بیت اسد ہے، ماہ کا بیت سرطان ہے مریخ کے بیت حمل و عقرب ہیں، عطارد کے بیت جوزا و سنبلہ ہیں، مشتری کے بیت قوس و حوت ہیں، زہرہ کے بیت ثور و میزان ہیں اور کیوان کے بیت جدی و دلو ہیں۔ ہر سیارہ اپنے بیت میں پہنچ کر اسی طرح آرام و سکون پاتا ہے۔ اس کے علاوہ ہر سیارہ کے لیے ایک برج مخصوص ہے جس میں پہنچ کر اس سیارہ کو اتنی عظمت و مقبولیت حاصل ہو جاتی ہے کہ وہ اپنے پر ناز کرنے لگتا ہے اور وہ بہت زیادہ نیک اثر دکھانے لگتا ہے۔ ایسے برج کو اس سیارہ کا شرف کہتے ہیں۔ لہذا شمس کا شرف حمل ہے، ماہ کا شرف ثور ہے، مریخ کا شرف جدی ہے، عطارد کا شرف سنبلہ ہے، مشتری کا سرطان ہے۔ زہرہ کا شرف حوت ہے۔ اور کیوان کا شرف میزان ہے۔ تنجیمی لحاظ سے ان بروج کے خاص خاص درجات پر متعلقہ سیارہ کا شرف اور بھی بڑھ جاتا ہے لیکن مندرجہ بالا اشعار کو سمجھنے کے لیے ہمیں زیادہ تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہر ایک سیارہ جس برج میں موجود ہوتا ہے اس سے اگلے تیسرے یا پچھلے تیسرے برج کو اس برج میں موجود ہونے والے سیارہ نظر تسدیس سے دیکھتا ہے جو نصف دوستی کی نظر سمجھی جاتی ہے، چوتھے برج کو نظر تربیع سے دیکھتا ہے جو نصف دشمنی کی نظر سمجھی جاتی ہے، پانچویں برج کو نظر تثلیث سے دیکھتا ہے جو مکمل دوستی کی نظر سمجھی جاتی ہے، اور ساتویں برج کو نظر تنصیف یعنی نظر مقابلہ سے دیکھتا ہے جو مکمل دشمنی کی نظر سمجھی جاتی ہے۔ اس طرح کوئی بھی سیارہ اپنے برج سے دوسرے برج یا چھٹے برج کو یا ان بروج میں موجود ہونے والے سیاروں کو کسی نظر سے بھی نہیں دیکھتا، گویا کہ وہ سیارہ دوسرے سیارہ سے غافل اور فارغ ہے۔ یہ بھی ملحوظ رہے کہ ہر سیارہ کو تنجیمی اعتبار سے ایک خاص حیثیت حاصل ہے، لہذا شمس کو بادشاہ، ماہ کو وزیر، مریخ کو سپہ سالار، عطارد کو منشی، مشتری کو قاضی، زہرہ کو لولی یعنی مطربہ یا طوائف اور زحل کو دربان سمجھا جاتا ہے۔ کچھ اور حیثیتیں بھی ہیں جو یہاں بیان نہیں کی گئی ہیں۔

مندرجہ بالا معاملات کو سمجھ لینے کے بعد غالب کے ان اشعار کی مزید خوبیاں ملاحظہ فرمائیے۔ لولی یعنی زہرہ کی دو عشرت گاہوں کے نام ہیں۔ ثور اور میزان۔ ان میں سے ایک عشرت گاہ یعنی ثور میں ماہ ہے اور دوسری عشرت گاہ یعنی میزان میں کیوان ہے۔ گویا لولی کی دونوں عشرت گاہوں میں علیحدہ علیحدہ ایک ایک مہمان یعنی آشنا موجود ہے۔ اب چونکہ ثور سے اگلی طرف چھٹا برج میزان ہے اور میزان سے پچھلی طرف چھٹا برج ثور ہے۔ اس لیے نہ تو ماہ کی کوئی نظر کیوان پر ہے اور نہ کیوان کی کوئی نظر ماہ پر ہے گویا کہ دونوں ایک دوسرے کو نہیں دیکھ رہے ہیں اور ہر ایک یہ سمجھ رہا ہے کہ صرف میں ہی تنہا لولی کی عشرت گاہ میں موجود ہوں۔ لیکن چونکہ ماہ کا شرف ثور ہے۔ اور کیوان کا شرف میزان ہے اس لیے اس قدر عظمت و مقبولیت کے ساتھ لولی عشرت گاہ میں شرف باریابی حاصل ہونے کی وجہ سے ہر ایک اپنے آپ پر نازاں بھی ہے۔ اب آپ ذرا تخیل کی انتہا اور لطافت کا کمال ملاحظہ فرمائیے کہ غالب نے اپنی سحر خیزی کے ثبوت میں کس قدر جامع و مانع نقشہ پیش کیا ہے، اور وہ بھی سیدھی سادی طرح پیش نہیں کیا بلکہ نہایت ہی لطیف اور بلیغ انداز

میں پیش کیا ہے۔ یعنی پہلے تو صرف یہ کہا کہ میں بڑا سحر خیز واقع ہوا ہوں اور صبح کو بہت جلد بیدار ہو جاتا ہوں۔ لہذا میں یہ تماشا بھی دیکھ چکا ہوں کہ ایک

طوائف کی دو عشرت گاہوں میں دو علیحدہ علیحدہ آشنا تھے جو ایک دوسرے
سے بے خبر تھے اور بلا شرکتِ غیرے اپنے اپنے شرفِ باریابی پر نازاں نظر آتے
تھے۔ میں نے ایک وقت دونوں کو دیکھ لیا تھا لیکن وہ دونوں ایک دوسرے
کو نہیں دیکھ سکتے تھے۔ غالب نے یہ بات کچھ ایسے انداز میں کہی ہے کہ اُسے
سن کر معاً یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ غالب نے علی الصباح بیدار ہونے کی وجہ
سے ضرور کسی طوائف کے دو آشناؤں کا راز معلوم کر لیا ہے اور اب اپنی
سحر خیزی کے ثبوت میں اُس طوائف اور اُس کے دونوں آشناؤں کا راز طشت
از بام کر کے ان تینوں کو رُسوا کرنا چاہتے ہیں۔ غالب نے یہ تاثر عمداً پیدا کیا
ہے تاکہ سننے والا خواہ مخواہ مخمصے میں پڑ جائے اور اس امید میں اگلے شعر
کو غور سے سننے کے لیے بے چین ہو جائے کہ دیکھیں اب غالب کس کس کا نام
لیتے ہیں اور کس کس کو رُسوا کرتے ہیں۔ شعر سننے والے کے ذہن میں طرح طرح
کے خیالات پیدا ہونے شروع ہی ہوتے ہیں کہ غالب فوراً اپنا اصل مقصد بیان
کر دیتے ہیں کہ ـــ

"اے نادان تو اپنے دل میں یہ خیال ہرگز نہ کھینچو کہ میں کسی کو رُسوا کرنا
چاہتا ہوں۔ درحقیقت نہ کوئی طوائف ہے، نہ اس کے دو عشرت کدوں میں
دو آشنا ہیں بلکہ میں تو زیچ یا رکھان کی مدد سے وہ آسمانی نقشہ پیش کرنا
چاہتا ہوں جو مجھے علی الصباح بیدار ہونے کے بعد نظر آتا ہے۔ اگر تو واقعی
اتنا نادان اور کور ذوق ہے کہ میری نجومی اشاریت کو نہیں سمجھ سکتا تو صاف صاف
سُن کہ میرا مقصد صرف اتنا ہے کہ میں اتنی صبح اُٹھتا ہوں کہ اُس وقت آسمان
پر برجِ ثور بھی نظر آ رہا ہوتا ہے جس میں ماہ بھی ہوتا ہے اور اُسی وقت برجِ
میزان بھی نظر آ رہا ہوتا ہے۔ جس میں کیوان بھی موجود ہوتا ہے (ملحوظ رہے کہ
یہ نقشہ آسمان پر ایک مہینہ میں صرف ایک یا دو دن تک ہی نظر آ سکتا ہے اس
کے بعد ماہ اگلے برج میں چلا جائے گا اور یہ نقشہ تبدیل ہو جائے گا کیونکہ ماہ
تقریباً سوا دو دن میں ایک برج کو طے کر لیتا ہے) اے نادان اِن نشانیوں سے
تو خود اندازہ لگا لے کہ واقعی وہ صبح صادق کے آس پاس کا وقت ہوتا ہے کہ نہیں
کیونکہ ایسا آسمانی منظر صرف صبح صادق کے آس پاس ہی نظر آ سکتا ہے کسی اور
وقت نظر نہیں آ سکتا۔"

اب آپ خود انصاف سے بتائیے کہ کیا کوئی معمولی شاعر اتنے بلند پایہ
منجمانہ اشعار کہہ سکتا ہے؟ ایسے جامع و مانع اشعار تو صرف وہی شاعر کہہ سکتا
ہے جسے علم نجوم میں مکمل مہارت حاصل ہو۔ یہ مولانا حالی کے بس کی بات نہیں
تھی کہ وہ اس قسم کے منجمانہ اشعار کو اچھی طرح سمجھ سکتے۔ اور اس سے غالب
کے مبلغِ علم کا اندازہ صحیح طور پر لگا سکتے۔ اسی وجہ سے تو انھوں نے لکھ دیا تھا
کہ غالب کو علم نجوم میں "قدرے" دسترس تھی۔ حالانکہ غالب علم نجوم کی تہ
تک پہنچے ہوئے تھے۔

مولانا حالی نے یادگارِ غالب میں اسی ترکیب بند کے شروع کے دو
اشعار کا بھی ذکر کیا ہے، لیکن اُن دونوں اشعار کا مطلب بھی وہ صحیح طرح نہیں
سمجھ سکے تھے۔ وہ دونوں اشعار ذیل میں درج کیے جاتے ہیں :-

آں سحر خیزم کہ مہ را در شبستاں دیدہ ام
شب نشیناں را دریں گردندہ ایواں دیدہ ام
اینت خلوت خانۂ روحانیاں کانجا ز وجد
زہرہ را اندر ردائے نور عریاں دیدہ ام

پہلے شعر کے متعلق مولانا حالی فرماتے ہیں "شعر مذکور کا مطلب یہ ہے
کہ وہ سحر خیز ہوں کہ میں نے چاند کو اُس کی خوابگاہ میں دیکھا ہے اور شب
بیداروں یعنی کواکب یا ملائک کو اس گردندہ ایوان (یعنی آسمان) میں مشاہدہ
کیا ہے۔" ظاہر ہے کہ مولانا حالی اس شعر کا صحیح مطلب نہیں سمجھ سکے، اسی وجہ
سے انھوں نے ایسے مبہم الفاظ استعمال کیے ہیں۔ انھوں نے یہ نہیں بتایا کہ
چاند کی خوابگاہ سے اُن کی کیا مراد ہے۔ اور ملائک کو آسمان میں مشاہدہ کرنے
سے سحر خیزی کا کیا ثبوت مل سکتا ہے۔ دراصل اس پورے بند میں غالب نے
مسلسل ایک ہی سماں بیان کیا ہے اور ایک ہی آسمانی نقشے کی تصویر کشی کی ہے
جیسا کہ پہلے ہی بیان کیا گیا ہے۔ غالب نے اپنی سحر خیزی کے ثبوت میں ایک
آسمانی نقشہ پیش کیا ہے جو زائچہ سحر خیزی کی مدد سے ذہن نشین کرا دیا گیا
ہے۔ اس زائچہ سحر خیزی میں شمس برج عقرب میں ہے اور ماہ برج ثور میں
ہے یعنی شمس سے ساتویں برج میں ماہ ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہجری
مہینے کی وہ تیرھویں یا چودھویں رات کا چاند ہے یعنی بدرِ کامل ہے۔ تیرھویں
یا چودھویں رات کا چاند عام طور پر غروب آفتاب کے وقت افق مشرق سے
طلوع ہوتا ہے اور آہستہ آہستہ اوپر کی طرف بلند ہوتا ہوا آدھی رات کے وقت
تقریباً سر پر آ جاتا ہے اور پھر آہستہ آہستہ نیچے کی طرف گرتا ہوا صبح صادق کے
وقت افق مغرب کے قریب نظر آتا ہے۔ یہی وہ وقت ہوتا ہے جبکہ چاند کی

شیشیں لگی کمرے کی مغربی کھڑکی سے پار ہو کر کمرے میں کافی اندر تک بڑی آسانی سے پہنچ جاتی ہیں اور ہر شخص اپنی خوابگاہ میں لیٹے لیٹے ہی چاند کو دیکھ سکتا ہے ایسا محسوس ہونے لگتا ہے گویا کہ چاند خود اس خوابگاہ میں داخل ہو گیا ہے ایسے موقع پر چاند کی روشنی میں سارے ستارے ماند پڑ جاتے ہیں لیکن پھر بھی بہت سے چمکدار ستارے اس وقت تک نظر آتے رہتے ہیں جب تک کہ صبح صادق کا مکمل ظہور نہ ہو جائے۔ لہذا اگر کسی شخص کو اپنی خوابگاہ یا کھڑکی کے اندر سے لیٹے لیٹے تیرھویں یا چودھویں رات کا چاند اچھی طرح نظر آنے لگے اور ساتھ ہی ساتھ کچھ ستارے بھی چمکتے نظر آنے لگیں تو سمجھ لینا چاہیئے کہ صبح صادق کا ظہور ہونے والا ہے۔ یہی وہ سماں ہے جو غالب نے اپنی سحر خیزی کو ثابت کرنے کے لیے اپنے اس شعر میں پیش کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ "میں ایسا سحر خیز واقع ہوا ہوں کہ جب میری آنکھ کھلتی ہے تو کبھی کبھی یہ منظر بھی ہوتا ہے کہ میں اپنی خوابگاہ میں ہی چاند کو دیکھ لیتا ہوں اور ساتھ ہی ساتھ آسمان پر ستارے بھی چمکتے نظر آتے ہیں"۔ اب آپ خود سمجھ سکتے ہیں کہ اس شعر میں "شبستان" سے مراد چاند کی خوابگاہ نہیں ہے جیسا کہ حالی نے سمجھا ہے بلکہ خود غالب کی خوابگاہ مراد ہے اسی طرح "شب نشیناں" سے مراد "ملک" نہیں ہیں کیونکہ اول تو ملائک نظر نہیں آتے اس لیے دیدہ ام کا مفہوم خبط ہو جاتا ہے، دیگر یہ کہ ان کا تعلق اس گردش کرنے والے آسمان سے نہیں ہے بلکہ وہ ماورائے افلاک ہیں۔ اس گردندہ ایوان سے تو صرف ثوابت و سیاروں ہی کا تعلق ہوتا ہے کیونکہ وہ ہمیں گردش کرتے ہوئے نظر آتے رہتے ہیں۔

مندرجہ بالا دوسرے شعر کے متعلق مولانا حالی فرماتے ہیں "اینت کلمہ تحسین و تعجب ہے۔ یعنی زہے و خہے ___ روحانیاں فرشتے۔ آسمان کو کہتا ہے کہ کیا عمدہ خلوت خانہ روحانیوں کا ہے جہاں میں نے دور سے یعنی زمین پر سے زہرہ کو چادر نور میں عریاں یعنی بغیر کسی حجاب کے دیکھا ہے۔" اس مقام پر بھی مولانا حالی نے یہ واضح نہیں کیا کہ زہرہ کو بغیر کسی حجاب کے دیکھنے سے ان کی کیا مراد ہے۔ دراصل اس شعر میں بھی غالب نے اپنی سحر خیزی کا ایک ثبوت پیش کیا ہے۔ اس کا صحیح مفہوم سمجھنے کے لیے علم ہیئت و نجوم کے چند حقائق پیش نظر رہنے چاہئیں۔ سورج کے گرد زہرہ بھی چکر لگاتا ہے اور زمین بھی چکر لگاتی ہے لیکن زہرہ کا مدار زمین کے مدار کی بہ نسبت بہت چھوٹا ہے یعنی زہرہ کے مدار کا نصف قطر تقریباً چھ کروڑ انہتر لاکھ میل ہے اور زمین کے مدار کا نصف قطر تقریباً نو کروڑ تیس لاکھ میل ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ہمیں زہرہ صرف افق مغرب کے قریب یا افق مشرق کے قریب ہی نظر آ سکتا ہے ہمارے سر پر کبھی نظر نہیں آ سکتا۔ جس زمانہ میں یہ سیارہ افق مغرب کی طرف غروب آفتاب کے بعد تک نظر آتا رہتا ہے تو اُسے شام کا ستارہ کہتے ہیں اور جس زمانہ میں یہ افق مشرق کی طرف طلوع آفتاب سے پہلے طلوع ہونے لگتا ہے تو اُسے صبح کا ستارہ کہتے ہیں۔ زہرہ باری باری شام کا ستارہ اور صبح کا ستارہ بنتا رہتا ہے جس کو اچھی طرح پہچاننے کے لیے مشاہدہ فلک ضروری ہے اس مقام پر صرف اتنا سمجھ لینا کافی ہوگا کہ جب زہرہ مشرق کی طرف طلوع ہونے لگتا ہے تو اس وقت وہ رجعت میں ہوتا ہے یعنی الٹی چال چل رہا ہوتا ہے اور چونکہ رجعت کے وقت زہرہ کی رفتار ظاہری عام طور پر تیز ہو جاتی ہے اس لیے آفتاب سے اس کا ظاہری فاصلہ بہت جلد بڑھنے لگتا ہے یہاں تک کہ تقریباً بائیس دن میں یہ فاصلہ تقریباً اڑتالیس درجے ہو جاتا ہے۔ اس وقت زہرہ بہت چمکدار نظر آتا ہے اور طلوع آفتاب سے تقریباً تین گھنٹے پہلے طلوع ہونے لگتا ہے، اس کے بعد زہرہ رجعت سے استقامت میں آتا ہے یعنی سیدھی چال چلنے لگتا ہے اور پھر آہستہ آہستہ آفتاب اور زہرہ کا درمیانی ظاہری فاصلہ کم ہونے لگتا ہے یہاں تک کہ تقریباً آٹھ ماہ بعد زہرہ کا مشرق میں نظر آنا ختم ہو جاتا ہے اور وہ آفتاب کی شعاعوں میں چھپ جاتا ہے اس طرح تقریباً دو ماہ تک آنکھوں سے اوجھل رہنے کے بعد زہرہ افق مغرب میں غروب آفتاب کے بعد نظر آنے لگتا ہے۔ اور آہستہ آہستہ روزانہ اوپر کی طرف بلند ہوتے ہوتے تقریباً آٹھ ماہ کے اندر زہرہ اور آفتاب کا درمیانی ظاہری فاصلہ تقریباً اڑتالیس درجے ہو جاتا ہے اُس وقت زہرہ بہت چمکدار نظر آتا ہے اور غروب آفتاب کے تقریباً تین گھنٹے بعد تک نظر آتا رہتا ہے۔ اس کے بعد زہرہ استقامت سے پھر رجعت میں آ جاتا ہے یعنی الٹی چال چلنے لگتا ہے اور تیزی کے ساتھ آفتاب اور زہرہ کا درمیانی ظاہری فاصلہ کم ہونے لگتا ہے یہاں تک کہ تقریباً بائیس دن بعد زہرہ کا مغرب میں نظر آنا ختم ہو جاتا ہے اور وہ آفتاب کی شعاعوں میں گم ہو جاتا ہے۔ اس طرح تقریباً آٹھ دن تک آنکھوں سے اوجھل رہنے کے بعد زہرہ پھر افق مشرق میں طلوع آفتاب سے پہلے نظر آنے لگتا ہے اور پھر تقریباً بائیس دن بعد وہ رجعت سے استقامت میں آتا ہے۔ اسی طرح بار بار زہرہ شام کا ستارہ اور

صبح کا ستارہ بنا رہتا ہے۔ حاصل کلام یہ ہے کہ اگر زہرہ مغرب کی طرف نظر آئے
تو سمجھ لینا چاہیے کہ یہ شام کا وقت ہے اور اگر مشرق کی طرف نظر آئے تو سمجھ
لینا چاہیے کہ یہ صبح کا وقت ہے۔ شام یا صبح کے علاوہ زہرہ کو رات کے کسی
اور حصے میں کبھی نہیں دیکھا جا سکتا۔ زہرہ میں ایک اور بھی خصوصیت ہے جو
کسی دوسرے سیارہ میں نہیں پائی جاتی۔ صرف عطارد میں زہرہ کی سی کچھ خصوصیت
پائی جاتی ہے لیکن چونکہ عطارد کم روشن سیارہ ہے اور عام طور پر آنکھوں سے
اوجھل ہی رہتا ہے اور نہایت ہی قلیل عرصہ کے لیے نظر آتا ہے اس لیے ہم اُسے
نظر انداز کر سکتے ہیں۔ زہرہ کی وہ خصوصیت یہ ہے کہ اس کے کرہ کی ظاہری شکل
بھی چاند کی طرح تبدیل ہوتی رہتی ہے یعنی جب زہرہ صبح کے وقت رجعت
کی حالت میں افق مشرق میں طلوع ہونے لگتا ہے تو اس کی شکل ہلال کی مانند ہوتی
ہے جیسی کہ ستائیسویں شب کے چاند کی ہوتی ہے۔ لیکن چونکہ زہرہ کا ظاہری جسم
بہت چھوٹا ہوتا ہے اس لیے اس کا یہ ہلالی جسم عام آنکھوں سے نظر نہیں آ سکتا
جب تک کہ دوربین کی مدد سے نہ دیکھا جائے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ زہرہ کا
جسم اتنا چمکدار ہوتا ہے کہ اس کی ہلالی شکل صاف نظر نہیں آتی بلکہ اس کا جسم ایک
بہت بڑے ستارے کی طرح گول نظر آتا ہے گویا کہ زہرہ کی روشنی اس کے
اصلی جسم کی پردہ پوشی کرتی ہے اور یہ ردائے نور اس کی ہلالی شکل کو چھپا لیتی ہے
لیکن جو شخص مشاہدۂ فلک کا ماہر ہے وہ اس ردائے نور میں بھی زہرہ کی ہلالی
شکل کو پہچان لیتا ہے گویا کہ وہ شخص زہرہ کو ردائے نور میں بھی عریاں دیکھ لیتا
ہے۔ زہرہ کی اس ہلالی شکل میں ایک اور بھی لطیف پہلو نکلتا ہے جس کی طرف
کسی شاعر نے کیا خوب اشارہ کیا ہے کہ ؎

دیر تک اس شب میں دیکھی ہلال یہ کسی کافر کی انگڑائی نہ ہو

زہرہ کی یہ ہلالی شکل آہستہ آہستہ بڑھتی ہے اور جب زہرہ اور آفتاب
کا فاصلہ تقریباً اڑتالیس درجے ہو جاتا ہے تو زہرہ کی شکل اکیسویں شب کے چاند
کی سی ہو جاتی ہے اس کے بعد آہستہ آہستہ یہ شکل اور بھی بڑھتی ہے اور جب زہرہ
مشرق کی طرف مستقیم ہو کر آنکھوں سے اوجھل ہونے والا ہوتا ہے تو اس کی شکل
سولھویں شب کے چاند کی مانند ہوتی ہے لیکن اس وقت زہرہ کا ظاہری جسم بہت
ہی چھوٹا ہو جاتا ہے اس لیے روشنی بھی کم ہو جاتی ہے۔ اس کے بعد جب زہرہ
ہماری آنکھوں سے اوجھل ہو جاتا ہے تو اس کی شکل چودھویں رات کے
چاند کی طرح ہوتی ہے لیکن وہ ہمیں نظر نہیں آ سکتی۔ اسی طرح جب زہرہ مغرب
کی طرف نظر آنے لگتا ہے تو اس کی شکل ظاہری بارھویں شب کے چاند کی طرح
ہوتی ہے اور جب وہ آفتاب سے اڑتالیس درجے کے فاصلہ پر پہنچتا ہے
تو اس کی شکل گھٹتے گھٹتے آٹھویں شب کے چاند کی طرح ہو جاتی ہے اور پھر
جب زہرہ رجعت میں آکر آفتاب کی طرف پلٹتا ہے تو آنکھوں سے اوجھل
ہونے سے پہلے اس کی ظاہری شکل چوتھی شب کے ہلال کی طرح ہو جاتی ہے۔
اور جب وہ آنکھوں سے اوجھل ہو جاتا ہے تو اس کی ظاہری شکل انتیسویں شب
کے چاند کی طرح معدوم ہو جاتی ہے کیونکہ اس وقت زہرہ آفتاب اور زمین کے
درمیان میں آجاتا ہے۔ زہرہ کے ظاہری جسم کی ان تبدیل ہوتی ہوئی شکلوں سے صرف
وہی شخص واقف ہوتا ہے جو مشاہدۂ فلک میں ماہر ہو ورنہ عام لوگوں کو تو زہرہ
محض ایک روشن نقطہ کی مانند نظر آتا ہے۔

علم ہیئت و نجوم کے مندرجہ بالا حقائق کو سامنے رکھ کر اب ذرا غالب
کے دوسرے شعر کا صحیح مفہوم سمجھنے کی کوشش کیجیے جس میں انھوں نے
اپنی سحر خیزی کا ایک اور ثبوت پیش کیا ہے۔ اگر غالب صرف اتنا ہی کہہ دیتے
کہ "جب میں بیدار ہوتا ہوں تو مجھے زہرہ نظر آتا ہے" تو بھی ان کا مقصد
پورا ہو جاتا کیونکہ ایسی حالت میں صرف زہرہ کا نظر آ جانا غالب کی سحر خیزی کا
مکمل ثبوت ہے لیکن غالب نے اس بات کو بھی سیدھی سادی طرح کہنا مناسب
نہ سمجھا بلکہ اپنی تخیل کا کرشمہ دکھانے کے لیے انھوں نے بات میں سے بات
پیدا کی اور ضمناً زہرہ کے جسم کی ان ظاہری شکلوں کی طرف بھی اشارہ کر دیا
جو اس کے نور کی شعاعوں کی وجہ سے عام لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ
رہتی ہیں یعنی انھوں نے کنایتہً یہ بھی بتا دیا کہ "حالانکہ رقاصۂ فلک یعنی
زہرہ ہر وقت ردائے نور سے اپنا جسم چھپائے رکھتی ہے لیکن چونکہ میں محرم
راز نہاں روزگار ہوں اس لیے میری نظروں سے اس کے جسم کی پوشیدہ
ساخت نہیں چھپ سکتی اور میں اس کی ردائے نور کے باوجود اس کی بدلتی
ہوئی جسمانی شکلوں کو پہچان لیتا ہوں گویا کہ میں اسے عریاں دیکھ لیتا ہوں"

اب آپ غور فرمائیے کہ غالب علم نجوم کی کتنی گہرائیوں میں پہنچے ہوئے
تھے۔ ان کے منجمانہ اشعار کا ایک ایک لفظ علم نجوم کے رازہائے سربستہ کا
ایک ایک دفتر ہے۔ آپ جہاں تک چاہیں اس کی شرح میں بیان کرتے چلے
جائیں اور اس کی بوقلمونیوں میں گم ہوتے جائیں پھر بھی اس کی تہ تک نہیں
پہنچ سکتے لیکن افسوس کہ کوئی زمانہ غالب کے فارسی کلام کی عموماً اور ان کے

منجمانہ کلام کی خصوصاً اس درجہ ناقدری ہے کہ لوگ اس کلام کے سمجھنے کی ضرورت ہی محسوس نہیں کرتے۔ ان لوگوں کی نظروں میں غالب کا یہ منجمانہ کلام اتنا حقیر ہے کہ وہ اسے بشمہ فقرے "قلم زد" کرتے چلے جاتے ہیں۔ قدرت کی ستم ظریفی دیکھیے کہ اس نے غالب کو تو محرم رازِ نہاں روزگار بنا کر ثوابت و سیار کو ان کے قدموں میں لا ڈالا لیکن باقی لوگوں کو ان راز ہائے سربستہ سے نامحرم رکھنے کے لیے غالب کے منجمانہ کلام کو اور خود غالب کو بھی دنیا میں ذلیل و خوار کر دیا تاکہ ان کی طرف کسی کی توجہ ہی نہ جا سکے۔ یہی نکتہ خود غالب نے بھی مندرجہ بالا بند کے آخری شعر میں بیان کر دیا ہے۔ فرماتے ہیں کہ ؎

محرم رازِ نہاں روزگارم کردہ اند

تا بجرم فہم خلق نہند گوشش خوارم کردہ اند

آخر میں صرف ایک غلط فہمی کا اور ازالہ کر دینا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ عام طور پر لوگ اسی شخص کو نجومی سمجھنے کے لیے تیار ہوتے ہیں جو ہر وقت لوگوں کی قسمتوں کا حال بتاتا پھرے۔ اگر کوئی حقیقت آشنا نجومی اس قسم کی غیر ذمہ دارانہ پیش گوئیوں سے اجتناب کرے تو لوگ اسے نجومی ماننے کے لیے تیار نہیں ہوتے۔ بالفاظ دیگر کوئی جاہل شخص بھی کسی کے متعلق کوئی پیش گوئی کر دے اور پھر اتفاق سے وہ پیش گوئی صحیح ثابت ہو جائے تو عوام فوراً ہی اسے بڑا قابل نجومی سمجھ بیٹھتے ہیں اس کے برعکس اگر کوئی شخص علم نجوم میں کتنا ہی ماہر کیوں نہ ہو لیکن کسی قسم کی پیشگوئی کرنے کو تیار نہ ہو تو لوگ اسے ہرگز نجومی نہیں سمجھیں گے غالب کے ساتھ بھی لوگوں کا کچھ ایسا ہی سلوک معلوم ہوتا ہے۔ حالانکہ غالب کے اشعار اور ان کی تحریروں میں علم نجوم کی مکمل تفصیلات کا عکس بطریق احسن موجود ہے لیکن پھر بھی چونکہ انھوں نے بار بار بہت سی پیش گوئیاں نہیں کی ہیں اس لیے ان کو نجومی سمجھنے میں لوگوں کو تامل ہوتا ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ جو شخص علم نجوم میں جتنا زیادہ ماہر ہوگا وہ اتنا ہی محتاط ہوگا اور پیش گوئیوں سے پرہیز کرے گا۔ چونکہ اس قسم کی منجمانہ پیش گوئیاں صرف عقیدیوں ہی کو زیب دیتی ہیں اس لیے جو لوگ منتہی ہوتے ہیں وہ پیش گوئیوں کی بجائے علم نجوم کے ان اسرار و رموز کو بے نقاب کرتے ہیں جن سے پردہ اٹھانا ہر کس و ناکس کے بس کی بات نہیں۔ منجمانہ پیش گوئیاں محض قیاس و ظن پر مبنی ہوتی ہیں اور بعض اوقات گمراہ کن اور تباہ کن بھی ثابت ہوتی ہیں۔ اسی وجہ سے منتہی لوگ ان سے بچتے ہیں اور شاذ و نادر ہی کوئی پیش گوئی کرتے ہیں۔ اگر کوئی بات منہ سے نکالتے بھی ہیں تو علم نجوم کے حدود کا خیال رکھ کر زبان کھولتے ہیں اور واللہ اعلم بالصواب ضرور کہتے ہیں۔ مثلاً ایک نجومی جب اپنے زائچہ کو دیکھ کر یہ معلوم کرتا ہے کہ آئندہ اس کی زندگی میں بڑی مصیبتیں آنے والی ہیں تو پہلے ہی سے پریشان ہو جاتا ہے اور کہتا ہے ؎

ان نصیبوں پر کیا اختر شناس

آسماں بھی ہے ستم ایجاد کیا

لیکن ایک اعلیٰ پائے کا نجومی جب اپنے زائچہ میں اپنی آئندہ زندگی میں آنے والی مصیبتوں کو دیکھتا ہے تو وہ پریشان نہیں ہوتا بلکہ سوچتا ہے کہ خداوند تعالیٰ قادرِ مطلق ہے اور عجب نہیں کہ وہ نکتہ نواز میرے زائچہ کی اس نحوست کو بھی ٹال دے۔ بہرحال ابھی سے پریشان ہونے کی کیا ضرورت ہے جب مصیبت سر پر آ ہی جائے گی تو دیکھی جائے گی اور اس کا کوئی تدارک کیا جائے گا۔ یہی نہیں بلکہ علم نجوم کے حدود بھی اس کے سامنے ہوتے ہیں، اس لیے کہتا ہے ؎

رات دن گردش میں ہیں سات آسماں

ہو رہے گا کچھ نہ کچھ گھبرائیں کیا

یہی شانِ استغنا ایک منتہی میں ہوتی ہے جو اسے معمولی قسم کے نجومیوں سے ممتاز کر دیتی ہے۔

علم نجوم کے ماہرین کے لیے غالب کے منجمانہ کلام کا ایک ایک لفظ اس بات کا ثبوت مہیا کرتا ہے کہ وہ علم نجوم میں منتہی تھے۔ یہ دوسری بات ہے کہ انھوں نے اس فن کو پیشے کے طور پر کبھی نہیں اپنایا اور غیر ذمہ دارانہ پیش گوئیاں کرنے سے اپنے آپ کو بچائے رکھا۔ اگر وہ چاہتے تو یہ سب کچھ کر سکتے تھے لیکن اس قسم کے عمل کو انھوں نے اپنے رتبے سے پست سمجھا۔ انھوں نے اپنی نجوم دانی کے لیے جگہ جگہ دعوے کیے ہیں اور وہ دعوے بے بنیاد نہیں ہیں۔ ایک شعر میں تو انھوں نے صاف صاف اپنے آپ کو بے مثال نجومی بتایا ہے ؎

ہمچو من شاعر و صوفی و نجومی و حکیم

نیست در دہر قلم مدعی دنکتہ تو راست

جب وہ اپنے مشاہدۂ فلک اور علم رصد کا ذکر کرتے ہیں تو کہتے ہیں ؎

ثابت و سیار گردوں دار رصد بستم بہ علم

رشتۂ تسبیح گوہر ہائے غلطانش منم

جب وہ مشتری کی سعادت اور زحل کی نحوست کا ذکر کرتے ہیں تو ایسے

انداز سے کہتے ہیں کہ ساتھ ہی ساتھ اپنی بے نیازی بھی ظاہر کر دیتے ہیں ؎

نے ز دانشش کامیاب و نے بہ سختی تنگ دل

شمرمار گوشش بہ جیبِ رکیوانشش منم

اور جب وہ یہ ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ قضا و قدر کی باگ ڈور تو صرف خدا کے ہاتھ میں ہے اور ستاروں کی گردش کو تقدیر کے چکر کی اصل وجہ سمجھنا محض وہم کی سی حیثیت رکھتا ہے تو کہتے ہیں ؎

سیرِ ستارہ در روش چرخ نیلگون

ایما کنند بر آئینہ در مذہب حکیم

اما من آں نیم کہ پسندم طریق وہم

زاختر چہ شکوہ چوں بود جز خدا قسیم

اس ساری بحث کا لب لباب یہ ہے کہ غالب علم نجوم میں منتہی تھے وہ زائچہ وغیرہ بنا کر لوگوں کی قسمتوں کا حال معلوم کرنے کے فن میں یکتا تھے لیکن چونکہ وہ اس علم کے حدود سے بھی واقف تھے اس لیے غیر ذمہ دارانہ پیش گوئیوں سے گریز کرتے تھے۔ وہ اعلیٰ پائے کے منجم ضرور تھے لیکن ثوابت و سیار کو انسانی تقدیر کا سبب نہیں سمجھتے تھے بلکہ اُن کا عقیدہ تھا کہ خداوند تعالیٰ قادرِ مطلق ہے وہ جب چاہے قسمت بدل سکتا ہے اور جب چاہے ثوابت و سیار کی سعادت و نحوست کو بے اثر کر سکتا ہے۔ وہ اچھی طرح جانتے تھے کہ زائچہ کی مدد سے معلوم کیا ماضی و حال و مستقبل محض ایک قیاس ہے۔ اس قسم کے قیاس پر کچھ اندازے تو ضرور لگائے جا سکتے ہیں لیکن اس قیاس پر اپنے ایمان کی بنیاد نہیں رکھی جا سکتی غالب میں اور ایک معمولی منجم میں بس یہی ایک فرق ہے کہ غالب زائچہ وغیرہ کو انسانی تقدیر کا حقیقی نقشہ نہیں سمجھتے تھے لیکن ایک منجم زائچہ وغیرہ کو انسانی تقدیر کا حقیقی نقشہ سمجھتا ہے اور تمام احکام نجوم پر مکمل ایمان رکھتا ہے۔

اسی قسم کے معمولی منجم کے متعلق مولائے کائنات علی ابن ابیطالب نے اپنے ایک خطبہ میں فرمایا تھا جو نہج البلاغہ میں موجود ہے کہ "المنجم کالکاھن و الکاھن کالساحر و الساحر کالکافر والکافر فی النار" یعنی منجم کی حیثیت کاہن کی سی ہے، کاہن کی حیثیت ساحر کی سی ہے، ساحر کی حیثیت کافر کی سی ہے اور کافر کا ٹھکانا جہنم میں ہے۔ لہذا غالب منجم تو تھے لیکن جہنمی منجم نہیں تھے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اپنے منجمانہ کلام میں بڑے محتاط رہتے تھے۔ اس میں شک نہیں کہ وہ منجمانہ پیش گوئیاں کرنے میں بھی بدطولیٰ رکھتے تھے لیکن چونکہ وہ اپنے آپ کو جہنمی نہیں بنانا چاہتے تھے اور اپنے آقا و مولا امام اول باب مدینۃ العلم علی ابن ابیطالب کے قول سے سرتابی نہیں کر سکتے تھے اس لیے منجمانہ پیش گوئیوں کے لیے زبان نہیں کھول سکتے تھے۔ یہ دوسری بات ہے کہ جس طرح جلال کے عالم میں حضرت علی کی زبان پر خطبہ شقشقیہ جاری ہو گیا تھا اُسی طرح بیان کے جوش میں مرزا غالب کی زبان پر بھی مندرجہ ذیل منجمانہ پیش گوئی جاری ہو گئی تھی ؎

کوکبم را در عدم اوجِ قبولے بودہ است

شہرتِ شعرم بہ گیتی بعد من خواہد شدن

خط بہت طویل ہو گیا ہے اس لیے ختم کرتا ہوں۔ امید ہے آپ اس طول خراشی کے لیے مجھے معاف فرمائیں گے۔ میں اپنا فرض سمجھ کر غالب کی نجوم دانی کے متعلق یہ تحریر آپ کی خدمت میں بھیج رہا ہوں تاکہ آپ جیسے یگانۂ روزگار محقق کو بھی اپنا ہم خیال بنا سکوں۔ بیں آپ کا خط اور اپنا یہ جواب کسی اچھے رسالے میں شائع کرا دوں گا تاکہ دوسرے لوگوں کو بھی اس تبادلۂ خیالات سے فائدہ پہنچ سکے اگر زندگی رہی اور زمانہ نے کچھ مہلت دی تو انشاء اللہ غالب کی فارسی نثر اور خطوط وغیرہ کی عبارتوں کو بھی اہلِ علم حضرات کے سامنے پیش کروں گا اور ثابت کروں گا کہ جس طرح غالب کی نظم میں علم نجوم کے اسرار و رموز پروئے ہوئے ہیں اسی طرح ان کی نثر میں بھی قدم قدم پر ثوابت و سیارہ بکھرے پڑے ہیں۔

والسلام سید محمد حسین رضوی

ستار طاہر

ہم طرح غالب

غالب کی صد سالہ برسی پر جہاں ہر اخبار اور ہر جریدے نے خصوصی غالب نمبر شائع کیے، وہاں غالب کے فن اور شخصیت کے علاوہ غالب پر بہت سارا تحقیقی کام بھی کتابی صورت میں نظر آیا۔ غالب صدی ابھی جاری ہے اور غالب کے سلسلے میں کئی مضامین اور کتابیں ابھی تک منظر عام پر آ رہی ہیں۔ غالب کی صد سالہ برسی کا ایک بڑا فائدہ تو یہ ہوا ہے کہ شعرا کی ان گنت غزلیں غالب کی زمینوں، بحروں اور قافیوں میں کہی ہوئیں غالب نمبروں میں وافر تعداد میں شائع ہوئی ہیں۔ یوں غالب کی روح، فکر، فنی مہارت اور تفکر کو ہمارے دور کے شعرا نے اپنے انداز میں برتنے کی کوشش کی ہے۔

اس سلسلے کی ایک اہم کڑی "شانِ غالب" ہے۔ شانِ غالب کے مصنف سلیمان اویسی ہیں۔ جنھوں نے یہ التزام برتا ہے کہ غالب کے اردو دیوان کی ہر غزل پر غزل غالب کی طرح پر غزلیں کہی ہیں۔ ان کا اپنا اجتہاد یہ ہے کہ انھوں نے بیشتر غزلوں میں غزل غالب کے اشعار سے زیادہ شعر کہے ہیں اور قوافی کے سلسلے میں اپنا انتخاب مدنظر رکھا ہے یعنی غالب کے قوافی کو بہت کم استعمال کیا ہے۔

شانِ غالب کے دیباچے میں سید وقار عظیم نے ایک بڑی معنی خیز بات کہی ہے۔ لکھتے ہیں :-

"سلیمان اویسی کی غزلوں کو قارئین کے سامنے پیش کرتے ہوئے میری گزارش یہ ہے کہ آپ ان غزلوں کو اس نقطۂ نظر سے ہرگز نہ پڑھیے کہ غالب کا خیال یہاں جس پیکر میں ڈھل کر سامنے آیا ہے، اس میں لازماً غالب کے تخلیق کیے ہوئے پیکر سے زیادہ کشش ہے۔ ہمیں تو صرف یہ دیکھنا ہے کہ یہ دو پیکر کس کس طرح دو شخصیتوں کی انفرادی خصوصیات کے مظہر بنے ہیں۔ مطالعے کی نظر اگر صرف خردہ گیری اور نکتہ چینی پر ہو تو اس کا مقصد فوت ہو جائے گا، اور ہم کلام غالب کی اس اثر آفرینی کی داد دینے سے قاصر رہیں گے، جس میں ایک صدی گزر جانے کے بعد بھی سرمو فرق نہیں آیا۔"

سید وقار عظیم نے بڑی ذہانت سے "بات" کا رُخ پھیرا ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ غالب کی زمینوں یا طرح پر غزل کہنے والے شاعر کی غزل کو قاری کس نقطۂ نظر سے پڑھے گا؟ غالب کے قاری کے سامنے جب غالب کی طرح میں کہی ہوئی غزل رکھی جائے گی، تو وہ جہاں دوسرے شاعر کی فنی مہارت کو دیکھے گا، وہاں یا تو غالب کی غزل کی روح کو ہم طرح غزل میں تلاش کرے گا، یا دوسرے شاعر کی اس انفرادیت کو جانچنے کی کوشش کرے گا، جس کی طرف وقار عظیم صاحب نے اشارہ کیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی وقار عظیم صاحب نے غالب کے کلام پر لکھی ہوئی غزلوں کے مطالعے کا جو نتیجہ غالب کی شاعری پر PROJECT کیا ہے وہ درست نہیں۔ غالب کی اثر آفرینی سے کون انکار کر سکتا ہے۔ خود غالب کے شعر کے مطابق غالب نے ہر فرد اور زمانے کے لیے اپنے مقام کا جواز پیش کیا ہے :-

ہیں اور بھی دنیا میں سخنور بہت اچھے
کہتے ہیں کہ غالب کا ہے اندازِ بیاں اور

ہر بڑے فنکار کا اسلوب یا سٹائل — اتنا منفرد ہوتا ہے کہ اس کی نقالی ناممکن ہوتی ہے۔ غالب بھی دنیا کے معدودے چند صاحبِ طرز

فنکاروں میں سے ایک ہے جس کے کلام کی اثر آفرینی۔ کسی کٹھالی میں پگھلا کر کم نہیں کی جا سکتی۔ نہ کسی موازنے اور مقابلے سے اس کے لہجے تفکر احساس اور اسلوب کی آنچ کم ہو سکتی ہے۔

سلیمان اویسی کی نشانِ غزل کی غزلوں کے مطالعے کے بعد یہ احساس بڑی شدت سے دل میں جڑ پکڑ لیتا ہے کہ یہ غزلیں صنعت گری کا اظہار کرتی ہیں۔ ان پر نہ غالب کے کلام کا پرتو ہی نظر آتا ہے اور نہ ہی شاعر کی کوئی اپنی مخصوص انفرادیت کیونکہ سلیمان اویسی کے کلام کے مطالعہ سے ہی پتہ چلتا ہے کہ وہ ـــ روایتی شاعر ہیں۔ انھوں نے غالب کی ہر غزل کے مطلع کے پہلے یا دوسرے مصرع کو گرہ لگائی ہے: "گرہ لگانا" ـــ اساتذہ کے ہاں ایک فن کی حیثیت رکھتا تھا۔ یہاں جرأت، ناسخ اور آتش وغیرہم کی کئی مثالیں دی جا سکتی ہیں۔ مگر کلام غالب پر گرہ لگانا کہیں زیادہ دشوار اور مشکل کام تھا، جس سے سلیمان اویسی بحسن و خوبی عہدہ برآ نہیں ہو سکے۔ ایسی چند مثالیں درج ذیل ہیں :-

اشعارِ غالب

۱۔ کہتے ہو نہ دیں گے ہم دل اگر پڑا پایا
دل کہاں کہ گم کیجے ہم نے مدعا پایا

۲۔ شوق ہر رنگ رقیب سر و ساماں نکلا
قیس تصویر کے پردے میں بھی عریاں نکلا

۳۔ بسکہ دشوار ہے ہر کام کا آساں ہونا
آدمی کو بھی میسر نہیں انساں ہونا

۴۔ آئے ہے بیکسیٔ عشق پہ رونا غالب
کس کے گھر جائے گا سیلاب بلا میرے بعد

سلیمان اویسی کے اشعار

۱۔ "کہتے ہیں نہ دیں گے ہم دل اگر پڑا پایا"
شکر یہ کہ چوری کا آپ سے پتہ پایا

۲۔ "قیس تصویر کے پردے میں بھی عریاں نکلا"
نقش کرتے کا جو کھینچا تو گریباں نکلا

۳۔ "بسکہ دشوار ہے ہر کام کا آساں ہونا"
مرنا چاہو تو یہاں شرط ہے بےجا، ہونا

۴۔ کس کے گھر جائے گا سیلاب بلا میرے بعد
میرے مرقد کو رکھیں یار کھلا میرے بعد

بعض اشعار کو سلیمان اویسی نے صرف لفظوں کے ہیر پھیر سے بدل دیا ہے۔ اس کے نتیجے میں جو شعر ڈھل کر سامنے آتا ہے۔ ایسے کلام غالب کو مسخ کرنے کی کوشش کے علاوہ اور کوئی نام نہیں دیا جا سکتا۔ چند اشعار ملاحظہ ہوں :-

غالب

۱۔ دونوں جہان دے کے وہ سمجھے کہ خوش رہا
یاں آ پڑی یہ شرم کہ تکرار کیا کریں

۲۔ ایک جا حرف وفا لکھا تھا سو بھی مٹ گیا
ظاہرا کاغذ ترے خط کا غلط بردار ہے

سلیمان اویسی

۱۔ وہ دے کے دو جہاں ہمیں اظہار کیا کریں
یاں پڑی یہ شرم کہ تکرار کیا کریں

۲۔ ایک جا حرفِ وفا لکھا تھا، وہ اس پار ہے
ظاہرا کاغذ ترے خط کا غلط بردار ہے

غالب کے مصرعوں پہ مصرعے لگاتے وقت، یا غالب کی لافانی غزلوں کی طرح پہ غزل کہتے وقت، مسلم اویسی بعض مقامات پر ایسے الفاظ اور مفاہیم کو نظم کرتے ہیں کہ یوں احساس ہونے لگتا ہے۔ جیسے انھوں نے غالب کی غزلوں پر غزلیں نہیں کہیں، بلکہ کلام غالب کی پیروڈی کر دی ہے۔ ایسے اشعار نشانِ غزل میں جا بجا بکھرے ہوئے نظر آتے ہیں۔ چند اشعار درج ذیل ہیں :-

میرے ہاتھوں سے رقیبوں کا جو اکثر سر کھلا
مجھ پر ان کی بزم دلکشا کا در کھلا
اس بت بدخو سے لڑنے جائیں کیا
خود ہی غصہ رائیل کو بلائیں کیا

غالب کا مطلع ہے ؎

لازم تھا کہ دیکھو مرا رستا کوئی دن اور
تنہا گئے کیوں اب رہو تنہا کوئی دن اور

سلیمان ادیبی نے اسے یوں بنا دیا ہے ؎

تنہا گئے کیوں اب رہو تنہا کوئی دن اور
سسرال میں دیکھو مرا رستا کوئی دن اور

غالب کا شعر ہے ؎

حد سے ہے مست نازسکے باہر نہ آسکا
گر اک ادا ہو تو اُسے اپنی قضا کہوں

سلیمان ادیبی لکھتے ہیں ؎

گر اک ادا ہو تو اُسے اپنی قضا کہوں
بے حد کو چاند ماری کہوں گر نہ کیا کہوں

غالب کا مطلع ہے ؎

عشق مجھ کو نہیں وحشت ہی سہی
میری وحشت تری شہرت ہی سہی

سلیمان ادیبی نے مطلع کو یوں کر دیا ہے ؎

عشق مجھ کو نہیں وحشت ہی سہی
اور بقول آپ کے شامت ہی سہی

غالب کی مشہور غزل "ہر ایک بات پہ کہتے ہو تم کہ تو کیا ہے؟" کی طرح پر بالتزام لکھی جانے والی غزل میں جب "جلوس حقہ کشاں پہ یہ کرفیو کیا ہے" ایسے مصرع پڑھنے کو ملیں تو ذوقِ سلیم رکھنے والے قاری پر جو کچھ گزرتی ہے اس کو "خردہ گیری" یا "نکتہ چینی" کی قید لگا کر تو کم نہیں کیا جاسکتا۔

'نشانِ غزل' — روایتی انداز کی شاعری کا مجموعہ ہے۔ غالب سے عقیدت کا یہ اظہار بھی روایتی ہے۔ اس میں شاعرانہ رنگِ غالب کے کلام کی روح کو پانے یا اس سے ہم آہنگ ہونے کی کوئی شعوری قدر نظر نہیں آتی۔ تاہم سلیمان ادیبی صاحب کی فنی مہارت اور "قادر الکلامی" سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔

دیوانِ غالب کے متن کے ساتھ 'بانگِ درا' سائز پر 'نشانِ غزل' دو سو آٹھ صفحات پر مشتمل ہے۔ سفید کاغذ، کتابت طباعت مناسب اور قیمت پانچ روپے ہے۔ اسے علمی کتاب خانہ، اردو بازار، لاہور سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔

ڈاکٹر محمد عبداللہ چغتائی

انتخابِ غالب از تاثیرؒ

۱۹۲۶ء میں یہ بات احباب میں طے پائی تھی کہ غالب کے اردو دیوان کا مصور نسخہ عبدالرحمٰن چغتائی صاحب اپنی تصاویر سے مزین کر کے خود شائع کریں گے۔ اگرچہ اس کے محرکات بے شمار تھے مگر یہ مصور دیوان غالب ۱۹۲۸ء میں بنام "مرقع چغتائی" شائع ہو گیا تھا۔ اردو میں تو کیا بلکہ کسی اور زبان میں بھی اتنی شان و شوکت سے ابھی تک ملک میں کوئی کتاب شائع نہیں ہوئی تھی اور نہ ابھی کسی کتاب کی اتنی قیمت مقرر کی گئی تھی۔ پروفیسر محمد دین تاثیر (متوفی ۳۰ نومبر ۱۹۵۰ء) نے چغتائی کی تمام پہلے کی بنی ہوئی تصاویر کو غالب کے اشعار پر مدون کر کے شامل کتاب کیا تھا جو اپنے اصل رنگوں میں طبع ہوئی تھیں۔ اسی طرح "مرقع چغتائی" میں ایک مقدمہ انگریزی زبان میں علامہ اقبال کا لکھا ہوا شامل ہے۔ جس میں اسلامی نقطۂ نگاہ سے فن پر بحث کی گئی ہے یہ ایک گراں بہا اعلیٰ کارنامہ ہے۔ اسے بھی دراصل تاثیر مرحوم ہی نے علامہ پر زور دے کر لکھوا کر شامل کرایا تھا ورنہ ہم خاص کر اس موضوع پر علامہ کی اس گراں بہا تحریر سے محروم رہ جاتے۔

مطبوعہ "مرقع چغتائی" میں متن کے آخر میں ایک ضمیمہ بطور انتخاب شامل ہے۔ اس کی حقیقت یہ ہے کہ جن دنوں "مرقع چغتائی" تیار ہو رہا تھا ہم ایک روز مل کر حسب معمول علامہ اقبال کی خدمت میں حاضر تھے۔ غالب کے موضوع پر گفتگو ہو رہی تھی۔ علامہ اقبال نے اپنے مخصوص انداز میں گفتگو کے موضوع سے متاثر ہو کر اصرار کیا کہ غالب کا اصل اور بہترین کلام فارسی زبان میں ہے اور اسی کی تصاویر بنانی چاہئیں مگر غالب کے اردو کے اکثر اشعار علامہ کو مطمئن کرنے کے لئے پیش بھی کئے مگر وہ اشعار کی رفعت و معنویت کو نہیں پہنچ سکے۔ آخر یہ ماننا پڑا کہ غالب کے اردو کلام بنیادی ہے اور آخر یہ طے پایا کہ ان حالات میں یہ بہتر ہوگا کہ غالب کے اردو کلام کا ایک عمدہ انتخاب ہونا چاہیئے جس پر تاثیر مرحوم نے علامہ سے درخواست کر دی کہ آپ خود غالب کے اردو کلام کا انتخاب کر دیں جس پر علامہ نے اس شرط پر آمادگی کا اظہار کیا کہ آپ اول خود اپنے طور پر ایک انتخاب کر لیں۔ پھر میں خود بھی اس کو دیکھ کر اپنے طور پر کر دوں گا۔ چنانچہ تاثیر نے فوراً گھر آ کر ایک اعلیٰ مجلد کاپی میں ایک انتخاب تیار کیا جسے میں خود علامہ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا۔ آپ نے حسب عادت فوراً اسی وقت مجھ سے ہی پنسل لے کر چیدہ چیدہ اشعار پر نشان لگا دیئے جن کو بطور انتخاب کے عنوان سے الگ اسی ترتیب سے کاتب سے لکھوا کر بطور ضمیمہ "مرقع چغتائی" شامل کر دیا گیا جو آج بھی "مرقع چغتائی" اور "نقش چغتائی" میں شامل ہے۔ افسوس اس امر کا ہے کہ آج اس پس منظر کو نہ کوئی جانتا ہے اور نہ اس پر کسی کا نام درج ہے حالانکہ اسے پروفیسر تاثیر اور علامہ اقبال نے ہی ترتیب دیا تھا۔

تاثیر اپنے زمانے میں غالب کے اردو کلام کے حافظ ہی نہ تھے، وہ غالب کے کلام کے بہت بڑے محقق اور نقاد بھی تھے اور وہ اکثر غالب کے اشعار اور خاص جملے عام گفتگو میں احباب کے درمیان اور کلاس میں انگریزی پڑھاتے ہوئے برموقع استعمال کر کے لذت اندوز ہوتے تھے اور علامہ کے ہاں "انتخاب کلام غالب" کے اس متذکرہ بالا مرحلہ اور پھر آپ کی مصور نسخۂ غالب سے اس طرح براہ راست تعلق نے ایک گہرا اثر سا اس طرح کر دیا تھا کہ آپ نے اپنے طور پر غالب کے تمام اردو دیوان کا بترتیب غزل اپنے مذاق کے مطابق ایک انتخاب کی ضرورت کو محسوس کیا۔ چنانچہ تاثیر نے جسے غالب کا تمام کلام پہلے ہی ذہن میں تھا نہایت اطمینان سے تخلیے میں بیٹھ کر تمام اردو دیوان غالب غزل وار اپنے نقطۂ نگاہ کے مطابق ایک انتخاب ہی نہیں بلکہ ایک خلاصہ کر ڈالا۔ یہاں یہ بھی بیان کرنا ضروری ہے کہ اس مرحلے نے اس وقت یہ بھی تصور دیا تھا کہ "مرقع چغتائی" میں بجائے تمام دیوان غالب شائع کرنے کی بجائے اسی انتخاب غالب از تاثیر کو بھی چغتائی کی تصاویر کے ساتھ شائع کر دیا جاتے مگر یہ تجویز کئی وجوہ سے پروان نہ چڑھ سکی۔ چنانچہ مرقع چغتائی کو موجودہ صورت میں ہی مع تمام دیوان اور ضمیمہ

انتخاب شائع کرنے کو ترجیح دی گیا۔ اور یہ تمام انتخاب تاثیر جو اپنی جگہ مکمل تھا معرضِ گمنامی میں چلا گیا جو حسنِ اتفاق سے محفوظ رہا جسے آج پنجاب یونیورسٹی زیرِ سرپرستی پروفیسر حمید احمد خاں شائع کرنے کا فخر اس وجہ سے حاصل کر رہی ہے کہ علم و ادب کے اعتبار سے یہ انتخاب کلام غالب از پروفیسر علم ادب تاثیر اپنی جگہ ایک گراں بہا خزانہ ہے۔

چنانچہ یہ نسخہ انتخاب غالب از پروفیسر تاثیر جو اس کے اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا میسر اور محفوظ ہے۔ درِاصل تاثیر کے اپنے ذاتی علم ادب کے کمال کا مظہر ہے۔ اسے ہم پہلی مرتبہ گمنامی سے شائقین غالب اور ادب وشعر کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔ امید ہے علم ادب سے دلچسپی رکھنے والے حضرات اس کی قدر فرمائیں گے۔ اس نسخے میں غالب کے اکثر اشعار کے اکثر الفاظ کو تاثیر نے یا تو اپنے حافظے کی بنا پر کچھ فرق سے لکھا ہے یا علم و ادب کے رجحان کی وجہ سے خود بخود مختلف الفاظ ایک طرح بطور مترادفات لکھ دیے۔

غالب کا انتقال ۱۵ فروری ۱۸۶۹ء کو دہلی میں ہوا تھا جسے آج ایک صدی ہو چکی ہے اور اس کا صد سالہ جشن علمی ادارے ابھی تک منا رہے ہیں۔ اس اثناء میں غالب پر ہزار ہا مضامین اور اس کے کلام پر تبصرے لکھے جا چکے ہیں اور ساتھ ہی ہر صاحب ذوق نے اس کے کلام کی اپنے نقطے کے مطابق شرحیں بھی کی ہیں جن میں سے مطبوعہ شرحوں کی تعداد بھی جو عام ملتی ہیں کافی ہے۔ میرے نزدیک یہ سب بحیثیت شاعر غالب کی ذاتی عظمت کی دلیل ہیں۔ تاثیر نے یہ انتخاب ۱۹۲۷ء میں کیا تھا جب اس کی عمر قریب پچیس سال تھی جو عین شباب کا زمانہ تھا اور اس کا انتقال اس کے قریب پچیس سال بعد ہوا تھا اور آج ہم اس انتخاب کو چالیس سال سے زائد عرصہ گزرنے کے بعد بطور علمی کارنامہ اور خدمت ادب سمجھ کر شائع کر رہے ہیں۔

محمد حنیف شاہد

پنجاب یونیورسٹی کی سترہ مطبوعات

پنجاب یونیورسٹی پاکستان کا ایک عظیم تعلیمی ادارہ ہے جس کی شاندار اور تابناک علمی تحقیقی اور تعلیمی روایات ہمارے ملک کے دوسرے اداروں کے لیے مشعلِ راہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ غالب کے لیے پنجاب یونیورسٹی نے ایک جامع قابلِ قدر اور وقیع پروگرام مرتب کیا تھا۔ ملکی حالات کی وجہ سے اگرچہ پنجاب یونیورسٹی کے زیرِ اہتمام منعقد ہونے والی کئی تقریبات کا انعقاد نہ ہو سکا۔ مگر پنجاب یونیورسٹی کے اس دور کے وائس چانسلر جناب حمید احمد خاں نے غالب صدی کے سلسلے میں جو کتابیں شائع کرنے کا منصوبہ بنایا تھا وہ قدرے تاخیر کے ساتھ پایۂ تکمیل کو پہنچ گیا ہے۔

یہ کتب مجلسِ یادگارِ غالب، پنجاب یونیورسٹی لاہور کے اہتمام میں شائع کی گئی ہیں۔ سترہ جلدوں میں غالب کی تصانیف اور غالب سے متعلق چند کتابیں شامل ہیں۔ بلاشبہ یہ ایک بڑا وقیع اور اہم علمی کارنامہ ہے اور غالب کی خدمت میں خراجِ تحسین کی حیثیت رکھتا ہے اور غالب پرستوں اور مداحوں کے لیے ایک گرانقدر علمی سرمایہ۔ غالب نے اپنے قصائد کے بارے میں منشی ہرگوپال تفتہ کے نام ایک خط میں لکھا تھا:۔

• میرے قصیدے دیکھو تشبیب کے شعر بہت پاؤ گے اور مدح کے شعر کمتر۔ نثر میں بھی یہی حال ہے۔"

مجلسِ یادگارِ غالب نے جس اہتمام، دقتِ نظری، تحقیق اور خوش اسلوبی سے غالب کی کتابیں شائع کی ہیں۔ انھیں دیکھ کر مجلسِ یادگارِ غالب کی خدمت میں ایک قصیدہ پیش کرنے کو جی چاہتا ہے جس میں مدح کے شعر وافر اور برتر ہوں۔

مجلسِ یادگارِ غالب کے اہتمام میں شائع ہونے والی کتب کا مختصر تعارف حسبِ ذیل ہے:۔

۱۔ دیوانِ غالب

مولانا حامد علی خاں کے مرتب ہیں۔ اس دیوان کے لیے مطبع نظامی سے جون ۱۸۶۲ء میں شائع ہونے والے دیوانِ غالب کو بنیاد بنایا گیا ہے کیونکہ اسے خود غالب نے ترتیب دے کر شائع کرایا تھا۔ تاہم یہ دیوان بھی اغلاطِ کتابت سے محفوظ نہ رہ سکا تھا۔ مولانا حامد علی خاں کے پیشِ نظر دیوانِ غالب کے اس نسخے کو زیادہ سے زیادہ صحیح اور اصل متن کے ساتھ غالب ہی کی ترتیبِ غزلیات و اشعار کے مطابق مرتب کرنے کا کٹھن کام درپیش تھا۔ اب تک دیوانِ غالب سینکڑوں بار شائع ہو چکا ہے۔ مولانا حامد علی خاں کے مرتبہ دیوانِ غالب کی امتیازی خصوصیت صحتِ متن، صحتِ ترتیب اور حسنِ کتابت و طباعت ہے۔

مولانا حامد علی خاں کے تشریحی اور وضاحتی نوٹ بڑی اہمیت کے حامل ہیں۔ انھوں نے تحقیق میں عرق ریزی سے کام لیا ہے۔ تمام ممکن الحصول نسخہ ہائے دیوانِ غالب کے ساتھ موازنے کے بعد اس دیوان کو مرتب کیا ہے۔ دیوانِ غالب کے اس نسخے کے بارے میں یہ بات بڑی ذمہ داری سے کہی جا سکتی ہے کہ یہ دیوان زیادہ سے زیادہ حد تک صحیح اور اصل متن کے مطابق ہے۔ اور اس دیوان کے مطالعے سے غالب کا قاری دوسرے نسخوں کے متن اور اختلافات سے بھی آگاہ ہو جاتا ہے۔

یہ دیوان فوٹو آفسٹ پر شائع کیا گیا ہے۔ مشہور خطاط جناب سید انور حسین نفیس رقم نے اس کی کتابت کی ہے اور حق تو یہ ہے کہ کتابت و خطاطی کا حق ادا کر دیا ہے۔ یہ سادہ و پرکار دیوانِ غالب مصورِ مشرق چغتائی کے بنائے ہوئے آرائشی بیل بوٹوں سے سجایا گیا ہے۔ کتابت اور طباعت کے اعتبار سے یہ دیوان ہمیشہ یادگار رہے گا۔

۲۔۳۔ خطوطِ غالب

غالبیات کے فاضل اور نامور عالم جناب مولانا غلام رسول مہر نے دو جلدوں میں خطوطِ غالب مرتب کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:۔

• اس مرقع میں میرزا کے تمام خطوط اور بعض دوسرے رشحاتِ قلم

یکجا ہو گئے ہیں۔ کہ غالباً ان جواہر پاروں کا اتنا مجموعہ کبھی تیار نہیں ہوا"

مولانا غلام رسول مہر نے غالب کے خطوط کی اشاعتِ جدید کے سلسلے میں جس محنت اور تحقیق کا معیار قائم کیا ہے، وہ بے مثال ہے۔ انھوں نے خطوطِ غالب کے متن کی تصحیح کے لیے پوری تحقیق سے کام لیا ہے۔ تمام مکاتیب کی تاریخ وار ترتیب کا مشکل کام انجام دیا ہے۔ ان تاریخی جغرافیائی علمی اور ادبی تلمیحات واشارات کی مناسب تشریح کی گئی ہے۔ جو خطوطِ غالب میں بکھرے ہوئے ہیں اور عام قاری مطالب کے ابلاغ میں ان کی وجہ سے رکاوٹ محسوس کر سکتا تھا۔ ہر مکتوب الیہ کے احوال و سوانح کا مختصر سا خاکہ بھی لکھ دیا گیا ہے تاکہ مکتوب الیہ کے ساتھ مرزا غالب کے تعلق کی حیثیت واضح ہو سکے۔ اس کے علاوہ مولانا غلام رسول مہر نے بعض مشکل الفاظ اور تراکیب کی توضیح بھی کر دی ہے۔ ان گراں بہا خصوصیات کی وجہ سے خطوطِ غالب کا یہ ایڈیشن ایک بڑا علمی اور تحقیقی کام بن گیا ہے۔ یہ دونوں جلدیں ایک ہزار گیارہ صفحات پر مشتمل ہیں۔

۴۔ غزلیاتِ فارسی ۔۔ میرزا احمد اللہ خان غالب

برصغیر پاک و ہند میں غالب کو جو شہرت حاصل ہوئی وہ بیشتر حد تک ان کے اردو دیوان کی مرہونِ منت ہے۔ حالانکہ غالب کو اپنی فارسی شاعری پر بڑا ناز تھا اور یہ ایک حقیقت بھی ہے۔ کہ غالب فارسی کے بہت بڑے شاعر تھے۔ غالب کی غزلیاتِ فارسی کو بہ تصحیح و تحقیق سید وزیر الحسن عابدی نے مرتب کیا ہے۔ اس مجموعے کے لیے انھوں نے غالب کی کلیاتِ مطبوعہ ۱۸۶۳ء اور "کلامِ بالعوض" کو بنیاد بنایا ہے۔ اس کے علاوہ یہ مجموعہ ان تمام قلمی اور مطبوعہ نسخوں کی بنیاد پر مرتب کیا گیا ہے، جو غالب کی زندگی میں لکھے گئے یا چھپے۔ ان میں بارہ نسخے قلمی اور تین مطبوعہ ہیں۔ اور اس تعداد کی تفصیل یہ ہے کہ ان میں نو نسخے دیوانِ فارسی کے اور چار نسخے ان مجموعوں کے ہیں جن کی حیثیت انتخاب یا باقیات کی ہے۔ ڈاکٹر وزیر الحسن عابدی نے دیباچے میں ان نسخوں پر تفصیلی بحث کی ہے۔

"غزلیاتِ فارسی" میں یہ اہتمام برتا گیا ہے کہ ہر غزل کی تاریخِ تصنیف یا تصنیف کے زمانی حدود کا تعین کیا گیا ہے۔ بلاشبہ یہ ایک دشوار ترین کام تھا مگر ڈاکٹر وزیر الحسن عابدی اس سے بحسن و خوبی عہدہ برآ ہوتے ہیں۔ اس ترتیب کی وجہ سے غالب کی فارسی شاعری کی ارتقائی صورت سامنے آ جاتی ہے۔

"غزلیاتِ فارسی" کے ساتھ "فہارس و تعلیقات"، "اختلافاتِ نسخ (نقشہ اور جدول)"، "غزل بہ غزل (توضیحات)"، "سخن گسترانہ پیش (جن شعرا کے تخلص حوالے کے طور پر آتے ہیں۔ ان میں ہر ایک کا نام اور زمانہ اس اشاریے میں شامل ہیں)"، "اشخاص غزلیات (ممدوحہ معاصرین و ممدوحین و پادشاہان و شعرائی فارسی زبان)" اور "اماکن غزلیات" کے اشاریے کے علاوہ ایک ضمیمہ بھی شامل ہے جس میں ان اعتراضات کو پیش کیا گیا ہے جو کلکتہ میں غالب کے دو اشعار پر ہوئے تھے۔

۵۔ قصائد و مثنویاتِ فارسی ۔۔ غالب

یہ مجموعہ مولانا غلام رسول مہر کے اہتمام سے تیار ہوا ہے۔ مولانا مہر غالب کے قصائد کے بارے میں رقمطراز ہیں:

"فارسی میں میرزا کے شعری جواہر پاروں کا سب سے بڑا ذخیرہ قصیدوں ہی کی شکل میں ہے۔ یہاں تک کہ انھیں غزلیات پر بھی تفوق حاصل ہے۔"

اس مجموعے میں غالب کے تمام قصائد یکجا کر دیے گئے۔ مولانا مہر نے ضروری تمہیدات رقم کی ہیں۔ حواشی میں بعض مشکل الفاظ و تراکیب کی تشریح کی گئی ہے اور بعض اشعار کے مطالب بھی اختصاراً پیش کر دیے ہیں۔

اس مجموعے کو دو حصوں میں بانٹ دیا گیا ہے۔ قصائد چار سو چوراسی صفحات پر مشتمل ہیں۔ دوسرے حصے میں مثنویات ہیں۔ اس حصے میں ان مثنویات کے علاوہ جو کلیاتِ غالب میں شامل ہیں وہ مثنویاں بھی شامل ہیں جو کلیات کی اشاعت کے بعد غالب نے لکھی تھیں۔ گویا اس حصے میں غالب کی تمام مثنویاں یکجا کر دی گئی ہیں۔ مولانا مہر نے مشکل الفاظ و تراکیب یا تلمیحات کے متعلق حواشی لکھے ہیں۔ اور ہر مثنوی کی کیفیت یا اطراف کا اجمالی ذکر بھی کر دیا ہے۔ مثنویات کا حصہ ۱۶۲ صفحات پر مشتمل ہے۔

۶۔ قطعات، رباعیات، ترکیب بند، ترجیع بند، مخمس

غالب قادر الکلام شاعر تھے۔ انھوں نے ہر صنفِ سخن میں طبع آزمائی کی اور ہر صنفِ سخن میں اپنی انفرادیت کا سکہ بٹھایا ہے۔ مولانا غلام رسول مہر نے غالب کے قطعات، رباعیات، ترکیب بند، ترجیع بند اور مخمس اس مجموعے میں یکجا کر دیے ہیں۔ قطعات میں جو اسما نظر آتے ہیں۔ ان کی تصریح کر دی ہے ہر قطعہ کا زمانۂ تصنیف متعین کرنے کا تحقیقی کام کیا گیا ہے۔ تاریخی قطعات کے ساتھ حواشی شامل کیے گئے اور مشکل الفاظ و تراکیب کی مختصر تشریح کر دی گئی ہے۔

۷۔ سبدچین — غالب

'سبدچین' غالب کے ۱۸۳۸ء سے ۱۸۶۷ء تک کے کلام کا احاطہ کرتی ہے۔ یہ کتاب غالب کی زندگی میں ایک بار ہی شائع ہوئی جیسی یادگار غالب نے لیے۔ سبدچین کی اس اشاعت کی تصحیح و تحقیق کی ذمہ داری سے ڈاکٹر وزیرالحسن عابدی عہدہ برآ ہوتے ہیں۔ عابدی صاحب نے دیباچہ میں واضح کر دیا ہے کہ انھوں نے مالک رام صاحب کے مرتبہ نسخہ سبدچین سے کہاں کہاں انحراف اور اختلاف کیا ہے۔ اس کی وجہ وہ یہ بتاتے ہیں کہ کتاب کی وہی صورت برقرار رکھنا' ان کے پیش نظر تھا جو صورت اور ترتیب خود غالب کے مرتبہ نسخہ کی تھی۔

عابدی صاحب نے تشریحی نوٹ لکھے ہیں۔ تعلیقات شامل کی ہیں لفظ سبدچین کی وضاحت کی ہے اور حواشی میں وہ متن بھی ترتیب بعد سے شامل کر دیے ہیں جو خود غالب نے مثنوی ابر گہربار (اشاعت ۱۸۶۴ء) کے ملحقات پر اور سبدچین (اشاعت ۱۸۶۷ء) کے مندرجات پر رقم کیے تھے۔ ان تحقیقی اور عملی اضافوں کی وجہ سے سبدچین کا یہ نسخہ سب سے معتبر اور صحیح ہو گیا ہے۔

۸۔ پنج آہنگ — غالب

غالب کی اس اہم تصنیف کی تدوین نو تصحیح و تحقیق کا کٹھن مرحلہ جناب ڈاکٹر وزیرالحسن عابدی نے سر کیا ہے۔ پنج آہنگ میں شامل عابدی صاحب کا چھبیس صفحات پر مشتمل دیباچہ ایک اہم اور پُرمغز تحقیقی مقالے کی حیثیت رکھتا ہے۔ تدوین نو اور تصحیح متن کے عابدی صاحب نے کتاب کے موضوع کے مطابق مختلف اشاریے بھی مرتب کیے ہیں۔ کتاب کی تحقیقی اور تاریخی حیثیت اس اشتہار کی اشاعت سے کہیں زیادہ بڑھ گئی ہے۔ جو پنج آہنگ کی ۱۸۴۹ء کی اشاعت پر شائع ہوا تھا۔

۹۔ مہرنیمروز — غالب

'مہرنیمروز' غالب کی وہ تصنیف ہے جو موضوع کے اعتبار سے غالب کے مزاج سے لگا نہیں کھاتی۔ مغلیہ سلطنت کے آخری تاجدار بہادر شاہ ظفر نے غالب کے ذمہ یہ کام تفویض کیا تھا کہ وہ آل تیمور کی تاریخ رقم رکھیں۔ غالب کے خطوط کے حوالے سے پتہ چلتا ہے کہ وہ ذہنی طور پر بہت جلد اس کام سے اکتا گئے تھے اور یہ کام اُن کے مزاج کے خلاف تھا۔ اسی لیے غالب کا منصوبہ ادھورا رہا۔ اور مکمل تاریخ آل تیمور مکمل نہ ہو سکی۔

غالب کی اس تصنیف کو عبدالشکور احسن صاحب نے مرتب کیا ہے۔ احسن صاحب کتاب کے دیباچہ میں غالب کو ایک ناکام مورخ ٹھہرانے میں حق بجانب ہیں۔ وہ لکھتے ہیں:

"تاریخ کا مفہوم بھی ان کے نزدیک حیرت انگیز حد تک محدود تھا"

مہرنیمروز کے آخر میں فہرست افراد اور اماکن و کتب شامل ہے۔

۱۰۔ دستنبو — غالب

غالب نے ایک پرآشوب عہد میں آنکھ کھولی تھی اور جس دور میں اُن کی زندگی گزری وہ ہماری تاریخ کا نہایت اہم اور نتیجہ خیز دور قرار دیا جاتا ہے۔ مغلیہ سلطنت کے چراغ گل ہوئے' فرنگیوں نے برصغیر پر اپنا تسلط جمایا اور انگریزوں کے تسلط کے خلاف ۱۸۵۷ء میں برصغیر کے لوگوں نے بغاوت کا علم بلند کیا' اپنی جانوں پر کھیلے' مگر غیر ملکی تسلط اپنے قدم جما چکا تھا۔ اس لیے یہ بغاوت اور جدوجہد ناکام رہی۔ انگریزوں نے اس بغاوت کو 'غدر ۱۸۵۷ء' کا نام دیا۔ حالانکہ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی ہماری آزادی اور قیام پاکستان کی جدوجہد کا نقطۂ آغاز ہے۔

غالب نے انگریزوں کے مظالم دیکھے' مسلمانوں کو مٹتے اور دلی کو اجڑتے دیکھا اور ۱۸۵۷ء کے ان پرآشوب ایام کو روزنامچے کی صورت میں قلمبند کر لیا۔ اُن کی ان تحریروں کا نام "دستنبو" ہے۔ غالب کا یہ روزنامچہ مئی ۱۸۵۷ء سے ۳۱ جولائی ۱۸۵۸ء کے دنوں کا احاطہ کرتا ہے۔ دستنبو کے مرتب جناب عبدالشکور احسن ہیں۔

دستنبو کے مطالعے سے غالب کے کردار کا ایک خاص رخ نظر آتا ہے کہ وہ کوشاں رہتے تھے کہ سرکار فرنگی کو اپنی فرماں برداری اور وفاداری کا یقین دلا سکیں۔ "دستنبو" کا طرز تحریر خاص مصالح کا تابع نظر آتا ہے اور میرزا غالب نے خود اس حقیقت کا اعتراف بھی کیا ہے۔ اس کے باوجود غالب کی آنکھیں دلی کی بربادی اور زبوں حالی پر آنسو بہائے بغیر نہ رہ سکیں۔ مسلمانوں کی مظلومیت کا اظہار اُن کے قلم سے ہوا' اور برطانوی فوج کے ظلم و ستم کے واقعات بھی بیان کیے۔

عبدالشکور احسن صاحب نے دستنبو کی ترتیب کے ساتھ دیباچہ تحریر کیا ہے جس میں غالب کی زبان کے بارے میں معلومات افزا تصریحات کی ہیں۔ آخر میں فہرست افراد' فہرست اماکن' فہرست کتب' فہرست منابع و ماخذ پر مشتمل

اشاریہ بھی شامل کیے گئے ہیں۔

"دستنبو" اردو ٹائپ میں بانوے صفحات پر مشتمل ہے۔

۱۱۔ درفش کاویانی ــــــ غالب

غالب کو اپنی فارسی دانی پر بے حد ناز تھا اس کا بھرپور اظہار غالب نے اپنی ہنگامہ خیز تصنیف "قاطع برہان" میں کیا تھا۔ مولانا حالی نے اس کتاب کے بارے میں لکھا تھا۔

"اس کتاب کا شائع ہونا تھا کہ ہر کس ناکس مرزا کی مخالفت پر کمر بستہ ہو گیا تھا۔ غالب کی یہی ہنگامہ پرور تصنیف دوسری بار "درفش کاویانی" کے نام سے مزید مطالب، ایک دیباچے اور اعتراضات کے اضافے کے ساتھ شائع ہوئی تھی۔ "درفش کاویانی" غالب کی زندگی میں پہلی اور آخری بار ۱۸۶۵ء میں زیور طبع سے آراستہ ہوئی۔ اب اس تصنیف کو پروفیسر محمد باقر صاحب نے مرتب کیا ہے۔ کتاب کے آخر میں فہرست واژہا" اور علامت اختصاری شامل ہیں۔

۱۲۔ افاداتِ غالب

غالب کی اس تصنیف میں لطائف (۱۸۶۵ء) سوالات عبدالکریم (۱۸۶۵ء) اور تیغ تیز (۱۸۶۷ء) شامل ہیں۔ ڈاکٹر وزیرالحسن عابدی "افاداتِ غالب" کے مرتب ہیں۔ اور انھوں نے ہی تصحیح و تحقیق کا بیڑہ اٹھایا ہے۔ کتاب کے آغاز میں عابدی صاحب کا سینتیس صفحات پر مشتمل دیباچہ ــ ایک فکر انگیز تحقیقی مقالہ ہے۔ لطائف غیبی کے ساتھ اشاریہ الفاظ زیر بحث" اشاریہ اسمائے خاص اور سوالات عبدالکریم کے ساتھ تعلیقات اور تیغ تیز کے ساتھ تصریحات اور حواشی شامل ہیں۔

۱۳۔ غالب ــــ ذاتی تاثرات کے آئینے میں

ایک سو اناسی صفحات کی اس کتاب کے مرتب عبدالشکور احسن اور سجاد باقر رضوی ہیں۔ یہ کتاب خاص طور پر مجلس یادگار غالب نے غالب صدی کے سلسلے میں مرتب کرائی ہے۔ علامہ اقبال سے لے کر نعیم صدیقی صاحب تک چوبیس حضرات علم و فن نے غالب کے بارے میں اپنے ذاتی تاثرات رقم کئے ہیں کہ انھوں نے غالب سے کیا سیکھا اور کیا پایا۔ مختلف ادوار اور مختلف مکاتیب فکر کے اہل علم و فن کے ذاتی تاثرات کو یکجا کیا گیا ہے اور ان حضرات کے علم و فن کے ذاتی تاثرات کے وسیلے سے غالب کی عظمت کے کئی ایسے پہلو بھی واضح ہو گئے ہیں جو ابھی تک اوجھل تھے۔ یہ کتاب غالب کے مداحوں اور پرستاروں کی طرف سے غالب کی خدمت میں خراج تحسین کی حیثیت رکھتی ہے۔

۱۴۔ تنقید غالب کے سو سال

گزشتہ ایک صدی میں غالب کی زندگی اور فن پر ان گنت تحریریں لکھی گئی ہیں: "تنقید غالب کے سو سال" کے مرتبین سید فیاض محمود اور اقبال حسین نے دیباچہ میں لکھا ہے۔

"ہم نے کوشش کی ہے کہ ہر تنقیدی نقطہ نظر کی نمائندگی ہو تاکہ تنقید غالب کی یہ تاریخ جامع اور معنی خیز ثابت ہو سکے۔"

اس معیار کو پیش نظر رکھ کر غالب پر لکھی جانے والی تنقیدی تحریروں کے انتخاب کا کام جہاں آسان ہو جاتا ہے وہاں مشکل بھی۔ کیونکہ ایک سو سال کے عرصے میں لکھی جانے والی تمام تحریروں کا مطالعہ اور پھر ان کا انتخاب خاصا دشوار کام ہے مگر کسی معیار کو سامنے رکھ کر حدود کا تعین کر لیا جائے تو پھر کام کچھ آسان ہو جاتا ہے۔

تنقید غالب کے سو سال کا آغاز میر مہدی مجروح کے دیباچہ "اردوئے معلیٰ" سے کیا گیا ہے۔ چھتیس مضامین اس سلسلے میں شامل ہیں اور ضمیمہ میں پانچ دوسرے مضامین شامل کئے گئے ہیں۔ ان تمام مضامین کے ساتھ سال اشاعت درج کر دیا گیا ہے۔

"تنقید غالب کے سو سال" میں اگر علامہ اقبال کی غالب پر نظم شامل نہ کی جاتی تو بہتر تھا کیونکہ یہ نظم "غالب ــ ذاتی تاثرات کے آئینے میں" میں بھی شامل ہے اور پھر تنقید غالب کے سلسلے میں اس کی شمولیت کچھ کھٹکتی ہے۔

اس کتاب میں بعض ایسے مضامین بھی شامل کئے گئے ہیں جو آسانی سے حاصل نہ ہو سکنے کی وجہ سے عام قاری کی دسترس سے دور رہتے تھے یعنی ڈاکٹر عبدالرحمٰن بجنوری کا مشہور مضمون "محاسن کلام غالب" جو ۱۹۲۱ء میں پہلی بار شائع ہوا تھا۔

یاس یگانہ چنگیزی نے غالب کے بارے میں جو کچھ لکھا اور اس کے اثرات سے اردو تنقید و ادب کا ہر قاری بخوبی آگاہ ہے۔ اگر ان کی تحریروں کے مختلف ٹکڑے بھی اس کتاب میں شامل کر لیے جاتے تو کتاب زیادہ وقیع ہو جاتی۔ اسی طرح ممتاز حسین کے اس دیباچے کی کمی بری طرح کھٹکتی ہے۔ انھوں نے "انتخاب دیوان غالب" کے سلسلے میں لکھا تھا۔ یہ دیباچہ تنقید غالب میں ایک اہم مقام رکھتا ہے۔

ان چند خامیوں کے باوجود غالب پر تنقیدی مضامین کا یہ انتخاب بہت ہی قابل قدر تنقیدی مجموعہ ہے۔

۱۵۔ اشاریۂ غالب

اس کتاب کے مرتب سید معین الرحمٰن ہیں۔ اشاریۂ غالب چار ابواب پر مشتمل ہے۔ ہر باب کو چار ذیلی فصلوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ اضافات کے تحت ضمیمے کی صورت میں تصانیف غالب سے متعلق وہ سب معلومات یکجا کر دی گئی ہیں جو کتاب کے متعلقہ اجزا کی جماعت کے بعد نظر میں آئیں۔ اس کے علاوہ جامع فہرست بھی موجود ہے۔ سید معین الرحمٰن نے بڑی جانفشانی سے اشاریۂ غالب مرتب کیا ہے۔ اور بلاشبہ اس کتاب کی انتہائی ضرورت تھی اور غالب پر تحقیقی کام کرنے والوں کے لیے یہ کتاب ہر دور میں رہنمائی کے فرائض انجام دیتی رہے گی۔ اس اشاریہ میں غالب کے انگریزی تراجم، غیر ممالک میں تراجم اور دیگر تمام تفصیلات بھی موجود ہیں۔

اشاریہ غالب' چار سو نوے صفحات پر مشتمل ہے۔

۱۶۔ غالب — اے کریٹیکل انٹروڈکشن

اس کتاب کے مصنف سید فیاض محمود ہیں جنھوں نے غالب کی زندگی اور فن پر تنقیدی بحث کی ہے۔ سترہ کتابوں کے سیٹ میں یہ انگریزی کی واحد کتاب ہے۔ فیاض محمود صاحب نے اس امر کا اعتراف کیا ہے کہ غالب جیسے شاعر پر کتاب لکھنے کے لیے سالوں کے مطالعے' عرق ریزی اور جانفشانی کی ضرورت ہے۔ انھوں نے اس اعتراف کے ساتھ غالب کے تنقیدی تعارف کے لیے جو معیار قائم کیا ہے' اس کے بارے میں لکھتے ہیں۔

' اس مطالعہ کی حیثیت غالب کے شعری اظہار' خیالات اور محسوسات کے محاظ سے زیادہ نہیں ہے غالب کی انسانیت اور مسلم کلچر کی روایت میں اس کا مقام بھی موضوع کتاب ہے۔

غالب کا یہ تنقیدی مطالعہ آٹھ ابواب پر مشتمل ہے۔ غالب کا سماجی اور تہذیبی پس منظر' زندگی اور شخصیت' شعری روایت' شاعر' ابتدائی دور ۱۸۱۵ — ۱۸۲۱ء) اردو شاعری (۱۸۲۲ء — ۱۸۶۲ء) فارسی شاعری نثر نگاری تکمیل ہی کل ہے۔ ان ابواب سے ہی اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ غالب کا یہ تنقیدی مطالعہ بھرپور اور غالب کی زندگی' فن اور عہد پر محیط ہے۔

' غالب کے تنقیدی تعارف' میں جو اشعار حوالے کے لیے پیش کیے گئے ہیں ان کا انگریزی ترجمہ بعض مقامات پر بہت بُری طرح کھٹکتا ہے اگر اشعار کے تراجم پر زیادہ محنت صرف کی جاتی تو ترجمہ کا معیار بہتر ہو سکتا تھا۔ کتاب کے آخر میں انڈکس اور اغلاط نامہ شامل ہے۔

۱۷۔ قادر نامہ

' مجلس یادگار غالب' پنجاب یونیورسٹی کے سلسلہ غالب کی آخری کتاب ' قادر نامہ' کے بارے میں بعض محققوں اور ناقدوں کا خیال ہے کہ یہ کتاب غالب کی تصنیف نہیں ہے۔ تاہم اسے غالب کے ساتھ منسوب کیا جاتا ہے ' قادر نامہ' کے مرتب پروفیسر محمد باقر نے ان اعتراضات کو اپنے دیباچے میں بیان کیا ہے اور اپنی رائے کا اظہار یوں کیا ہے :-

" میرے نزدیک قادر نامہ کے غالب کی تالیف ہونے کا حتمی ثبوت صرف یہ ہو سکتا ہے کہ قادر نامہ غالب کی زندگی میں اس کے نام سے دہلی سے پہلے ۱۸۵۶ء میں اور پھر ۱۸۶۴ء میں شائع ہو چکا تھا اگر یہ غالب کی تالیف نہ ہوتی اور اس کی زندگی میں اشاعتاً اس کے نام سے منسوب ہوتی تو وہ چپکا نہ بیٹھا رہتا۔ یہ ایک ایسا ثبوت ہے جس پر ناقدین کی نظر ابھی تک نہیں پڑی "

پروفیسر باقر کی تحقیق اور دلیل کا اثبات مستحکم ہے اور اس تحقیق اور دلیل کے ہوتے ہوئے ' قادر نامہ' کو غالب کی تالیف ماننے میں اب شاید ہی کسی کو کوئی اعتراض ہو۔

مجلس یادگار غالب' پنجاب یونیورسٹی لاہور کے صدر پروفیسر حمید احمد خاں اور ارکان ؛ عبدالرحمان چغتائی' مولانا غلام رسول مہر' ڈاکٹر سید عبداللہ سید امتیاز علی تاج' مولانا حامد علی خاں' کیپٹن عبدالواحد' جسٹس ایس اے رحمان' قاضی سعید الدین احمد' گروپ کیپٹن سید فیاض محمود' پروفیسر ڈاکٹر سید عبداللہ ڈاکٹر ایس ایم اکرام' ڈاکٹر محمد باقر' سید وقار عظیم' سید وزیر الحسن عابدی' احمد ندیم قاسمی۔ ڈاکٹر عبادت بریلوی' صفدر میر' ڈاکٹر محمد اجمل' اختر اقبال کمال' ڈاکٹر وحید قریشی' انتظار حسین' اقبال حسین اور معتمدان۔ ڈاکٹر آفتاب احمد خاں' ڈاکٹر عبدالشکور احسن' اور نائب معتمد' سید سجاد باقر رضوی۔ ہم سب کے شکریے کے مستحق ہیں کہ انھوں نے غالب کی صد سالہ برسی کے سلسلے میں ان اہم' وقیع اور قابل قدر سترہ کتابوں کی اشاعت کا اہتمام کیا۔ یقیناً ان کا یہ کارنامہ ہمیشہ زندہ رہے گا۔

جمع و ترتیب: علیٰ اوف

روس میں غالب کی مقبولیت

سوویت تاجکستان اور وسط ایشیائی جمہوریتوں میں غالب کے کلام کو بے حد پسندیدگی کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ اس کا ثبوت اس امر سے ملتا ہے کہ غالب کی کتابوں کے بہت سے قلمی نسخے دوشنبے، تاشقند، سمرقند اور وسط ایشیا کے دوسرے شہروں کے کتب خانوں میں موجود ہیں۔ یہ کتابیں فارسی زبان میں غالب کی تخلیقات پر مشتمل ہیں۔

غالب کے بارے میں سب سے اہم اور ضخیم تصنیفات دو ازبک تاجک محققوں پلانودا اور رلے غفوروف کی ہیں۔

۱۹۲۴ء میں "مشرقی منتخبات" کی پہلی جلد شائع ہوئی جس میں غالب کی چند غزلیں تھیں۔ جن کا نثری روسی ترجمہ ایم۔ کلیاگینا کوندرتیوا نے اردو سے روسی زبان میں کیا۔ غالب کا کلام شائع کرنے میں سوویت یونین کا یہ پہلا قدم تھا۔

سوویت علم الہند کے ممتاز ماہر اے۔ بی۔ باران کوف نے اپنی کتابوں "جدید ہندوستانی نثر کے نمونے" اور "جدید ہندوستانی ادب کا مختصر خاکہ" میں غالب اور ان کی شاعری کی عام خصوصیات پر روشنی ڈالی۔ یہ کتابیں ۱۹۳۳ء میں شائع ہوئیں۔ اول الذکر کتاب میں غالب کے اردو دیوان کی ایک غزل کا روسی نثر ترجمہ بھی شامل تھا۔

۱۹۵۷ء میں ماسکو میں رسالہ "مشرقی المناخ" کی اشاعت شروع ہوئی اور اس کے دوسرے شمارے میں غالب کی اردو غزلوں کے ترجمے اور کلام کی خصوصیات پر ای۔ کالگین کا ایک مقالہ شائع ہوا۔

۱۹۶۲ء میں غالب پر پلانودا اور رلے غفوروف کے دو بسیط تحقیقی مقالے پایۂ تکمیل کو پہنچے جو ماسٹر کی ڈگری کے لئے لکھے گئے تھے۔

۱۹۶۵ء میں غالب کے اردو دیوان کی منتخب غزلوں کے ازبک ترجمے کا ایک مجموعہ تاشقند سے شائع ہوا۔

ہندوستان کی ادبی تاریخ کے عام مسائل کے متعلق سوویت یونین کے ماہرین کی جو بھی تصنیفات منظر عام پر آئیں ان میں غالب کی تخلیقات سے سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ اس سلسلے میں ابن گلیبوف اور الکسی سخاچوف کا رسالہ "اردو ادب" سب سے زیادہ اثر انگیز ہے۔

غالب کی حیات، تخلیقات اور مکتوبات پر تاجک زبان میں بھی متعدد مقالے اور رسالے شائع ہو چکے ہیں۔

اس عظیم شاعر کی تخلیقات کے مطالعہ کا بنا اور حال میں غالب کی ۱۰۰ ویں برسی کی تیاریوں کے سلسلہ میں شروع ہوا۔

غالب کا فارسی کلام تاجکستان میں شائع کیا گیا۔ جس سے غالب تک تاجکستان اور دوسری سوویت وسط ایشیائی جمہوریتوں کے قارئین کی دسترس ہو گئی اور دس ہزار کا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو گیا۔

غالب کے اردو اور فارسی کلام کے مستند ترجمے ماسکو میں کئے گئے۔

۱۹۶۹ء میں غالب کی برسی منانے کے لئے غالب پر مقالات کا ایک مجموعہ شائع کیا گیا۔ جو سوویت یونین اور دوسرے ملکوں کے ممتاز مستشرقین کے لکھے ہوئے ہیں۔

غالب کی برسی منانے کے لئے ماسکو میں ادارہ اقوام ایشیا کا ایک خصوصی یادگاری اجلاس منعقد کیا جائے گا۔ غالب کے اجداد کے وطن وسط ایشیا میں "جشن غالب" منانے کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ (اقتباس از مضمون اکاڈیمیشن باباجان غفوروف مندرجہ در رسالہ سوویت جائزہ دہلی جلد ۴ نمبر ۱۰۔ ۲۵ فروری ۱۹۶۹ء)

جہاں تک غالب کی اردو شاعری کا تعلق ہے اس سے وسط ایشیائی اقوام کی دلچسپی کا اظہار اردو کے ان قلمی نسخوں سے ہوتا ہے جو خانِ بخارا کی سابق سلطنت میں نقل کئے گئے تھے اور جنہیں ازبک اکاڈمی نے اپنے

ی نسخوں کے بیش بہا ذخیرہ میں محفوظ رکھا ہوا ہے۔

غالب کی تخلیقات کا تجزیہ کرنے کی پہلی سوویت کوشش ۱۹۲۴ء
ں کی گئی۔

ہندوستانی ادیب "جوالا دت شرما" نے غالب کے متعلق جو کتاب
ندی میں لکھی تھی۔ اس پر ہندوستانی ادب کے ممتاز سوویت ماہر اکادیمیشن
ے۔ پی۔ باران کوف نے روسی زبان میں تبصرہ کیا۔ جس کے باعث سوویت
ین میں غالب کی شاعری سے بےحد دلچسپی پیدا ہو گئی۔

ڈاکٹر سید عبداللطیف کی ادبی تصنیف "غالب" پر بھی روس کے ادارۂ
مستشرقین کی طرف سے زبردست ریویو ہوا۔ جس کے باعث غالب کی
ں ملک میں بڑی شہرت ہوئی۔ یہ ریویو اس ادارہ کی روئدادوں میں شائع ہوا تھا
سوویت مستشرقین میں تاجک علما رلے عفوروف اور ایس
، واسب سے پہلے ادیب تھے جنھوں نے فارسی اور اردو میں غالب
ے ورثے ادبی اور سائنٹیفک ورثہ کے متعلق بھرپور تحقیقات کی۔ اس سلسلے
ں بیلانوا کا طویل مضمون "ہندوستان کا مشہور شاعر" قابل ذکر ہے جو تاجک
ن میں لکھا گیا اور رسالہ "مشرق سرخ" میں شائع ہوا۔ جس میں غالب کی
ری کا تجزیہ کیا گیا ہے۔ سوویت یونین میں غالب کے متعلق تحقیقات
لے عفوروف کا حصہ بھی کچھ کم اہم نہیں ہے۔ اُس نے اپنے ایک مضمون
غالب کے حالات زندگی اس کی شاعری سے اخذ کر کے پیش کئے۔ اس کی
ب "غالب کی زندگی اور شاعری" تاجک زبان میں اس موضوع پر پہلی سوویت
ب ہے۔ اس کتاب کے دو حصے ہیں۔ پہلا حصہ "غالب کا عہد" ہے اور
را "غالب کی زندگی"۔ اس میں ایک باب غالب کی شاعری کے متعلق
ہے جس میں غالب کی فارسی شاعری کے نظریاتی عنصر پر بہت زیادہ
دی گئی ہے مگر اس کی اردو شاعری کا کوئی تذکرہ نہیں کیا گیا۔ اس کے
و کتاب کے ایک باب میں غالب کی فارسی نثر کا تجزیہ کیا گیا ہے۔ پھر
ب کی تصانیف پنج آہنگ اور قاطع برہان کے بارے میں جو کچھ اس
ب میں لکھا گیا ہے وہ اپنی الگ تحقیقی اہمیت رکھتا ہے۔ کتاب کے آخری
ے میں غالب کے ان خطوط کا ذکر کیا گیا ہے جو اردو کے متعلق اور خود
ی میں موجود ہیں۔

• غالب کے اردو دیوان کی منتخب غزلوں کا پیش لفظ دہلی یونیورسٹی
کے ایک پروفیسر ڈاکٹر قمر رئیس نے لکھا ہے جس میں غالب کی شاعری کی اہمیت
اور پاک و ہند میں اس کی مقبولیت کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

غالب کے متعلق ایک روسی خاتون ایس۔ بیلانو وا نے ایک اور کتاب
لکھی ہے جس کا نام "غالب کے اردو مکاتیب" اس کتاب کی اشاعت سے
عفوروف کی تالیف میں جو کمی رہ گئی تھی اس کی ایک حد تک تلافی ہو گئی ہے۔
ایس بیلانو وا کی اس کتاب کے ایک حصہ میں غالب کے متعلق ایسی جدید معلومات
اور ایسا نیا مواد فراہم کیا گیا ہے جو اس کی پہلی کتاب میں نہیں تھا۔ اسی طرح
اس کتاب کے اس باب میں جو "غالب اور اس کا عہد" پر لکھا گیا ہے انیسویں
صدی کے ان ہندوستانی معاشرتی اور سیاسی پہلوؤں کا تذکرہ کیا گیا ہے
جن کی جھلک غالب کے خطوط میں ملتی ہے۔ اس نے کتاب میں ہندوستان
کے اندر روشن خیالی کی اس تحریک کے پیدا ہونے کا بھی جائزہ لیا ہے
جس کے باعث اردو شاعری کے اغراض و مقاصد میں تبدیلی ہوئی۔ غالب
کی نثر کے متعلق اس کتاب میں مصنفہ کا تبصرہ کافی اہم ہے۔ "اردو نثر کی تاریخ"
کے متعلق بھی ایک مختصر باب اس کتاب میں شامل ہے جس میں اس نظریہ کو
باطل قرار دیا ہے کہ اردو نثر فورٹ ولیم کالج کلکتہ کے استادوں کی بدولت
وجود میں آئی۔ مصنفہ نے اس کتاب میں غالب کے خطوط کی خود اپنی ترتیب
دی ہوئی تاریخ وار درجہ بندی کو بنیاد قرار دے کر غالب کی نثری تخلیقات کو
تین دوروں میں تقسیم کیا ہے۔ اس کتاب کا ایک خاص باب "غالب کے خطوط
کا ذخیرہ الفاظ اور اس کا اسلوب بیان" آزادانہ تحقیق کی ایک اچھی مثال ہے۔
غرض مجموعی طور پر یہ کتاب یعنی "اردو میں غالب کے خطوط" اس عظیم شاعر
کی ہمہ رنگ تخلیقات کے متعلق مصنفہ کے سنجیدہ اور سائنٹیفک انداز فکر کا
ایک عمدہ ثبوت ہے۔

اردو اور فارسی کے ہندوستانی ادب کی تاریخ کے عام مسائل
کے متعلق کئی مضامین اور مقالوں میں بھی سوویت ادیبوں نے غالب کی
شاعری اور اس کی نثر کا عمومی جائزہ لیا ہے۔ اس سلسلہ میں این گلیبوف
اور لے سُکاچیف کا مقالہ "اردو ادب" بہت اہم ہے۔ انھوں نے اس
بات پر زور دیا ہے کہ "غالب کی تخلیقات ادب کی تاریخ کا موڑ ثابت
ہوئیں اور ان تخلیقات نے کلاسیکی شاعری کو جدید شاعری سے ہم آہنگ
کیا۔ ان دونوں ادیبوں نے اس عام خیال کو مسترد کر دیا ہے: غالب کی

شاعری درحقیقت درباری شاعری ہے" ان دونوں مصنفوں نے اس خیال کا بھی اظہار کیا ہے کہ غالب کی ساری امیدوں اور افکار و خیالات کا رخ یہی تھا کہ تخلیق کی آزادی حاصل ہو۔

آئی۔ ایس۔ رابینووچ کی کتاب میں جس کا نام "ہندوستان کا ادب" ہے۔ غالب کی شاعری کے ہندوستانی مزاج اور نوعیت پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ آخر میں ایک اور کتاب کا ذکر ضروری ہے جو تاجکستان میں شائع ہوئی ہے۔ یہ غالب کے کلام کا انتخاب ہے جو اسے غفوروف نے "منتخب" کے نام سے شائع کیا ہے۔ اس میں غالب کی ۱۵ غزلیں، ۵۰ رباعیاں اور کچھ قصائد شامل ہیں۔ نظم کے علاوہ نثر تصانیف کے تے بھی کچھ اقتباسات شریک اشاعت ہیں۔ مثلاً "پنج آہنگ"، "مہر نیم روز"، "دستنبو" اور "درفش کاویانی" کے بعض خاص خاص حصے۔ غالب کی فارسی تصانیف کے اس سوویت ایڈیشن کا دیباچہ غفوروف نے لکھا ہے۔

اس سال غالب کی صد سالہ برسی کے سلسلہ میں سوویت یونین میں غالب کی شاعری اور اس کی نثر کے متعلق تحقیقی کام اور بھی زیادہ وسیع پیمانہ پر انجام دیا جا رہا ہے۔ (سوویت جائزہ ۲۵ فروری ۶۹ء)

مرتبہ: عبدالستار چودھری

غالب کی کتابیں

اور ان پر کتابیں

۱۸۲۸ء سے ۱۹۶۸ء تک

نام کتب	مولف یا مرتب	ناشر	سن اشاعت	صفحات
آثار غالب	شیخ محمد اکرام	تاج کمپنی آفس بمبئی	۱۹۳۶	۴۱۴
آئینۂ غالب	پبلیکیشنز ڈویژن انڈیا	حکومت ہند	۱۹۶۴	۲۷۸
احوال غالب	ڈاکٹر مختارالدین احمد	انجمن ترقی اردو ہند۔ علی گڑھ	۱۹۵۴	۲۹۵
احوال نقد و غالب	محمد حیات خاں سیال	مذرسنز لاہور (ایورگرین آفسٹ لاہور)	۱۹۶۷	۸۷۵
ادبی خطوط غالب	مرزا محمد عسکری لکھنو	نظامی پریس لکھنو	۱۹۲۹	۳۰۴
〃 〃 〃	〃 〃 〃	مطبع انوار المطابع لکھنو	۱۹۳۸	۳۵۰
〃 〃 〃	〃 〃	ادارہ فروغ اردو لکھنو	۱۹۵۴	۳۰۴
اردو شاعری میں غم کے تین نمائندے (ایک مقالہ)	اختری بیگم	پنجاب یونیورسٹی لاہور	۱۹۶۳	۱۶۸
اردوئے معلیٰ	غالب	مطبع اکمل المطابع دہلی	۱۸۶۹	۴۱۴
〃 〃		شیخ مبارک علی پبلشرز لاہور	۱۸۶۹	-
〃 〃 (حصہ اول۔ دوم)		مطبع اردو گائڈ۔ کلکتہ	۱۸۸۳	-
〃 〃 (اول)		مطبع اکمل المطابع۔ دہلی	۱۸۹۱	۳۸۲
〃 〃 (حصہ اول۔ دوم)		مطبع نامی مجتبائی۔ دہلی	۱۸۹۹	اول ۴۴۷ دوم ۵۶
〃 〃 〃	〃	〃 〃 آگرہ	۱۸۹۹	اول ۳۸۴ 〃 ۶۴
〃 〃 (حصہ اول)	〃	مطبع فاروقی دہلی	۱۹۰۸	۳۶۴
〃 〃 (حصہ اول۔ دوم)	〃	〃 〃 〃	۱۹۰۸	اول ۳۴۴ دوم ۵۶
〃 〃 〃	〃	انوار المطابع لکھنو	۱۹۲۲	۲۵۶، ۴۳۰
〃 〃 〃	〃	مطبع کریمی لاہور (شیخ مبارک علی پبلشرز)	۱۹۱۳ء	۴۲۴
〃 〃 〃	〃	مطبع مجیدی۔ کانپور	۱۹۲۲ء	۳۸۴

اُردوئے معلّٰی (حصّہ اول، دوم)	غالب	مطبع مجیدی، کانپور	١٩٢٢ء	٣٤٠
" " (حصّہ اول)	"	" "	١٩٢٢	١١٢
" " (حصّہ اول ۔ دوم) دوسرا ایڈیشن	"	مطبع کریمی، لاہور (شیخ مبارک علی پبلشرز)	١٩٢٦	٤٢٢
" " " "	"	مطبع نیشنل پریس ۔ الہ آباد	١٩١٤ء	—
" " (" ")	مرتبہ خواجہ احمد فاروقی	دہلی یونیورسٹی ۔ دہلی	١٩٦٠ء	١٦٠
" " حصہ اول ۔ دوم	" میرزا ادیب	لاہور اکیڈمی ۔ لاہور	١٩٦٤	٤٠٠
ارمغان غالب	شیخ محمد اکرام	مرکنٹائل پریس ۔ لاہور	١٩٣٦	٣٢٠
" "	محبوب الٰہی	گیلانی الیکٹرک پریس ۔ لاہور	١٩٥٠	٩٩
اسد اللہ خان (غالب)	رضیہ سجاد ظہیر	آئینہ ادب ۔ لاہور	١٩٦٤	١٠٤
اشعار غالب	عبد السلام	نیشنل پریس ۔ الہ آباد	١٩٤٢	-
اشک و رشک غالب	سید ظہیر الدین احمد علوی	مسلم ایجوکیشنل پریس ۔ علی گڑھ	-	١١٢
اصلاحات غالب	علی حیدر طباطبائی / عبد الرزاق راشد	اعجاز پرنٹنگ پریس ۔ حیدر آباد	١٩٦٦ء	٨٦
اطراف غالب	ڈاکٹر سید عبد اللہ	گلوب پبلشرز ۔ لاہور	١٩٦٨ء	٣٢٠
افکار غالب	ڈاکٹر خلیفہ عبد الحکیم	مکتبہ معین الادب ۔ لاہور	١٩٥٤	-
الہامات غالب (فارسی)	آغائے رازی	ایم فیروز علی اینڈ سنز ۔ لاہور	-	١٢٨
انتخاب غالب (")	غالب		—	-
" " (اردو نظم و نثر)	"	مطبع فیض احمدی لکھنو	١٨٦٦	٤٨
" " " "	"	چشتیہ پریس حیدر آباد	١٩٢٦	٤٨
" " " "	"	مسلم ایجوکیشنل پریس ۔ علی گڑھ	-	١٨٠
انتخاب کلام غالب	"	انوار المطابع ۔ لکھنو	-	٤٨
انتخاب دیوان غالب	"	رئیس المطابع ۔ کانپور	١٩٢٩	١٨٦
انتخاب غالب	مرتبہ امتیاز علی عرشی	مطبع قیمہ بمبئی	١٩٤٢	٣٤٤
" "	"	دین محمد پریس لاہور	١٩٤٣	٤٨
" " مع سوانح غالب	-	فیروز سنز لمیٹڈ ۔ لاہور	١٩٤٨	—
" " (خطوط)	—	انشا پریس ۔ لکھنو	١٩٥٢	١٩٢
" "	مرتبہ: سید اختر عباس نقوی	غالب بک ڈپو (انشا پریس لاہور)	١٩٥٢ء	٣٢
" "	" ممتاز حسین	اردو اکیڈمی سندھ ۔ کراچی	١٩٥٧	١٤٠
انتخاب غزلیات	" سر شیخ ...	نظامی پریس ۔ بدایوں	١٩٢٥	—

کتاب	مصنف / مرتب	ناشر	سنہ	صفحات
انتخاب خطوط غالب	مرتبہ: عبادت بریلوی، اشرف رضا	اردو اکیڈمی سندھ کراچی	۱۹۶۰	—
انشائے نورچشم (غالب) اردو	—	مطبع نظامی کانپور	۱۸۷۱ء	—
″ ″ ″	—	مطبع مفید عام۔ لاہور	۱۸۸۹	۵۲
″ ″ ″	—	سرکاری مطبع لاہور	۱۸۸۰	۵۴
باغ دودر (مطبوعہ نظم و نثر فارسی)	غالب	—	۱۸۶۶	۱۹۸
″ ″	″ [illegible]	اورینٹل کالج میگزین لاہور	۱۹۶۰-۶۱	۱۸۸
باقیات غالب	وجاہت علی سندیلوی	نسیم بک ڈپو۔ لکھنؤ	۱۹۶۰	۱۹۴
بزم غالب	عبدالرؤف عروج	———	—	۴
بیاد غالب	—	کراچی یونیورسٹی شعبۂ تالیف و تصنیف	—	[illegible]
بیان غالب	آغا محمد باقر نبیرۂ آزاد	آزاد بک ڈپو۔ لاہور	۱۹۳۹	۶۲۸
″ ″ (شرح دیوان غالب)	—	عالمگیر الیکٹرک پریس۔ لاہور	۱۹۴۶	۶۰۸
″ ″ ″	—	″ ″ ″	۱۹۴۷	۶۴۸
″ ″ ″	—	″ ″ ″	۱۹۵۴	۶۴۸
″ ″ ″	—	شیخ مبارک علی پبلشرز۔ لاہور	۱۹۵۴	—
پنج آہنگ	غالب	مطبع سلطانی۔ قلعہ دہلی	۱۸۴۹	۴۹۳
″ ″	″	مطبع دارالسلام دہلی	۱۸۵۳	۴۴۰
تجزیہ کلام غالب	سید رفیع الدین بلخی	آل پاکستان ایجوکیشنل کانفرنس۔ کراچی	۱۹۶۵	۲۰۸
ترجمان غالب	سید شہاب الدین مصطفیٰ	نیشنل فائن آرٹ پرنٹنگ پریس، حیدرآباد	۱۹۵۶	۴۶۴
تلامذہ غالب	مالک رام	مرکز تصنیف و تالیف و ترجمہ۔ نکودر	۱۹۵۷	۳۱۴
تماشائے اہل کرم (مقالات)	—	ادارہ یادگار غالب۔ لاہور	۱۹۶۸	۱۱۴
تیغ تیز	غالب	—	۱۸۶۸	۳۴
جان غالب (انتخاب و شرح دیوان غالب)	انعام اللہ خاں ناصر	تاج کمپنی لمیٹڈ۔ لاہور	—	۹۹
″ ″	محمد حسین شمس علوی	—	—	—
جہان غالب	قاضی عبدالودود	—	—	—
″ ″	کوثر چاندپوری	مکتبۂ کائنات (حامد برادرز۔ لاہور)	۱۹۶۶	۳۲۳
چراغ سخن	میرزا یاس عظیم آبادی لکھنوی	منشی نولکشور۔ لکھنؤ	۱۹۱۴	—
حکیم فرزانہ	شیخ محمد اکرام	فیروز سنز لمیٹڈ۔ لاہور	۱۹۵۷	۳۲۴
حل کلیات غالب	شوکت میرٹھی	مطبع شحنۂ ہند۔ میرٹھ	۱۸۹۹ء	۱۳۲
حل کلیات غالب	مولا بخش واصبت	″ ″ ″	۱۹۰۲ء	۱۴۶

کتاب	مصنف / مرتب	مطبع	سال	صفحات
حیاتِ غالب	علم الدین سالک / آغا بیدار بخت	دینِ محمدی پریس لاہور	—	[illegible]
" "	شیخ محمد اکرام	فیروز سنز لمیٹڈ۔ لاہور	۱۹۵۸	۴۴۶
خاقانیِ ہند	محمد رفیق خاور	عالمگیر الیکٹرک پریس۔ لاہور	۱۹۳۳	—
خطوطِ غالب (جلد اوّل)	—	ہستی پریس الٰہ آباد	۱۹۴۱ء	۴۰۷
" "	غلام رسول مہر	علمی پرنٹنگ پریس لاہور	۱۹۵۲	۶۵۶
" "	مہیش پرشاد	پکو آفسٹ پریس۔ دہلی	۱۹۶۱	۱۴۰
" "	سید توسّل حسین	—	—	—
" "	مالک رام	انجمن ترقی اردو ہند علی گڑھ	۱۹۶۲	۴۴۸
" "	غلام رسول مہر	مطبوعہ پاکستان ٹائمز پریس۔ لاہور	—	۴۳۶
" " (دوسرا ایڈیشن)	"	شیخ غلام علی اینڈ سنز۔ لاہور	۱۹۶۷	۶۵۶
خلاصہ مکاتیبِ غالب	—	کوآپریٹو پرنٹنگ پریس لاہور	—	۵۱۲
دافعِ ہذیان (مرزا غالب)	غالب	اکمل المطابع۔ دہلی	۱۸۶۴	۹۲
دبستانِ غالب	ناصر الدین ناصر	مکتبۂ الفتح۔ لاہور	۱۹۶۸	۴۳۲
درسِ غالب	ابراہیم حنیف	مظفر بکڈپو۔ لاہور	۱۹۲۸	۱۹۹
درفشِ کاویانی (فارسی)	غالب	اکمل المطابع۔ دہلی	۱۸۶۵	۱۵۲
دستنبو (" ")	"	مطبع مفید خلائق۔ آگرہ	۱۸۵۸	۸۰
" "	"	مطبع لٹریری سوسائٹی، لکھنؤ	۱۸۶۵	۴۱
دعائے صباح (مثنوی)	"	مطبع نولکشور، لکھنؤ	۱۸۷۸	۴۹
" "	"	نظامی پریس، بدایوں	۱۹۵۰	۱۱
دو چراغِ محفل (ڈراما)	ڈاکٹر رفیعہ سلطانہ	عثمانیہ یونیورسٹی، حیدرآباد	۱۹۶۸	۹۰
دیوانِ غالب (اردو)	غالب مرتبہ عنایت حسین	مطبع سید المطابع، دہلی	۱۸۴۱	۱۰۸
" " (فارسی)	"	مطبع دار السلام۔ دہلی	۱۸۴۵	۵۰۹
" " (اردو)	مؤلفہ عنایت حسین	" " "	۱۸۴۷	۹۸
" " "	—	مطبع احمدی شاہدرہ۔ دہلی	۱۸۶۱	۸۸
" " "	—	نظامی پریس کانپور	۱۸۶۱	۱۰۴
" " "	—	مطبع العلوم۔ دہلی	۱۸۶۴	۱۶۹
" " "	—	مطبع مفید الخلائق، آگرہ	۱۸۶۳	۱۴۹
" " "	—	مطبع نولکشور۔ لکھنؤ	۱۸۶۶	۱۰۳
" " "	—	میسور پریس۔ دہلی	۱۸۸۲	۷۲

دیوان غالب (اردو)	غالب	نولکشور پریس لکھنؤ	۱۸۸۳	۱۰۳
" "	"	مطبع چشمۂ فیض دہلی (باہتمام منشی جمانزان)	۱۸۸۶	۷۲
" "	"	نامی پریس۔ لکھنؤ	۱۸۸۶	۵۴
" "	"	نولکشور پریس، کانپور	۱۸۸۶	۱۰۳
" "	"	نامی پریس۔ لکھنؤ	۱۹۰۱	۷۲
" "	"	نولکشور پریس۔ لکھنؤ	۱۹۰۳	۱۰۴
" "	"	مفید عام پریس۔ لاہور	۱۹۰۵	۱۰۲
" "	"	" " "	۱۹۱۲	۱۰۴
" "	"	مطبع مجیدی کانپور	۱۹۱۴	۱۲۰
" "	"	نامی پریس۔ لکھنؤ	۱۹۱۴	۱۱۶
" "	"	نولکشور پریس "	۱۹۱۴	۱۰۴
" "	"	نظامی پریس۔ بدایوں	۱۹۱۵	۱۶۲
" "	"	گلزار محمدی سٹیم پریس۔ لاہور	۱۹۱۹	۳۵۲
" "	"	مفید عام پریس۔ لاہور	۱۹۱۹	۱۲۲
" "	نسخۂ حمیدیہ بہ مقدمہ عبدالرحمٰن بجنوری	مفید عام سٹیم پریس آگرہ	۱۹۲۱	۱۳۵ + ۲۴۲
" "	"	" " "	۱۹۲۱	۲۴ + ۲۴۲
" "	غالب	مطبع مجیدی کانپور	۱۹۲۲	۹۰
" "	"	فیروز سنز۔ لاہور	۱۹۲۳	۸۸
" "	"	نظامی پریس بدایوں	۱۹۲۳	۱۶۲
" "	"	نولکشور پریس، لکھنؤ	۱۹۲۵	۱۲۶
" "	"	ابوالعلائی سٹیم پریس۔ آگرہ	۱۹۲۵	۹۰
" "	"	مطبع مجیدی کانپور	۱۹۲۶	۹۰
" "	مرتبہ: ڈاکٹر ذاکر حسین	مطبع آفتاب۔ برلن	۱۹۲۷	۲۷۶
" "	مرقع چغتائی	جہانگیر بک کلب۔ لاہور	۱۹۲۸	۱۲۵
" "	غالب	اورینٹل آرٹ پریس لاہور	۱۹۲۸	-
" "	نقش چغتائی	—	۱۹۲۸	۲۵۱
" "	" نقش ثانی	جہانگیر بک کلب لاہور	۱۹۳۵	۱۲۵
" "	عکسی ایڈیشن	لیبل آرٹ پریس۔ دہلی	۱۹۳۶	۱۴۷
" "	طاہر ایڈیشن۔ آغا محمد طاہر نبیرۂ آزاد	آزاد بک ڈپو دہلی	۱۹۳۶	-

دیوان غالب (اردو)			تاج ایڈیشن	تاج کمپنی لمیٹڈ۔ لاہور	۱۹۳۸	۴۱۲
〃 〃		دوسرا ایڈیشن	تاج ایڈیشن	تاج کمپنی لمیٹڈ۔ لاہور	۱۹۳۸	۴۱۴
〃 〃			غالب	نولکشور پریس۔ لکھنو	۱۹۴۳	۱۹۰
〃 〃			〃	نیشنل پریس۔ الہ آباد	۱۹۴۶	۱۲۸
〃 〃			〃	کتب خانہ دین محمدی۔ بل روڈ۔ لاہور	۱۹۴۶	〃
〃 〃		دیوان مع شرح	〃	آتمارام اینڈ سنز دہلی	۱۹۵۰	۴۴۸
〃 〃			〃	نولکشور پریس۔ لکھنو	۱۹۴۷	۱۵۹
〃 〃			〃	منشی تیج کمار۔ لکھنو	۱۹۵۱	۱۵۹
〃 〃			〃	راجہ رام کمار پریس لکھنو	۱۹۵۲	۱۵۸
〃 〃		ردیف ی مع فرہنگ	〃	اردو گھر۔ لاہور	۱۹۵۲	۵۴
〃 〃			مرتبہ: شاہ فیاض عالم	سنگم کتاب گھر۔ دہلی	۱۹۵۴	۴۰
〃 〃			—	گوشہ ادب۔ لاہور	۱۹۵۵	۲۳۰
〃 〃			—	نیشنل پریس۔ الہ آباد	۱۹۵۵	۱۲۸
〃 〃			—	آزاد کتاب گھر۔ کلاں محل۔ دہلی	۱۹۵۷	۳۵۹
〃 〃			مرتبہ: امیر حسن نورانی	نولکشور پریس۔ لکھنو	۱۹۵۷	۱۵۸
〃 〃			۔	اسرار کریمی پریس الہ آباد	۱۹۵۸	۲۷۲
〃 〃			مرتبہ: امتیاز علی عرشی	انجمن ترقی اردو (ہند) علی گڑھ	۱۹۵۸	۱۱۸
〃 〃			〃 〃 (مع شرح)	〃 〃 〃 〃	۱۹۵۸	۷۳۲
〃 〃			—	یونین پریس۔ دہلی	۱۹۵۸	۲۳۷
〃 〃		(مصور عکسی)	—	مکتبہ شاہراہ۔ دہلی (جید پریس دہلی)	۱۹۵۸	-
〃 〃		(ہندی - اردو)	مرتبہ: سردار جعفری	ہندستانی بک ٹرسٹ دہلی	۱۹۵۸	۷۷
〃 〃		(〃 〃)	〃 〃 مع شرح و فرہنگ	〃 〃 〃	۱۹۵۸	۵۵۲
〃 〃		(اردو)	—	مطبوعہ تیج کمار پریس لکھنو	۱۹۶۰	۱۹۸
〃 〃			—	راجہ رام کمار پریس۔ لکھنو	۱۹۶۰	۱۵۸
〃 〃			—	نیشنل فائن پرنٹنگ پریس۔ حیدرآباد	۱۹۶۰	۱۹۰
〃 〃			—	مشورہ بک ڈپو دہلی	۱۹۶۰	۱۲۸
〃 〃			—	〃 〃 〃	۱۹۶۱	۱۴۴
〃 〃		(نقش چغتائی نقش ثانی)	—	آئن برادرز۔ لاہور	۱۹۶۲	۲۵۱
〃 〃			عکسی ایڈیشن بار دوم	آزاد بک ڈپو۔ دہلی	۱۹۶۲	۱۴۷

دیوان غالب (اردو)		–	کاروان بک ہاؤس۔ لاہور	۱۹۶۳	–
		نسخۂ حمیدیہ مرتبہ۔ انوار الحق	مفید عام سٹیم پریس آگرہ	–	۴۴۲
"	"	مصور حنیف رامے	نیا ادارہ۔ لاہور	۱۹۶۵	۳۲۰
"	"	طاہر ایڈیشن	آئینۂ ادب، لاہور	۱۹۶۴	۱۴۴
"	" مرقع غالب بمعہ شرح	–	لکشمی پرنٹنگ پریس دہلی	۱۹۶۶	۲۹۶
"	–	غالب	مطبع فاروقی۔ دہلی	–	۹۶
"	(ہندی)	"	بھارگو پرنٹنگ پریس۔ لکھنؤ	–	۱۴۰
"	[illegible]	"	پاپولر بک ایجنسی۔ امرتسر	–	۱۲۸
"	"	"	بمبئی پریس۔ آگرہ	–	۷۲
"	"	"	اسرار کریمی پریس آگرہ	–	۱۹۰
"	"	"	شیخ ظفر اینڈ سنز لاہور	–	۱۱۲
"	"	"	شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور (علمی پرنٹنگ پریس)	۱۹۶۷	۴۰۳
"	"	"	" " " "	–	۹۶
"	"	"	فرید اینڈ کو یونین پریس دہلی	–	۱۲۸
"	"	"	مطبع قیومی کانپور	–	۱۲۸
"	"	"	مرغوب ایجنسی پبلشرز۔ لاہور	–	۲۲۲
"	"	"	مطبع مجیدی۔ کانپور	–	۱۲۸
"	"	مرتبہ: قیوم نظامی	دار الادب۔ لاہور	۱۹۶۷	۲۸۸
"	"	غالب	شیخ برکت علی اینڈ سنز۔ لاہور	–	۱۹۰
"	"	"	تاج بک ڈپو۔ لاہور	–	۱۴۸
"	"	"	ستارہ پبلی کیشنز لاہور	۱۹۶۷	–
"	"	"	ایم فرمان علی اینڈ سنز لاہور	–	۱۲۸
"	"	"	مکتبہ میری لائبریری۔ لاہور	۱۹۶۸	–
"	"	مرتبہ: وشوا ناتھ	دہلی بک کمپنی دہلی	۱۹۶۸	۲۴۰
"	(ہندی) پاکٹ ایڈیشن	–	ہند پاکٹ بکس۔ دہلی	۱۹۶۸	۱۷۲
غالب	(بار اوّل)	مالک رام	مکتبہ جامعہ لمیٹڈ۔ نئی دہلی	۱۹۳۸	۱۰۳
"	بار دوم	"	" "	۱۹۵۲	۲۳۲
"	بار سوم	"	یونین پرنٹنگ پریس دہلی	۱۹۵۵	۲۸۴
"	بار چہارم	"	کوہ نور پرنٹنگ پریس دہلی	۱۹۶۴	۳۶۵

رباعیات غالب	امیر حسن نورانی	ادارہ فروغ اردو۔ لکھنو	۱۹۶۵
مقالات غالب	مرتبہ، عبدالرحمٰن شوق	وزیر ہند سٹیم پریس امرتسر	۱۹۱۴ء
،،	،،	دین محمدی پرنٹنگ پریس۔ لاہور	۱۹۲۷
مدح کلام غالب (معروف بہ تفسیر کلام غالب)	عزیز بیگ مرزا	نظامی پریس۔ بدایوں	۱۹۳۵ء
،، ،، ،، (دوسرا ایڈیشن)	،، ،،	،، ،،	۱۹۴۴ء
،،	سید محی الدین قادری زور	مکتبہ ابراہیمیہ مشین پریس حیدرآباد	۱۹۳۹ء
روح غالب	مولانا عبدالعلیم نامی [illegible]	تاج بک ڈپو۔ لاہور	—
مدح المطالب فی شرح دیوان غالب	شاداں بلگرامی	شیخ مبارک علی۔ لاہور	۱۹۲۶ء
روزمرہ محاورات غالب	پریم پال اشک	قصر اردو دہلی	۱۹۶۸
ساطع برہان	غالب	مطبع ہاشمی دہلی	۱۸۶۳
سب اچھا کہیں جسے	پروفیسر کرار حسین	—	—
سبد چین (فارسی)	غالب	مطبع محمدی دہلی	۱۸۶۴ء
،، ،، ،،	،،	مکتبہ جامعہ نئی دہلی	۱۹۳۸
سرگذشت غالب	سید محی الدین قادری زور	مکتبہ ابراہیمیہ مشین پریس حیدرآباد	۱۹۳۹
،،	مرزا محمد بشیر بصر تیموری	عزیزی پریس آگرہ	۱۹۴۲
،،	سید محی الدین قادری زور	ادارہ ادبیات اردو حیدرآباد	۱۹۵۰
،،	ناصر عابدی	الکتاب آرام باغ۔ کراچی	۱۹۶۵
،، ،، (فارسی)	رازی	ایم فیروز علی اینڈ سنز۔ لاہور	—
سوانح غالب	یوسف بخاری دہلوی	شیخ مبارک علی پبلشرز۔ لاہور	۱۹۳۲
،، ،،	،،	،، ،، ،، ،،	۱۹۶۸
سوالات عبدالکریم (قاطع برہان کے جواب میں)	غالب	اکمل المطابع۔ دہلی	۱۸۶۵
شرح اردو دیوان غالب	سید علی حیدر طباطبائی	انوار بک ڈپو۔ لکھنو (انوار المطابع)	۱۹۰۰
،، ،، ،،	،، ،،	مطبع مفید السلام۔ حیدرآباد	۱۹۰۱
شرح مع دیوان غالب	مولانا حسرت موہانی	اردو پریس علی گڑھ	۱۹۱۱
،، ،، ،،	،، ،،	الکتاب، کراچی	[illegible]
،،	مولانا سہا	الناظر پریس لکھنو	[illegible]
[illegible]	مولانا حسرت موہانی	اردو پریس علی گڑھ	[illegible]
شرح دیوان غالب	آغا محمد طاہر نبیرہ آزاد	دارالاشاعت پنجاب۔ اکبری [illegible]	[illegible]
شرح کلام غالب مع دیوان	عبدالباری آسی	اشاعت علوم پریس۔ لکھنو	—

کتاب	مصنف	ناشر	سنہ	صفحات
شرح کلام غالب مع دیوان (بار دوم)	عبدالباری آسی	صدیق بک ڈپو لکھنؤ	۱۹۳۱	۳۱۸
شرح دیوان غالب	سید غضنفر علی غضنفر	ایم قربان علی اینڈ سنز۔ لاہور	-	۳۶۸
شرح مع دیوان غالب	غالب	تاج کمپنی لمیٹڈ۔ لاہور	۱۹۴۸	۳۱۲
〃 〃 〃	〃	قریشی بک ہاؤس۔ لاہور	-	۱۴۸
شرح دیوان غالب (مزاحیہ)	غلام احمد فرقت	-	-	-
شرح کلام غالب	شوکت میرٹھی	-	-	-
شرح مع دیوان غالب	ڈاکٹر قاضی سعید الدین احمد	مسلم یونیورسٹی پریس علی گڑھ	۱۹۴۲	۴۸۵
〃 〃 〃	احسان دانش	فاروقی پریس۔ دہلی	-	۴۱۲
〃 〃 〃	عبدالرشید علوی	حق برادرز، لاہور	-	-
〃 〃 〃	لبھو رام جوش ملسیانی	مرکنٹائل پریس۔ دہلی	۱۹۴۹	۴۴۸
〃 〃 〃	〃 〃 〃	〃 〃 〃	۱۹۵۱	۴۴۸
شرح اردو دیوان غالب	سید علی حیدر طبا طبائی	انوار المطابع لکھنؤ	۱۹۵۴	۳۲۸
شرح مع دیوان غالب	لبھو رام جوش ملسیانی	آتما رام اینڈ سنز۔ دہلی	۱۹۵۷	۱۵۸
شرح دیوان غالب	پروفیسر یوسف سلیم چشتی	عشرت پبلشنگ ہاؤس۔ لاہور	۱۹۵۹	۹۵۲
شرح اردو دیوان غالب	سید علی حیدر طباطبائی	انوار المطابع لکھنؤ	۱۹۶۱	۳۶۸
شرح مع دیوان غالب	مولانا حسرت موہانی	اردو پریس، علی گڑھ	۱۹۶۵	۱۵۸
شرح دیوان غالب (اردو)	ستو مادھو راؤ سری نواس پگڑی	پاپولر بک ڈپو۔ بمبئی	۱۹۶۸	۲۷۴
صحیفۂ ادب	طارق	دارالتالیف ہند۔ لاہور	۱۹۳۵	-
عقدۂ مکانی (شرح) جلد اوّل		مطبوعہ نسیم پریس۔ لاہور	-	۳۶۲
〃 〃 جلد دوم	—	〃 〃 〃	-	۴۳۰
عود ہندی	غالب	مطبع مجتبائی۔ میرٹھ	۱۸۶۸	۱۸۸
〃	〃	مطبع نولکشور۔ لکھنؤ	۱۸۷۸	۱۸۲
〃	〃	مطبع نارائنی۔ دہلی	۱۸۶۹	۱۸۸
〃	〃	〃 〃 〃	۱۸۶۹	۱۸۸
〃	〃	مطبع نولکشور۔ کانپور	۱۸۸۷	۱۸۲
〃	〃	〃 〃 〃	۱۹۰۰	۱۸۲
〃	〃	مدرسۃ العلوم علی گڑھ	۱۹۱۰	۱۸۲
〃	〃	مطبع مفید عام آگرہ	۱۹۱۰	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۸۲

قادر نامہ	غالب	ہلالی سٹیم پریس۔ سادھوراڈہ	۱۹۰۷	۱۹
" "	"	مطبع قیومی کانپور	۱۹۲۲	۱۴
" "	"	ابوالعلائی الیکٹرک پریس دہلی	۱۹۲۶	۱۹
" "	"	فیروز سنز پرنٹنگ ورکس لاہور	۱۹۴۶	۸
" "	"	مطبع جان جہان دہلی	—	۸
" "	مرتبہ: تمکین سرمدی*	مکتبہ نیا راہی کراچی	۱۹۵۹	۴۴
قاطع برہان [1]	غالب	غالب کا قلمی نسخہ	—	۲۴۲
"	—	مطبع نولکشور لکھنو	۱۸۶۱	۹۸
"	"	اکمل المطابع دہلی	۱۸۸۱	۱۵۲
"	"	" "	۱۸۸۲	۱۵۳
"	مرتبہ: قاضی عبدالودود	یادگار غالب کمیٹی۔ نئی دہلی	۱۹۶۷	۲۹۰
قاطع القاطع	غالب	مطبع مصطفائی دہلی	۱۸۶۶	۲۶۸
قصہ غالب (فارسی)	غالب	اکمل المطابع دہلی	۱۸۷۱	—
کتابیات غالب۔	مس تفسیر النعیم قریشی	پنجاب یونیورسٹی لاہور	۱۹۶۴	۲۰۰
کاس الکریم (ترجمہ و شرح۔ دیوان فارسی)	خوشی محمد ناظر	کتب خانہ کلیمی۔ راولپنڈی	—	۲۳۹
کلام غالب (نسخہ قدوائی)	جلیل احمد قدوائی	ادارہ نگارش مطبوعات۔ کراچی	۱۹۶۰	۱۰۵
" " (اردو)	اصغر حسین نظیر لدھیانوی	کاروان پریس۔ لاہور	۱۹۶۳	۲۷۸
کلیات غالب (فارسی)	غلام رسول مہر	شیخ مبارک علی پبلشرز لاہور	۱۹۶۵	۶۶۸
" " اردو	غالب	شوکت المطابع میرٹھ	—	—
" " (فارسی نظم)	غالب	مطبع دارالسلام شاہجہان آباد	۱۸۴۵	۵۰۹
" " "	"	مطبع نولکشور لکھنو	۱۸۶۳	۵۹۲
" " (فارسی نثر)	"	" "	۱۸۶۸	۲۱۲
" " "	"	" "	۱۸۷۱	۴۱۷
" " (فارسی نظم)	"	" "	۱۸۷۲	۵۵۶
" " "	"	" کانپور	۱۸۷۵	۴۱۳
" " "	"	" لکھنو	۱۸۸۴	۴۱۷
" " "	"	" "	۱۸۸۸	۴۱۷
" " (فارسی نظم)	"	" "	۱۹۲۴	۵۲۴
" " "	"	" "	۱۹۲۵	۵۲۰

کتاب	مصنف / مرتب	ناشر	سال	صفحات
کلیات غالب (فارسی)	مالک رام	—	۱۹۳۸	—
" " "	مرتبہ مرتضیٰ حسین فاضل لکھنوی	مجلس ترقی ادب لاہور	۱۹۶۷ (جلد اول) ۵۱۲ + ۴۰۱	
" " فارسی مکمل کلام	" امیر حسین نورانی	نولکشور پریس ۔ لکھنؤ	۱۹۶۸	۷۲۲
کنز المطالب شرح دیوان غالب	مولانا عاشق گلاؤٹھوی	مکتبہ دین ادب ۔ لکھنؤ	۱۹۶۸	۴۹۳
کمانی میری، زبانی میری	مرتبہ حفیظ عباسی	اشاعت ادب دہلی	۱۹۶۸	۱۶۰
گل رعنا (قلمی نسخہ اردو فارسی کلام کا انتخاب)	غالب	—	۱۸۲۸	۹۸
لطائف غالب	عارف بٹالوی	ملک سراج دین اینڈ سنز لاہور	۱۹۶۲	۱۸۴
لطائف غیبی	غالب	اکمل المطابع دہلی	۱۸۶۴	۴۴
لطائف غالب	حکیم محمد حسین میرٹھی	نامی پریس میرٹھ	۱۹۰۴	—
" "	مسز ایم اے شاہ	مکتبہ 'پنجاب' لاہور	۱۹۳۶ء	—
لطائف غیبی	میاں دادخاں سیاح	اکمل المطابع ۔ دہلی	۱۸۶۴	۴۴
لطائف غالب	انتظام اللہ شہابی	حالی پبلشنگ ہاؤس دہلی	۱۹۴۷	—
لطائف غالب	فیاض نیازی	خان اکیڈمی لاہور	۱۹۶۶	۹۶
۔ ۔	ساجد صدیقی	مکتبہ دین ادب لکھنؤ	۱۹۶۸	۱۲۸
ماثر غالب	قاضی عبدالودود	علی گڑھ میگزین ۔ علی گڑھ	۱۹۴۸	۷۸
متفرقات غالب	سید مسعود حسن رضوی ادیب	ہندوستانی پریس ۔ رامپور	۱۹۴۷	۱۸۵
مثنوی ابر گہر (فارسی)	غالب	مطبع اکمل المطابع ۔ دہلی	۱۸۶۴	۴۲
مجموعہ نثر غالب	خلیل الرحمن داؤدی	مجلس ترقی ادب لاہور	۱۹۶۷	۴۲۱
محاسن خطوط غالب	پروفیسر غلام حسین ذوالفقار لاہور	—	۱۹۶۵	۲۲۰
محاسن کلام غالب	ڈاکٹر عبدالرحمن بجنوری	انجمن ترقی اردو علی گڑھ	۱۹۵۲	—
محاورات غالب	نریش کمار پرشاد	کتب خانہ انجمن ترقی اردو دہلی	۱۹۶۷	۹۲
محرق قاطع برہان	غالب	مطبع احمدی دہلی	۱۸۶۳	۹۲
مدیر برہان	۔	مطبع مظہر العجائب کلکتہ	۱۸۶۵	۴۷۵
مراۃ الغالب (شرح)	وحیدالدین بیخود دہلوی	آزاد بک ڈپو دہلی	۱۹۲۴ء	۳۴۵
۔ ۔ ۔	۔ ۔	تاج پریس کلکتہ	۱۹۳۶	۳۴۵
مرثیہ غالب	الطاف حسین حالی	دلی پرنٹنگ ورکس دہلی	۱۹۴۴	—
مرزا نوشہ	عشرت رحمانی	—	—	—
مرقع غالب (دیوان غالب)	پرتھوی چندر	مکتبہ جامعہ لمیٹڈ دہلی	۱۹۶۶	۲۹۶
۔ ۔	خیز بہوروی	—	—	—

مشکلات غالب	نیاز فتح پوری	نسیم بک ڈپو۔ لکھنؤ	۱۹۶۱	۱۶۸
" "	" "	ادارہ نگار پاکستان کراچی	۱۹۶۷	۱۶۰
مطالب الغالب	مولانا سہا	شیخ مبارک علی پبلشرز لاہور	۱۹۲۲	۴۰۰
" "	"	دین محمدی سٹیم پریس لاہور	۱۹۲۳	۲۹۹
" "	"	" " "	۱۹۲۵	۲۹۹
مطالب غالب	قاضی سعید الدین احمد	پبلشرز یونائیٹڈ لاہور	۱۹۵۲	۵۲۸
مطالعہ غالب	اثر لکھنوی	—	۱۹۵۷	۱۱۲
مقام غالب	سید مبارز الدین رفعت	سب رس کتاب گھر۔ حیدر آباد	۱۹۶۰	۱۵۸
" "	محمد موسیٰ خان کلیم	ادارہ نئی تحریریں پشاور	۱۹۶۵	۲۵۹
" "	عبدالصمد صارم	ادارہ علمیہ لاہور	۱۹۶۸	۲۶۲
مکاتیب غالب	امتیاز علی عرشی	کتاب خانہ رامپور	۱۹۳۷	۲۰۵
" "	احسن مارہروی	علی گڑھ بک کمپنی علی گڑھ	—	۲۳۸
" "	غالب	مطبع قیمیہ بمبئی	۱۹۳۷	۱۸۳
مکاتیب غالب	غالب	مطبع سرکاری ریاست رامپور	۱۹۴۳	۲۲۹
"	"	" "	۱۹۴۳	۲۰۵
"	"	" "	۱۹۴۵	۲۰۵
"	"	" "	۱۹۴۶	۲۵۴
"	"	" "	۱۹۴۷	۲۵۴
"	"	" "	۱۹۴۹	۲۵۴
مہر نیمروز (اردو)	مترجم شادان بلگرامی	فخر المطابع دہلی	۱۸۵۵	۱۱۶
(فارسی)	غالب	" "	۱۸۵۵	۱۱۳
" "	"	" "	—	۱۱۸
" "	"	مطبع نولکشور لکھنؤ	۱۹۱۵	۱۹۳
"	"	روڑی پرنٹنگ پریس لاہور	۱۹۲۵	۱۳۲
میخانۂ آرزو سرانجام (کلیات نظم و نثر فارسی)	"	—	۱۹۳۵	—
نادرات غالب	آفاق حسین آفاق	ادارہ نادرات کراچی	۱۹۴۹	۱۹۰
نادر خطوط غالب	سید محمد اسماعیل رسا گیاوی	کاشانۂ ادب لکھنؤ	۱۹۳۹	۹۲
نامہ غالب	غالب	مطبع محمدی دہلی	۱۸۶۵	۱۲
نشاط غالب	وجاہت علی سندیلوی لکھنؤ	—	۱۹۶۲	۲۸۸

کتاب	مصنف / مرتب	ناشر	سنہ	صفحات
نقدِ غالب	ڈاکٹر مختارالدین احمد	انجمن ترقی اُردو ہند علی گڑھ	۱۹۵۹	۵۴۷
نکاتِ واقعات (اسعد)	محمد سعادت علی خاں	مکتبہ سراجی۔ دہلی	۱۸۹۷	۲۰
نکاتِ واقعات (غالب)	تعارف اکبر علی خاں	۔	۱۹۶۲	۵۸
" "	مرتبہ: جموں اینڈ کشمیر اکیڈمی آف آرٹس کلچر اینڈ لنگویجز سری نگر		۱۹۶۲	۵۸
نگارشاتِ غالب	عبدالرزاق جمالی	تاج بک ڈپو۔ لاہور	۱۹۵۲	۔
نوائے سروش (مکمل دیوان مع شرح)	غلام رسول مہر	شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور	۱۹۶۷	۱۰۹۹
یادگارِ غالب	الطاف حسین حالی	شیخ مبارک علی پبلشرز لاہور	۱۸۹۷	۱۶۹
"	" "	نامی پریس کانپور	۱۹۱۵	۴۴۰
"	" "	شیخ جان محمد اللہ بخش پبلشرز لاہور	۱۹۳۰	۲۱۲
"	" "	حاجی قربان علی اینڈ سنز لاہور	۱۹۳۱	۲۰۰
"	" "	عالمگیر الیکٹرک پریس۔ لاہور	۱۹۳۲	۱۶۹
"	" "	مشاقی پریس الہ آباد	۱۹۴۶	۱۹۸
"	" "	" " "	۱۹۵۸	۴۱۰
"	" "	مطبع فیض عام علی گڑھ	۱۹۵۸	۳۹۲
یادگارِ غالب	مولانا الطاف حسین حالی	مطبع مسلم یونیورسٹی علی گڑھ	۔	۳۹۰
"	"	عشرت پبلشنگ ہاؤس لاہور	۔	۲۰۰
" (مقدمہ سید ابوالخیر کشفی)	"	اردو اکیڈمی سندھ کراچی	۱۹۶۲	۴۹۴
" (مقدمہ خلیل الرحمٰن داؤدی)	"	مجلس ترقی ادب لاہور	۱۹۶۳	۵۹۷
یوسف ہندی قید فرہنگ میں	محسن بن شتیہ	دکن لا رپورٹ مشین پریس حیدرآباد	۱۹۴۲	۸۰

شروع شروع میں میرا اور سید قاسم محمود کا خیال تھا کہ غالب کی صد سالہ برسی پر جو کتابیں غالب پر لکھی گئیں یا غالب کی کتابوں کے جو جدید ایڈیشن شائع ہوئے ان کی تعداد کچھ زیادہ نہیں ہوگی اور آسانی کے ساتھ ان کی فہرست بن سکتی ہے لیکن جس وقت سید صاحب کے فرمانے پر میں کام کرنے کے لیے تیار ہوا تو معلوم ہوا کہ کام ہرگز اتنا آسان اور سہل نہیں جتنا دونوں نے ابتدا میں سمجھا تھا۔ اگر مجھے کام کے اس قدر زیادہ پھیل جانے کا ذرا سا بھی خدشہ ہوتا تو میں اپنی سخت عدیم الفرصتی کے باعث ہرگز سید صاحب سے اس کی حامی نہ بھرتا اور بھاری پتھر کو چوم کر چھوڑ دیتا مگر چونکہ وعدہ کر چکا تھا اس لیے وہ تمام دقتیں اور تکلیفیں برداشت کرنی پڑیں جو اس مضمون کی تدوین میں پیش آئیں۔ اس قسم کے مضامین میں ایک بڑی پریشانی یہ ہوتی ہے کہ اگر ایک چیز شمال میں ملتی ہے تو دوسری جنوب میں۔ ایک حوالہ اگر مشرق میں دستیاب ہوتا ہے تو دوسرا مغرب میں۔ میرے لیے یہ کام اس وقت اور بھی زیادہ دشوار ہو گیا جب سید صاحب نے کہا کہ ان سب کتابوں کی تفصیلات مہیا کرو جو پاکستان اور ہندوستان دونوں ملکوں میں اس موقع پر شائع ہوئیں۔ اگر صرف ایک ہی ملک کی بات ہوتی تو کام نسبتاً آسان اور جلد ہو جاتا۔ مگر دونوں ملکوں کی تفصیلات مہیا کرنا جبکہ باہم ڈاک کی ترسیل بند ہے، نہ کوئی کتاب ڈاک خانہ کے ذریعہ آسکتی ہے نہ جا سکتی ہے۔ بظاہر بہت ہی دشوار کام تھا تاہم جس طرح بھی بنا میں نے اس مشکل کو آسان بنانے کی کوشش کی ہے۔ اور غالب صدی کے دوران میں جس قدر کتابیں ہندوستان میں شائع ہوئیں — ان کی تفصیلات معلوم کرنے کی انتہائی سعی کی ہے۔ اس سلسلہ میں جو امکانی تگ و دو میں کر سکتا تھا۔ اُس کے نتائج آج آپ کے سامنے پیش کر رہا ہوں۔ بیشک یہ حقیقت ہے کہ کوئی انسانی کام کبھی بالکل مکمل نہیں ہو سکتا۔ لیکن یہ بھی واقعہ ہے کہ میں نے اس موضوع کے متعلق معلومات بہم پہنچانے میں وقت کی سخت تنگی کے باوجود تلاش کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں۔ اس کے بعد بھی فراہمی معلومات میں جو کسر رہ گئی ہو اس سے ناظرین کرام مطلع فرمائیں تاکہ اس جدید فراہم شدہ مواد کو بعد میں بطور ضمیمہ شائع کیا جا سکے۔

سخت احسان فراموشی ہوگی اگر میں اس موقع پر ان بزرگوں، ادیبوں اور دوستوں کا نہایت تہ دل سے شکریہ ادا نہ کروں جنھوں نے مہربانی فرما کر نہایت خلوص قلب کے ساتھ اس مضمون کی تیاری میں مجھ جیسے ناکارہ انسان کی اعانت فرمائی۔ اگر یہ حضرات کتابوں کے عطیات، اطلاعات کی فراہمی اور اپنے مفید مشوروں سے میری امداد نہ فرماتے تو ناممکن تھا کہ میں اس مضمون کو مرتب کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو خلوص نیکی اور ہمدردی کی جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

اس ضمن میں سب سے زیادہ میں جن صاحب کا شکرگزار ہوں، وہ ہیں جناب ڈاکٹر محمد باقر صاحب پرنسپل اورنٹیل کالج جنھوں نے ڈھائی سو روپے کی قیمت کی کتابوں کا سٹ مجھے اس کام کے لیے مرحمت فرمایا۔

محترمی جناب سید امتیاز علی تاج — ناظم مجلس ترقی ادب بھی میرے نہایت درجہ شکریہ کے مستحق ہیں جنھوں نے از راہ نوازش وہ تمام کتابیں مجھے عنایت فرمائیں جو مجلس نے غالب پر شائع کی ہیں۔

میرے نہایت ہی مخلص اور فاضل دوست سید معین الدین احمد صاحب جڑانوالہ میں انسپکٹر سنٹرل ایکسائز ہیں وہ اگرچہ معمولی قصبے میں رہتے ہیں اور ان کی ملازمت بھی قطعاً غیر شاعرانہ ہے مگر وہ ایسا اعلیٰ اور پاکیزہ ادبی ذوق رکھتے ہیں کہ بڑے بڑے پروفیسر اور ایم اے، پی ایچ ڈی ڈاکٹر بھی علمی واقفیت اور ادبی معلومات میں ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ غالب کے متعلق جو نظیر ذخیرہ کتب اُن کے پاس ہے وہ دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ غالبیات کے علاوہ بھی جو خالص ادبی کتابیں انھوں نے فراہم کی ہیں۔ وہ بلا مبالغہ ایک بیش بہا علمی خزانہ ہیں۔ جب میں اس ضرورت کے لیے سید صاحب کے پاس جڑانوالہ گیا تو وہ میرے ساتھ انتہائی خاطر مدارات سے پیش آئے اور نہایت خندہ پیشانی کے ساتھ غالب کے متعلق کتابوں کا میرے سامنے ڈھیر لگا دیا۔ جسے دیکھ کر میں حیران ہو گیا۔ اور الحمدللہ کہ اس سے پورا فائدہ اٹھایا۔

پاکستان کی طرح ہندوستان میں بھی مجھے اس کام میں تین ہی آدمیوں سے خاص طور پر مدد ملی۔ ایک غالبیات کے امام مالک رام، دوسرے غالب اکیڈمی کے صدر حکیم عبدالحمید، تیسرے رسالہ سب رس کے معتمد پروفیسر محمد اکبرالدین صدیقی۔ اگر یہ صاحبان میری نہایت بھرپور اعانت نہ فرماتے تو میرے مضمون میں اس موضوع کے متعلق ہندوستانی کتب کی تعداد نہ ہونے کے برابر ہوتی۔ مالک رام صاحب نے مجھے کتابیں بھی ارسال فرمائیں اور موضوع کے متعلق بیش قرار معلومات بھی مجھے برابر بھیجتے رہے۔ ان کے احسان کا میں کسی طرح بھی شکریہ ادا نہیں کر سکتا۔

متذکرہ بالا حضرات کے علاوہ مندرجہ ذیل اصحاب اور احباب نے بھی اس موضوع کے متعلق کتابوں اور اطلاعات سے میری مدد فرمائی جن کے لیے میں اُن سب کا نہایت ممنون ہوں :۔

محمد طفیل صاحب ایڈیٹر نقوش۔ سید قاسم محمود صاحب، چودھری محمد حنیف شاہد ایم اے۔ لائبریرین شعبہ السنہ شرقیہ پنجاب پبلک لائبریری، چودھری بشیر احمد ڈائرکٹر مکتبہ میری لائبریری۔ نیاز احمد صاحب مہتمم سنگ میل پبلیکیشنز۔ حاجی سید اشرف صبوحی صاحب دہلوی مہتمم شام ہمدرد۔ مولوی محمد عبداللہ قریشی بی اے مدیر ادبی دنیا۔ ناصرالدین احمد ناصر صاحب مؤلف دبستان غالب۔ قریشی احمد حسین صاحب احمد قلعہ داری ایم اے پروفیسر زمینداری کالج گجرات

میں ذہین نقوی صاحب انچارج غالب اکیڈمی دہلی کا بے حد شکرگزار ہوں کہ آپ نے کسی سابقہ تعارف کے بغیر اس سلسلے میں مجھے فل سکیپ کے ۱۷ صفحے لکھ کر بھیجے جس کی بنیاد پر میں ہندوستان میں غالب پر شائع شدہ کتب کی تفاصیل بیان کر سکا۔ ورنہ حقیقت یہ ہے کہ صرف دو تین کتابوں کے سوا میں کسی کتاب کی نشان دہی نہ کر سکتا۔

باقی رہا پاکستان تو اس کے متعلق اگر قومی کتاب مرکز پاکستان کے چودھری عبدالستار نہایت خلوص اور مستعدی کے ساتھ میری بھرپور مدد نہ فرماتے تو مجھ جیسے ناکارہ انسان کے لیے اس مضمون کا تیار کرنا بہت مشکل ہو جاتا۔ اللہ تعالیٰ انھیں جزائے خیر دے۔

میں نے اس مضمون کی ترتیب حروف تہجی کے لحاظ سے رکھی ہے تاکہ آسانی کے ساتھ ہر کتاب کا نام فوراً نکل سکے۔

جن صاحبان ذوق کو ایسی کتابوں کے نام معلوم ہوں جو اس مضمون میں نہیں ہیں۔ وہ براہ کرم حسب ذیل پتا پر ایسی کتابوں کی تفصیلات مجھے بھیج دیں تاکہ وہ آئندہ بطور ضمیمہ شائع ہو سکیں

محمد اسماعیل پانی پتی

۱۰۱۔ رام گلی - لاہور

آیاتِ غالب

بہاولپور میں غالب کی وفات کی صد سالہ برسی کا جشن بجائے ۱۵ فروری ۱۹۶۹ء کے ۱۷ جنوری ۱۹۶۹ء کو منایا گیا۔ اس موقع پر یہ عجیب کتاب شائع کی گئی جسے بریگیڈیئر سید نذیر علی شاہ نے مرتب کیا اور ادارہ حلیمہ سعدیہ عرفانیہ بہاولپور نے شائع کیا۔ سائز ۱۸ × ۲۲ / ۸ ہے اور ضخامت ۱۱۲ صفحات ہے۔ یہ کتاب روحِ غالب کے حضور میں مرتب کا ایک ذہنی خراجِ عقیدت ہے جسے غالب کی صد سالہ برسی کے موقع پر ان کے چند اُردو فارسی اشعار کی "سپاہیانہ شرح" کی شکل میں پیش کیا گیا ہے۔

اس کتاب پر تبصرہ کرتا ہوا "رسالہ ہمدرد صحت" کا تقریظ نگار لکھتا ہے: "اس کتاب کا عمیق مطالعہ ہمیں مرتب کے اندازِ نگارش، ان کے تجربے ان کے عسکری، سیاسی اور ملی شعور کے امتزاج کی رنگا رنگ کیفیتوں سے روشناس کرتا ہے۔ غالب کو اس کے پرستاروں نے مختلف پیمانوں سے ناپا ہے مگر آیاتِ غالب کا پیمانہ ان سب سے علیحدہ ہے اس میں طنز بھی ہے اور مزاح بھی۔ سیاست بھی ہے اور عسکریت بھی۔ زندگی بھی ہے اور زندہ دلی بھی۔" (ہمدرد صحت۔ اپریل ۱۹۶۹ء)

کتاب نے آخر میں غالب کے چند فارسی اشعار کا مفہوم عالمی سیاست کی زبان میں بیان کیا گیا ہے اور کتاب کے آخر میں ایک نفسیاتی درس بچوں کے لیے اور چند تاریخی حوالے درج کیے گئے ہیں۔

اس کتاب کی دلچسپی کا سب سے نمایاں پہلو یہ ہے کہ اس میں مرتب کی جو تصویر دی گئی ہے وہ بہت زیادہ غالب سے ملتی جلتی ہے۔

اُردوئے معلّیٰ

یہ مرزا غالب کے اُردو مکتوبات کی بہت مشہور و معروف کتاب ہے جو غالب کی زندگی میں چھپنی شروع ہوئی اور غالب کی وفات کے ۲۰ دن بعد ختم ہوئی۔ افسوس ہے کہ غالب اسے مکمل چھپا ہوا نہ دیکھ سکے۔ اس کتاب کا حصہ دوم ۱۸۹۹ء میں چھپا اور جب سے اب تک بیسیوں مرتبہ یہ کتاب چھپ چکی ہے۔ غالب صدی کے موقع پر مجلس ترقی ادب لاہور کے لیے اس کتاب کا نیا ایڈیشن بہت سے اضافوں کے ساتھ مولانا مرتضیٰ حسین فاضل نے مرتب کیا۔ ۴۸ صفحات کا اس پر مقدمہ لکھا۔ ایک ایک خط کو مختلف ایڈیشنوں سے مقابلہ کر کے صحیح کتابت کیا۔ اور اختلافات کو حاشی میں درج کر دیا جن اصحاب کے نام خطوط تھے یا ان خطوط میں جن جن حضرات کے نام آئے سب پر مختصر نوٹ تحریر فرمائے۔ غرض ساری کتاب کو عمدہ سے عمدہ اور بہتر سے بہتر حالت میں پیش کرنے کی کوشش کی۔ یہ کتاب تین مبسوط جلدوں میں مجلس نے شائع کی ہے۔ ٹائپ بہت خوبصورت ہے۔ کاغذ بہت عمدہ ہے۔ اور قیمت فی حصہ ۹ روپے ہے۔ اس کتاب کے جتنے ایڈیشن اس وقت تک چھپے ہیں میرے خیال میں زیرِ نظر ایڈیشن سب سے بہتر ہے۔ مگر میں فاضل مرتب کے اس بیان سے متفق نہیں کہ "اردوئے معلیٰ کا حصہ دوم ۱۸۹۹ء مولانا حالی کا مرتبہ نہیں" اس امر کے داخلی اور خارجی پختہ دلائل موجود ہیں کہ حصہ دوم اردوئے معلیٰ یقیناً مولانا حالی کا ترتیب دیا ہوا اور فراہم کیا ہوا ہے مگر یہ موقع اس بحث کا نہیں ہے۔

ارمغانِ غالب

غالب صدی کی تقریبات منانے کے لئے حیدر آباد دکن میں ایک کمیٹی کا قیام عمل میں آیا تھا جس کا نام "غالب صدی تقریبات کمیٹی" تھا۔ اس مرتبہ پریس کمیٹی کی طرف سے یہ کتاب مارچ ۱۹۶۹ء میں شائع کی گئی تھی۔ اس میں کمیٹی کے اجلاس خاص منعقدہ یکم مارچ ۱۹۶۹ء کا پروگرام اور بعض وہ مضامین جو اجلاس میں پڑھے گئے درج کئے گئے ہیں۔ آخر کتاب میں ان بعض اصحاب کے سوانحی خاکے بھی ہیں جو اجلاس میں شامل ہوتے۔ غالب کی اور غالب کے قدر دانوں کی تصاویر بھی ہیں۔ اور غالب میموریل بلڈنگ کا فوٹو بھی ہے۔ غالب کے اس مجموعۂ کلام کے پہلے صفحہ کا عکس بھی شامل کتاب ہے جو ۱۸۵۷ء میں غالب نے نواب رام پور کو بھیجا تھا۔ لکھائی چھپائی خراب کاغذ اچھا۔ سائز ۲۰ × ۳۰ / ۸ صفحات ۴۰

ارمغانِ غالب

یہ کتاب غالب کی صد سالہ برسی کے موقع پر حیدر آباد دکن میں شائع ہوئی اور عابد علی خاں معتمد غالب تقاریب کمیٹی حیدر آباد دکن نے اسے ایک جلسہ میں پیش کیا اور تمام حاضرین کو مفت تقسیم کیا۔ یہ جلسہ یکم مارچ ۱۹۶۹ء کو حیدر آباد دکن میں ہوا تھا۔

اشاریہ غالب

یہ غالب کی اور غالب کے متعلق تصانیف کا ایک مفصل اشاریہ ہے جو ۱۳ سال کی محنت تلاش اور کاوش کے بعد سید معین الرحمٰن صاحب نے

مرتب کیا ہے۔ اور غالب صدی کے موقع پر مجلس یادگار غالب کے لیے پنجاب یونیورسٹی نے فروری ۱۹۶۹ء میں چھاپ کر شائع کر دیا ہے۔ کتاب چار مستقل عنوانات اور ایک ضمیمہ پر مشتمل ہے۔ آخر میں ساری کتاب کا مفصل انڈکس بھی بڑی محنت سے تیار کر کے کتاب میں لگا دیا گیا ہے۔ غالب پر کام کرنے والوں کے لیے یہ کتاب ایک عمدہ رہبر اور بہترین رہنما کا کام دے گی۔ پاکستان اور ہندوستان دونوں میں اس موضوع پر کتابیں لکھی گئی ہیں۔ مگر اب تک کوئی اشاریہ کلام غالب کا اس سے زیادہ ضخیم شائع نہیں ہوا۔ چھپائی ٹائپ کی۔ کاغذ اچھا۔ سائز ۱۸/۸ × ۲۲ صفحات ۴۹۰۔ یہ پنجاب یونیورسٹی کی پندرھویں کتاب ہے جو غالب کے متعلق شائع ہوئی ہے۔

اصہارُ الغالب

مرزا غالب کی سسرال لوہارو خاندان میں تھی۔ غالب کے کلام میں جہاں جہاں اس خاندان کے افراد کے نام آئے ہیں۔ ان کے حالات اس کتاب میں تفصیل کے ساتھ بیان کیے گئے ہیں اور چونکہ کتاب کے مصنف صاحبزادہ ناصر الدین احمد خاں عرف خسرو مرزا نواب علاؤ الدین احمد خاں علائی کے پوتے ہیں۔ اس لیے یہ حالات زیادہ معتبر اور زیادہ مستند ہیں۔ کتاب کے صفحات ۸۰ ہیں اور قیمت دو روپے ہے اور فروری ۱۹۶۹ء میں شائع کی گئی ہے۔ ملنے کا پتا۔ کتابستان گلی قاسم جان۔ دہلی ہے۔

اطرافِ غالب

یہ غالب کی نثر اور اس کی فارسی و اردو شاعری پر، تنقیدی مضامین کا مجموعہ ہے جنھیں ڈاکٹر سید عبداللہ نے لکھا ہے اور گلوب پبلشرز انارکلی لاہور نے نفاست کے ساتھ غالب کی صد سالہ برسی کے موقع پر شائع کیا ہے۔ کاغذ اچھا ہے۔ کتاب مجلد ہے صفحات ۲۲۰ ہیں اور قیمت دس روپے ہے۔

افاداتِ غالب

یہ کتاب غالب کے مصنفہ تین رسائل لطائف غیبی (۱۸۶۵ء) سوالات عبدالکریم (۱۸۶۵ء) اور تیغ تیز (۱۸۶۷ء) کا مجموعہ ہے۔ جو اردو میں لکھے گئے ہیں۔ اب یہ تینوں رسائل بہ تصحیح و تحقیق فاضل محقق سید وزیر الحسن عابدی مجلس یادگار غالب کے لیے غالب صدی کے موقع پر پنجاب یونیورسٹی لاہور نے نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ چھاپ کر شائع کر دیے ہیں۔ فاضل مرتب نے ہر رسالہ کے متعلق ابتدا میں نہایت محققانہ مضامین لکھے ہیں اور ایڈیٹنگ کا حق ادا کر دیا ہے۔ یہ کتاب اس سلسلہ کی بارھویں کڑی ہے۔ چھپائی ٹائپ کی کاغذ عمدہ۔ تقطیع ۱۸/۸ × ۲۲ ہے۔ کتاب اگست ۱۹۶۹ء میں شائع ہوئی ہے۔ شروع میں فاضل مرتب کا دیباچہ ہے جو ۳۵ صفحات پر مشتمل ہے۔ لطائف غیبی کے صفحات ۱۴۱ ہیں۔ سوالات عبدالکریم کے ۱۷، اور تیغ تیز کے ۱۳۲۔

انتخاب از تحقیقات آسی

مولانا آسی لکھنوی نے دیوان غالب کی ایک شرح لکھی ہے۔ انھوں نے اس شرح میں غالب کا ایسا کلام بھی شائع کیا ہے جو دیوان غالب کے دیگر نسخوں میں نہیں ملتا۔ مولانا آسی کا بیان ہے کہ انھوں نے یہ کلام کسی قلمی بیاض سے نقل کیا تھا ادارہ شبستان ”غالب نمبر (دوسرے ایڈیشن) نے اس نئی چیز یا نئی دریافت کو بھی کتابی شکل میں شائع کر دیا ہے۔ صفحات ۸ ہیں۔

انتخابِ غالب

یہ کتاب شعبہ اردو دہلی یونیورسٹی کی طرف سے غالب کی صد سالہ برسی کے موقع پر شائع ہوئی جو غالب کی نظم اور اس کی نثر کا ایک جامع انتخاب ہے۔

انتخابِ غالب

یہ غالب کے اردو کلام کا ایک جامع انتخاب ہے جو مشرف انصاری صاحب نے بڑی قابلیت سے کیا ہے اور پہلی بار فروری ۱۹۶۹ء میں غالب صدی کے موقع پر اس کو نسل میل پبلی کیشنز (چوک اردو بازار۔ لاہور) نے چھاپ کر شائع کیا ہے۔ شروع میں مشرف انصاری نے جو مقدمہ لکھا ہے وہ بہت ہی دلچسپ اور پڑھنے کے قابل ہے۔ سائز ۱۶/۳۴ × ۲۰ صفحات ۹۶ قیمت پونے دو روپے۔

انتخابِ غالب

یہ غالب کے منتخب اردو اشعار کا چھوٹا سا مجموعہ ہے جو سید اختر عباس نے مرتب کیا ہے اور مکتبہ میری لائبریری لاہور نے بہت نفاست کے ساتھ جیبی تقطیع پر شائع کیا ہے۔ شروع میں غالب کی مختصر سوانح حیات اور بعد میں انتخاب کلام — چھپائی لکھائی اور کاغذ سب عمدہ۔ قیمت پچاس پیسے۔ صفحات ۳۲۔

انتخابِ کلامِ غالب

غیر ملکوں میں ہندوستانی سفارت خانوں میں رکھنے اور دکھلانے کے لیے دہلی یونیورسٹی کے شعبہ اردو نے غالب کی صد سالہ برسی کے موقع پر یہ کتاب شائع کی جو بہت ہی خوبصورت اور نہایت دیدہ زیب ہے۔

انتخاب نسخۂ حمیدیہ

دیوانِ غالب کے مشہور ایڈیشن "نسخۂ حمیدیہ" کا یہ انتخاب کارکنان مکتبہ شبستان دہلی نے مرتب کیا ہے۔ اور شبستان غالب نمبر (دوسرے ایڈیشن) کے ساتھ شائع کیا ہے۔ اس کے صفحات ۲۶ ہیں۔

"اِسٹرنل فلیم"

غالب کے متعلق غالب صدی کے موقع پر یہ انگریزی کتاب کے این سود نے لکھی ہے۔ اس کا ترجمہ "ہمیشہ زندہ رہنے والا محبوب" جس کی شہرت اور مقبولیت میں کبھی کمی نہ آئے۔ واقعی بات یہ ہے کہ کتاب کا نام نہایت موزوں ہے اور غالب پر پورے طور سے چسپاں ہو جاتا ہے۔ یہ کتاب غالب کی سوانح حیات اور اس کی شاعری کا ایک تنقیدی جائزہ ہے اور خوب ہے۔ مگر ۱۲۶ صفحے کی کتاب کی قیمت پندرہ روپے بہت زیادہ ہے۔ اسٹرلنگ پبلشرز، [illegible] گیٹ دہلی نے اسے شائع کیا ہے۔

باغِ دو در

غالب کی یہ سب سے آخری کتاب ہے جو غالب نے اپنے مرنے سے دو سال پہلے ۱۸۶۷ء میں مرتب کی تھی اور جس کی کتابت غالب کی زندگی میں شروع ہو کر ان کے انتقال کے بعد، ۲ جولائی ۱۸۷۰ء کو ختم ہوئی۔ یہ غالب کی فارسی نظم و نثر کا مجموعہ ہے۔ نظم میں ۵۴ قطعات، ایک ایک ترکیب بند و ترجیع بند۔ دو مثنویاں، ۹ قصائد، ۱۱ غزلیں، ۱۹ فردات، ۲۰ رباعیاں اور ایک تخمیس شامل ہے۔ اور نثر میں ۳ دیباچے اور ۴ تقریظیں اور مختلف اصحاب کے نام ۶۰ خط ہیں۔ یہ کتاب قلمی حالت میں تھی اور اب تک نہیں چھپی تھی۔ ڈاکٹر سید وزیر الحسن عابدی ریڈر شعبہ فارسی پنجاب یونیورسٹی نے نہایت محنت اور دیانت کے ساتھ اسے مرتب کیا، اس کا ترجمہ کیا، کتاب پر نہایت مفید حواشی لکھے۔ اشاریہ بنایا اور بڑی عمدگی و خوبی سے اس کو شائع کیا۔ سب سے پہلی مرتبہ ۱۹۶۰ء میں سید صاحب نے اس کا منظوم حصہ اورینٹل کالج میگزین لاہور میں شائع کرایا۔ نثر کا حصہ ۱۹۶۱ء میں شائع ہوا۔ بعد میں اس کی اشاعت روک دی گئی اور اب نظم و نثر کے دونوں حصے مع تعلیقات و ترجمہ اور حواشی علیحدہ کتابی شکل میں شائع ہوئے ہیں۔ کتاب کے ناشر ڈاکٹر محمد باقر صاحب پرنسپل اورینٹل کالج لاہور ہیں۔ اور کتاب ٹائپ میں چھپی ہے۔ سال طباعت ۱۹۷۰ء، تقطیع ۸/۲۰ × ۲۶ ہے۔ کاغذ عمدہ لگایا گیا ہے۔ اس کتاب کو پڑھ کر غالب کی زندگی کے بہت سے شعبے بے نقاب ہوتے ہیں۔ یہ کتاب ابھی تک منظرِ عام پر نہیں آئی۔ اس کے متعلق ہماری اطلاعات پرائیویٹ ہیں۔ اورینٹل کالج کے جشن صد سالہ کی تقریب کے بعد اس کی عام اشاعت ہوگی (انشاء اللہ)

بزمِ غالب

یہ کتاب عبدالرؤف عروج نے لکھی ہے اور ادارہ یادگار غالب کراچی نے غالب صدی کے موقع پر شائع کی ہے۔ اس میں غالب سے تعلق رکھنے والے دو سو سے زیادہ اشخاص کا تذکرہ ہے۔ چھپائی [illegible] کی ہے۔ کاغذ سفید ہے۔ صفحات ۲۲۴ ہیں۔ سائز ۸/۱۴ × ۲۲ اور قیمت انیس روپے ہے۔

بزمِ غالب

ایک صاحب ایس۔ مہدی (علیگ) الٰہ آباد کے رہنے والے مشرقی افریقہ کے علاقہ کینیا میں چلے گئے اور وہیں تجارت کرتے ہیں۔ مگر غالب سے محبت ہندوستان سے اپنے ساتھ لے گئے۔ اب غالب کے موقع پر انہیں بھی جوش آیا اور "بزمِ غالب" کے نام سے ۴۲ صفحات کا ایک کتابچہ غالب کی یادگار میں نذرِ عقیدت کے طور پر پیش کر کے مفت تقسیم کیا۔ اس میں غالب کی مدح میں پانچ بند کا ایک مسدس ہے۔ غالب کے بعض اشعار کی تضمین ہے اور غالب کی زمین میں مصنف کی اپنی غزلیں ہیں۔ کاغذ، کتابت اور طباعت عمدہ ہے۔

پنج آہنگ

اپنی مختلف فارسی نگارشات اور خطوط کا یہ ملا جلا مجموعہ غالب نے ۱۸۴۵ء میں مرتب کیا تھا جس میں پانچ قسم کی چیزیں الگ الگ جمع کی تھیں اور اسی لیے اس کا نام پنج آہنگ رکھا تھا۔ اس کتاب کے کئی ایڈیشن اس وقت تک مختلف اوقات میں مختلف شہروں سے شائع ہو چکے ہیں اور کچھ قلمی نسخے پاک و ہند کی لائبریریوں میں محفوظ ہیں۔ ان نسخوں کو سامنے رکھ کر غالبیات کے مشہور ماہر جناب پروفیسر وزیر الحسن عابدی نے مجلس یادگار غالب کے لیے یہ نیا ایڈیشن بہت محنت اور توجہ کے ساتھ غالب صدی کے موقع پر مرتب کیا ہے اور پنجاب یونیورسٹی لاہور نے اسے الگ ۱۹۶۹ء میں چھاپ کر شائع کر دیا۔ کتاب کے آخر میں تعلیقات بھی ہیں۔ جن سے کتاب کی افادیت میں بہت اضافہ ہو گیا ہے۔ ۸/۱۸ × ۲۲ کی تقطیع ۱۴۷ صفحات۔ اگر ۲ صفحے کے نہایت لمبے غلط نامہ کو بھی شامل کر لیں تو صفحات کی تعداد ۱۴۹ ہو جاتی ہے۔ تصنیفات غالب کے سلسلہ میں مجلس یادگار غالب کی آٹھویں پیشکش ہے۔

پنج آہنگ

غالب کی مشہور فارسی کتاب پنج آہنگ میں سے آہنگ پنجم کے خطوط کا اردو ترجمہ۔ سید احسن کے دیباچہ کے ساتھ مترجمہ محمد عمر مہاجر۔ ناشر ادارہ یادگارِ غالب بمبئی، کراچی صفحات ۲۰۰ سائز ۸/۱۸ × ۲۲ قیمت بارہ روپیہ۔ کاغذ سفید۔ چھپائی دیدہ زیب۔

پیکرِ غالب

غالب کی زندگی اور سوانح کے متعلق یہ کتاب آٹھ مختصر ڈراموں کا مجموعہ ہے۔ جسے محمد عبداللطیف خاں نے تصنیف کیا ہے اور آغا پورہ حیدر آباد دکن سے شائع ہوا ہے۔ صفحات ۹۶ ہیں اور قیمت پونے تین روپے ہے۔ یہ کتاب فروری ۱۹۶۹ء میں شائع ہوئی ہے۔ مگر اس میں زبان و بیان کی بھی غلطیاں ہیں واقعات کی بھی اور کتابت کی بھی۔ جن کی سب رس کے غالب نمبر میں نشان دہی کی گئی ہے۔

تنقیدِ غالب کے سو سال

یہ چودھویں کتاب ہے جو مجلس یادگارِ غالب کے لیے پنجاب یونیورسٹی نے غالب صدی کے موقع پر شائع کی ہے اور گروپ کیپٹن سید فیاض محمود، اور اقبال حسین صاحب نے مرتب کیا ہے۔ اس ضخیم کتاب میں غالب کے مشہور شاگرد میر مہدی مجروح اور شمس العلماء مولانا حالی سے لے کر زمانہ حال تک کے ادیبوں کے تاثرات اور مضامین غالب کے متعلق ایک جگہ جمع کر دیے گئے ہیں۔ جن کی تعداد ۴۰ ہے اور یہ بیانات ۲۰۰ ۱ صفحات پر پھیلے ہوئے ہیں۔ کتاب کی تقطیع ۸/۲۰×۲۹ ہے۔ چھپائی ٹائپ کی، اور کاغذ اچھا ہے۔

تصویرِ خیال

یہ دہلی کے ایک صاحب ابرار الرحمٰن قدوائی کا غالب پر لکھا ہوا ایک ڈراما ہے جس کے ۷۱ صفحے ہیں اور دو روپیہ قیمت ہے۔ فروری ۱۹۶۹ء میں شائع کیا گیا ہے۔ ملنے کا پتا: قدوائی پبلیکیشنز۔ ٹیا محل، دہلی ہے۔

تعارفِ غالب

سیف سلطان پوری کا یہ کتابچہ ۸۰ صفحات پر تحریر یا کر ڈسٹرکٹ کلچر ایسوسی ایشن میر پور خاص نے اچھی کتابت اور عمدہ طباعت کے ساتھ سفید کاغذ پر شائع کیا ہے۔ جس میں بہت مختصر طور پر غالب کا خاندان، اس کی سوانح حیات انتخاب کلام، اس کی تصانیف اور اس کے متعلق بعض مشاہیر کی رائیں لکھی گئی ہیں بہت ہلکی پھلکی کتاب ہے۔

تلاشِ غالب

یہ کتاب پروفیسر نثار احمد صاحب فاروقی (دہلی یونیورسٹی) کے غالب کے متعلق مختلف تحقیقی مضامین کا مجموعہ ہے اور اسے غالب صدی کے موقع پر علمی مجلس دہلی نے شائع کیا ہے۔ اس کتاب میں غالب کی آپ بیتی کے علاوہ غالب کے بارہ غیر مطبوعہ فارسی خطوط۔ ایک غیر مطبوعہ اردو خط فارسی اور اردو کا کچھ غیر مطبوعہ کلام۔ ایک غزل کا زمانہ تصنیف۔ مطالعہ غالب کے سلسلہ میں اثر لکھنوی کے خطوط۔ کلام غالب کا ایک ہمعصر شارح۔ اور دہلی یونیورسٹی کے آرگن اردو معلیٰ کے غالب نمبر پر تبصرہ۔ یہ مضامین شامل ہیں۔ اس کا ایک اڈیشن یہاں پاکستان میں کتابیات ۵ نپئل روڈ لاہور سے بھی شائع ہوا ہے۔

تماشا مرے آگے

یہ غالب کے متعلق ایک ڈراما ہے جو رفعت سروش نے لکھا ہے اور دہلی سے شائع ہوا ہے۔

جہانِ غالب

غالب کے متعلق یہ کتاب مشہور مصنف کوثر چاند پوری کی لکھی ہوئی ہے صفحات ۳۲۲ ہیں اور قیمت پانچ روپے ہے۔ لاہور برادرس لاہور نے شائع کی ہے۔

(مثنوی) چراغِ دیر

اپنی پنشن کے مقدمہ کے سلسلہ میں کلکتہ جاتے ہوئے غالب بنارس میں بھی ٹھہرے اور وہاں کے دلچسپ مناظر اور دلکش صورتیں دیکھ کر بیحد متاثر ہوئے مثنوی چراغ دیر میں اپنے ان ہی تاثرات کا ذکر غالب نے نہایت دلآویز طریقہ سے کیا ہے۔ یہ مثنوی فارسی میں ہے۔ جس کا اردو میں منظوم ترجمہ اختر حسین صاحب نے کیا ہے اور مالک رام صاحب نے اسے اپنی کتاب 'غبارِ غالب' میں شائع کیا ہے۔ غالب کو علمی مجلس دہلی نے فروری ۱۹۶۹ء میں غالب کی صد سالہ برسی کے موقع پر چھاپ کر شائع کیا۔ یہ ترجمہ علیحدہ علیحدہ کتابی شکل میں نہیں چھپا مثنوی کے اشعار کی تعداد ۱۰۸ ہے۔

چراغِ دیر
(اصل سے اردو ترجمہ)

یہ وہ مشہور اور دلچسپ مثنوی ہے جو غالب نے بنارس کی تعریف میں لکھی ہے

جب وہ سفر کلکتہ کے دوران میں بنارس میں ٹھہرے تھے مثنوی فارسی میں ہے اور اس کا اردو ترجمہ امیر حسن نورانی نے رسالہ زودِ خ اردو کے غالب نمبر میں شائع کیا ہے۔ مثنوی میں کے ۱۰۷ اشعار ہیں۔ پہلے ہر شعر میں جو مشکل الفاظ ہیں ان کے معنی بیان کیے ہیں پھر شعر کے معنی تحریر کیے ہیں۔ اس طرح ساری مثنوی کو ختم کیا ہے کل ۲۷ صفحات میں یہ مثنوی آئی ہے۔

حق جاگر غالب

نیشنل آرکائیوز نئی دہلی کے ایک فائل میں غالب کی پنشن کے مقدمے کے کچھ کاغذات محفوظ ہیں۔ اس کتاب میں ان تمام تاریخی تحریرات کو مرتب کر کے ان کا عکس ناظرین کرام کی خدمت اس صورت سے پیش کیا گیا ہے کہ ایک صفحہ پر متن فارسی تحریرات کا عکس، بالمقابل انگریزی ترجمہ اور اس کے نیچے اردو ترجمہ دیا گیا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ ترجمہ اغلاط سے خالی نہیں۔ عبارتوں اور واقعات سے نتائج اخذ کرنے میں کہیں کہیں تسامح ہوا ہے۔ اس کتاب کے مترجم اور ناشر دہلی کے ایک صاحب پرتھوی چندر ہیں۔ کتاب کے صفحات ۱۶۰ ہیں اور قیمت انتہا سے زیادہ یعنی ۲۵ روپیہ ہے۔ اگرچہ یہ نایاب حالات پہلی مرتبہ شائع کیے ہیں، تاہم قیمت کم ہونی چاہیے تھی تاکہ لوگ بآسانی ان معلومات سے مستفید ہو سکتے۔

جو قدیم تحریرات نیشنل آرکائیوز سے لے کر اس کتاب میں پیش کی گئی ہیں ان پر ایک مضمون اس سے پہلے بھی ۱۹۶۲ء میں ماہنامہ آجکل دہلی میں مخدومی محترمی مالک رام صاحب کے قلم سے نکل چکا ہے۔

خطوطِ غالب

غالب کے اردو خطوط جتنے عودِ ہندی اور اردوئے معلیٰ میں تھے اور اس کے علاوہ جو مختلف خطوط غالب کے مختلف رسالوں اور کتابوں میں سے مل سکے وہ مولانا غلام رسول مہر نے غالب صدی کے موقع پر مجلس یادگارِ غالب کے لیے جمع کیے اور پنجاب یونیورسٹی لاہور نے انھیں نہایت اہتمام کے ساتھ مبسوط جلدوں میں فروری ۱۹۶۹ء میں شائع کیا۔ مجلس یادگارِ غالب کی مطبوعات میں ان کا نمبر ۲ اور ۳ ہے۔ اور خطوط کی تعداد پونے سات سو کے قریب ہے۔

اس کتاب کی ترتیب میں مولانا نے بہت کافی محنت اٹھائی ہے۔ اول تو مختلف نسخوں سے مقابلہ کر کے خطوط کو نہایت صحیح لکھا ہے۔ یہ دوسرے سارے جمع شدہ مختلف خطوط کو تاریخ وار مرتب کیا ہے۔ تیسرے بکثرت حواشی خطوط پر لکھ کر کتاب کو پڑھنے والوں کے لیے نہایت مفید بنا دیا ہے۔ چوتھے تمام مکتوب الیہم کے مختصر حالات بھی تلاش کر کے درج کتاب کیے ہیں۔ جلد اول میں ۱۷ حضرات کے نام خطوط ہیں اور جلد دوم میں ۵۹ آدمیوں کے نام۔ آخر کتاب میں کچھ متفرق تحریریں بھی ہیں۔ دونوں جلدوں کے مجموعی صفحات ۱۱۰۱ ہیں۔ ٹائپ اور کاغذ دونوں اچھے اور عمدہ ہیں۔ مگر یہ سلسلہ ختم نہیں ہوا۔ ابھی بہت سے خطوط ایسے ہوں گے جن تک حضرت مولانا کی دسترس نہیں ہو سکی اور اس لیے وہ اس مجموعہ میں شامل نہیں ہو سکے۔ مگر یہ بات یقینی ہے کہ اس سے بڑا مجموعہ خطوطِ غالب کا ابھی تک کوئی اور شائع نہیں ہوا۔ اگر مولانا ہر خط کا حوالہ بھی دے دیتے کہ یہ خط کہاں سے حاصل ہوا تو شاید زیادہ بہتر ہوتا۔

حیاتِ غالب

غالب کی یہ مختصر سوانح عمری نواب سید محمد مرزا صاحب لکھنوی کی تالیف ہے جو انھوں نے ۱۸۹۹ء میں لکھی تھی اور نگارستان پریس لکھنؤ میں چھپی تھی۔ اس مختصر تالیف میں جو مولانا حالی کی "یادگارِ غالب" کے بعد غالب کی دوسری سوانح عمری ہے۔ غالب کی سوانح، اس کی تصنیفات اور اس کے فن کا بیان بہت اختصار کے ساتھ کیا گیا ہے۔ اشعار کے نمونے بھی آخر میں ہیں۔ کتاب کی قیمت صرف چار آنے تھی۔

یہ کتاب عرصہ دراز سے نایاب تھی اور کہیں بھی نہیں ملتی تھی امیر حسن نورانی نے اس قدیم نسخہ کو تلاش کر کے اسے مرتب کیا اس پر حواشی لکھے اور غالب صدی کے موقع پر رسالہ قومی زبان کراچی کے شمارہ جون ۱۹۶۹ء میں شائع کرا دیا۔ قومی زبان میں یہ کتاب ۲۳ صفحات میں چھپی تقطیع ۸ / ۲۰ × ۳۰۔ اخباری کاغذ لگایا گیا ہے۔

دبستانِ غالب

اب تک کلامِ غالب کی جس قدر شرحیں لکھی گئی ہیں۔ ہمارے خیال میں یہ نئی طرز کی شرح ان سب میں نمایاں حیثیت رکھتی ہے۔ یہ غالب کے سارے اردو کلام کی شرح نہیں ہے بلکہ شرح نگار نے بہت اعلیٰ تشریح طلب اشعار کو مختلف عنوانات کے تحت تقسیم کر کے ان کی شرح نہایت دلاویز طریقہ سے کی ہے۔ اور تشریح کرتے وقت جس قدر شرحیں مشاہیر ادب نے کلامِ غالب کی لکھی ہیں ان کو سامنے رکھا ہے۔ کتاب میں ایسے مواقع بھی آتے ہیں کہ فاضل مصنف کو شارحین غالب سے اختلاف کی ضرورت پیش آئی ہے۔ ایسے موقعوں پر جناب مصنف نے صفائی کے ساتھ اپنی رائے کا اظہار تو کر دیا مگر آج کل کے تنقید نگاروں کی طرح کسی کی پگڑی نہیں اچھالی۔

کتاب کو پڑھنے کے بعد اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ جناب مؤلف

ناصرالدین ناصر نے کلام غالب کا بہت گہری نظر سے مطالعہ کیا ہے۔ اس لیے ان کا بیان نہایت سلیس اور شگفتہ ہے۔ غالب کے کلام کو صحیح طور پر سمجھنے کے لیے اس کتاب کا مطالعہ بڑا ضروری ہے۔ اور اس لحاظ سے یہ کتاب غالبیات میں ایک مفید اضافہ ہے۔

شروع کتاب میں فاضل شرح نگار نے مستند ماخذوں سے کام لے کر ۸۹ صفحات میں غالب کی سوانح حیات بہت اختصار مگر جامعیت کے ساتھ قلمبند کی ہیں اور غالب کے متعلق ہر قابل ذکر بات کر دی ہے۔ ازاں بعد ۱۴ صفحات میں غالب کے اسلوب نگارش سے بحث کی ہے یہ بحث بہت شگفتہ ہے

اس کے بعد ۲۸۸ صفحات میں مختلف عنوانات کے تحت غالب کے ۲۲۵ اشعار کی شرح بیان کی ہے اور آخر میں ۲ صفحوں میں ماخذوں کی فہرست دی گئی ہے۔ اس فہرست کے نمبر ۲۲ پر دیوان غالب کے ایک نسخہ کے متعلق مؤلف نے لکھا ہے کہ "یہ ڈاکٹر ذاکر حسین مرحوم صدر ریاست کی زیر نگرانی تیار ہوا۔" مگر واقعہ یہ ہے کہ ان کی نگرانی میں دیوان تیار نہیں ہوا بلکہ سارا دیوان ۱۹۲۵ء میں بمقام جرمنی انھوں نے خود کمپوز کیا تھا اور محض اس کام کے لیے کمپوزنگ سیکھی تھی (نذر ذاکر حسین۔ صفحہ ۸۱) آگے چل کر نمبر ۷۵ پر مؤلف لکھتے ہیں کہ "تذکرۂ اہل دہلی مولفہ سرسید احمد خاں"۔ مگر اس نام کی کوئی کتاب سرسید نے نہیں لکھی۔ البتہ سرسید کے ایک مضمون مندرجہ آثار الصنادید کو علیحدہ کتابی شکل میں قاضی احمد میاں اختر جوناگڑھی نے اس نام سے شائع کیا تھا۔

کتاب میں جو کتابت کی غلطیاں رہ گئی ہیں (جیسے صفحہ ۹۵ پر اباحت کو اباعت لکھا ہے) امید ہے کہ جناب مؤلف کتاب کی طبع دوم میں درست فرمائیں گے۔

دبستان غالب کی لکھائی اچھی چھپائی روشن، کاغذ عمدہ۔ تقطیع ۲۲×۲۷/۸، صفحات ۴۲۱۔ جلد مضبوط۔ قیمت پندرہ روپے اور بہت اعلیٰ نسخہ کی ۲۵ روپے ہے۔ مکتبۂ الفتح۔ پی شارع علامہ اقبال لاہور نے اسے نفاست کے ساتھ شائع کیا ہے کتاب واقعی پڑھنے اور رکھنے کے قابل ہے۔

درفش کاویانی

یہ غالب کی مشہور کتاب قاطع برہان کا دوسرا ایڈیشن ہے جو خود غالب نے بہت کچھ قطع و برید اور ترمیم و اضافہ کے بعد ۱۸۶۵ء میں لکھ کر شائع کیا۔ اب اس کتاب کے مختلف نسخوں کو سامنے رکھ کر جناب ڈاکٹر محمد باقر صاحب پرنسپل اورینٹل کالج لاہور نے اسے از سر نو مرتب کیا ہے اور شروع کتاب میں ان ۲۲ ماخذوں کی کیفیت بیان کر دی ہے جن سے اس کتاب کے مرتب کرنے میں مدد لی گئی ہے۔ اور کتاب کے دیباچہ میں کتاب کی پوری تاریخ شروع سے آخر تک بہت تفصیل سے لکھ دی گئی ہے۔ جس سے کتاب کی ساری کیفیت و حالات عیاں ہوتی ہے۔ کتاب مجلس یادگار غالب کے لیے غالب صدی کے موقع پر فروری ۱۹۶۹ء میں پنجاب یونیورسٹی لاہور نے شائع کی ہے اور اس سلسلہ کی گیارھویں کڑی ہے۔ چھپائی ٹائپ کی ہے۔ کاغذ اچھا ہے۔ سائز ۱۸×۲۲/۸ ہے۔ صفحات ۲۹۴ ہیں۔

دستنبو

یہ غالب کی وہ کتاب ہے جو اس نے ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے حالات میں فارسی زبان میں بلا آمیزش عربی الفاظ کے لکھی تھی اور اب صد سالہ یادگار غالب کمیٹی نئی دہلی نے اسے انتہائی نفاست کے ساتھ غالب صدی کے موقع پر دوبارہ شائع کیا ہے۔ مرتب مالک رام صاحب ہیں جو غالب شناسوں کی صف اوّل میں شمار ہوتے ہیں۔ کتاب کو دوبارہ مرتب کرتے ہوئے مالک رام صاحب نے کتاب کے بعض مشکل الفاظ کے معنی بھی فٹ نوٹوں میں لکھ دیے ہیں۔ اور دستنبو کی پہلی اشاعت کے سرورق کا فوٹو بھی شروع کتاب میں لگا دیا ہے۔ کتاب ٹائپ میں بڑی خوبصورت چھپی ہے۔ تقطیع ۱۸×۲۲/۸ صفحات ۵۰۔ کاغذ نہایت اعلیٰ اور چکنا لگایا گیا ہے اور جلد مضبوط ہے۔ یہ چوتھی کتاب ہے جو غالب صدی کے موقع پر کمیٹی مذکور نے شائع کی ہے۔ چار روپے پچاس پیسے قیمت ہے تاریخ اشاعت فروری ۱۹۶۹ء ہے۔

دستنبو

یہ غالب کی نہایت مشہور فارسی کتاب ہے جو انھوں نے جنگ آزادی ۱۸۵۷ء کے حالات میں بزبان فارسی لکھی ہے بعد میں اس کتاب کے مختلف ایڈیشن بھی چھپے ہیں۔ اس کے اردو ترجمے بھی ہو گئے ہیں اور اس کے اردو خلاصے بھی شائع ہوتے ہیں۔

زیر نظر کتاب جناب ڈاکٹر پروفیسر عبدالشکور احسن ہیڈ شعبہ فارسی پنجاب یونیورسٹی لاہور نے حواشی، تعلیقات اور اشاریوں کے ساتھ بہت عمدگی سے مرتب کی ہے۔ اور مجلس یادگار غالب کے لیے پنجاب یونیورسٹی لاہور نے غالب صدی کے موقع پر شائع کیا۔ چھپائی ٹائپ کی۔ کاغذ اچھا۔ تقطیع ۱۸×۲۳/۸ صفحات ۹۲۔ غالب کے سلسلہ میں یہ پنجاب یونیورسٹی کی دسویں پیشکش ہے۔

دستنبو (اردو ترجمہ)

غالب نے جنگ آزادی ۱۸۵۷ء پر ایک مختصر کتاب فارسی میں لکھی تھی۔ اس کے اردو ترجمے مختلف طور پر مختلف لوگوں نے کیے مگر سب سے بہتر اور جامع ترجمہ وہ ہے جو ڈاکٹر احمد فاروقی نے دہلی یونیورسٹی کے علمی رسالہ اردوئے معلٰی کے اس غالب نمبر میں شائع کیا جو ۱۹۶۰ء میں چھپا تھا۔ یہ سارا ترجمہ رسالہ افکار کراچی کے پہلے غالب نمبر میں غالب صدی کے موقع پر دوبارہ نقل ہوا اور ایڈیٹر صاحب نے اسے اس طرح شائع کیا کہ اگر کوئی صاحب اسے رسالہ سے علیحدہ نکال کر جلد بنانا چاہیں تو آسانی سے ایسا کر سکیں۔ سرورق بھی الگ ہے۔ صفحات ۴۸ ہیں سائز ۲۰×۳۰/۸ ہے۔ کاغذ اخباری ہے اور لکھائی چھپائی روشن اور صاف ہے۔

دستنبو کا اردو میں ایک خلاصہ رسالہ دبستان لاہور کے غالب نمبر بابت جولائی ۱۹۶۹ء میں شائع ہوا ہے۔

دُودِ چراغِ محفل

اس کتاب میں غالب کے معترضوں، غالب کے ملاقاتیوں، غالب کے ہمنواؤں اور غالب کے شاگردوں کے حالات ہیں۔ مگر زیادہ نہیں صرف پانچ صاحبان کے حالات اس کتاب میں سید حسام الدین راشدی نے جمع کیے ہیں جن کے نام یہ ہیں:- ناطق مکرانی، خادم بردوانی، رسوا بجنوری، شاہ باقر علی اور مولانا طرزی۔ شائع کردہ ادارہ یادگار غالب کراچی صفحات ۱۷۶ قیمت پانچ روپے۔ تقطیع ۸/۲۲×۱۸

دُودِ چراغِ محفل

ڈاکٹر رفیعہ سلطانہ ایم اے۔ پی ایچ ڈی صدر شعبۂ اردو عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد دکن نے اس کتاب میں غالب کی سوانح عمری ڈراما کے رنگ میں پیش کی ہے۔ ڈراما کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے اور تینوں حصوں میں دلچسپی یکساں قائم رہتی ہے۔ واقعات مستند ماخذوں سے لیے گئے ہیں اور ان کے بیان کرنے میں مبالغہ سے کام نہیں لیا گیا اور یہی اس ڈراما کی خوبی ہے۔ کتاب ۰ صفحات پر مشتمل ہے اور دو روپے اس کی قیمت ہے۔ اس کتاب کو غالب صدی کے تحفہ کے طور پر دسمبر ۱۹۶۸ء میں شائع کیا گیا ہے۔

دیوانِ غالب (صدی ایڈیشن)

یہ دیوان جو مالک رام کا مرتبہ ہے انتہائی خوبصورتی اور نفاست کے ساتھ غالب کی سو سالہ برسی کے موقع پر غالب یادگار کمیٹی بمبئی نے شائع کیا ہے جیبی سائز، اعلیٰ درجہ کی کتابت، آفسٹ طباعت، بہترین کاغذ، ہر صفحہ پر چار رنگ کا دیدہ زیب حاشیہ، پلاسٹک کی خوبصورت سنہری جلد۔ صفحات ۲۶۸۔ اتنی خوبیوں کے باوجود قیمت صرف چار روپے جو لاگت سے بھی کم ہے۔

غالب یادگار کمیٹی بمبئی نے دیوان غالب کے علاوہ ایک دوسرا تحفہ "غالب طغریٰ" بھی شائع کیا ہے۔ یہ غالب کی وہ تصویر ہے۔ جو قلعہ معلّیٰ دہلی میں محفوظ ہے۔ تصویر پوری نطافت اور رنگینی کے ساتھ شائع کی گئی ہے جس کے گرد نہایت خوبصورت سنہری حاشیہ ہے اور چاروں طرف غالب کی چار غزلیں نہایت خوشنما لکھی ہوئی ہیں اور نیچے غالب کی مہر کا فوٹو ہے۔ یہ طغریٰ بہت ہی دیدہ زیب ہے اور فریم کرا کے کمرہ میں لگانے کے قابل ہے اس کی قیمت دو روپے ہے۔

دیوانِ غالب (منسوخ شدہ کلام)

علاؤالدین علائی کو غالب نے جو دیوان دیا تھا اور اس میں سے جو غزلیں کاٹ دی تھیں مسلم ضیائی صاحب نے ان کاٹے ہوئے اشعار کو ترتیب دے کر شائع کیا ہے۔ صفحات ۲۴۲۔ تقطیع ۸/۲۶×۲۰۔ ناشر ادارہ یادگار غالب کراچی۔

دیوانِ غالب (نسخۂ احمدی)

دیوان غالب کا سب سے پہلا نسخہ تو وہ ہے جو ایڈیٹر نقوش نے حال میں بخط غالب نہایت اہتمام سے شائع کیا ہے یا ۱۸۴۱ء کا ہے۔ اس کا دوسرا ایڈیشن مطبع سید الاخبار دہلی میں اکتوبر ۱۸۴۷ء میں چھپا۔ تیسرا مطبع دارالسلام دہلی سے شائع ہوا۔ چوتھا ایڈیشن ایک صاحب ناظر حسین مرزا نے ۱۸۶۰ء میں مرتب کیا مگر وہ نہایت غلط چھپا اور کاپیاں ردّی کرنی پڑیں۔ دوبارہ لکھوایا اور غالب نے سب کاپیاں بڑی احتیاط سے دیکھیں اور خاتمہ دیوان پر اپنی مہر لگا کر لکھ دیا کہ اگرچہ یہ انطباع میری خواہش سے نہیں لیکن ہر کاپی میری نظر سے گزرتی رہی ہے اور اغلاط کی تصحیح ہوتی رہی ہے۔ یقین ہے کہ کسی جگہ حرف غلط نہ رہا ہو۔ یہ نسخہ ۲۰ محرم ۱۲۷۸ھ مطابق ۲۸ جولائی ۱۸۶۱ء کو مطبع احمدی دلی میں چھپا۔ یہ نسخہ بقول مالک رام صاحب کتب خانہ آصفیہ (سنٹرل لائبریری) حیدر آباد دکن میں موجود ہے۔ یہی نسخہ ایک مختصر تمہید کے ساتھ قریشی احمد حسین صاحب احمد قلعہ داری ایم اے پروفیسر زمیندارہ

کالج گجرات نے غالب کی صد سالہ برسی کے موقع پر ۱۹۶۹ء میں شائع کیا ہے۔ تقطیع ۸/۳۰ × ۲۰ صفحات ۹۰ کاغذ اور لکھائی چھپائی معمولی۔ چونکہ قریشی صاحب نے اس نسخہ کا رسم الخط ہو بہو ۱۸۶۱ء کے نسخہ کے مطابق رکھا ہے۔ اس لیے آج کل کے لوگوں کو اس کے پڑھنے میں الجھن ہوتی ہے۔ ایک سخت غلطی قریشی صاحب سے یا کاتب سے یہ ہوئی کہ تمہید میں لکھا ہے کہ "یہ ایڈیشن ۱۲۶۲ھ میں چھپا" اگر اس فقرہ کو درست سمجھا جائے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ یہ نسخہ ۱۸۴۵ء میں شائع ہوا۔ کیونکہ ۱۲۶۲ھ کے مطابق تو ۱۸۴۵ء ہی ہوتا ہے۔

دیوان غالب (نسخہ حامدیہ)

جامعہ پنجاب کی مجلس یادگار غالب نے غالب صدی کے موقع پر غالب کے اردو دیوان کا ایک ایسا نسخہ شائع کرنا چاہا جو اصل متن اور اصل ترتیب کے مطابق نہایت صحیح ہو۔ کیونکہ دیوان غالب کے نسخے جتنی کثرت کے ساتھ بار بار چھپے اتنی ہی کثرت کے ساتھ ان میں غلطیاں موجود ہیں۔ ایک نسخہ دوسرے سے نہیں ملتا۔ اور ہر ایک نسخہ کا دعویٰ ہے کہ وہی سب سے زیادہ صحیح ہے۔ مگر واقعہ یہ ہے کہ کوئی بھی متداول نسخہ اغلاط سے پاک نہیں۔ ایسی حالت میں دیوان غالب کے ایک بالکل صحیح نسخہ کا مرتب کرنا بہت مشکل کام ہے مگر خوش قسمتی سے مجلس نے یہ اہم کام ایک ایسے شخص کے سپرد کیا جو اس کا واقعی اہل اور نہایت درجہ محتاط انسان ہے۔ یعنی جناب حامد علی خاں ڈائرکٹر ادارہ فرینکلن لاہور — انھوں نے دیوان غالب کے بہت سے قدیم و جدید اڈیشنوں اور اس کی بہت سی شرحیں سامنے رکھ کر بڑی احتیاط اور نہایت ہی توجہ کے ساتھ انتہائی محنت سے کام لے کر یہ نسخہ مرتب کیا۔ اور پھر اس کے پروفوں کو اتنی مرتبہ غور سے پڑھا کہ سارا دیوان ان کو حفظ ہو گیا۔ غرض کہ خاں صاحب نے کوئی دقیقہ محنت اور کاوش کے ساتھ اس دیوان کو شائع کرنے کا باقی نہیں چھوڑا۔ اور مطبوعہ دیوان کو دیکھ کر ہم بلا تامل کہہ سکتے ہیں کہ یہ نہایت ہی صحیح نسخہ ہے جو آج تک چھپا ہے۔ "حرف آغاز" میں حامد علی خاں صاحب نے نہایت عمدگی کے ساتھ ان تمام اغلاط اور اسقام کی نشان دہی کی ہے جو گزشتہ نسخوں میں پائی جاتی ہیں لکھائی نہایت نفیس، چھپائی خوشنما کاغذ نہایت ہی عمدہ اور چکنا۔ سائز ۲۰×۲۶/۸ صفحات ۲۱۹۔ نہایت قابلیت کے ساتھ خاں صاحب نے تمام دیوان پر حواشی بھی تحریر فرمائے ہیں جو سب کے سب نہایت مفید اور اہم ہیں۔ غرض یہ نسخہ ہر لحاظ سے پڑھنے کے قابل اور رکھنے کے لائق ہے۔ ایک ایک لفظ

کی تحقیق خاں صاحب نے بڑی چھان بین کے ساتھ کی ہے۔ اور قدم قدم پر مختلف نسخوں سے مقابلہ کرنے کے بعد جو لفظ زیادہ ترین صحت اور درست نظر آیا وہ اس نسخہ میں رقم فرمایا ہے۔ یہ نسخہ ادبی دنیا میں بلاشبہ سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ جلد خوبصورت اور مضبوط ہے۔ اور اس پر بہت خوبصورتی کے ساتھ "دیوان غالب" کا ٹھپہ لگا ہوا ہے۔

دیوان غالب (نسخہ حمیدیہ)

۱۸۲۱ء میں ایک صاحب حافظ معین الدین نے دیوان غالب کی کتابت کی۔ بعد میں یہ قلمی نسخہ بھوپال کے کتب خانہ میں پڑا رہا۔ پورے ایک سال بعد اس نسخہ کو مفتی انوار الحق ڈائرکٹر تعلیمات بھوپال نے چھپوا کر ۱۹۲۱ء میں نواب حمید اللہ خاں والی بھوپال سے انتساب کر کے "نسخہ حمیدیہ" کے نام سے شائع کر دیا۔ جب ۱۹۲۸ء میں پروفیسر حمید احمد خاں صاحب بھوپال گئے اور انھوں نے اصل دیوان کتب خانہ حمیدیہ سے نکلوا کر مطبوعہ نسخہ حمیدیہ سے اس کا مقابلہ کیا تو یہ تلخ حقیقت معلوم ہوئی کہ مطبوعہ نسخہ میں بہت ہی غلطیاں رہ گئی ہیں۔ پروفیسر صاحب نے ان تمام غلطیوں کی تفصیلات اپنی یادداشت میں لکھیں اور واپس لاہور چلے آئے۔ بعد میں معلوم ہوا کہ وہ قلمی نسخہ کتب خانہ حمیدیہ سے غائب ہو چکا ہے۔ ایسی حالت میں پروفیسر صاحب نے اپنی یادداشتوں کو بڑی حفاظت کے ساتھ اپنے پاس رکھا۔ اور اب ان یادداشتوں کو سامنے رکھ کر دیوان غالب کا ایک نیا ایڈیشن تیار کیا۔ اس کا نام بھی نسخہ حمیدیہ قرار پایا۔ کیونکہ حمید احمد خاں صاحب نے اس کو از سر نو مرتب کیا تھا۔ یہی نسخہ ہے جس کو مجلس ترقی ادب لاہور نے غالب صدی کے موقع پر جولائی ۱۹۶۹ء میں انتہائی نفاست کے ساتھ شائع کیا ہے۔ چھپائی ٹائپ کی ہے مگر جلی اور بہت ہی دیدہ زیب۔ ہر صفحہ رنگین بیل سے مزین۔ کاغذ بہت دبیز اور عمدہ۔ صفحات ۲۹۰۔ قیمت پندرہ روپے۔ جلد خوشنما اور مضبوط۔ گرد پوش نہایت حسین و جمیل۔ شروع میں پروفیسر حمید احمد خاں کا دیباچہ جس سے اس تاریخی نسخہ کی عہد بعہد کی تاریخ پر بہت کافی روشنی پڑتی ہے جو فروگذاشتیں نسخہ حمیدیہ میں رہ گئی تھیں ان کی بھی نشان دہی ہوتی ہے اس جدید نسخہ کی تیاری میں گوہر نوشاہی صاحب ایم اے ناظر ادبی مجلس ترقی ادب نے بھی بڑی مدد کی۔ چنانچہ خود پروفیسر حمید احمد خاں صاحب نے بھی ان الفاظ میں اس کا اعتراف کیا۔ "اس نسخہ کی ترتیب و اہتمام میں عزیزم گوہر نوشاہی جس طرح میرے

تو بات درجہ اس سے کام کی ہر منزل میرے لیے آسان اور خوشگوار بن گئی۔ نسخۂ شیرانی اور نسخۂ عرشی میں سے اکثر حوالے میرے لیے گوہر نوشاہی نے تلاش کیے اور شروع سے آخر تک سب پروف بڑی احتیاط سے دیکھے" (دیباچہ صفحہ) افسوس کہ پہلے نسخۂ حمیدیہ کی طرح یہ دوسرا نسخۂ حمیدیہ بھی غلط چھپا جس کا نہایت رنج کے ساتھ دیباچہ کے آخر میں پروفیسر صاحب اس طرح اظہار فرماتے ہیں" ان سب کوششوں کے باوجود دیوان کی عبارت غلطیوں سے پاک نہ ہو سکی" کتاب چھپ جانے کے بعد اب کوئی چارہ کار اس کے سوا نہ تھا کہ غلط نامہ تیار کر کے ساتھ چھاپ دیا جائے۔ اور پندرہ صفحہ کا غلط نامہ آخر کتاب میں لگا دیا گیا۔ بات یہ ہے کہ نثر میں تو کسی نہ کسی طرح گزارہ ہو جاتا ہے مگر نظم میں اگر ایک نقطہ ادھر ادھر ہو جائے یا ایک حرف کی کمی بیشی ہو جائے۔ یا زیر زبر ادھر ادھر لگ جائیں تو سارا مصرعہ بے معنی ہو کر رہ جاتا ہے لہذا نظم میں نثر کی بہ نسبت بہت زیادہ احتیاط اور توجہ کی ضرورت ہوتی ہے۔

تاہم یہ دیوان نہایت نفاست اور نہایت شان کے ساتھ شائع ہوا ہے اور دیکھنے کی چیز ہے۔

دیوانِ غالب (نسخۂ شیرانی)

غالب صدی کے موقع پر مجلس ترقی ادب لاہور کی دوسری نہایت بہترین و جمیل پیشکش دیوانِ غالب کا نسخۂ شیرانی ہے۔ جسے مجلس نے فوٹو آفسٹ کی شکل میں قدر دانانِ غالب کی خدمت میں پیش کیا ہے۔ فاضل دوراں حافظ محمود خاں شیرانی مرحوم کا بے نظیر کتب خانہ جب پنجاب یونیورسٹی لائبریری کے حصہ میں آیا تو اس میں دیوانِ غالب کا بھی ایک نایاب مخطوطہ موجود تھا۔ عرصہ دراز تک لائبریری میں محفوظ رہا۔ اب غالب صدی کے موقع پر سید امتیاز علی صاحب تاج (ستارہ امتیاز) ناظم مجلس ترقی ادب لاہور کی نگرانی اور گوہر نوشاہی اور ذوالفقار احمد صاحبان کارکنان مجلس ترقی ادب کے اہتمام میں یہ قدیم اور نایاب نسخہ فوٹو کے ساتھ چھپ کر منظر عام پر آ گیا ہے۔ شروع میں ۱۶ صفحات پر فہرست ہے پھر ۱۰۹ صفحات پر نسخۂ شیرانی کے مخطوطہ کا عکس چھاپا گیا ہے۔ تقطیع ۲۶/۸ × ۲۰ جلد مضبوط ہے۔ گرد پوش نہایت خوشنما اور دیدہ زیب ہے۔ قیمت پندرہ روپے ہے۔

دیوانِ غالب (نسخۂ شبستان)

دیوانِ غالب کا یہ ایڈیشن غالب کے چودہ پندرہ دیوانوں کو سامنے رکھ کر بڑی محنت سے ادارہ شبستان دہلی نے مرتب کیا ہے اور اسے شبستان کے غالب نمبر کے ساتھ انتہائی نفاست اور خوبصورتی سے چھاپا ہے۔ شبستان کا یہ شمارہ فوراً بک گیا اور کارکنان نے دوسرا ایڈیشن بہت سے اضافوں کے ساتھ شائع کیا۔

غالب نمبر کے ساتھ مشمولہ دیوان بہت سی تصویروں اور فوٹوؤں کے ساتھ مزین ہے اور اس کا ہر صفحہ خوبصورت بیل سے آراستہ ہے لکھائی چھپائی آفسٹ کی نہایت دیدہ زیب روشن اور خوشنما ہے سائز اردو ڈائجسٹ رسالوں کا ہے۔ صفحات ۲۵۰ ہیں۔ کاغذ بہت اچھا ہے اور غالب کے متعلق جاذب نظر تصاویر دیوان کے قریباً ہر صفحہ پر دیوان کی خوبصورتی کو چار چاند لگا رہی ہیں۔ سارے رسالہ کی قیمت جس میں دیوان بھی شامل ہے کل پانچ روپے ہے جو حقیقتاً بہت کم ہے۔

دیوانِ غالب (نسخۂ طاہر مشمولہ ماہنامہ کتاب)

آغا محمد طاہر مرحوم (نبیرہ مولانا محمد حسین آزاد) ۱۹۲۶ء میں دیوان غالب کا ایک ایڈیشن دہلی سے شائع کیا تھا۔ آغا صاحب مرحوم کے پرنانا حسین مرزا نے غالب کے منتخب کلام اردو کا ایک صحیح نسخہ اپنے قلم سے لکھ کر غالب کو دیا۔ غالب نے اسے پڑھ کر اپنے دستخط اور اپنی مہر سے مزین کر کے انہیں واپس کر دیا۔ آغا طاہر نے اس مخطوطہ کو شائع کیا۔ یہ علمی اور شعری دنیا میں "نسخۂ طاہر" کے نام سے موسوم ہے۔ (اس نسخہ طاہر کو گوہر نوشاہی صاحب نے اپنی تمہید اور تعارف کے ساتھ ماہنامہ کتاب" کے فروری ۱۹۶۹ء کے شمارے میں" غالب کا مکمل دیوان" کے نام سے شائع کیا۔ شروع میں غالب کی تصویر اور حیات غالب کے سنین بھی دیے۔ تقطیع ۳۰/۸ × ۲۰۔ کاغذ اخباری۔ لکھائی چھپائی عمدہ۔ صفحات ۶۶۔ قیمت آٹھ آنے۔ رسالہ کی قیمت اس قدر کم تھی کہ فوراً سارا پرچہ ہاتھوں ہاتھ نکل گیا اور دفتر میں ایک رسالہ بھی باقی نہ رہا۔

دیوانِ غالب (نسخۂ طاہر)

یہ وہی نسخہ ہے جو پہلے ماہنامہ کتاب لاہور میں شائع ہو چکا ہے اسی کو گوہر نوشاہی صاحب نے "تمہید و تعارف" میں کچھ اضافہ کے بعد سنگ میل پبلیکیشنز چوک اردو بازار لاہور نے فروری ۱۹۶۹ء علیحدہ کتابی شکل میں خوبصورت سرورق کے ساتھ شائع کیا۔ پہلے صفحہ پر اس دیوان کے

سرورق کا فوٹو بھی دیا گیا ہے جو آغا طاہر مالک آزاد بک ڈپو، کوچہ چیلاں دہلی سنہ ۱۳۵۵ھ (مطابق ۱۹۳۶ء) میں شائع کیا تھا۔ تقطیع ۲۰x۳۰/۱۶ صفحات ۱۹۲ قیمت دو روپیہ ۲۵ پیسے۔

دیوانِ غالب (نسخۂ طفیل)

غالب کے اردو دیوان کا یہ وہ منتہم بالشان تاریخی نسخہ ہے جس کے متعلق آجکل ہندوستان میں ایک ہنگامہ بپا ہے۔ اور مقدمہ بازیاں ہو رہی ہیں۔ اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ مارچ ۱۹۶۹ء میں امروہہ (ضلع مرادآباد) کے ایک تاجر کتب کو بھوپال کے ایک تاجر کتب کے پاس غالب کے اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا ایک اردو دیوان دستیاب ہوا۔ محمد طفیل ایڈیٹر نقوش لاہور جو نقوش کے بے مثال نمبر نکالنے کے باعث محمد نقوش بن چکے ہیں، اور جو اپنے پرچہ کو زیادہ سے زیادہ بیش قیمت بنانے کے لیے ہر وقت سرگرداں رہتے ہیں انھوں نے نہایت ڈرامائی انداز میں اس بھوپال والے مخطوطہ کی فوٹو اسٹیٹ کاپی حاصل کی اور جھٹ پٹ نہایت آب و تاب، خوبصورتی و مضامین اور بے انتہا نفاست کے ساتھ اس کا عکس "بیاضِ غالب بخطِ غالب" کے عنوان سے پاکستان میں چھاپ کر شائع کر دیا۔ یہ وہی نسخہ ہے جو ہمیں طفیل صاحب نے طفیل بھیجا ہے غالب کی صد سالہ برسی کے موقع پر جتنی چیزیں پاک و ہند میں پیش کی گئی ہیں اور جس قدر کتابیں دونوں ملکوں میں اب تک شائع ہوئی ہیں۔ اپنی نفاست اور اپنی قدر و قیمت کے لحاظ سے "نسخۂ طفیل" ان سب سے اعلیٰ اور برتر ہے۔ اپنے دیوان کا یہ نسخہ غالب سنہ ۱۸۱۶ء میں اپنے ہاتھ سے لکھا تھا۔ ۱۵۳ برس تک یہ نسخہ نہ معلوم کہاں چھپا پڑا رہا۔ اور ظاہر بھی ہوا تو عین غالب کے صد سالہ جشن کے دوران میں۔ ہندوستان کے تمام بڑے بڑے ماہرینِ غالب اس بات کو تسلیم کر چکے ہیں اور اس کا اشتہار دے چکے ہیں کہ یہ نسخہ جو اب تک پرانی کتابوں کے ڈھیر میں چھپا بیٹھا رہا۔ یقیناً غالب ہی کے قلم کا ہے۔ اور طفیل صاحب صد ہزار مبارکباد کے مستحق ہیں کہ انھوں نے عین موقع پر اس کو چھاپ کر تمام دنیا میں شائع کر دیا۔ پوری کتاب اس ترتیب سے شائع ہوئی ہے کہ ایک صفحہ پر غالب کے لکھے ہوئے اشعار کا فوٹو ہے اور بالمقابل صفحہ پر ان ہی اشعار کو صاف اور نستعلیق خط میں شائع کر دیا گیا ہے۔ جو ظاہر ہے کہ نہایت دیدہ ریزی محنت اور بہت غور و احتیاط کا کام تھا۔ مگر طفیل صاحب نے قارئین کرام کی آسانی اور سہولت کے لیے اس مشکل کو بھی آسان بنا دیا۔ دیوان کی تقطیع نقوش کے سائز کی ہے۔ کاغذ بہت عمدہ لگایا گیا ہے۔ جلد خوشنما ہے صفحات ۳۷۲ ہیں اور قیمت صرف تیس روپے ہے۔ غالب کے تیرہ اشعار کو تصویری رنگ بھی دیا گیا ہے۔ یہ تصویریں صادقین کے موقلم کا نتیجہ ہیں۔ اس نادر نسخہ کو نقوش کے غالب نمبر کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ اس لیے اس میں بیاضِ غالب کے علاوہ غالب پر بعض قیمتی مضامین بھی شریکِ اشاعت ہیں۔ اور غالب کے اپنے ہاتھ کے لکھے ہوئے دو اردو کے اور سات فارسی کے مکتوبات کے عکس بھی بطور تبرک اس کتاب میں شامل کئے گئے ہیں۔ کتاب کی طباعت، کتابت اور کاغذ سب چیزیں معیاری اور نفیس ہیں۔

یہ عجیب و غریب علمی تحفہ شائقینِ ادب کی خدمت میں پیش کرنے کے لیے طفیل صاحب کو کتنی مشکلات پیش آئیں اور کس قدر کثیر روپیہ خرچ ہوا۔ یہ ان کا ہی دل جانتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس زمانہ میں ان کی یہ ادبی خدمت اپنا جواب نہیں رکھتی۔

دیوانِ غالب (نسخۂ عرشی زادہ)

بھوپال کے ایک تاجر کتب کے پاس غالب کے اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا ایک اردو دیوان تھا (مگر یہ پتا نہ لگا کہ اس کے پاس یہ نسخہ کہاں سے آیا) بھوپال سے یہ نسخہ امروہہ کے ایک تاجر کتب کے پاس پہنچا اور اس کے بعد یہ حیرت انگیز واقعہ رونما ہوا کہ دو دوسرے آدمیوں نے اس کے عکس شائع کر دیے۔ ہندوستان میں اکبر علی صاحب ابن امتیاز علی عرشی نے اور پاکستان میں محمد طفیل صاحب ایڈیٹر نقوش نے ـــ لیکن یہ بھی پتا نہ لگا کہ ان دونوں ناشرین کے پاس یہ نسخہ کس طرح پہنچ گیا؛ مگر ہمیں ان جھگڑوں سے کیا مطلب ہمیں تو یہاں صرف یہ دکھانا ہے کہ دیوانِ غالب کا ایک عکسی ایڈیشن نسخہ عرشی زادہ کے نام سے بھی شائع ہوا ہے۔ سنا جاتا ہے کہ عرشی زادہ نے اس کی قیمت تین سو روپے فی کاپی رکھی ہے۔ جبکہ یہی چیز محمد طفیل صاحب تیس روپے میں عام طور سے فروخت کر رہے ہیں نسخہ عرشی زادہ کی طباعت کا اعلان یکم اکتوبر ۱۹۶۹ء کے "ہماری زبان" علی گڑھ میں ہوا ہے۔ اور محترمی مالک رام نے اپنے خط میں بھی مجھے لکھا ہے کہ شائع ہو گیا ہے۔ غالب اکیڈمی دہلی کے ناظم صاحب بھی یہی لکھتے ہیں۔ مگر اس کے ساتھ میں یہ بھی سن رہا ہوں کہ یہ نسخہ ابھی عام طور پر شائع نہیں ہوا۔ بلکہ مقدمہ بازی کے چکر میں پھنسا ہوا ہے۔ بہرحال اخباری اور خطی اطلاعات کے بموجب اس نسخہ کے متعلق جو معلومات

حاصل ہوئی ہیں۔ وہ ذیل میں درج کی جاتی ہیں :-

نام: نسخۂ عرشی زادہ (غالب کا نودریافت خطی دیوان) مرتبہ اکبر علی خاں
ناشر: ادارۂ یادگارِ غالب رام پور۔ تاریخ اشاعت: ماہ ستمبر ۱۹۶۹ء
صفحات: ۱۳۶۔ تعارف: پروفیسر آل احمد سرور۔ مقدمہ: اکبر علی خاں اور آخر میں حواشی۔ اس میں اردو کی ۲۵ غزلیں۔ فارسی کی ۲، رباعیاں۔ اردو کی ۲ رباعیاں پہلی بار شائع ہوئی ہیں۔ دیوان کا فوٹو تین رنگوں میں عمدہ کاغذ پر آفسٹ کے ذریعہ چھاپا گیا ہے۔ کتاب مجلد ہے۔ جلد نہایت خوبصورت اور مضبوط ہے۔ سائز خاصا بڑا ہے۔ اور لکھائی چھپائی دیدہ زیب ہے۔

دیوانِ غالب (نسخۂ میری لائبریری)

یہ نسخہ پہلی مرتبہ ۱۹۶۰ء میں شائع کیا گیا تھا۔ دوسری مرتبہ غالب صدی کے موقع پر ۱۹۶۹ء میں مکتبۂ میری لائبریری لاہور کی طرف سے شائع ہوا ہے۔ اس کے بیرونی ٹائیٹل پر لکھا ہے کہ "یہ اعراب کے ساتھ صحیح ترین نسخہ" ہے۔ اندرونی سرورق پر یہ اطلاع ہے کہ یہ نسخۂ غالب کے اپنے انتخاب "انتخابِ دیوانِ ریختہ" کے مطابق ہے۔ جو اشعار بعد کے نسخوں میں شامل ہوکر مروجہ دیوان کا حصہ بن گئے تھے انھیں آخر میں درج کر دیا گیا ہے۔

دیوان کے شائع کرنے میں ایک جدت یہ کی گئی ہے کہ مرقعِ چغتائی' نقشِ چغتائی اور صنعت رائے نے جن اپنے شائع کردہ دیوان میں جن اشعار کو تصویری زبان میں پیش کیا ہے اس دیوان میں ان اشعار کی نشان دہی کر دی گئی ہے۔ مولانا حسرت موہانی کے انتخابِ سخن کی تجدید اشاعت کے سلسلہ کو بھی واضح کر دیا گیا ہے۔ اس دیوان میں غالب کے اشعار کی کل تعداد ۱۸۰۱ ہے۔ اصل دیوان شروع ہونے سے پہلے پروفیسر ملک حسن اختر کا ایک مضمون شریکِ اشاعت ہے جس کا عنوان ہے: "غالب کی شاعری تنقید کی روشنی میں" تعاملی مضمون میں فاضل مضمون نگار نے مختلف عنوانوں کے تحت مشہور ادیبوں اور انشا پردازوں کے اقوال قلم بند کئے گئے ہیں۔ جن کے مطالعہ سے غالب کی شاعری کی اہم خصوصیات سامنے آجاتی ہیں۔

لکھائی عمدہ۔ چھپائی روشن۔ تقطیع ۳۰/۱۰×۲۰ صفحات ۱۵۲۔ کاغذ معمولی۔ قیمت: دو روپے چار آنے ہے۔

دیوانِ غالب (ناگری)

ناگری رسم الخط میں دیوان غالب کا یہ ایڈیشن وشوناتھ نامی ایک صاحب نے غالب صدی کے موقع پر دہلی بک کمپنی، کناٹ پلیس نئی دہلی سے شائع کیا ہے۔ ۲۴۰ صفحات کی اس کتاب کی قیمت سات روپے ہے۔

دیوانِ غالب (ہندی ایڈیشن)

یہ غالب کا دیوان ہندی رسم الخط میں ہے اور پاکٹ ایڈیشن کی صورت میں شائع کیا گیا ہے۔ اور ہند پاکٹ بکس (پرائیویٹ) لمیٹڈ دہلی نے اسے چھاپا ہے۔ صفحات ۱۷۶ ہیں اور قیمت دو روپے ہے۔

دیوانِ غالب (بخطِ رومن)

اس دیوان کے متعلق مالک رام صاحب دہلی سے مجھے لکھتے ہیں: "یہاں ایک صاحب دانیال لطیفی ہیں انھیں اردو رسم الخط میں اصلاح کی بہت فکر ہے وہ چاہتے ہیں کہ اردو والے رومن رسم الخط اختیار کرلیں۔ اس کے لیے انھوں نے رومن رسم الخط میں کچھ تبدیلیاں کرکے اُسے اردو اصولوں کے مطابق کر لیا ہے اور ایک دیوان غالب اسی نئے خط میں چھاپا ہے۔ یہ پورا دیوان نہیں بلکہ اس کا انتخاب ہے۔ یہ انتخاب زیر اہتمام مسلم پروگریسو گروپ نئی دہلی چھپا ہے۔ صفحات ۱۶۰ ہیں اور قیمت مجلد کی پانچ روپے ہے۔ ادارہ تحریر میں یہ لوگ ہیں صدر پروفیسر محمد مجیب' اراکین: سجاد ظہیر، نعیمہ چوپڑا، روحی چوپڑا، دانیال لطیفی۔ یہ کتاب غالب صدی کے موقع پر مارچ ۱۹۶۹ء میں شائع کی گئی ہے۔

دیوانِ غالب (اندازِ بیانِ غالب)

اپنی نوعیت کا یہ واحد دیوان الحاج قاضی الماس خاں نے کلکتہ سے غالب صدی کے موقع پر شائع کیا اور مفت تقسیم کردیا۔ کتاب مجلد اور صفحات ۱۹۰ ہیں۔ اس کتاب کے متعلق مالک رام صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ "اس کتاب کی خصوصیات یہ ہے کہ اردو کلام کے سامنے ایک کالم میں رومن حروف اور دوسرے کالم میں بنگالی رسم الخط میں بھی چھاپا گیا ہے۔ بنگالی رسم الخط میں غالباً یہ پہلی اشاعت ہے۔ شروع میں 'اظہار حقیقت' کے عنوان سے دیباچہ لکھا گیا ہے اور پھر ایک صفحہ میں غالب کی سوانح عمری دی گئی ہے۔ غالب کی تصویر کے ساتھ ساتھ اس کی جائے ولادت آگرہ اور مدفن دلی کی تصویریں بھی کتاب میں شامل ہیں"

اس دیوان کے متعلق ذہین نقوی صاحب انچارج غالب اکیڈمی دہلی مجھے تحریر فرماتے ہیں کہ یہ چار زبانوں میں ہے یعنی اردو، بنگلہ، رومن اور ہندی اور اس کے صفحات ۱۷۰ ہیں نیز یہ کہ اس کا یہ صدی ایڈیشن یکم جولائی ۱۹۶۹ء کو شائع کیا گیا ہے۔

دیوانِ غالب (نسخۂ نظامی)

ماہ جون ۱۸۶۲ء میں مطبع نظامی کانپور (یوپی) میں دیوانِ غالب کا ایک ایڈیشن غالب کی زندگی میں چھپا تھا۔ یہ نسخہ غالب کا سب سے آخری صحیح کردہ نسخہ تھا علاوہ دوسرے مطبوعہ دیوان کی طرح اس میں کلام بھی بہت زیادہ تھا یعنی ۱۸۰۲ اشعار تھے۔ غالب صدی کے موقع پر اس نایاب دیوان کو صدسالہ یادگار غالب کمیٹی نئی دہلی کے لیے غالبیات کے امام مالک رام نے مختصر تمہید کے ساتھ دوبارہ مرتب کیا۔ بعض الفاظ کو مروجہ رسم الخط کے لحاظ سے لکھا۔ ۱۲ شعر زیادہ اور یکم فروری ۱۹۶۹ء کو یہ دیوان نہایت اہتمام کے ساتھ شائع کر دیا۔ یہ کمیٹی مذکورہ کی تیسری پیش کش ہے جو غالب کے متعلق شائع کی گئی ہے۔ لکھائی نہایت خوشخط چھپائی بڑی روشن۔ کاغذ بے حد عمدہ۔ صاف اور چکنا جلد مضبوط جلد کے اندرونی اوراق پر غالب کی مہروں کی تصاویر۔ سائز ۱۸×۲۲/۸ صفحات ۲۱۹۔ قیمت۔ پانچ روپے۔

دیوانِ غالب (مصوّر)

دیوانِ غالب کا ایک مصور ایڈیشن غالب صدی کے موقع پر مکتبہ شاہراہ دہلی سے شائع ہوا۔ مگر اس کی تفصیلی کیفیت معلوم نہ ہو سکی۔

دیوانِ غالب

غالب صدی کے موقع پر دیوان کا ایک ایڈیشن سکندر علی وجد نے مرتب کیا تھا اور غالب کمیٹی بمبئی نے اُسے شائع کیا تھا۔ مگر اس کی زیادہ تفصیلات معلوم نہیں ہو سکیں۔

دیوانِ غالب

نقشِ چغتائی کے نمونہ کا یہ مصوّر دیوان نئے ابھرنے والے فنکار صادقین کا مرتب کیا ہے جسے ادارہ یادگارِ غالب کراچی نے نہایت شان و نفاست کے ساتھ غالب صدی کے موقع پر ۱۹۶۹ء میں شائع کیا ہے۔ صادقین کے قدردان اس دیوان کی تصویروں کو بہت دلچسپی اور شوق کے ساتھ دیکھیں گے۔

رُباعیاتِ غالب

یہ غالب کی فارسی رباعیات کا مجموعہ ہے۔ رباعیات کا اردو ترجمہ بھی ساتھ ہے جو سید امیر حسن نورانی کا کیا ہوا ہے۔ ترجمہ سلیس اور بامحاورہ ہے۔ قیمت تین روپے ہے اور ادارہ فروغِ اُردو لکھنؤ سے ملتا ہے۔ کتاب کے صفحات ۱۱۲ ہیں۔ ترتیب اس طرح ہے کہ اوپر فارسی رباعی نیچے اس کا نثر ترجمہ۔

روحِ غالب

یہ غالب کے اُردو اور فارسی کلام کی شرح ہے جو صوفی غلام مصطفیٰ تبسم نے کی ہے۔ مگر سارے کلام کی نہیں بلکہ اُردو کے ۷۰ اور فارسی کے ۲۵ اشعار صوفی صاحب نے شرح کے لیے انتخاب کئے۔ شروع میں غالب پر چند تنقیدی مضامین بھی صوفی صاحب کے قلم سے شاملِ کتاب ہیں۔ صفحات ۲۵۶ ہیں۔ کاغذ سفید لگایا گیا ہے۔ چھپائی آفسٹ کی ہے۔ سائز ۱۸×۲۲/۸ ہے اور قیمت ۹ روپے ہے۔ ناشر گلوب پبلشرز لوہاری گیٹ۔ لاہور

روزمرہ و محاورہ غالب

یہ کتاب پریم پال اشک نے مرتب کی ہے اور مکتبہ قصرِ اُردو، اُردو بازار۔ دہلی نے فروری ۱۹۶۹ء میں شائع کی ہے۔ اس میں غالب کی اردو تحریروں سے ایک ہزار سے زائد محاورے اور ضرب المثلیں تلاش کر کے ان کو ابجدی حساب سے ترتیب دیا اور ہر محاورہ کا محلِ استعمال بھی لغت کے حوالے کے ساتھ بتا دیا۔ کتابت اور طباعت اوسط درجہ کی، کاغذ اچھا۔ جلد پختہ۔ سائز ۲۰×۳۰/۱۶ صفحات ۳۲۰۔ قیمت چھ روپے۔ شروع کتاب میں ظفر ادیب کا مفصل مضمون غالب کے کلام کی خوبیوں پر اور پروفیسر آل احمد سرور کا ایک اقتباس غالب کی زبان پر درق کتاب ہے۔

اس کتاب کی تالیف کا خیال اشک صاحب کو کس طرح پیدا ہوا۔ اس کی کیفیت یہ ہے کہ ڈاکٹر عبدالرحمٰن بجنوری کا لکھا ہوا یہ بیان اشک صاحب نے پڑھا کہ "دیوانِ غالب کے دیوان میں بمشکل دس اشعار ہوں گے۔ جن میں انھوں نے کوئی محاورہ استعمال کیا ہو"۔ یہی بیان اشک صاحب کی اس کتاب کا محرک بنا۔ چنانچہ انھوں نے بہت غور اور احتیاط سے غالب کی نظم و نثر میں سے روزمرہ کے الفاظ۔ محاورات اور ضرب الامثال ایک بڑی تعداد میں عرصہ کی محنت کے بعد تلاش کیں اور ان محاورات کو لغت کے حوالوں سے مزین کیا۔ اور کتاب ناظرین کے سامنے پیش کر دی۔

غالبیات کے امام مالک رام اس کتاب کے موضوع کے متعلق خاکسار راقم کو تحریر فرماتے ہیں کہ "محاورے اور روزمرہ میں فرق ملحوظ نہ رکھنے کے باعث کہیں کہیں تسامح بھی ہو گیا ہے"

ڈاکٹر شمیم حنفی اس کتاب پر تبصرہ کرتے ہوئے رسالہ "ہماری زبان"

علی گڑھ ۲۲ر نومبر ۱۹۶۹ء میں فرماتے ہیں کہ "مجموعی طور پر شنک صاحب کی یہ کتاب غالب کی زندگی کے ایک نمایاں پہلو پر محنت اور دیانت کا کام ہے جس کی قدر کرنی چاہیئے۔

سَبَدِ باغِ دو در

یہ کتاب غالب نے اپنی کلیاتِ نظمِ فارسی کی تکمیل کے بعد ۱۲۸۳ھ میں لکھی۔ اس میں غالب نے اپنا وہ سب فارسی کلام درج کر دیا ہے۔ جو کلیاتِ نظم فارسی کی ترتیب کے وقت دستیاب نہیں ہوا تھا۔ یا اس کی طباعت کے بعد کہا گیا۔ غالب کی اس فارسی کتاب کا پہلے تو امتیاز علی عرشی نے ایک خلاصہ تیار کیا۔ پھر اس پر "تعارف" اور حواشی کا اضافہ کر کے اس خلاصہ کو انجمن ترقی اُردو کراچی کے آرگن رسالہ "اردو" کے غالب نمبر میں شائع کیا۔ صفحات ۴۸ ہیں۔ مکمل کتاب سید وزیر الحسن عابدی نے مرتب کی ہے۔

سَبَدِ چین

سبدِ چین غالب کے بقیۃ الکلام فارسی کا پہلا مجموعہ ہے جو غالب نے خود ۱۸۶۷ء میں شائع کیا تھا۔ ۱۹۳۸ء میں اسے بعض اضافوں کے ساتھ مالک رام صاحب نے ہندوستان میں شائع کیا۔ اور اب پروفیسر وزیر الحسن عابدی نے غالب صدی کے موقع پر مجلس یادگارِ غالب کے لیے مرتب کیا اور پنجاب یونیورسٹی نے شائع کی ہے۔ یہ غالبیات کے سلسلہ میں ساتویں کتاب ہے اور غالب کے چند فارسی قصائد' ترکیب بند۔ ترجیع بند۔ قطعات' غزلیات' فردات اور رباعیات کا مجموعہ ہے۔ آخر کتاب میں سید صاحب نے اس کتاب میں شامل شدہ نظموں کے متعلق توضیحات اور تفصیلات بھی بیان کی ہیں۔ اور کتاب کو ضروری حواشی کے ساتھ بھی مزین کیا ہے۔ کتاب کی تقطیع ۸/۲۶×۲۰ صفحات ۱۷ چھپائی ٹائپ کی اور کاغذ عمدہ ہے۔

سرل غالب

جندی میں یہ چھوٹی سی ۶۴ صفحے کی کتاب غالب صدی کے موقع پر غالب اکیڈمی دہلی نے شائع کی ہے۔ جس میں غالب کے بعض اردو اشعار کو ہندی کا لباس پہنا کر پیش کیا گیا ہے۔ اس کام کے لیے غالب کے ۲۲۰ اشعار منتخب کیے گئے ہیں۔ کتاب کا سائز ۸/۲۶×۲۰ ہے۔ قیمت اڑھائی روپے۔

سرمۂ بینش

یہ غالب کی مشہور فارسی مثنوی ہے جس کا اردو ترجمہ نثری ترجمہ ڈاکٹر ظہیر احمد

صدیقی نے کیا ہے اور فروغِ اُردو لکھنؤ کے غالب نمبر میں چھپا ہے۔ اس کے صرف ۹ صفحات ہیں۔

سرودِ غالب

غالب صدی کے موقع پر غالب کے کلام کا مجموعہ ایک نئی طرز سے مرتب کر کے شیخ احمد علی اینڈ سنز پبلشرز نے لاہور سے شائع کیا ہے۔ مرتب یوسف بخاری ہیں۔ اس کتاب میں غالب کے تمام کلام کو مندرجہ ذیل سات حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ (۱) صبحِ عرفان (۲) شمعِ ہدایت (۳) سوز و ساز (۴) حریمِ ناز (۵) رودادِ غم (۶) رنگِ دیر (۷) در حدیثِ دیگران

ان سات حصوں میں مختلف مضمونوں کے اشعار کو ردیف وار الگ الگ ذیل عنوانات کے ماتحت درج کر دیا گیا ہے۔

کتاب کا مقدمہ سید مرتضیٰ حسین فاضل صاحب نے لکھا ہے اور آخر کتاب میں "روشنی اور وسعت" کے عنوان کے ماتحت صرف وہ اشعار لیے گئے ہیں جو (۱) آئینہ (۲) روزن و شعاع (۳) صحرا و بیابان (۴) ساحل و طوفان (۵) خضر (۶) مجنوں (۷) اور فرہاد سے متعلق ہیں۔

صفحات ۲۰۸۔ مجلد رنگین گرد پوش۔ قیمت چھ روپے

سیرِ غالب

جیسا کہ کتاب کے نام سے ظاہر ہے یہ غالب کی تفصیلی سوانح عمری ہے۔ جسے حکیم ابو الحسنات فاروقی نے فروری ۱۹۶۹ء میں شائع کیا ہے۔ ۲۵۶ صفحات ہیں۔ چار روپے قیمت ہے اور دار الحسنات۔ میرکوٹ سہارنپور (یو۔پی) سے ملتی ہے۔

شانِ غزل

یہ عجیب دلچسپ قسم کی کتاب ہے اس میں اس امر کا التزام کیا گیا ہے کہ ایک صفحہ پر دیوانِ غالب سے لے کر غالب کی ایک غزل لکھی ہے اور اس کے بالمقابل صفحہ پر اسی کی ہم طرح ایک غزل مولانا محمد عبد الغفور سلیمان ادیب کی درج کی گئی ہے۔ اس طرح قارئین کرام کو ایک ہی طرح پر دو اعلیٰ درجہ کی غزلوں کے پڑھنے کا لطف آتا ہے اور دونوں استادوں کے کلام کا موازنہ کرنے کا بھی موقع ملتا ہے۔ تعارف سید وقار عظیم نے لکھا ہے۔ قیمت پانچ روپے ہے کاغذ سفید لگایا گیا ہے۔ علمی کتاب خانہ۔ اردو بازار لاہور نے شائع کی ہے۔

شرح دیوانِ اُردو

غالب کے دیوان کی یہ شرح مراٹھی زبان میں سیتو مادھو راؤ پگڑی

فراس چڑمی نے لکھی ہے۔ اور باپولر بک ڈپو بمبئی نے چھاپی ہے۔ صفحات ۲۷۴ ہیں اور قیمت ساڑھے آٹھ روپے ہے۔

شرح دیوانِ غالب

یہ شرح ہندوستان میں پرتھوی چند نامی ایک صاحب نے ہندی میں لکھی ہے اور خود ہی انہوں نے چھپوایا ہے۔ مقام اشاعت غالباً دہلی ہے۔ اور تاریخ اشاعت ۱۹۶۹ء صفحات ۲۵۰ ہیں اور قیمت آٹھ روپے ہے۔

عودِ ہندی

یہ غالب کے اردو خطوط کا وہ مجموعہ ہے جو غالب کی حیات ہی میں چھپ گیا تھا۔ اس کی اشاعت سے قریباً چار ماہ بعد اُن کا انتقال ہوا جب سے اب تک اس کتاب کے کئی ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں مگر سب سے بہتر اور نفیس ایڈیشن یہی ہے جس کے ناشر مجلس ترقی ادب لاہور ہے اور مرتب سید مرتضیٰ حسین فاضل ہیں۔ فاضل مرتب نے اس کو نہایت قابلیت اور محنت کے ساتھ مرتب کیا ہے۔ فہرست مضامین میں ہر خط کا خلاصہ بھی دیا ہے۔ ازاں بعد ۵۰ صفحات کا نہایت مبسوط مقدمہ بھی اس پر لکھا ہے اور تمام کتاب کو بہت غور سے پڑھ کر اس پر حواشی بھی تحریر کیے ہیں۔ آخر میں اشاریہ بھی بڑی محنت سے مرتب کیا ہے۔ کاغذ عمدہ، ٹائپ خوشنما صفحات ۵۰۰۔ قیمت ساڑھے چھ روپے۔ آخر کتاب میں پورے ۲۰ صفحہ کا اغلاط نامہ بہت ہی تکلیف دہ ہے۔

عہدِ غالب

یہ کتاب شعبۂ اردو دہلی یونیورسٹی کی طرف سے غالب کی صد سالہ برسی کے موقع پر شائع کی گئی۔ یہ کتاب غالب کے متعلق نایاب اور کمیاب ماخذوں پر مبنی ہے۔

عیارِ غالب

یہ غالب پر ان مختلف مضامین کا مجموعہ ہے جسے غالب صدی کے موقع پر جناب مالک رام صاحب نے مرتب کیا اور علمی مجلس دہلی نے فروری ۱۹۶۹ء میں چھاپ کر شائع کیا مالک رام ایک نہایت ہی اعلیٰ پایہ کا ادبی سہ ماہی رسالہ بھی نکالتے ہیں جس کا نام تحریر ہے۔ یہ مضامین دراصل اس رسالہ کے لیے مہیا کیے گئے تھے۔ مگر بعد میں خیال آیا کہ اگر ان مضامین کو بجائے تحریر کے غالب نمبر کے علیحدہ کتابی شکل میں شائع کیا جائے تو بہتر رہے گا۔ یہ وہی مجموعہ ہے اس میں غالب پر مضامین کی تعداد ۱۳ ہے۔ کتاب کا پہلا اور آخری مضمون خود مالک رام کے اپنے قلم سے ہے۔ باقی گیارہ مضامین دوسرے ادیبوں کے ہیں۔ اور سب کے سب دلچسپ، مفید اور پڑھنے کے قابل ہیں لکھائی چھپائی نہایت عمدہ۔ کاغذ نفیس سفید چکنا تقطیع ۸/۲۲ x ۱۸۔ صفحات ۲۷۲ قیمت ۷ روپے ۵۰ پیسے مجلد اشاعت فروری ۱۹۶۹ء

غالب

یہ غالب کے متعلق ایک ڈراما ہے جو ڈاکٹر اعجاز حسین نے لکھا اور الہ آباد (یوپی) سے شائع ہوا ہے۔

غالب

غالب کی یہ سوانح حیات اور اس کی شاعری پر تبصرہ۔ امرت لال عشرت نے کیا ہے اور بنارس سے شائع ہوا۔

غالب

یہ ایک انگریزی کتاب ہے جس کا نام ہے۔ غالب — لائف اینڈ ورک اس کے مصنف سید عباس حسینی ہیں اور پبلشرز پبلیکیشنز ڈویژن منسٹری آف انفارمیشن اینڈ براڈ کاسٹنگ گورنمنٹ آف انڈیا دہلی۔ کتاب کے صفحات ۴۰ ہیں۔ قیمت دو روپے۔ اشاعت فروری ۱۹۶۹ء

غالب

اس کتاب میں ڈاکٹر خورشید الاسلام نے غالب کے ابتدائی دورِ شاعری کی خصوصیات بتائی ہیں۔ مکتبہ کتاب نما سٹیلائٹ ٹاؤن راولپنڈی سے مل سکتی ہے۔

غالب

یہ غالب کی سوانح حیات کے متعلق ایک رسالہ ہے جو غالب کے صد سالہ برسی کے موقع پر عبداللطیف خاں نے لکھا اور حیدر آباد دکن سے شائع ہوا

غالب

طلبا کے لیے غالب کی یہ مختصر سوانح عمری جیبی تقطیع پر فیروز سنز لاہور نے انتہائی نفاست کے ساتھ شائع کی ہے۔ آخر میں کلام کا انتخاب بھی ہے۔ صفحات ۸۰۔ قیمت ایک روپیہ۔ طبع نہم ۱۹۶۹ء۔ جن صاحب نے حالات اور کلام کا انتخاب کیا ہے۔ کتاب پر ان کا نام نہیں ہے۔ غالب کی وفات ۱۸۶۸ء میں لکھی ہے جو غالباً سہو کتابت ہے۔ آئندہ ایڈیشن میں درست کر دی جائے۔ یہ کتاب چونکہ طلبا کے لیے لکھی گئی ہے اس لئے عشقیہ اور نہایت مشکل اشعار اس میں نہیں ہونے چاہئیں امید ہے کہ آئندہ ایڈیشن میں اس کا

غالب

غالب کے متعلق یہ ایک ڈراما ہے جسے نذیر محمود خاں صاحب نے لکھا ہے۔ اور مکتبہ صبا حیدرآباد دکن نے شائع کیا ہے صفحات ۱۵۰ ہیں۔ اور قیمت پانچ روپے ہے۔

غالب۔ غالب۔ غالب

یہ ڈاکٹر خواجہ احمد فاروقی صدر شعبۂ اردو دہلی یونیورسٹی کی کتاب ہے جو جشن صد سالہ غالب کے موقع پر پیش ہوئی۔ یہ کتاب ہماری نظر سے نہیں گزری صرف اس کا اشتہار فروغ اردو لکھنؤ کے غالب نمبر میں پڑھا ہے۔ اشتہار میں لکھا ہے کہ اس میں غالب کی غیر معمولی شخصیت اور اس کی عظمت پر بحث کی گئی ہے۔

غالب (انگریزی)

یہ کتاب غالب پر پروفیسر ایم مجیب نے انگریزی میں لکھی ہے ساہتیہ اکادمی نئی دہلی نے ۱۹۶۹ء میں شائع کی ہے۔ غالب کی مختصر سوانح حیات۔ غالب کی شخصیت قدیم شعری روایات۔ غالب کی حیثیت ایک شاعر کے لحاظ سے — یہ ہیں اس کے موضوعات۔ اور آخر کتاب میں متداول دیوان اور نسخۂ حمیدیہ کے قریباً دو سو شعر کا انگریزی ترجمہ دیا گیا ہے۔ ۶۷ صفحات ہیں اور قیمت دو روپے ۲۵ پیسے ہے۔

غالب (غالب کا تنقیدی تعارف) انگریزی

یہ کتاب مجلس یادگار غالب یونیورسٹی لاہور کی سویں پیش کش ہے جو غالب کی صد سالہ برسی کے موقع پر شائع کی گئی ہے۔ غالب کے متعلق مجلس کی شائع کردہ ۱۷ کتابوں میں یہ واحد کتاب ہے جو انگریزی میں شائع کی گئی ہے تاکہ جو لوگ اردو نہیں جانتے وہ بھی غالب سے متعارف ہو سکیں۔ یہ کتاب سید فیاض محمود صاحب ڈائرکٹر شعبہ لٹریری ہسٹری پنجاب یونیورسٹی کی مرتب کردہ ہے۔ فاضل مصنف نے اپنی اس تصنیف کو آٹھ ابواب پر تقسیم کیا ہے۔

پہلے باب میں عہد غالب کا سیاسی، معاشی اور تہذیبی پس منظر دکھایا ہے دوسرے باب میں شاعر کے حالات زندگی بیان کیے ہیں اور اس کی شخصیت پر روشنی ڈالی ہے۔

تیسرے باب میں ان اصناف شاعری سے بحث کی ہے جن پر غالب نے قلم اٹھایا ہے۔

چوتھے باب میں غالب کی قدیم شاعری اور اس کے عہد بعہد کے عروج کی تفصیلات بیان کی ہیں۔

پانچویں باب میں غالب کی اردو شاعری پر نقد اور تبصرہ ہے۔
چھٹا باب غالب کی فارسی شاعری کے لیے وقف ہے۔
ساتویں باب میں اس شاعر اعظم کو ایک صاحب طرز انشا پرداز اور اعلیٰ پایہ کے نثر نگار و ادیب کی حیثیت میں پیش کیا گیا ہے۔
آخری اور آٹھویں باب میں غالب کے اردو اور فارسی کلام پر ایک عمومی تبصرہ ہے۔

کاغذ عمدہ، تقطیع ۸/۲۲×۱۸ صفحات ۵۱۲۔ آخر میں ۶ صفحے کا غلط نامہ بھی ہے جس کو شامل کر کے صفحات ۵۱۸ ہو جاتے ہیں۔

غالب اور اس کی شاعری

یہ انگریزی کتاب جس کا ترجمہ "غالب اور اس کی شاعری" ہے سردار جعفری اور محترمہ قرۃ العین حیدر نے مل کر لکھی ہے یہ غالب کی شخصیت اور شاعری پر ایک ہلکا پھلکا تبصرہ ہے جسے بمبئی پاپولر پرکاشن نے حال میں شائع کیا ہے۔ صفحات ۹۲ ہیں اور قیمت پندرہ روپے ہے۔ جو انتہائی حد پر گراں ہے۔

غالب (انگریزی)

یہ غالب کی سوانح حیات اور اس کے فن پر ایک مختصر سی کتاب ہے جو محترمہ ناز صاحبہ نے فیروز سنز کے لیے انگریزی میں لکھی ہے اور پہلی مرتبہ مئی ۱۹۶۹ء میں شائع ہوئی ہے۔ نہایت خوشنما ٹائپ، نہایت عمدہ کاغذ، درسی تقطیع ۱۲۵ صفحات۔ قیمت ساڑھے چار روپے۔

محترمہ ناز صاحبہ پنجاب یونیورسٹی کی گریجویٹ اور نہایت قابل خاتون ہیں۔ انھوں نے غالبؔ کے علاوہ حضرت خدیجہؓ اور حضرت امام حسینؓ پر بھی انگریزی میں کتابیں لکھی ہیں۔ غالب پر انھوں نے یہ کتاب بہت شگفتہ انداز میں اور بہت آسان زبان میں لکھی ہے اور اسے چھوٹے چھوٹے ۱۷ بابوں میں ختم کیا ہے۔ اس کتاب کی بڑی خوبی یہ ہے کہ اس میں بہت صاف گوئی کے ساتھ اپنے خیالات کو پیش کیا گیا ہے اور کہیں بے جا طرفداری سے کام نہیں لیا۔ لائق مصنفہ نے آخر کتاب میں غالب کی شاعری

پر بھی ہلکے پھلکے انداز میں دلچسپ بحث کی ہے۔ امید ہے کہ یہ کتاب طلباء کے لیے مفید ہوگی۔ بشرطیکہ آئندہ ایڈیشن میں اس امر کا خاص خیال رکھا جائے کہ کتاب میں غلطیاں نہ رہیں۔ فیروز سنز کا ادارہ جہاں کتاب کی ظاہری تزئین و آرائش کا بےحد اہتمام کرتا ہے۔ کاش! وہ کتاب کے باطنی حسن کی طرف بھی خاص طور پر متوجہ ہو۔ اب اس کتاب میں صفحہ ۷۶ پر غالب کا ایک مشہور شعر اردو میں بالکل غلط لکھا ہے۔ صحیح شعر یہ ہے :-

قرض کی پیتے تھے مے، لیکن سمجھتے تھے کہ ہاں
رنگ لائے گی ہماری فاقہ مستی ایک دن

غالب اور ابوالکلام

غالب صدی کے موقع پر یہ کتاب ہندوستان کے مشہور محقق اور فاضل مصنف عتیق صدیقی نے مرتب کی ہے اور مکتبہ شاہراہ اردو بازار دہلی نے شائع کی ہے۔ ۲۴۸ صفحے کی اس طویل کتاب میں غالب کے سلسلے میں مولانا ابوالکلام آزاد نے جو مقالہ اپنے رسالہ الہلال میں لکھا تھا وہ سارا نقل کر دیا گیا ہے۔ مولانا نے اپنے مضامین میں جہاں جہاں غالب کے اشعار نقل کیے ہیں ان کی نشان دہی ایک الگ مضمون کی صورت میں کر دی گئی ہے۔ مگر اس دردسری اور کاوش و تلاش کا کوئی فائدہ نظر نہیں آیا۔ کتاب میں غالب کا وہ سارا کلام بھی یکجا نقل کر دیا گیا ہے جو ۱۹۱۴ء میں مروجہ دیوان غالب سے خارج تھا۔ مولانا مہر کی کتاب "غالب" پر جو حواشی آزاد نے وقتاً فوقتاً لکھے تھے، وہ سب اس کتاب میں جمع کر دیے گئے ہیں۔ فاضل مرتب نے ان حواشی پر بھی حواشی لکھے ہیں جو مفید اور کارآمد ہیں۔ کتاب کے آخر میں دو اشاریے ہیں جن سے اس کتاب میں بیان کردہ رسالوں، کتابوں، اخباروں اور شخصیات و مقامات کے ناموں کی تلاش میں بڑی سہولت اور آسانی پیدا ہو گئی ہے۔

کتاب کا سائز ۸/۲۲ × ۱۸ ہے اور قیمت پندرہ روپے جو بہت ہی زیادہ اور خریدار کی کھال ادھیڑنے کے مترادف ہے۔ اشاعت کی تاریخ فروری ۱۹۶۹ء ہے۔

غالب اور آہنگ غالب

یہ کتاب ڈاکٹر یوسف حسین خاں کی تصنیف ہے جو پہلے بھی روح اقبال، اردو غزل، اور فرانسیسی ادب جیسی تحقیقی کتابیں لکھ چکے ہیں۔ کتاب غالب صدی کے سلسلے میں غالب اکیڈمی دہلی کی طرف سے شائع ہوئی ہے اور مندرجہ ذیل پانچ ابواب پر مشتمل ہے :

باب اوّل : غالب کا زمانہ
باب دوم : غم عزت اور غم روزگار
باب سوم : غم عشق
باب چہارم : غالب کا تغزل
باب پنجم : غالب کی حکیمانہ شاعری

باب اوّل میں ڈاکٹر صاحب نے غالب کے واقعات زندگی بیان کرتے ہوئے غالب سے پہلے اور غالب کے زمانہ کی معاشرتی اور معاشی کیفیت کو نہایت تحقیقی طور پر مستند ماخذوں کے حوالے کے ساتھ قلمبند کیا ہے۔

دوسرے باب میں غالب کی انسانیت اور اس کے بلند حوصلہ کی عکاسی بہت عمدگی کے ساتھ کی گئی ہے۔

تیسرے باب میں غالب کے احساس جمال اور حسن کی نفسیات پر بحث کی گئی ہے۔

چوتھے باب میں یہ دکھایا ہے کہ غالب کے تغزل کو نکھارنے اور سنوارنے والے محرکات کون کون سے تھے۔ غالب نے قدیم غزل گو شعرا کے خیالات و افکار میں جو جدت اور ندرت پیدا کی اس کا موازنہ ڈاکٹر صاحب نے قدیم اساتذہ کے اشعار پیش کر کے بڑی خوبی سے کیا۔

پانچویں اور آخری باب میں غالب کی حکیمانہ شاعری کا بڑی عمدگی سے تجزیہ کیا ہے۔ اس ضمن میں تصوف اور اسلامی فکر پر زور دیا ہے۔ کتاب ایک مفید اشاریہ پر ختم ہوتی ہے۔

کتاب کا سائز ۸/۲۲ × ۱۸ ہے۔ صفحات ۳۱۲ ہیں اور قیمت پندرہ روپے بہت زیادہ ہے۔ (العلم کے غالب نمبر میں تو ضخامت صرف ۳۲ صفحے لکھی ہے) ہندوستان میں جہاں غالب کے مقبرے اور اس کے متعلق ہال بنانے پر لاکھوں روپے بیدریغ خرچ کیے گئے ہیں وہاں کاش اس کے خیالات و افکار کی نشر و اشاعت کے لیے ایسی کتابیں شائع کی جائیں جنھیں عوام آسانی اور سہولت سے خرید کر مستفید اور مستفیض ہوں۔ یہ کتاب دسمبر ۱۹۶۸ء میں شائع ہوئی۔

غالب اور بنارس

یہ کتاب مولانا خیر بہوروی صدر غالب اکیڈمی بنارس نے ۱۹۶۹ء میں

لکھی اور اس میں غالب کے قیام بنارس کے متعلق بہت سی مفید اور کارآمد تاریخی واقعات بیان کیے۔ اور اس بات کا بھی تعین کیا کہ غالب کلکتہ جاتے ہوئے بنارس میں کہاں کہاں اور کس کے پاس ٹھہرے تھے۔ انھوں نے اپنی کتاب میں غالب کے بنارسی میزبان کا نام مرزا جمال الدین احمد بتایا ہے اور اس کی تفصیلات بیان کی ہیں۔

غالب اور بھوپال

یہ کتاب عبدالقوی دسنوی پروفیسر سیفیہ کالج بھوپال کی تصنیف ہے جو انھوں نے غالب صدی کے موقع پر فروری ۱۹۶۹ء میں شائع کی ہے۔ اس میں مصنف نے غالب اور بھوپال کے تعلقات پر تفصیلی بحث کی ہے۔ نسخہ حمیدیہ شروح غالب اور اپریل فول والی غزل پر بھی روشنی ڈالی ہے۔ نسخہ حمیدیہ کے متعلق اس امر کا انکشاف کیا ہے کہ غالب نے اپنا جو اردو دیوان خود اپنے قلم سے درست کرکے نواب فوجدار محمد خاں کی خدمت میں پیش کیا تھا۔ اسی کو نسخہ حمیدیہ کے نام سے مفتی انوارالحق نے شائع کیا۔ اس کتاب میں ایسے گیارہ اصحاب کے حالات بیان کیے گئے ہیں جو غالب کے ملنے والے یا اُن کے شاگرد تھے۔ اور بھوپال کے باشندے تھے یا بھوپال میں رہتے تھے۔ صفحات ۱۲۸۔ قیمت ۲/۲ روپے

غالب اور حیدرآباد

ضیاءالدین شکیب اس کتاب کے مؤلف ہیں اور ادبی ٹرسٹ حیدرآباد دکن نے اسے غالب کی صد سالہ برسی کے موقع پر فروری ۱۹۶۹ء میں شائع کیا ہے۔ اس کتاب میں غالب کے حیدرآباد سے تعلقات پر روشنی ڈالی گئی ہے غالب کے والد عبداللہ حیدرآباد میں ملازم رہے ہیں۔ غالب کے کچھ شاگرد بھی حیدرآباد کے رہنے والے تھے۔ کلام غالب کی سب سے پہلی شرح بھی یہیں سے شائع ہوئی تھی۔ ان سب امور پر اس کتاب میں مفصل بحث کی گئی ہے۔ ۲۲۴ صفحے ہیں اور سات روپیہ قیمت ہے۔ کتاب متعدد متعلقہ تصاویر سے مزین ہے۔

غالب — اردو کلام کا انتخاب

کلام غالب کا یہ انتخاب پروفیسر محمد مجیب صاحب نے فروری ۱۹۶۹ء میں کیا۔ کتاب کے صفحات ۱۳۶ ہیں شروع میں مقدمہ ہے جس میں غالب کے اردو کلام پر تفصیلی ریویو ہے۔ اور ازاں بعد دیوان غالب کے چیدہ اور منتخب اشعار نقل کیے گئے۔ مکتبہ جامعہ اردو بازار جامع مسجد دہلی سے ساڑھے چار روپے میں مل سکتی [illegible]

غالب — ایک مطالعہ

غالب کے متعلق چھ مضامین کا مجموعہ از پروفیسر ممتاز حسین، ناشر انجمن ترقی اردو۔ کراچی۔ صفحات ۱۷۲ سائز ۸/۲۲×۱۸ کاغذ سفید چھپائی زنکابک قیمت: سات روپے۔

غالب پر اردو مضامین کا مجموعہ

غالب صدی کے موقع پر یہ کتاب (جس کا موضوع اس کے نام سے ظاہر ہے) انجمن ترقی اردو مغربی بنگال نے کلکتہ سے شائع کی۔

غالب ببلیوگرافی (انگریزی)

غالب صدی کے موقع پر جہاں غالب کی اپنی کتابوں کے ایڈیشن اور غالب پر تحقیقی کتابوں کا جو انبار شائع ہوا ہے اس کے ساتھ ہی ساتھ اس تمام ذخیرہ کتب کے اشاریے بھی بعض لوگوں نے چھاپے ہیں۔ اس قسم کے دو مجموعے پاکستان سے شائع ہو چکے ہیں اور دو ہی ہندوستان سے۔ اب دہلی یونیورسٹی کا شعبہ اردو تیسرا اشاریہ مرتب کر رہا ہے جس کے بہت جلد چھپنے کی توقع ہے۔ یہ کتاب اس سال (۱۹۷۰ء) میں شائع ہوگی۔ ۵۵۰ صفحات ہوں گے۔ اور تیس روپے قیمت ہوگی اور تقریباً ساڑھے تین ہزار اندراجات اس میں درج ہوں گے۔ یہ کتاب غالباً غالب اکیڈمی نئی دہلی شائع کرے گی۔ اب دیکھیے پاکستان سے اس کا جواب کب شائع ہوتا ہے۔ اس حقیقت میں کوئی مبالغہ نہیں کہ شہرت اور مقبولیت کے جس بلند ترین بام پر اردو کا یہ شاعر اعظم پہنچا ہے۔ ایسی بلندی کسی اور شاعر کے حصے میں نہیں آئی۔ اپنی اپنی قسمت ہے۔

غالب — تاریخ کے آئینے میں

یہ کتاب صرف "غالب" کے لیے مخصوص نہیں بلکہ سید نظیر حسین صاحب زیدی کے چھ مختلف مضامین کا مجموعہ ہے جن میں سے صرف دو مضمون غالب کے متعلق ہیں۔ تفصیل یہ ہے :-

۱۔ غالب اور نواب حامد علی خان
۲۔ اسماعیل میرٹھی کے جدید رجحانات
۳۔ حالی کے ہم عصر حالی کی مثنوی
۴۔ اردو مکتوب نگاری کے عناصر
۵۔ سوانح غالب تاریخی اعتبار سے
۶۔ اخبار رفیق ہند لاہور

نواب حامد علی خان دہلی کے روسا میں سے تھے اور غالب ان کے ہاں رقص و سرود کی محفلوں میں شریک ہوتے تھے۔ اس مضمون میں دونوں کے تعلقات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ غالب کے متعلق دوسرے مضمون میں غالب کے حالات زندگی ترتیب اور تسلسل کے ساتھ بیان کیے گئے۔

چونکہ پروف احتیاط کے ساتھ نہیں پڑھے گئے اس لیے کتابت کی بعض غلطیاں باقی رہ گئی ہیں۔ جو امید ہے۔ دوسرے ایڈیشن میں درست کر دی جائیں گی۔ سائز ۱۹/۳۰×۲۰ صفحات ۲۴۴ قیمت فی جلد تین روپے۔

ناشر مسعود اکیڈمی ۲۲/۲ ناظم آباد۔ کراچی

غالب ـــ تصویر کا دُوسرا رُخ

یہ کتاب ہندوستان میں چھپی ہے اور اس میں غالب کی کمزوریوں کو واضح کیا گیا ہے۔ اس کے مصنف جسٹس اعجازی ہیں۔ صفحات ۱۶۰ ہیں اور قیمت تین روپے ہے۔ مقام اشاعت دارالاحباب۔ لکھنؤ۔ وقت اشاعت فروری ۱۹۶۹ء

دراصل یہ کتاب مجموعہ ہے ان معترضین کے اعتراضات کا جنھوں نے وقتاً فوقتاً غالب اور اس کی شاعری پر جرح کی ہے۔ مثلاً یاس یگانہ۔ نظم طباطبائی آسان الانی، عبدالسلام ندوی۔ اثر لکھنوی۔ آرگس (عبدالباری آسی) خلیفہ عبدالحکیم اور عبدالمالک آروی ـــ اس خیال سے کہ وہ بھی لہو لگا کے شہیدوں میں داخل ہو جائے جناب مولف نے بھی دو مضمون غالب کے خلاف لکھ کر اس کتاب کے آخر میں لگا دیے ہیں۔

ہندوستان پر موقوف نہیں۔ پاکستان میں بھی غالب کے ایسے تنقید نگار موجود ہیں جو بانگ دہل کہہ رہے ہیں کہ ؎

ہم سخن فہم ہیں غالب کے طرفدار نہیں

غالب ـــ حیات و شاعری

یہ کتاب نند کشور رسا نامی ایک صاحب نے لکھی اور مشورہ بک ڈپو، رام نگر دہلی نے شائع کی۔ اس میں غالب کی سوانح حیات، اس کے لطیفے اور اس کے مشاعروں کی کیفیت بیان کی گئی ہے۔ آخر میں دیوان غالب کا ایک انتخاب بھی شامل کتاب ہے۔ ۱۹۶۹ء میں شائع ہوئی ہے۔ ۲۱۰ صفحے ہیں اور دو روپے قیمت ہے۔

غالب خستہ

یہ کتابچہ غالب کی صد سالہ برسی کے جشن کے سلسلہ میں ایک نذرانہ عقیدت ہے جو حلقہ ادب لاڑکانہ کی طرف سے ریاض صدیقی بی ایس سی نے جو حلقہ کے سیکرٹری ہیں، ناظرین کی خدمت میں پیش کیا ہے۔ یہ مجموعہ خو برکاحد ملک سید جمال الدین بخاری کی جولانی طبع کا نتیجہ ہے: غالب کے متعلق تین مختلف مضامین ہیں۔ جن کے عنوان یہ ہیں:۔ غالب کی زندگی۔ غالب کی شاعری اور غالب کی نثر نویسی ـــ یہ کتابچہ جولائی ۱۹۶۹ء میں ۳۲ صفحات پر شائع ہوا۔ چھپائی ٹائپ کی ہے۔ حلقہ کے سیکرٹری جناب ریاض صدیقی صاحب نے کتاب کی پشت پر اپنی ایک اور کتاب "غالب کی شخصیت" کا بھی اشتہار دیا ہے مگر غالباً یہ کتاب ابھی تک چھپی نہیں۔

غالب خستہ کے بغیر

یہ ایک مزاحیہ رنگ کی کتاب فرقت کاکوروی کی تصنیف ہے اور مکتبہ شاہراہ دہلی نے اسے شائع کیا ہے۔ چھ روپے قیمت ہے۔

غالب دیاں غزلاں

یہ غالب کے اردو کلام کا پنجابی نظم میں ترجمہ ہے جو پروفیسر دلشاد کلانچوی نے کیا ہے اور مکتبہ میری لائبریری لاہور نے پہلی بار ۱۹۶۹ء میں غالب کی صد سالہ برسی کے موقع پر نفیس طباعت اور عمدہ کتابت کے ساتھ شائع کیا ہے۔ تقطیع ۱۹/۳۰×۲۰ صفحات ۹۶ قیمت پونے دو روپے۔ یہ غالب کی صرف چند غزلوں کا ترجمہ ہے۔ تمام دیوان کا نہیں۔ ترتیب یہ ہے کہ اوپر جلی قلم سے ایک پنجابی مصرع تحریر کیا ہے۔ نیچے خفی قلم سے اردو مصرع ہے۔ اسی طرح ساری کتاب ختم کی ہے۔ پنجاب کے جو اصحاب اردو اچھی طرح نہیں سمجھ سکتے ان کے لیے یہ ترجمہ بہت دلچسپ اور مفید ہے۔ دلشاد صاحب کی یہ نئی ادبی کاوش واقعی بہت قدر کے قابل ہے۔ امید ہے یہ کتاب پنجابی جاننے والے اصحاب میں بہت مقبول ہوگی۔

غالب۔ ذاتی تاثرات کے آئینے میں

یہ کتاب غالب صدی کے موقع پر مجلس یادگار غالب کے لیے پنجاب یونیورسٹی لاہور نے شائع کی ہے اور عبدالشکور احسن و سجاد باقر رضوی نے مرتب کی ہے۔ یہ کتاب موجودہ دور کے ایسے ۲۲۔ ادیبوں کے مختصر مضامین کا مجموعہ ہے جن میں انھوں نے غالب کے متعلق اپنے ذاتی تاثرات کی کیفیت قلمبند کی ہے۔ شروع میں اقبال کی نظم غالب کے متعلق ہے جو بیسیوں مرتبہ اخبار و رسائل میں نقل ہو چکی ہے۔ یہ کتاب اس سلسلہ کی تیرھویں کڑی ہے۔ اور ٹائٹل

میں شائع ہوئی ہے۔ کاغذ اچھا ہے اور صفحات ۱۷۹ ہیں۔

غالب زندہ ہے

یہ کتاب ڈاکٹر آمنہ خاتون صدر شعبہ اردو فارسی مہارانی کالج بنگلور نے لکھی ہے۔ ایک سو آٹھ صفحات کی اس کتاب میں محترمہ آمنہ خاتون نے پہلے غالب کے سوانحی حالات، اس کا فن اور اس کی تصانیف کا تعارف کروایا ہے اس کے بعد غالب کی نظم و نثر کے انتخابات انگریزی اور ملیالم میں پیش کیے ہیں۔

غالب سٹڈیز نمبر ۱

اس نام سے ڈاکٹر عابد رضا بیدار نے غالب کے متعلق تحقیقی اور تنقیدی سوانحی کتابوں کا ایک سلسلہ غالب صدی کے موقع پر شروع کیا ہے جو غالب کے بارے میں بہت نادر اور بہت معقول مواد پر مشتمل ہوگا۔

پہلا حصہ "غالبیات نو" کے نام سے ۱۹۶۹ء میں شائع ہوا اس کتاب میں غالب صدی پر شائع ہونے والے رسالوں اور کتابوں کی تفصیل دی گئی ہے لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب کو پاک و ہند میں شائع ہونے والی کتابوں اور رسالوں کی مکمل فہرستیں دستیاب نہیں ہوئیں۔ اس لیے یہ فہرست نامکمل اور تشنہ ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ یہ کتاب شروع سال ۱۹۶۹ء میں چھپ گئی ہو۔ اور اس وقت تک غالب کے متعلق کافی مواد شائع نہ ہوا ہو۔ جو بعد میں نہایت کثرت کے ساتھ شائع ہوا۔ اور سارے سال شائع ہوتا رہا۔ اس کتاب کے صفحات ۳۲ ہیں اور قیمت دو روپے ہے۔ رام پور انسٹی ٹیوٹ آف اورینٹل سٹڈیز۔ کلاں محل دہلی سے یہ سلسلہ شائع ہو رہا ہے۔

غالب سٹڈیز نمبر ۲ "غالب کی عظمت"

غالب سٹڈیز کے نمبر دوم میں "غالب کی عظمت" کے موضوع پر نئی دہلی اور علی گڑھ میں غالب صدی کے موقع پر جو دو سیمینار منعقد ہوئے ان کی روئیداد ہے۔ اس کی قیمت ۵ روپے ہے۔ اور ۱۱۶ صفحات ہیں۔ ان دونوں سیمینارز میں تقریباً بیس اہل علم نے حصہ لیا۔ اور روح غالب کے حضور میں خراج عقیدت پیش کیا۔

غالب سٹڈیز نمبر ۳ "انتخاب دیوان غالب"

غالب سٹڈیز کے تیسرے حصہ میں دیوان غالب کا وہ انتخاب شائع ہوا ہے جو غالب نے اپنی عمر کے آخری حصہ میں کلب علی خاں نواب رامپور کو بھیجا تھا۔ اس کے ۶۶ صفحات ہیں اور پانچ روپے قیمت ہے۔

غالب سٹڈیز نمبر ۴ "غالب کے اہم ترین گمنام معاصر"

غالب سٹڈیز کے چوتھے حصہ میں غالب کے ایک گمنام معاصر میر حسن تسکین کا دیوان پیش کیا گیا ہے جس کے ۹۴ صفحات ہیں دو روپے قیمت ہے۔

غالب سٹڈیز نمبر ۵ "شریک غالب"

غالب سٹڈیز کے پانچویں حصہ میں اس امر پر بحث کی گئی ہے کہ غالب کے شاگرد نواب یوسف علی خاں ناظم والی رامپور کا کلام ناظم کا اپنا ہے یا غالب سے لکھوایا ہوا ہے۔ اس موضوع پر مضمون میں موافق اور مخالف دونوں نظریات کو پوری پوری نمائندگی دی گئی ہے۔ اور طرفداری کسی کی نہیں کی گئی۔ آخر میں ناظم کے کلام کا انتخاب بھی شامل کتاب ہے قیمت پانچ روپے ہے۔

غالب سٹڈیز نمبر ۶ (غالبیات نو نمبر ۲)

غالب سٹڈیز کا چھٹا حصہ اس کے پہلے حصہ کا تتمہ ہے یعنی غالب پر کتابوں اور اخباروں و رسالوں کے نام جو بعد میں معلوم ہوئے اس چھٹی جلد میں شائع کر دیے گئے ہیں۔ اس کی قیمت دو روپے ہے۔

غالب سرائی

یہ کتاب جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے۔ غالب کی مدح و ستائش اور تعریف و توصیف میں رباعیوں، غزلوں اور نظموں کا دلچسپ مجموعہ ہے اس میں جس قدر غزلیں سب کی سب غالب کی زمین میں کہی گئی ہیں اور بعض بعض بہت پرلطف ہیں۔ اس مجموعہ کے مصنف سید لطیف الرحمٰن صاحب ہیں۔ کتاب کے صفحات صرف ۳۲ ہیں۔ پتہ عثمانیہ بک ڈپو ۱۰۴ لوئر چیت پور روڈ۔ کلکتہ ما ہے۔ قیمت کتاب پر درج نہیں۔

غالب — سوانح اور فن

یہ کتاب مراٹھی زبان میں دریا دھر گوکھلے نے لکھی ہے جس میں غالب کی سوانح اور اس کی شاعری پر تفصیلی نظر ڈالی ہے۔ یہ کتاب ابھی زیر طبع ہے اور غالب یادگار کمیٹی بمبئی (انڈیا) سے شائع کرے گی۔

غالب سے معذرت کے ساتھ

یہ کتاب احمد جمال پاشا نے لکھی ہے اور نسیم بکڈپو لکھنؤ نے شائع کی ہے جس میں غالب کے بعض اشعار کی مزاحیہ تشریح۔ غالب کی زمینوں میں مختلف شعرا کی پیروڈی اور مزاحیہ اشعار جمع کر دیے گئے ہیں۔ صفحات ۲۲۵ ہیں۔ اور قیمت ساڑھے تین روپے ہے۔

غالب — شاعر امروز و فردا

غالب پیپلکیشن غالب صدی کے موقع پر ڈاکٹر فرمان فتح پوری ایڈیٹر نگار پاکستان کراچی نے تحریر فرمائی ہے اور ادارہ کتابیات لاہور نے اسے ۱۹۶۹ء میں شائع کیا ہے۔ اس کتاب میں جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے ڈاکٹر صاحب نے اس بات کو ثابت کیا ہے کہ غالب زمانہ حال کا بھی شاعر ہے۔ اور آئندہ آنے والے زمانے کا بھی۔ یعنی اس سے فیض حاصل کرنے والے، اور اس کے کلام کی تقلید کرنے والے آئندہ بھی پیدا ہوتے رہیں گے اور اس کے فن سے اثر قبول کرتے رہیں گے۔

غالب کا تخلیقی عمل

یہ غالب کے متعلق ایک تنقیدی کتاب ہے جس کے مصنف شبیہ صفی پوری ہیں اور ادارہ فروغ اردو لکھنؤ نے اسے غالب صدی کے موقع پر مارچ ۱۹۶۹ء میں شائع کیا ہے۔ صفحات ۲۳۶ ہیں اور قیمت سات روپے ہے۔

غالب کا تنقیدی شعور

یہ کتاب اخلاق حسین عارف نے لکھی ہے اور ادارہ فروغ اردو لکھنؤ نے غالب صدی کے موقع پر شائع کی ہے۔ یہ غالب کے ان خطوط کا جائزہ ہے جن میں تنقیدی نکات ملتے ہیں۔ صفحات ۱۹۸۔ قیمت تین روپے ہے۔

غالب کا فن

دس مستقل ابواب پر مشتمل غالب کی شخصیت، اس کے فن اور اس کی شاعری پر یہ ایک خالص ٹھوس علمی تصنیف ہے۔ جسے ڈاکٹر عبادت بریلوی صدر شعبہ اردو اورینٹل کالج لاہور نے نہایت فنکارانہ طور پر غالب شناسوں کے سامنے پیش کیا ہے۔ ادب کا صحیح ذوق رکھنے والے ذی علم حضرات اس سے کافی لطف اندوز ہو سکتے ہیں۔ ناشر نے کتاب کو نہایت حسن و خوبی کے ساتھ شائع کیا ہے۔ سید احتشام حسین نے اس کا پیش لفظ لکھا ہے اور چغتائی نے سرورق بنایا ہے۔ تقطیع ۱۸×۲۲/۸ ہے۔ صفحات ۲۸۸ ہیں۔ چھپائی آفسٹ کی ہے کاغذ سفید لگایا ہے۔ ناشر گلوب پبلشرز۔ کتاب کی قیمت دس روپے ہے۔

غالب کا منتخب کلام

(بنگلہ زبان میں)

یہ کتابچہ غالب صدی کے موقع پر انجمن ترقی اردو مغربی بنگال نے کلکتہ سے شائع کیا۔ غالب کی بڑھتی ہوئی مقبولیت کو دیکھتے ہوئے انجمن نے بنگالی اصحاب کو غالب سے متعارف کرانے کے لیے غالب کے چیدہ اور منتخب کلام کا بنگلہ زبان میں ترجمہ کر کے شائع کیا۔

غالب کون ہے؟

یہ غالب کے متعلق ایک ڈراما ہے۔ جسے سید محمد مہدی نے تصنیف کیا ہے اور دہلی سے شائع ہوا ہے۔

غالب کوی اور مانو

(یعنی غالب بحیثیت شاعر اور انسان)

یہ غالب کی حیات اور اس کے فن کے متعلق ایک مختصر طرز کا تعارف ہے جو ہندی زبان میں عرشس ملسیانی نے پیش کیا ہے اور پبلیکیشن ڈویژن حکومت ہند نے اسے دہلی سے غالب صدی کے موقع پر شائع کیا ہے صفحات ۱۵۰ ہیں اور قیمت تین روپے ہے۔

غالب کی زندگی

غالب کی یہ مختصر سوانح حیات امیر حسن نورانی نے مرتب کی اور ۱۹۶۹ء میں آزاد کتاب گھر، کلاں محل دہلی سے شائع ہوئی۔ صفحات ... ہیں اور قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے ہے۔

غالب کی سوانح حیات

یہ کتاب اردو اور انگریزی کے مشہور ادیب اور صحافی ... لال نے غالب صدی کے موقع پر انگریزی میں شائع کی ہے۔ اس کا انگریزی نام "اے شارٹ بایوگرافی آف مرزا غالب" ہے۔ اس میں مصنف نے غالب کی نگارشات کے انگریزی ترجمے بھی دیتے ہیں۔ "غالب کی غزل" پر اچھا خاصا تبصرہ بھی کیا ہے۔ سالوجہ پرکاشن اس کا پبلشر ہے اور ملنے کا پتہ نمبر ۴ ہ آتمک بازار دہلی ہے۔ ۴۴ صفحے کی کتاب ہے اور ساڑھے تین روپے اس کی قیمت ہے۔

غالب کی شخصیت

یہ کتابچہ غالب کے متعلق ایک مذاکرہ اور مباحثہ پر مشتمل ہے۔ ریاض صدیقی صاحب نے مرتب کر کے حلقہ ادب۔ بخاری منزل ... سے غالب کی صد سالہ برسی کے موقع پر شائع کیا۔

غالب کی غزلوں کا چیک ترجمہ

غالب کا صد سالہ جشن انتقال پچھلے سال تمام دنیا میں بڑے زور شور

ے ۔ تقریب منایا گیا۔ اور ہر جگہ اس موقع پر تقریریں بھی ہوئیں۔ مقالے بھی لکھے
ور کتابیں بھی تصنیف ہوئیں جن میں غالب کی سوانح حیات اور اس
فن کو نہایت نمایاں طور پر پیش کیا گیا۔ روس میں بھی یہ جشن نہایت شان
سے منایا گیا۔ وہاں اس موقع پر غالب کی پچاس غزلوں کا چیک زبان میں
ترجمہ کر کے انھیں شائع کیا گیا اور اس طرح غالب کو خراج تحسین ادا کیا گیا۔
سلواکیہ کی فاضل خاتون مسز ٹلینا جشتو وا نے یہ ترجمہ کیا ہے اور رسالہ
ری زبان علی گڑھ کی ۸ مارچ ۱۹۶۹ء کی اشاعت میں اس کا اعلان
کیا ہے۔

غالب کی کہانی

یہ کتاب غالب صدی کے موقع پر مولوی محمد شفیع صاحب نیر دہلوی
بچوں کے لئے بڑی آسان زبان میں لکھی ہے اور نیر کتاب گھر جامع نگر
دہلی نے شائع کی ہے۔ مولانا عبدالماجد اپنے اخبار صدق جدید ۱۱ دسمبر
۶۹ء میں اس کتاب پر ریویو کرتے ہوئے لکھتے ہیں "کہنے کو تو یہ کہانی
بچوں کے لئے مگر درحقیقت بچوں، بوڑھوں اور جوانوں سب کے لئے یکساں
مفید ہے۔ اس کتاب میں مصنف کا کمال فن قابل داد ہے۔ غالبیات کے
ذخیرہ کے لئے دقیق و عمیق نہ سہی ہلکا پھلکا سہی لیکن یقیناً ایک خوشگوار اضافہ ہے۔"
صفحات ۱۲۸۔ چھوٹی تقطیع۔ قیمت دو روپے۔

غالب کی کہانی خود اس کی زبانی

غالب نے اپنی کتابوں میں جہاں جہاں اپنے حالات خود لکھے ہیں
سط عباسی صاحب نے ان کو اس کتاب میں ایک جگہ جمع کر دیا ہے۔
ب اور اس کے مصنف کے نام کے علاوہ اس کتاب کے متعلق مزید
معلومات دستیاب نہیں ہو سکیں۔ کتاب بھارت میں چھپی ہے۔

غالب کی مختصر سوانح حیات (انگریزی)

اس کا مصنف اندر جیت لال اور پبلشر سلوجا پرکاشن دہلی ہے۔
۱۹۶۹ء میں دہلی سے شائع ہوئی ہے۔ مگر اغلاط سے خالی نہیں۔ سوانح عمری
آخر میں غالب کے چند اشعار کا انگریزی ترجمہ بھی ہے۔ اگرچہ صفحات صرف
ہیں مگر قیمت ساڑھے تین روپے ہے۔

غالب کی واپسی

یہ غالب کے متعلق ایک دلچسپ ڈراما ہے جسے سلیم تمنائی نے لکھا
ہے۔ یہ ڈراما گورنمنٹ مہارانی کالج میسور میں جشن غالب کے موقع پر
سٹیج کیا گیا۔

غالب کے پتر

یہ ایک ہندی کتاب ہے جسے شری رام شرما اور رام نواس نے
مل کر مرتب کیا ہے۔ اور ہندوستانی اکیڈمی الٰہ آباد نے شائع کیا ہے۔ اس
میں غالب کے خطوط ہندی رسم الخط میں پیش کئے گئے ہیں اور آخر میں
ناظرین کی آسانی کے لئے فرہنگ بھی ہے۔ صفحات ۵۷۲ ہیں۔ کتاب مجلد
ہے اور قیمت چھ روپے ہے۔

غالب کے رومان

یہ کتاب ڈاکٹر عارف بٹالوی کی تصنیف ہے اور الفلاح پبلی کیشنز
حبیب بینک بلڈنگ اردو بازار لاہور نے اسے شائع کیا ہے۔ یہ ایک
دلچسپ رومانی داستان ہے۔ صفحات ۴۱۴ تقطیع ۲۰×۳۰

غالب کے سو نشتر

میر کے سو نشتر تو مشہور تھے ہی۔ ہمارے زمانہ میں غالب کے
بھی سو نشتر اس کے کلام سے صاحب ذوق اصحاب نے نکال ہی لئے۔
زیر نظر کتاب ان ہی سو نشتروں کا مجموعہ ہے جو غالب کے کلام سے محمد عباس
صاحب طالب صفوی نے نکال کر صفحۂ قرطاس پر سجایا ہے اور ساتھ کے
ساتھ ہر نشتر کی تشریح بھی کر دی ہے کہ کونسا نشتر زیادہ چبھنے والا ہے اور
کونسا کم۔ غالب کے ایک سو بہترین اشعار کا یہ مجموعہ جیبی تقطیع کے ۱۲۶
صفحوں میں آیا ہے۔ غالب سے طالب کو بے حد عقیدت ہے چنانچہ کتاب
کو غالب کے نام اس عبارت کے ساتھ معنون کیا ہے :۔

"ابلغ البلغا۔ افصح الفصحا۔ اشعر الشعرا۔ نجم الملک
دبیر الدولہ مرزا اسد اللہ خان غالب اعلی اللہ مقامہ فی فردوس
الجنات کے نام جن سے بہتر شاعر زمانہ پیدا نہ کر سکا۔"

اس فصیح و بلیغ قسم کی عبارت لکھنے والے اب کہاں ہیں۔ صرف
تھوڑے سے بطور تبرک باقی رہ گئے ہیں۔ کتاب کی قیمت صرف ایک روپیہ
ہے۔ اور مؤلف سے شمس آباد ضلع فرخ آباد کے پتہ سے مل سکتی ہے۔

غالب نام آور

انجمن ترقی اردو کے سہ ماہی رسالہ "اردو" کے گزشتہ پرچوں میں

غالب پر جس قدر مضامین شائع ہوتے یہ کتاب اُن کا انتخاب ہے جو انجمن اردو کراچی نے ۴۶۲ صفحات پر شائع کیا ہے۔ سائز ۲۲×۱۸ قیمت: پندرہ روپے۔

غالب نام آورم

یہ کتابچہ مجلس یادگار غالب حیدر آباد سندھ نے غالب صدی کے موقع پر شائع کیا اور اُسے مفت تقسیم کیا۔ یہ اگرچہ حجم کے لحاظ سے ایک مختصر رسالہ ہے لیکن قدر و قیمت کے لحاظ سے رکھنے کی چیز اور پڑھنے کی شے ہے۔ اس میں غالب کی شخصیت سے لے کر ان کی شاعری تک کے مختلف پہلوؤں پر اردو ادب کے مشاہیر کی قیمتی رائیں اور ان کے مضامین کے خلاصے جمع کر دیتے گئے ہیں۔ یہ انتخاب سر سید سے لے کر زمانۂ حال کے ادیبوں تک کے نگارشات کا کیا گیا ہے۔

ان مختصر صفحات میں اس امر پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے کہ غالب نے اپنے اشعار میں کن شاعروں کا اثر قبول کیا۔ اور غالب کی شاعری کا بعد میں آنے والے شاعروں پر کیا اثر پڑا۔

رسالہ کے آخر میں غالب کے غیر معروف کلام کا انتخاب دیا گیا ہے۔ غرض ہر لحاظ سے یہ رسالہ مفید اور دلچسپ ہے۔

غالب نام آورم

ہندوستان کے مشہور ادیب نادم سیتاپوری نے عرصہ ہوا اس نام سے ایک کتاب ہندوستان سے شائع کی تھی۔ جو اُن کے اُن مضامین کا مجموعہ تھا جو انھوں نے مختلف اوقات میں مختلف جرائد میں غالب پر لکھے۔ اب نادم صاحب مستقل طور پر کراچی آچکے ہیں اور انھوں نے اپنا یہ مجموعہ مضامین بعض اضافوں اور ترمیمات کے ساتھ سنگ میل پبلیکیشنز لاہور کو اشاعت کے لئے دیا ہے۔ جو انشاء اللہ عنقریب شائع ہوگا۔ ضخامت ۳۲۰ صفحات ہوگی اور قیمت سات روپے۔

غالب نما

غالب پر ۱۹۴۷ء سے ۱۹۶۸ء تک پاکستانی رسائل و اخبارات میں شائع شدہ مضامین کا وضاحتی اشاریہ۔ مرتبہ۔ سید ابن حسن قیصر ناشر ادارۂ یادگار غالب کراچی۔ لکھائی چھپائی عمدہ۔ کاغذ اچھا۔ تقطیع ۲۲×۱۸ صفحات ۱۴۸۔

غالبیات

۱۹۶۰ء میں رسالہ برہان دہلی نے اور ۱۹۶۱ء میں رسالہ اردوئے معلیٰ دہلی یونیورسٹی نے اپنے اپنے پرچوں میں "غالب نما" شائع کئے۔ جنوری ۱۹۶۹ء میں غالب صدی کے موقع پر پروفیسر عبدالقوی دسنوی نے ان دونوں رسالوں کے مندرجات کو مزید اضافوں کے ساتھ "غالبیات" کے نام سے مرتب کیا۔ اور نسیم بکڈپو لکھنؤ نے اسے شائع کیا۔ ۳۱۵ صفحات کی کتاب ہے اور چھ روپے اس کی قیمت ہے۔ بکثرت نام اب بھی ایسے رہ گئے ہوں گے جن کا اس اشاریہ میں ذکر نہیں۔ مگر پھر بھی غنیمت ہے۔

غالب یادگاری مجلہ

یہ اپنی نوعیت کی عجیب کتاب ہے۔ جو غالب صدی کے موقع پر انجمن ترقی اُردو مغربی بنگال نے کلکتہ سے شائع کی۔ اس کتاب کی عجیب خصوصیت یہ ہے کہ یہ بیک وقت ہندوستان میں رائج چار زبانوں میں شائع کیا گیا ہے۔ یعنی اردو، بنگالی، انگریزی اور ہندی میں۔

(غالب کا) غیر مروجہ کلام

اس مختصر رسالہ میں مرزا غالب کا وہ کلام پیش کیا گیا ہے جسے مرزا غالب نے خود ۱۸۶۳ء میں اپنے دیوان میں سے نکال دیا تھا لیکن غالب کے ہر قسم کے کلام کو جمع کرنے کے شوق میں غالب کے عاشقوں نے وہ کلام بھی جسے خود شاعر اپنے کلام میں سے خارج کر کے اسے ناقابل اشاعت قرار دے چکا تھا۔ کہیں نہ کہیں سے تلاش کر کے اسے رسالہ شبستان دہلی کے غالب نمبر دوسرے ایڈیشن کے ساتھ شائع کر دیا۔ اس کی ضخامت صرف ۱۶ صفحے ہے۔

غزلیات غالب
از پروفیسر مجیب

(دیکھئے دیوان غالب بخط رومن)

غزلیات فارسی غالب

(از روئے کلیات طبع ۱۸۶۳ء باضافہ کلام مابعد)

پروفیسر سید وزیر الحسن عابدی پاکستان کے غالب شناسوں میں بہت بلند مقام رکھتے ہیں اور غالب کے متعلق بڑا تحقیقی کام کر چکے ہیں اور

کر چکے ہیں۔ اسی سلسلے میں آپ نے یہ کتاب مجلس یادگارِ غالب کے لیے نہایت محنت سے مرتب کی اور غالب صدی کے موقع پر اسے پنجاب یونیورسٹی نے ۱۵ اکتوبر ۱۹۶۹ء کو شائع کر دیا۔ اس میں فارسی غزلوں کی تعداد ۳۴۴ ہے۔ شروع کتاب میں فاضل مرتب نے ان تمام کتابوں کی نشاندہی کی ہے جن سے اس کتاب کی تدوین میں مدد لے کر متن کی تصحیح میں خاص کوشش کی گئی ہے۔ آخر کتاب میں کئی مفید ضمیمے بھی شامل کتاب ہیں۔ بہت عمدہ ٹائپ۔ بہت عمدہ کاغذ۔ تقطیع: ۲۰×۲۶ صفحات ۵۰۰۔ یہ سلسلہ مطبوعات مجلس یادگارِ غالب کی چوتھی کتاب ہے۔

غالب کا منتخب کلام

غالب کا صد سالہ جشن نہایت اہتمام اور نہایت شان و شوکت کے ساتھ روس کے تمام بڑے بڑے شہروں میں منایا گیا۔ اور ۱۵ فروری ۱۹۶۹ء کو جس دن غالب کی وفات ہوئی تھی روس میں ہر جگہ غالب کی یاد میں جلسے کیے گئے۔ جن میں روس کے بڑے بڑے فاضل انشا پردازوں نے غالب کو خراجِ عقیدت پیش کیا اور کلام غالب کے تاجک اور ازبک تراجم بڑی کثرت کے ساتھ شائع کیے گئے۔ اس کے اردو اور فارسی منتخب کلام کا ایک مجموعہ ماسکو میں بڑی نفاست سے شائع ہوا (ارمغانِ غالب ۶۹ حیدرآباد دکن)

غالب پر دو مضمون (انگریزی)

یہ کتاب انتہائی خوبصورتی اور نفاست کے ساتھ اٹلی کے شہر روما سے غالب صدی کے موقع پر ۱۹۶۹ء میں شائع ہوئی۔ اور جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے۔ غالب پر دو مضامین کا مجموعہ ہے۔ پہلا مقالہ پروفیسر احمد علی کا غالب کی اردو غزلوں کے انتخاب کا انگریزی منظوم ترجمہ ہے جو علیحدہ بھی کتابی شکل میں شائع ہو چکا ہے اور اس کی کیفیت اسی مضمون میں بیان کی جا چکی ہے۔ لہٰذا اعادہ کی ضرورت نہیں۔ یہ پورا مقالہ ۹۵ صفحات کا ہے۔

دوسرا مقالہ اٹلی کے ایک فاضل Alessandro Bausani کا تحریر کردہ ہے۔ اس کا عنوان LA POESIA DI GHALIB ہے اور یہ سارا مقالہ بجائے انگریزی کے اطالوی زبان میں ہے اور اس میں غالب کی فارسی شاعری پر تبصرہ کیا گیا ہے۔ پہلے مقالے کے دیباچہ میں غالب کی اردو شاعری پر ریویو ہے اور اس دوسرے مقالہ میں فارسی شاعری پر ریویو بڑا طویل اور بسیط ہے اور کتاب کے ۷۹ صفحات میں آیا ہے۔

شروع کتاب میں غالب کی نہایت خوبصورت سہ رنگی تصویر ہے۔ سائز ۲۹/۸ × ۲۲ ہے۔ صفحات ۱۴۴ ہیں۔ کاغذ نہایت عمدہ اور ٹائپ خوشنما ہے۔ قیمت تین ہزار لیرا ہے۔ یورپ کے جنوبی ملک اٹلی سے اس کتاب کی اشاعت غالب کی عالمگیر مقبولیت کی کھلی ہوئی دلیل ہے۔ اگر اس وقت غالب کے نقاد مرزا یاس یگانہ چنگیزی زندہ ہوتے تو نہ معلوم اس صورت حال پر کیا اظہار خیال فرماتے۔

غالب کی منتخب غزلیں (انگریزی)

یہ کتاب غالب کی ۷۹ اردو غزلوں اور ایک فارسی قصیدہ کے انتخاب پر مشتمل ہے۔ جو اٹلی کے دارالسلطنت روما سے غالب صدی کے موقع پر نہایت شان اور نفاست کے ساتھ شائع ہوئی ہے اور اس بات کا کھلا ہوا ثبوت ہے کہ غالب کی مقبولیت اور شہرت اب تمام دنیا میں پھیل چکی ہے۔ کتاب کھولتے ہی ہمیں یہاں غالب ایک پیچوان کے ساتھ نظر آتے ہیں۔ آگے کے اوراق میں ۲۸ صفحات پر ایک نہایت مبسوط دیباچہ ہے جس میں غالب کی شاعری اور اس کی شخصیت پر انگریزی میں نہایت سیر حاصل تبصرہ۔ بعد ازاں فاضل مترجم احمد علی نے نہایت قابلیت کے ساتھ غالب کی ۷۹ غزلوں اور ایک قصیدہ کا انگریزی ترجمہ کیا ہے۔ ترجمہ کا نمونہ یہ ہے:-

When there was nothing, there was God,
Had nothing been, God would have been.
My being has brought about my fall,
Had I not been, what would have been. ?

یہ غالب کے اس شعر کا ترجمہ ہے:- ؎

نہ تھا کچھ تو خدا تھا، کچھ نہ ہوتا تو خدا ہوتا
ڈبویا مجھ کو ہونے نے، نہ ہوتا میں تو کیا ہوتا؟

یہ انگریزی منظوم ترجمہ ۲۴ صفحات میں آیا ہے۔ بعد ازاں ۲۵ صفحات میں اس ترجمہ کے اصل اشعار نہایت خوش خط اور روشن طور پر اردو میں لکھے ہوئے ہیں۔ کاغذ نہایت عمدہ استعمال کیا گیا ہے۔ سائز ۲۹/۸ × ۲۰ ہے۔ قیمت کتاب پر ایک ہزار دو سو لیرا لکھی ہوئی ہے۔ لیرا اٹلی کا سکہ ہے۔

غالب کے فارسی خطوط (انگریزی)

یہ غالب کے ان فارسی خطوط کا مجموعہ ہے جو نیشنل آرکائیوز آف انڈیا نئی

میں محفوظ ہیں۔ یہ تمام خطوط غالب کے سفر کلکتہ کے متعلق ہیں اور ان میں سے اکثر پہلی مرتبہ پبلک کے سامنے آئے ہیں۔ اس نادر اور نایاب مجموعۂ خطوط کو نیشنل آرکائیوز آف انڈیا کے اسسٹنٹ ڈائرکٹر سید اکبر علی ترمذی نے مدون کیا ہے۔ آپ نے ان خطوط پر بڑی ریسرچ کی ہے۔ اور ان پر مفید اور کارآمد حواشی لکھے ہیں۔ شروع میں مبسوط مقدمہ انگریزی میں تحریر فرمایا ہے اور فارسی خطوط کا خلاصہ بھی انگریزی میں دیا ہے۔ قاضی عبدالودود صاحب نے اس کا پیش لفظ تحریر فرمایا ہے۔ اور کتاب ایشیاٹک پبلشنگ ہاؤس نے غالب اکیڈمی دہلی کی طرف سے ۱۹۶۹ء میں شائع کی ہے۔ تقطیع ۸/۱۸×۲۲ صفحات کی تعداد ۱۲۰+۹۲ - ۱۸۴۔ اور قیمت ۲۳ روپیے ہے۔ غالب اکیڈمی دہلی کے سلسلہ اشاعت کی یہ چوتھی کتاب ہے۔

غالب کے خطوط (انگریزی)

یہ غالب کے مکتوبات کا انگریزی ترجمہ ہے۔ جو امریکہ کے چند فاضل مل کر کر رہے ہیں۔ اور عنقریب دو جلدوں میں انھیں بوسٹن یونیورسٹی (امریکہ) شائع کرے گی۔ (ارمغان غالب صفحہ ۲۰)

فلسفہ کلام غالب

یہ فاضل رجل ڈاکٹر شوکت سبزواری کی قابل قدر کتاب ہے۔ موضوع نام سے ظاہر ہے۔ انجمن ترقی اردو کراچی نے شائع کی ہے۔ صفحات ۲۹۹ ہیں۔ تقطیع ۱۸×۲۲ ہے۔ پہلی مرتبہ یہ کتاب ۱۹۴۷ء میں چھپی تھی۔ غالب صدی کے موقع پر اس کا نیا ایڈیشن دو نئے ابواب کے اضافہ کے ساتھ شائع کیا گیا ہے۔ قیمت بارہ روپیے۔

قادر نامہ

"قادر نامہ" بھی جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ غالب کی تصنیف ہے۔ رسالہ شبستان دہلی کے غالب نمبر کے دوسرے ایڈیشن میں بڑی خوبصورتی اور نفاست کے ساتھ شائع کیا گیا ہے۔ ضخامت کل آٹھ صفحات ہے۔

قادر نامہ

یہ سب سے آخری اور ستر ھویں کتاب ہے جو غالب صدی کے موقع پر مجلس یادگار غالب کے لئے پنجاب یونیورسٹی لاہور کے لئے چھاپ کر شائع کی۔ اس چھوٹی سی کتاب کو جناب پروفیسر محمد باقر صاحب نے مرتب کیا ہے۔ اور ایک مبسوط دیباچہ کے ساتھ اسے شائع کر دیا ہے۔

یہ کتاب نظم میں ہے اور بچوں کی تعلیم کے لئے لکھی گئی ہے جس میں فارسی الفاظ کے معنی اردو میں نظم کئے گئے ہیں۔ نظم بہت دلچسپ اور آسان ہے اور بچوں کو بڑی آسانی سے یاد ہو سکتی ہے۔ اب سے بہت پہلے بچوں کے نصاب میں شامل تھی اور بہت کثرت سے شائع ہوتی تھی۔ دیباچہ میں فاضل مرتب نے ان تمام آراء کو جمع کر دیا ہے جو اس کتاب کے متعلق موافقوں اور مخالفوں نے لکھی ہیں۔ یعنی بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ کتاب غالب کی تصنیف ہے بعض کہتے ہیں نہیں ہے۔ فاضل مرتب نے دونوں قسم کی رائیں پیش کر دی ہیں۔ فیصلہ ناظرین کریں۔ پانچ صفحہ پر دیباچہ آیا ہے اور دس صفحے پر اصل کتاب۔ تقطیع ۱۸×۲۲ چھپائی ٹائپ کی۔ کاغذ اچھا۔

قاطع برہان و رسائل متعلقہ

اس کتاب کو قاضی عبدالودود نے فروری ۱۹۶۹ء میں بسلسلہ مطبوعات ادارہ تحقیقات اردو زیر سرپرستی صد سالہ یادگار غالب کمیٹی دلی مرتب کیا ہے۔ اس میں قاطع برہان مع درفش کاویانی کے علاوہ غالب کے چاروں اردو رسالے (۱) سوالات عبدالکریم (۲) لطائف غیبی (۳) نامہ غالب اور (۴) تیغ تیز۔ متن کی صحت کے ساتھ شائع کئے گئے ہیں۔ کتاب کا تعارف ڈاکٹر ذاکر حسین صدر بھارت کا ہے اور پیش گفتار خود مرتب کی۔ قیمت بیس روپیے۔

قصائد و مثنویات فارسی

مرزا اسد اللہ خاں غالب

غالب کے فارسی قصائد و مثنویات کا یہ مجموعہ مجلس یادگار غالب کے لئے حضرت مولانا غلام رسول مہر نے مرتب کیا ہے اور اس سلسلہ کی پانچویں کتاب کے طور پر پنجاب یونیورسٹی نے اسے بڑے اہتمام سے ۲۰×۲۶ تقطیع پر چھاپا۔ قصائد کی تعداد ۷۱ ہے جو ۴۰۴ صفحات میں آتے ہیں اور مثنویات کی تعداد ۴ ہے جو ۱۹۱ صفحات میں آتی ہیں۔ کاغذ سفید اور ٹائپ عمدہ ہے۔

قطعات۔ رباعیات۔ ترکیب بند۔ ترجیع بند اور مخمس

مرزا اسد اللہ خاں غالب

یہ سب غالب کی فارسی منظومات ہیں جنھیں مولانا غلام رسول مہر نے مجلس یادگار غالب کے لئے تیار کیا ہے اور پنجاب یونیورسٹی لاہور نے انھیں

غالب صدی کے موقع پر فروری ۱۹۶۹ء میں شائع کیا ہے اور جگہ جگہ مفید حواشی سے کتاب کی افادیت کو بڑھا دیا ہے۔ فارسی ادب کے ناظرین اور کلام غالب کے شائقین کے لئے یہ دلچسپ کتاب مجلس یادگار غالب کی چھٹی پیش کش ہے۔ سائز ۲۶×۲۰ صفحات ۲۵۲۔ کاغذ عمدہ ٹائپ خوشنما۔

کلام غالب کا انگریزی ترجمہ

دو امریکی شاعروں میں غالب کی صد سالہ برسی کے موقع پر غالب کی نظموں کا انگریزی زبان میں ترجمہ کر کے اسے شائع کیا ہے۔ یہ ترجمہ منظوم ہے اور اس کی اطلاع اخبار الجمعیۃ دہلی کے ذریعہ رسالہ ہماری زبان (۱۵ نومبر ۱۹۶۹ء) علی گڑھ نے دی ہے۔

کلیات غالب

یہ غالب کی فارسی غزلیات کا "تحقیقی ایڈیشن" ہے جسے بہت محنت تلاش اور کاوش کے بعد پروفیسر سید وزیرالحسن عابدی نے مرتب فرمایا ہے۔ اور مکتبہ میری لائبریری لاہور نے اسے شائع کیا ہے۔ غزلیات فارسی کا یہ مجموعہ بارہ قلمی اور مطبوعہ قدیم و جدید نسخوں کو سامنے رکھ کر بڑی احتیاط کے ساتھ مرتب کیا گیا ہے۔ اپنی مختلف تصنیفات میں جہاں جہاں غالب نے فارسی غزلیں لکھی ہیں وہ سب اس مجموعہ میں شامل کر دی گئی ہیں۔ فاضل مرتب نے تمام غزلیات کو سات ابواب میں تقسیم کیا ہے اور کل غزلیات کی تعداد ۴۳۳ ہے۔ آخر کتاب میں اٹھارہ انیس ضمیمے اردو میں ہیں جو سب کے سب اہم اور ضروری امور پر مشتمل ہیں۔ غرض غالب کے فارسی کلام پر یہ ایک بڑی تحقیقی کتاب ہے جو ابھی حال میں شائع ہوئی ہے۔ کاغذ اخباری۔ لکھائی چھپائی اچھی۔ سائز ۲۶×۲۰ قیمت بارہ روپے۔

کلیات غالب فارسی

یہ طویل اور مبسوط کتاب تین موٹی موٹی جلدوں میں شائع ہوئی۔ جس میں سید مرتضیٰ حسین صاحب فاضل نے اس امر کی پوری کوشش کی ہے کہ غالب کی فارسی تحریروں میں سے کوئی چیز رہ نہ جائے۔ شروع میں فاضل مرتب کا پیش گفت ۱۳ صفحات پر اور سید عابد علی عابد کا مقدمہ غالب کی شخصیت اور فن پر ۱۴۰ صفحہ کی شامل کتاب ہے۔ اس کے بعد اصل کتاب شروع ہوتی ہے۔

پہلی جلد میں قطعات وغیرہ ہیں۔ دوسری میں قصائد تیسری میں غزلیات اور رباعیات۔ پہلی جلد کے صفحات ۲۱۵ ہیں۔ دوسری کے ۱۰۴۔ تیسری کے ۲۲۴۔ قیمت علی الترتیب ۹۔ ۷ اور ۱۰ روپے ہے۔ یہ کام خاص محنت اور بڑی قابلیت کا تھا جو فاضل مرتب نے بڑی خوبی اور عمدگی سے انجام دیا ہے۔ مجلس ترقی ادب لاہور نے اس خالص ادبی کتاب کو بڑے اہتمام اور نفاست کے ساتھ شائع کیا ہے۔

کلیات غزل غالب فارسی

یہ غالب کی فارسی غزلیات کا مجموعہ تاریخی ترتیب سے مرتب کیا گیا ہے۔ حواشی اور تعلیقات کا بھی اضافہ کیا گیا ہے۔ اور آخر میں مختلف ضمیمے بھی شامل کتاب کئے گئے ہیں۔ اور اسی طرح ساری کتاب کی تدوین عمل میں آئی ہے۔ تقطیع ۲۶×۲۰ صفحات ۷۲۲۔ قیمت پندرہ روپے۔ اس کتاب کو امیر حسن نورانی نے مرتب کیا ہے۔ اور نول کشور پریس لکھنؤ میں چھپی ہے۔

کنز المطالب

یہ دیوان غالب کی شرح ہے جو مولانا ابوالحسن ناطق گلاؤٹھی نے کی ہے۔ اور مکتبہ دین و ادب لکھنؤ نے شائع کی ہے۔ صفحات ۴۹۳ ہیں اور قیمت ساڑھے بارہ روپے ہے۔

"کہانی میری۔ زبانی میری۔ غالب کی آپ بیتی"

اس کتاب میں حنیف عباسی نے غالب کے اردو خطوط سے اُن کی آپ بیتی مرتب کی ہے۔ کتاب کو مجلس اشاعت ادب دہلی نے شائع کیا ہے۔ اور مکتبہ اردو بازار دہلی سے ساڑھے چار روپے میں ملتی ہے۔ کتاب مجلد ہے اور اس کے ۱۶۰ صفحات ہیں۔ ایڈیٹر صاحب "آجکل" دہلی اس کتاب پر ریویو کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ جس نے بھی غالب کے خطوط کا سرسری مطالعہ کیا ہے اسے یہ کتاب پڑھ کر تشنگی اور مایوسی کا احساس ہوگا۔" (آج کل غالب نمبر صفحہ ۵۳)

کہرے کا چاند

غالب کے خطوط اور کلام بنیاد پر ایک تفصیل سٹیج ڈراما جسے ڈاکٹر محمد حسن صاحب ریڈر شعبہ اردو دہلی یونیورسٹی نے تصنیف کیا اور غالب کی صد سالہ برسی کے موقع پر فروری ۱۹۶۹ء میں شعبہ اردو دہلی یونیورسٹی نے شائع کیا۔ ۶۹ صفحے ہیں اور دو روپے قیمت ہے۔

گلِ رعنا

یہ غالب کا وہ قدیم ترین دیوان ہے جو غالب نے سفر کلکتہ کے دوران

میں اپنے ایک کلکتہ کے دوست مولوی سراج الدین کی فرمائش پر کیا تھا۔ اور یہ غالب کے اردو اور فارسی کلام کا انتخاب ہے جو اس نے اپنے قلم سے لکھ کر اپنے دوست کی نذر کیا تھا۔ قریباً ڈیڑھ سو برس سے یہ نایاب مجموعہ کلام خبر نہیں کہاں کہاں پھرتا پھراتا لاہور آ گیا ہے۔ اور انشاء اللہ عنقریب فوٹو بلاک کے ساتھ زیور طبع سے آراستہ ہو کر غالب کے قدر دانوں کے ہاتھ میں پہنچ جائے گا۔ جن صاحب کے پاس یہ قیمتی اور نایاب مخطوطہ ہے مگری محمد طفیل صاحب ایڈیٹر نقوش سے ان کی بات چیت ہو چکی ہے۔ اور ابتدائی مراحل تحریری طور پر طے ہو چکے ہیں۔ نسخہ وصول ہوتے ہی اس کے بلاک بنوا کر شائع کر دیا جائے گا۔ فانتظروا انی معکم من المنتظرین

اس معاملہ میں لاہور تمام دنیا سے بازی لے گیا۔ غالب کے اپنے ہاتھ سے لکھا ہوا ۱۸۱۶ء کا دیوان بھی لاہور سے شائع ہوا۔ اور اس کا دوسرا ۱۸۲۸ء میں لکھا ہوا دیوان بھی انشاء اللہ لاہور ہی سے شائع ہو گا۔ اس غالب صدی میں دنیا کا کوئی اور ایسا شہر سوائے لاہور کے نہیں ہے جہاں سے غالب کے اپنے ہاتھ کی لکھی ہوئی کوئی کتاب فوٹو کے ساتھ شائع ہوئی ہو۔ اسے اپنے قلم سے لکھ کر ۱۱ ستمبر ۱۸۲۰ء کو ختم کیا تھا۔

گنجینۂ غالب

یہ کتاب ان مضامین کا مجموعہ ہے جو دہلی کے سرکاری رسالہ "آج کل" میں وقتاً فوقتاً "غالب" اس کی شخصیت اور اس کی شاعری پر شائع ہوئے۔ لکھنے والوں میں بڑے بڑے آدمی شامل ہیں۔ اور انھوں نے بہت معلومات افزا مضامین غالب پر لکھے ہیں۔ یہ کتاب غالب صدی کے موقع پر فروری ۱۹۶۹ء میں شائع ہوئی ہے۔ ۱۸۶ صفحات ہیں۔ سائز بڑا ہے۔ کاغذ عمدہ ہے چھپائی ٹائپ کی ہے۔ قیمت ساڑھے چار روپے ہے۔ غالب پر مختلف مضامین کی تعداد اس کتاب میں ۴۱ ہے۔ ایڈیٹر "آج کل" جناب بیاز خان نے اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ یعنی انھوں نے "آج کل" کے مختلف فائلوں میں سے غالب پر مضامین نکال کر ایک سلسلہ میں منسلک کر دیئے ہیں۔

لیٹرز آف غالب

مولانا غلام رسول مہر نے غالب کے خطوط دو جلدوں میں مرتب کئے تھے۔ اب غالب صدی کے موقع پر ڈاکٹر داؤد رہبر نے جلد اول کا انگریزی ترجمہ کیا ہے اور رسالہ ہماری زبان علی گڑھ نے اپنے ۸ مارچ ۱۹۶۹ء کے پرچہ میں اس کی اطلاع دی ہے۔

متاع غالب

یہ غالب کی فارسی غزلیات کا انتخاب ہے جسے مرزا جعفر حسین نے مرتب کیا ہے اور علی گڑھ مسلم یونیورسٹی نے ۱۹۶۹ء میں اسے شائع کیا ہے۔ شروع میں مبسوط دیباچہ ہے اور آخر میں ایرانی اساتذہ کی ہم طرح غزلوں کا انتخاب ہے۔ تاکہ ایرانی شعرا اور غالب کی شاعری کا مقابلہ اور موازنہ ہو سکے۔ قیمت سات روپے ہے۔

متاع غالب

یہ کتاب غالب کے فارسی کلام کا انتخاب ہے جسے دہلی یونیورسٹی نے غالب صدی کے موقع پر ۱۹۶۹ء میں شائع کیا۔ اور پروفیسر مجیب نے ایک ادبی جلسہ میں اس کا اجرا فرمایا۔

متفرقات غالب

یہ مرزا غالب کے غیر مطبوعہ اور نادر و نایاب مکتوبات و منظومات کا مجموعہ ہے جسے مسعود حسن صاحب رضوی نے بڑی محنت سے جمع اور فراہم کیا ہے اور مکتبہ کتاب نگر دین دیال روڈ لکھنؤ نے اسے شائع کیا ہے۔ زمانہ اشاعت ۱۹۶۹ء ہے۔ پانچ روپے قیمت ہے اور ۸۰ صفحات ہیں۔

مجموعۂ نثر غالب اردو

مرزا غالب کے رسائل اور ادبی تحریروں کا یہ نایاب مجموعہ جو اپنے وقت پر چھپ کر چھپ گئی تھیں۔ خلیل الرحمٰن صاحب داؤدی کی تلاش کوشش سے دوبارہ زیور طبع سے آراستہ ہو کر منظر عام پر آئی ہیں۔ اور مجلس ترقی ادب لاہور نے ان کو نفاست اور خوبصورتی کے ساتھ چھاپ کر ادب عالیہ کی گرانقدر خدمت انجام دی ہے۔ سب کی سب تحریریں نہایت دلچسپ، نہایت پرلطف اور نہایت مزیدار ہیں۔ یہ تحریریں تعداد میں ۲۲ ہیں۔ اور پہلی مرتبہ یکجا شائع ہو رہی ہیں۔ داؤدی صاحب نے جگہ جگہ کار آمد حواشی سے کتاب کو پڑھنے والوں کے لئے زیادہ مفید [illegible] ہے۔ ۲۱۱ صفحات ہیں۔ ٹائپ عمدہ ہے۔ کاغذ اچھا ہے۔ قیمت پانچ روپے ہے۔

محاسن خطوط غالب

یہ کتاب پاکستان کے مشہور نقاد اور ادیب ڈاکٹر غلام حسین ذوالفقار کی تالیف ہے جس میں غالب کے [illegible] پر بہت اچھا تبصرہ بہت

اندازہ ہی کیا گیا ہے۔ کتاب مکتبہ خیابان ادب ۳۹۔ چیمبرلین روڈ لاہور نے خاص اہتمام سے شائع کی ہے۔ ۲۲۰ صفحات ہیں اور پانچ روپیے قیمت ہے۔ چھپائی ٹائپ کی ہے اور تقطیع $\frac{20 \times 30}{16}$ ہے۔

مرزا غالب

حیدرآباد دکن کے ایک شخص منوہر کا غالب پر لکھا ہوا یہ ایک ڈراما ہے جس کے ۱۶۲ صفحے ہیں اور پانچ روپیے قیمت ہے۔ کتاب ۱۹۶۹ء میں شائع ہوئی اور ملنے کا پتہ: نگاہ پبلی کیشنز۔ ملتانی پورہ۔ بیگم بازار حیدرآباد دکن ہے۔

مرزا غالب (انگریزی)

اردو کے مشہور مصنف فارسی و عربی کے ماہر، انگریزی کے فاضل۔ غالبیات کے امام مالک رام ادبی دنیا میں کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ دوسری کئی علمی کتابوں کی تصحیح۔ ترتیب اور تدوین کے علاوہ غالب پر بھی آپ نے بڑا قابل قدر کام کیا ہے۔ آپ کے نجی اور ذاتی خطوط سے اگر "مالک رام" کا نام ہٹا دیا جائے تو بلا مبالغہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ کسی بہت بڑے فاضل ادیب اور عالم دین کے لکھے ہوتے ہیں۔ زیر نظر کتاب آپ نے انگریزی میں بہت اختصار لیکن بڑی جامعیت سے لکھی ہے۔ جس میں غالب کی سوانح حیات، اس کی شخصیت اور اس کے فن پر بحث کی ہے۔ اور دو سو سے زیادہ غالب کے اشعار کا انگریزی ترجمہ بھی آخر کتاب میں دے دیا گیا ہے۔ کتاب کا پیش لفظ B. V. KESKAR کا لکھا ہوا ہے اور کتاب نیشنل بیوگرافی سیریز کے سلسلہ میں نیشنل بک ٹرسٹ نئی دہلی نے شروع ۱۹۶۹ء میں شائع کی ہے۔ تقطیع $\frac{20 \times 30}{16}$ صفحات ۹۳۔ کاغذ عمدہ اور قیمت فی کتاب دو روپیے ہے۔ سرورق پر غالب کا فوٹو اور اندرونی صفحہ پر ناشر کی طرف سے مالک رام کے بہت ہی مختصر سے سوانحی حالات اور ان کی تصانیف کی نشاندہی کر دی گئی ہے۔ آخری صفحہ پر نیشنل بک ٹرسٹ کا مختصر تعارف ہے جس کی طرف سے یہ کتاب شائع کی گئی ہے۔ بحیثیت مجموعی یہ کتاب غالبیات میں اچھا اور مفید اضافہ ہے۔

مرزا غالب کے لطیفے

یہ چھوٹی سی ۱۲۸ صفحے کی کتاب ساجد صدیقی اور والی آسی نے مل کر مرتب کی ہے اور غالب کے لطیفوں پر مشتمل ہے۔ ایک صفحہ پر ایک لطیفہ

لکھا ہے۔ اس لئے ضخامت اپنے آپ بڑھ گئی۔ اور چونکہ ضخامت بڑھ گئی لہذا قیمت بھی بڑھ گئی یعنی ڈھائی روپے ہو گئی۔ فروری ۱۹۶۹ء میں اس کتاب کی اشاعت ہوئی ہے۔

مزاحیہ شرح دیوان غالب

غالب کے کلام کی یہ نئی قسم کی دلچسپ شرح ہے۔ نہایت پر لطف مزاحیہ رنگ میں ہے۔ ذہین نقوی صاحب انچارج غالب اکیڈمی۔ دہلی مجھے ازراہ کرم اپنے ۱۵ جنوری ۱۹۷۰ء کے گرامی نامہ میں مطلع فرماتے ہیں کہ یہ نرالی شرح زیر طباعت ہے اور عنقریب شائع ہو جائے گی۔ پوری کتاب کے اندازاً پانچ سو صفحے ہوں گے۔

مفہوم غالب

یہ دیوان غالب کی ایک نئی طرز کی شرح ہے جس کے مصنف صاحبزادہ احسن علی خاں ایم اے۔ ایل ایل بی ہیں۔ اس کا "استقبال" پروفیسر سید وزیر الحسن عابدی نے لکھا ہے اور پیش لفظ جسٹس ایس اے رحمٰن نے۔ "پھر" میں اور غالب" کے عنوان سے خود مصنف کا ایک مضمون شامل کتاب ہے۔ جس کے بعد اصل کتاب شروع ہوتی ہے اور نمبروار ہر غزل کی تشریح آسان۔ دل نشین اور دلچسپ پیرایہ میں کی گئی ہے۔ ترتیب یہ ہے کہ پہلے غزل کا ایک شعر لکھا ہے۔ پھر اس کے مشکل الفاظ کے معنی بیان کئے ہیں اور آخر میں اس کی تشریح لکھی گئی ہے۔ اسی نہج سے تمام کتاب ختم کی ہے۔ $\frac{22 \times 18}{8}$ کی تقطیع پر یہ کتاب چھپی ہے اور ضخامت ۵۲۰ صفحات ہے۔ کاغذ اخباری ہے اور قیمت ۹ روپے ہے۔ کتاب کے متعلق جسٹس ایس اے رحمٰن نے اپنے پیش لفظ میں یہ خیال ظاہر کیا ہے: "میرا تاثر یہ ہے کہ مصنف نے کتاب پر خاصی محنت کی ہے۔ انھوں نے اس بات کی کوشش کی ہے کہ مروجہ شرحوں سے قطع نظر شعر کے الفاظ سے جو معانی اُن کے اپنے دماغ میں متبادر ہوتے ہوں وہ انھیں سلیس زبان میں بیان کر دیں۔"

مقام غالب

اس کتاب میں جو مولانا عبدالصمد صارم الازہری پروفیسر اورینٹل کالج لاہور نے لکھی ہے اور جو اس دور میں اپنے طرز کی بالکل نئی کتاب ہے۔ غالب کے محاسن اور معائب اور اس کی خوبیوں اور برائیوں [illegible]

بہت دلچسپ انداز میں بحث کی گئی ہے۔ غالب اور کلام غالب کی خوبیاں اس عہد میں اس زور شور سے اچھالی جا رہی ہیں جن کی انتہا نہیں۔ ایسے وقت میں ضرورت تھی کہ ناظرین کو تصویر کا دوسرا رخ بھی دکھایا جاتا اور یہ فرض حضرت مولانا صارم نے بڑی خوبی سے اس کتاب میں ادا کر دیا ہے۔ تاہم فاضل مصنف نے غالب کے ساتھ انصاف کرتے ہوئے کتاب میں اس کے محاسن پر بھی ایک طائرانہ نظر ڈالی ہے اور اس کی سوانح حیات بھی پہلے باب میں بیان کر دی ہے۔ غالب سے دلچسپی رکھنے والے حضرات اس کتاب کو دلچسپ پائیں گے۔ مرزا یگانہ چنگیزی کی "غالب شکن" کے بعد "مقام غالب" اس موضوع پر ایک اہم اضافہ ہے حال میں اسی رنگ کی ایک کتاب ہندوستان میں بھی شائع ہوئی ہے۔ آخر لوگ غالب کی تعریفیں کب تک سنیں۔ منہ کا مزا بدلنے کے لئے بھی ایسی کتابوں کی ضرورت ہے۔ صفحات ۲۷۲ ہیں اور قیمت چھ روپے ہے۔

مقام غالب

یہ غالب کی تعریف میں ایک طویل مسدس ہے جس کے خالق مولانا سید احمد اللہ صاحب قادری ہیں۔ اور لطف اللہ اورئینٹل ریسرچ انسٹی ٹیوٹ حیدرآباد دکن نے اسے مارچ ۱۹۶۹ء میں شائع کیا ہے۔

مہر نیم روز

یہ خاندان مغلیہ کی وہ فارسی تاریخ ہے جو غالب نے بہادر شاہ کے حکم سے ۱۸۵۰ء میں لکھنی شروع کی تھی مگر ۱۸۵۷ء کے حادثہ کی وجہ سے ناتمام رہی اور آں قدح بشکست واں ساقی نماند والا معاملہ ہوا۔ بہت سے حواشی اور بہت سے ضمیموں اور فہرستوں کے ساتھ اس قدیم کتاب کو ڈاکٹر عبدالشکور احسن ریڈر شعبہ فارسی پنجاب یونیورسٹی لاہور نے ازسرنو مرتب کیا اور غالب صدی کے موقع پر مجلس یادگار غالب کی طرف سے پنجاب یونیورسٹی نے اسے شائع کیا۔ غالب کے متعلق یہ مجلس یادگار غالب کی نویں کتاب ہے۔ صفحات مع غلط نامہ ۲۰۹۔ سائز ۲۰×۲۲/۸ کاغذ عمدہ۔ چھپائی ٹائپ کی۔

مہر نیم روز

غالب کی مشہور فارسی تاریخ مہر نیم روز مع ترجمہ انجمن ترقی اردو کراچی نے شائع کی ہے۔ ترجمہ پروفیسر سید عبدالرشید نے کیا ہے صفحات ۳۰۲ ہیں۔ قیمت بارہ روپے ہے۔ سائز ۲۰×۲۲/۸ ہے۔

میرے بعد

یہ غالب کے متعلق ایک ڈراما ہے جسے حبیب تنویر نے لکھا ہے اور دہلی سے شائع ہوا ہے۔

نامہ ہائے فارسی غالب

(دیکھئے پرشین لیٹرز آف غالب)

نذر غالب

غالب صدی تقریبات کمیٹی گلبرگہ (دکن) نے غالب صدی کے موقع پر غالب کے متعلق مختلف مضامین کا یہ مجموعہ شائع کیا ہے جس میں ہر قسم کے مضامین شامل ہیں۔ تحقیقی بھی اور تعارفی بھی۔ کتاب محنت سے مرتب کی گئی ہے اور کافی دلچسپ ہے۔ ساتھ کے ساتھ مضامین لکھنے والوں نے اپنے اپنے حالات بھی لکھ ڈالے ہیں جو سب کتاب کے آخر میں شائع کر دئیے گئے ہیں۔

نذر غالب

یہ وہ تحفہ ہے جو جشن غالب مارچ ۱۹۶۹ء میں روح غالب کے حضور میں پیش کیا گیا۔ کتاب کا سائز ۲۰×۳۰/۱۶ ہے اور صفحات کی تعداد ۱۰۰ ہے لکھائی معمولی چھپائی خاصی اور کاغذ اچھا اور سفید ہے۔ قیمت تین روپے ہے۔ کتاب کے مرتب رضی الدین احمد ذاکر معتمد مجلس جلیسان ہم مشرب حیدرآباد سندھ ہیں۔ اور کتاب مکتبہ جلیسان ہم مشرب … لطیف آباد حیدرآباد سندھ کی طرف سے شائع ہوئی ہے۔ انجمن جلیسان ہم مشرب کے صرف آٹھ ممبر ہیں۔ اور ہر ممبر نے غالب پر ایک مضمون اپنی مرضی کے مطابق لکھا۔ یہ آٹھوں مضمون اس کتاب میں جمع کر دئے گئے ہیں۔ تفصیل حسب ذیل:

مضمون	مصنف
غالب کی کہانی غالب کی زبانی	سید ابرار حسین صابر
غالب کے اشعار کی زبان	لئیق احمد شاہد
بدیہات غالب	قدیر الاسلام راشد
جائزۂ غالب۔ اشعار کی روشنی میں	نصیر الدین آنو
غالب کی اصلاحیں	رضی الدین احمد ذاکر
غالب اپنے مقطعوں میں	محمد اقبال قاسم
غالب کے تنقیدی اشارات	حبیب ارشد
غالب کی نگارشات میں غدر دہلی کے حالات	…س الدین

نذرِ غالب

غالب صدی کے موقع پر نذرِ غالب کے عنوان سے ہندوستان کے جن شاعروں اور مصنفوں نے نظمیں لکھی ہیں۔ رفعت حسین صاحب جمشید پور (انڈیا) نے مختلف اخباروں اور رسالوں سے لے کر وہ سب نظمیں کتابی شکل میں شائع کر دی ہیں تاکہ غالب صدی کے موقع پر نظم میں جس قدر خراجِ عقیدت اہلِ ہند نے بارگاہِ غالب میں پیش کیا ہے وہ سب ایک جگہ جمع ہو جاتے۔

نذرِ غالب

یہ کتاب علی عباس امید نے لکھی ہے۔ اور بھوپال سے شائع ہوتی ہے۔

نذرِ غالب

غالب کے متعلق غالب صدی کے موقع پر یہ کتاب راہی قریشی نے لکھی ہے۔ اور غالب صدی کمیٹی گلبرگہ (میسور) نے شائع کی ہے۔ ۱۰۸ صفحات ہیں اور قیمت دو روپے ہے۔

نذرِ غالب

یہ کتاب عطا کاکوی نے مرتب کی ہے۔ اور پٹنہ (بھارت) کی عظیم الشان بک ڈپو سے فروری ۱۹۶۹ء میں شائع ہوئی ہے۔ اس کتاب میں ایسی غزلیں جمع کی گئی ہیں جو مختلف شاعروں نے غالب کی زمینوں میں کہی ہیں۔ کتاب کے صفحات ۹۶ ہیں۔ اور تین روپے قیمت ہے۔

نذرِ غالب

یہ ایک شعری مجموعہ ہے جو انجمن ترقی اردو (ہند) ماڈل ٹاؤن پٹیالہ کی جانب سے غالب صدی کے موقع پر ۱۹۶۹ء میں شائع ہوا۔ اس مجموعہ میں غالب سے متعلق اُن کی زمینوں میں کہی گئی غزلیں اور تضمینیں شامل ہیں۔ بہت سے شعراء نے اس کتاب کی ترتیب میں حصہ لیا ہے جب جا کر یہ شعری مجموعہ تیار ہوا ہے۔

نذرِ غالب

پاکستان کے فاضل ادیب اُردو کے مشہور انشاء پرداز اور بہت سی تنقیدی کتابوں کے مصنف جناب ڈاکٹر وحید قریشی ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی۔ لٹ پروفیسر اورینٹل کالج لاہور نے غالب پر بھی متعدد تحقیقی مضامین مختلف علمی جرائد میں وقتاً فوقتاً لکھے ہیں۔ یہ سب مضامین اور مقالات یکجائی صورت میں سنگ میل پبلیکیشنز لاہور کی طرف سے نذرِ غالب کے نام سے عنقریب شائع ہو رہے ہیں۔ قریباً ۴۰۰ صفحات ہوں گے اور دس روپے قیمت ہوگی۔

نقش ہائے رنگ رنگ

یہ غالب کے اس اردو اور فارسی کلام کے انتخاب کا نام ہے جو نہایت اہتمام کے ساتھ رسالہ شاعر کے غالب نمبر بابت ۱۹۶۹ء میں ۴۰ صفحات پر شائع ہوا ہے۔ کاغذ بہ نسبت رسالہ کے بہت عمدہ، سفید اور چکنا، لکھائی دیدہ زیب، چھپائی روشن، ہر صفحہ سرخ بیل سے مزین اردو کلام کا انتخاب اعجاز صدیقی نے کیا ہے جو ۲۵ صفحات پر مشتمل ہے۔ فارسی اشعار کا انتخاب سکندر علی وجد نے کیا ہے جو ۲۳ صفحات پر پھیلا ہوا ہے۔ سائز $\frac{20 \times 29}{8}$ ہے۔ غالباً علیحدہ کتابی شکل میں نہیں چھپا۔

نقوشِ غالب

شعبۂ اردو جموں یونیورسٹی نے بڑی شان کے ساتھ غالب صدی کے موقع پر یہ کتاب شائع کی ہے۔ اس میں غالب کے متعلق جتنے مضامین ہیں وہ سب کے سب مختلف شعبوں کے اساتذۂ کرام کے لکھے ہوئے ہیں۔ اور اس طرح ہر شخص نے اپنے وزن کے مطابق غالب میں حصہ لیا ہے۔ تاریخ اشاعت اپریل ۱۹۶۹ء ہے۔

نگارِ غالب

علی عباس صاحب امید اس کتاب کے مؤلف ہیں اور سید حسین عباس عابدی نے اسے حسن منزل نگاہ۔ غازی پور (بھارت) سے شائع کیا ہے۔ کتابت، طباعت اور جز بندی بہت معمولی ہے۔ اس میں غالب کی سوانح حیات۔ غالب کے اپنے قلم سے اور غالب کی تصانیف کا سرسری تعارف شامل اشاعت ہے۔ مرتب کا ایک مضمون بھی غالب کے متعلق درج کتاب ہے اور غالب کے متعلق کتابوں اور رسائل کی ایک مختصر سی فہرست بھی کتاب میں دے دی گئی ہے۔ قیمت ایک روپیہ ہے۔

نوائے سروش

یہ انگریزی کتاب غالب صدی کے موقع پر ۱۹۶۹ء میں غالب اکیڈمی

نئی دہلی نے نہایت نفاست کے ساتھ آرٹ پیپر پر شائع کی ہے۔ سائز [illegible] ہے۔ یہ غالب کے ۱۰۷ اشعار کا انگریزی ترجمہ ہے جو ہندوستان کے چودہ نامور اور مشہور ادیبوں نے کیا ہے۔ اکثر اشعار کا ترجمہ انگریزی نظم میں ہے۔ پیش لفظ حکیم عبدالحمید صاحب دہلوی صدر غالب اکیڈمی دہلی کا لکھا ہے۔ صفحات ۴۵ ہیں اور قیمت چھ روپے ہے۔ اس کتاب میں غالب کے تین اشعار تصویری رنگ میں بھی پیش کیے گئے۔ جو ستیش گجرال کے موقلم کا نتیجہ ہیں۔ خدا کا شکر ہے کہ ان چاروں تصاویر پر تجریدی آرٹ کا سایہ تک نہیں۔ شروع میں اس مصور کی بنائی ہوئی غالب کی سہ رنگی تصویر کتاب کی زینت کو بڑھا رہی ہے۔ جن چودہ مترجمین نے غالب کے ان اشعار کا انگریزی میں ترجمہ کیا ہے ان کے نام یہ ہیں:-

۱۔ امیر ہاشم علی، ۲۔ ایس۔ اے۔ علی، ۳۔ ایم فرحت اللہ، ۴۔ قرۃ العین حیدر، ۵۔ پریما جوہری، ۶۔ جے۔ ایل۔ کول، ۷۔ میاں محمد رفیق خاور، ۸۔ اندرجیت لال، ۹۔ مالک رام، ۱۰۔ مرزا اختر، ۱۱۔ ایم مجیب، ۱۲۔ شہاب الدین، ۱۳۔ ایچ سی ثروت، ۱۴۔ زیتون عمر۔

نوائے سروش

یہ غالب کا دیوان مع شرح ہے جسے مولانا غلام رسول مہر نے مرتب کیا ہے اور ۹۰۶ صفحات پر شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور نے شائع کیا ہے۔ ساڑھے ستائیس روپے اس کی قیمت ہے۔

نے نا شنیدۂ غالب

اس کتاب میں اکبر رضا جمشید نے غالب کا غیر متداول کلام جمع کیا ہے اور اس مجموعۂ اشعار کو نسخۂ حمیدیہ، نسخۂ آسی اور نسخۂ عرشی کی مدد سے مرتب کیا ہے۔ اس پر ریویو کرتے ہوئے ایڈیٹر صاحب رسالہ "آجکل" دہلی لکھتے ہیں کہ نسخۂ عرشی کی اشاعت کے بعد اس مجموعہ کا جواز صرف یہی ہو سکتا ہے کہ اس کی قیمت دو روپیہ ہے۔ کتابت و طباعت معمولی ہے۔ اور بک ایمپوریم سبزی باغ پٹنہ سے ملتی ہے۔ (آجکل فروری ۱۹۶۹ء) کتاب کے صفحات ۱۱۲ ہیں اور یہ جنوری ۱۹۶۹ء میں شائع کی گئی ہے۔

ہنگامۂ دل آشوب

برہان قاطع اور اس کی تنقید کے متعلق موافق اور مخالف

نظم و نثر مضامین کا مجموعہ جو پہلی بار ۱۸۶۷ء میں شائع ہوا۔ دوسری بار ۱۹۶۹ء میں ناشر انجمن ترقی اردو کراچی۔ صفحات ۴۹۱ ہیں۔ مرتب مسند قدرت نقوی۔ سائز ۲۲×۱۸ کاغذ سفید۔ چھپائی و پنڈنگ۔ قیمت سات [illegible]

ہم عصروں پر غالب کا اثر

اس کتاب میں جس کے مؤلف ظفر ادیب صاحب ہیں۔ یہ دکھایا گیا ہے کہ غالب کے ہم عصر شعراء نے کسی نہ کسی طرز میں تھوڑا یا بہت غالب کا ضرور قبول کیا ہے۔ اور ہم عصر شعراء میں مؤلف نے مومن، آزردہ، صہبائی، ذوق اور ظفر کو شمار کیا ہے۔ اور ان ہی کے کلام سے اپنے ثبوت میں اشعار پیش کئے ہیں۔ سائز ۲۰×۳۰/۱۶ صفحات ۴۰۰۔ قیمت ساڑھے سات روپے۔ ناشر قصر اردو۔ اردو بازار دہلی۔

اس کتاب کا اشتہار پریم پال اشک کی کتاب "روز مرہ محاورہ" کتاب میں دیا گیا ہے۔ جو فروری ۱۹۶۹ء میں دہلی سے شائع ہوئی۔ امید ہے کہ اب تک یہ کتاب چھپ گئی ہوگی۔

یادِ غالب

یہ کتاب ادارۂ "مجلس اردو" لاہور نے غالب صدی کے موقع پر فروری ۶۹ء میں شائع کی۔ یہ کتاب غالب پر نظموں اور غالب کی زمین میں کہی ہوئی مختلف شعراء کی غزلوں پر مشتمل ہے۔ اور اسے تین اصحاب نے مل کر مرتب کیا ہے۔ خالد بزمی، خالد شفیق اور صابر کیلانی اور چند با اثر حکام اور چند تاجران عظام کے عطیات کی بدولت چھپ کر غالب کے قدردانوں کی خدمت میں بطور نذر پیش کی گئی ہے۔ سائز ۲۰×۳۰/۱۶ صفحات ۱۵۷۔ کاغذ اخباری لکھائی معمولی۔ چھپائی روشن۔

یادگارِ غالب

یہ مرزا غالب کی وہ بے نظیر اور لاجواب سوانح عمری ہے جو ان کے نہایت لائق اور فاضل شاگرد شمس العلماء حضرت مولانا الطاف حسین حالی نے اپنے استاد کے انتقال کے ۲۹ برس بعد ۱۸۹۷ء میں لکھی اور آج تک برابر چھپتی چلی جا رہی ہے۔ لیکن زیر نظر کتاب اس کا وہ بہترین ایڈیشن ہے جو اس وقت تک شائع ہوا۔ اسے خلیل الرحمٰن صاحب داؤدی نے مرتب کیا۔ اور مجلس ترقی ادب لاہور نے شائع کیا ہے۔ غالب کے

متعلق غالب پرستوں کی تلاش و جستجو اور کاوش و کوشش خواہ کسی درجہ تک پہنچ جائے مگر غالب کا کوئی مورخ "یادگار غالب" سے کبھی علیحدہ نہیں ہو سکے گی۔ یہ ایک حقیقت ہے جسے شروع سے لے کر آج تک تمام ادیب اور انشا پرداز تسلیم کرتے آتے ہیں۔ کتاب کے صفحات ۵۶۰ ہیں۔ اور مجلد کتاب کی قیمت صرف سات روپے ہے جو بہت ہی کم ہے

اس کتاب کا ایک ایڈیشن ۱۹۶۹ء میں حاجی فرمان علی تاجر کتب اردو بازار لاہور نے بھی شائع کیا ہے مگر ایسا کہ دیکھتے ہی ذوق سلیم نے سر پیٹ لیا۔

مزید کتابیں

اُن کتابوں کے علاوہ جن کا ذکر اس مضمون میں ہوا۔ مندرجہ ذیل کتابوں کی بابت بھی پتہ لگا ہے کہ غالب صدی کے موقع پر ہندوستان میں غالب کے متعلق شائع ہوئی ہیں۔ لیکن چونکہ بہت عجلت میں ان کتابوں کے تفصیلی حالات معلوم نہیں ہو سکے اس لئے صرف اُن کے اور ان کے مصنفین کے ناموں پر اکتفا کی جاتی ہے۔

باقیات غالب	از وجاہت سندیلوی
جانِ غالب	" شمس علوی
غالب شناسی	" ظ۔ انصاری
غالب مع آپ بیتی غالب	" نثار احمد فاروقی
گنجینۂ معنی	" ڈاکٹر جعفر رضا
رمزِ کلامِ غالب	" غالب الثانی
وقائع غالب	" پرمقوی چند
آئینۂ غالب	شائع کردہ حکومت ہند

اگر بعد میں بعض اور کتابوں کے نام معلوم ہوتے تو ان کی تفصیلات بھی انشاء اللہ آئندہ کسی رسالہ میں ناظرین کرام کی خدمت میں پیش کی جائیں گی۔

۱۹۶۹ء میں چھپنے والے رسائل و جرائد کے غالب نمبر

شیخ محمد اسماعیل پانی پتی

آج کل، دہلی
آفاق، نوٹنگھم
آہنگ، کراچی
اخبار جہاں، کراچی
ادب لطیف، لاہور
اردو، کراچی
اردو ادب، علی گڑھ
اردو نامہ، کراچی
افشاں، کراچی
افکار، کراچی
اقبال ریویو، کراچی
الزبیر، بہاولپور
الشجاع، کراچی
العلم، کراچی
الماس، میسور
امروز، لاہور
انجمن اسلامیہ میگزین، کراچی
اوراق، لاہور
بیسویں صدی، دہلی

پربھا، بھوپال
پونم، حیدرآباد دکن
تحریک، دہلی
جامعہ، دہلی
جام نو، کراچی
جان نثار، امرتسر
جرنل آف ریسرچ، لاہور
جنگ، کراچی
حریت، کراچی
حمایت اسلام، لاہور
خیابان، پشاور
دبستان، لاہور
راوی، لاہور
سب رس، حیدرآباد دکن
ستارہ، کراچی
سوویت جائزہ، کراچی
سیربین، کراچی
شاعر، بمبئی
شاہین، گجرات

شب خون، الہ آباد
شبستان، دہلی
شگوفہ، حیدرآباد دکن
صبح امید، بمبئی
صحیفہ، لاہور
علم و فن، دہلی
علی گڑھ میگزین، علی گڑھ
غالب سینٹینری، دہلی
غالب ڈائری، کراچی
غالب سوینیئر، کراچی
فاران، کراچی
فاران، لاہور
فردا، ساہیوال
فروغ اردو، لکھنؤ
فنون، لاہور
فیضان، لائل پور
قندیل، لاہور
قومی زبان، کراچی
کتاب، لاہور

کوہستان، لاہور
کہکشاں، لاہور
لاہور، لاہور
ماہ نو، کراچی
مشرق، لاہور
مطالعہ، پٹنہ
معارف، اعظم گڑھ
منشور، کراچی
نقوش، لاہور
نگار پاکستان، کراچی
نیا دور، لکھنؤ
نئی قدریں، حیدرآباد سندھ
نوائے وقت، لاہور
وفات غالب، ساہیوال
ویمن ڈائجسٹ، لاہور
ہما، دہلی
ہماری زبان، علی گڑھ
ہمدرد صحت، کراچی
ہمدرد نونہال، کراچی

ہندوستانی ادب، حیدرآباد دکن	اعتمادیہ، دہلی	سٹرگل، کلکتہ	غالب، نئی دہلی
یادگارِ غالب، کراچی	السٹریٹڈ ویکلی، دہلی	سوویت دیس، دہلی	غالب، دہلی
یادگار، گوالیار	جامِ سفال، کلکتہ	سوویت ریویو، دہلی	فکرِ نو، دہلی
اردو مجلس، کلکتہ	اخبارِ حیات، دہلی	سوئیئر، کلکتہ	مسلینی، بمبئی
اردوئے معلیٰ، دہلی	حیاتِ نو، بنگلور	سیاست، حیدرآباد دکن	نذرِ غالب، گلبرگہ
افکارِ نو، گورکھپور	خاتونِ دکن، حیدرآباد	شمعِ حیات، دہلی	نذرِ غالب، عادل آباد
المسدی، حیدرآباد دکن	رہنمائے دکن، حیدرآباد	غالب سوئیئر، نئی دہلی	نورِ چشم، جموں

آج کل

یہ گورنمنٹ ہند کا سرکاری پرچہ ہے جو دہلی سے بہت بڑے سائز پر ماہوار شائع ہوتا ہے۔ موجودہ ایڈیٹر شہباز حسین ہیں۔ لکھائی چھپائی اچھی۔ کاغذ عمدہ صفحات ۴۸۔ قیمت ۶۰ پیسے۔ جس زور شور کے ساتھ ہندوستان میں غالب کی صد سالہ برسی منائی گئی جس شان کے ساتھ پندرہ پندرہ لاکھ روپے کی لاگت سے وہاں غالب ہال بنائے گئے اور سارا ہندوستان غالب کے نام سے گونج اٹھا۔ اس شان و شوکت کا تقاضا تھا کہ اس سرکاری پرچہ کا غالب نمبر بھی نہایت شان کے ساتھ شائع ہوتا۔ لیکن معلوم ایسا ہوتا ہے کہ غالب کے متعلق دوسری تقریبات میں بھارت سرکار کی اتنی زیادہ رقم خرچ ہو گئی کہ آج کل کے لئے کچھ نہ بچا۔ نہ کل کے لئے۔ اس لئے پرچہ کے جو شمارے عام طور پر شائع ہوتے ہیں ان ہی میں سے فروری ۱۹۶۹ء کے پرچہ پر "غالب نمبر" لکھ دیا گیا۔ اور اس طرح کاغذ کا پیٹ بھر دیا گیا۔ رسالہ میں غالب کی تین تصویریں، ایک خط کا عکس، دو کتابوں کے سرورق، غالب ہال اور غالب اکیڈمی اور مزار غالب کی تصویریں دی گئی ہیں۔ نظموں کے علاوہ رسالہ کے بعض مضامین کے عنوانات یہ ہیں۔ کلامِ غالب کے صوتی آہنگ کا ایک پہلو، دلی کی سماجی زندگی خطوطِ غالب کے آئینہ میں، غالب کی شاعری میں جنس، سوالات عبدالکریم کا مصنف۔

دلی سے شائع ہونے والا ساٹھ پیسے کا یہ پرچہ مجھے لاہور میں بمشکل دو سو پیسے میں دستیاب ہوا۔ منافع خوروں کے لوٹ کی انتہا ہے۔

آفاق

یہ نہایت شاندار ماہنامہ ہمارے پاکستان سے سات سمندر پار انگلستان کے مشہور شہر نوٹنگھم سے اُردو میں شائع ہوتا ہے۔ نسیم شمائل پوری اس کے اعزازی ایڈیٹر ہیں۔ کاغذ نہایت اعلیٰ سفید دبیز۔ لکھائی چھپائی بہترین۔ سائز بہت بڑا۔ صفحات ۷۶۔ قیمت فی پرچہ ۲ شلنگ۔ مضامین عام دلچسپی کے ہلکے پھلکے ہوتے ہیں۔ نظمیں اور غزلیں بھی ہوتی ہیں۔ غرض عام دلچسپی کا بہت کافی سامان اس پرچہ میں ہوتا ہے۔ کارکنان کی بڑی ہمت ہے کہ وہ انگلستان سے اردو کا یہ رسالہ اس آن بان اور اس شان و شوکت سے نہایت باقاعدہ نکالتے ہیں۔ اس رسالہ نے اس موقع پر خاص طور سے کوئی غالب نمبر تو نہیں نکالا مگر فروری ۱۹۶۹ء کے پرچہ کو جو اس رسالہ کا جلد ۴ نمبر ۱ کا شمارہ ہے، غالب کے تذکرہ سے اس طرح مربوط کیا ہے کہ سرورق پر غالب کی تصویر دی ہے۔ اندراداریہ بھی غالب کے متعلق لکھا ہے اور اسی صفحہ پر غالب کے سات منتخب اشعار بھی نقل کر دیتے ہیں۔ اس کے بعد مختلف مضامین اور نظمیں ہیں جن سے غالب کا کوئی تعلق نہیں۔

آہنگ

یہ ریڈیو پاکستان کا پندرہ روزہ رسالہ ہے جس میں ریڈیو کے پروگرام شائع ہوتے ہیں۔ پروگراموں سے پہلے کچھ صفحات پر بعض منتخب مضامین اور

تصویریں بھی ہوتی ہیں۔ بڑی تقطیع پر کراچی سے زیر ادارت محشر بدایونی شائع ہوتا ہے۔ زیر نظر شمارہ جلد ۲۲ نمبر ۳ ہے جو ۲۰ جنوری ۱۹۶۹ء کا پرچہ ہے۔ جو غالب نمبر کے نام سے شائع ہوا ہے۔ اس میں غالب کے متعلق آٹھ مضمون وہ شائع ہوتے جو مختلف ادیبوں نے مختلف ریڈیو اسٹیشنوں سے نشر کئے۔ سابق کے مضامین کے اقتباسات بھی اس میں شریک اشاعت ہیں۔ یہ مضامین تفصیلی طور پر آہنگ کے پہلے پرچوں میں چھپ چکے ہیں۔ رسالہ کی قیمت پچاس پیسے ہے۔

اخبار جہاں

بہت بڑی تقطیع پر یہ اخبار کراچی سے شائع ہوتا ہے۔ پرچہ ہفتہ وار ہے۔ مدیر میر حبیب الرحمٰن ہیں۔ اس کے ۱۰ فروری ۱۹۶۹ء کے پرچہ میں جو جلد نمبر ۳ کا شمارہ نمبر ۹ ہے۔ دوسرے اخباری مضامین کے علاوہ دس کے قریب مضمون غالب پر ہیں۔ قیمت ۵۰ پیسے ہے۔ مضامین میں سے بعض کے عنوانات یہ ہیں :۔ " غالب کا تخیل اقبال کے ہاں عملی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ غالب جو اپنی موت کے ۱۰۰ سال بعد بھی زندہ ہے۔ غالب کی ازدواجی زندگی، رام پور اور غالب "۔ بچوں کے لئے بھی اس میں ایک مضمون " چچا غالب " کے عنوان سے ہے۔

ادب لطیف

یہ ادبی رسالہ لاہور سے مارچ ۱۹۳۵ء میں چودھری برکت علی نے ماہوار جاری کیا۔ اس وقت سے اب تک ملک کے مشہور ادیب اس کے ایڈیٹر رہتے رہے ہیں جن کے نام یہ ہیں۔ طالب انصاری، مرزا ادیب (جو مجموعی طور پر ۱۰ برس ایڈیٹر رہے)، فیض احمد فیض، احمد ندیم قاسمی، گوپال متل، ممتاز مفتی، مہندر سنگھ بیدی، عبدالمتین عارف، قتیل شفائی، انتظار حسین، سید قاسم محمود۔ ۱۹۶۶ء سے اس وقت تک ناصر زیدی ایڈیٹر ہیں۔ اور ان ہی کی زیر نگرانی اس کا غالب نمبر شائع ہوا ہے جو نومبر دسمبر ۱۹۶۹ء کا شمارہ ہے۔ ۱۹۶۹ء میں پاک و ہند میں رسائل و جرائد کے جس قدر غالب نمبر شائع ہوتے اُن سب کا خاتمہ ادب لطیف کے اس خاص شمارے سے ہوا۔ اس کا سائز ۲۰×۳۰ ہے اور صفحات ساڑھے تین سو سے زائد۔ ونڈالنگ آفسٹ کی عمدہ کتابت، اور دستی صنعت، اخباری کاغذ، قیمت پانچ روپے فی پرچہ۔ ناصر زیدی صاحب نے پرچہ کو بہت خوبی اور قابلیت کے ساتھ مرتب کیا ہے اور جملہ موصولہ مضامین موضوع وار تقسیم کر کے ان کو ترتیب کے ساتھ جمع کیا ہے اور اس طرح غالب سے دلچسپی رکھنے والے اصحاب کے لئے مضامین کا بہت اچھا ذخیرہ دیا ہے۔ لکھنے والے بھی خوش قسمتی سے زیدی صاحب کو بہت اچھے مل گئے ہیں جن کی بدولت اگرچہ یہ پرچہ سب سے آخر میں آیا لیکن بہت سے پرچوں سے نکل گیا۔ بعض خاص خاص مضامین کے عنوان یہ ہیں :۔

غالب صریر خامہ نوائے سروش ہے، غالب بت شکن، غالب کا فلسفۂ غم، غالب کا جذبہ رشک، غالب کے چند علمی مباحث، غالب کے چند شاگرد، غالب کا بستر وغیرہ۔

اردو

(۱)

یہ انجمن ترقی اردو کا وہ مشہور و معروف ادبی رسالہ ہے جسے بابائے اردو مولوی عبدالحق صاحب نے جاری کیا تھا اور وہ آخر وقت تک اس کے نگران اور مدیر رہے۔ ہندوستان کے کسی بھی اردو رسالے نے ایسے اعلیٰ درجہ کے ادبی مضامین شائع نہیں کئے جیسے اردو میں شائع ہوتے رہے ہیں۔ یہ رسالہ شروع میں اورنگ آباد دکن سے شائع ہوتا تھا۔ پھر دہلی آ گیا۔ اور تقسیم ملک کے بعد کراچی منتقل ہو گیا۔ سہ ماہی شائع ہوتا ہے اور بڑی شان سے شائع ہوتا ہے۔ موجودہ مدیر جمیل الدین عالی اور مشفق خواجہ ہیں۔ اس کا زیر نظر غالب نمبر حصہ اول بھی ان ہی کا مرتب کردہ ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ خوب ہے۔ یہ خصوصی شمارہ جنوری، فروری اور مارچ ۱۹۶۹ء کا پرچہ ہے۔ اور رسالہ کی پینتالیسویں جلد کا پہلا نمبر ہے۔ صفحات ۵۰۰ ہیں۔ کاغذ بہت اعلیٰ لگایا گیا ہے۔ چھپائی ٹائپ کی ہے۔ سرورق غالب کی ایک نادر تصویر سے مزین ہے جو مولوی حبیب الرحمان خاں شروانی کے کتب خانہ سے حاصل کی گئی ہے۔ ملک اور بیرون ملک کے چوٹی کے ادیبوں نے اس نمبر کی تزئین میں حصہ لیا ہے۔ اور نہایت دلچسپ اور وقیع مضامین لکھے ہیں۔ جن کی تعداد ۲۹ ہے۔ اس نادر اور قیمتی ذخیرہ مضامین کی قیمت صرف آٹھ روپے ہے۔

جو مضامین کی رفعت و متانت، کاغذ کی عمدگی و نفاست اور ٹائپ کی خوبی و صفائی کو دیکھتے ہوئے بہت کم ہے۔ پرچہ واقعی دیکھنے، رکھنے اور پڑھنے کی چیز ہے۔

(۲)

اس پرچہ کا غالب نمبر حصہ دوم اپریل، مئی، جون ۱۹۶۹ء کا پرچہ اور جلد ۵۴ کا شمارہ نمبر ۲ ہے۔ سرورق پر غالب کی وہ نادر اور رنگین تصویر ہے جو قلعہ معلّٰی دہلی کے عجائب خانہ میں محفوظ ہے۔ اس شمارے کے ۲ حصے ہیں۔ پہلا حصہ ۲۶۴ صفحات پر مشتمل ہے۔ جس میں صرف غالب کے متعلق مضامین ہیں جن کی تعداد ۱۳ ہے۔ دوسرے حصہ میں عام ادبی مضامین ہیں۔ اس حصہ کے صفحات ۱۰۳ ہیں۔ آخر میں "لغاتِ کبیر اردو" کی گیارہویں قسط کے ۴۴ صفحات ہیں۔ قیمت فی پرچہ پانچ روپیہ ہے۔ "اردو" کے دونوں غالب نمبروں کے بعض مضامین کی فہرست حسب ذیل ہے۔

(۱) غالب کی صحیح تاریخ پیدائش۔ غالب کے متعلق چند غیر معتبر روایات۔ غالب اور تلامذۂ غالب۔ غالب کے اولین تعارف نگار۔ غالب کا الحاقی کلام۔ غالب کی حجابات۔ (۲) غالب کا سفر کلکتہ۔ غالب اور اقبال۔ غالب کے دو قلمی دیوان۔ طرز غالب۔ سخن در سخن۔

اُردو ادب

یہ خالص ادبی رنگ کا پرچہ ہے جو انجمن ترقی اردو اور علی گڑھ کی طرف سے سہ ماہی شائع ہوتا ہے۔ اور اب تک بہت اعلیٰ درجہ کے ادبی مضامین شائع کر چکا ہے۔ سائز ۲۰×۳۰/۱۶ اور صفحات مختلف ہوتے ہیں۔ فی پرچہ قیمت چار روپے ہے۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ سب عمدہ اور بہتر ہی ہوتے ہیں۔

اس رسالہ کا غالب نمبر جو پروفیسر آل احمد سرور کی نگرانی میں شائع ہوا۔ ۱۹۶۹ء کا پہلا شمارہ ہے اور ۴۰۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ جس میں ہندوستان کے نامور انشاپردازوں نے حصہ لیا ہے۔ اس میں غالب پر ۱۴ مضامین اور غالب کے متعلق ایک نظم ہے۔ مختلف شعراء کی ۸ غزلیں بھی شریک اشاعت ہیں مگر ان کا غالب سے کوئی تعلق نہیں۔

اس رسالہ کے بعض مضامین کے عنوان یہ ہیں۔ غالب کی عظمت۔ مرزا غالب ایک ایرانی کی نظر میں۔ دیوان غالب (نسخہ بھوپال) کی کہانی کتابت سے گمشدگی تک۔ مکاتیب غالب کی ادبی افادیت۔ غالب کی قصیدہ نگاری۔

اُردو نامہ

یہ بہت اعلیٰ پایہ کا ادبی مجلہ ہے۔ جو ترقی اردو بورڈ کراچی کی طرف سے ہر تین ماہ کے بعد شائع ہوتا ہے۔ ایڈیٹر شان الحق حقی ہیں۔ اس کا ماہ جون ۱۹۶۹ء کا شمارہ غالب نمبر ہے۔ جس میں غالب کے متعلق بہت اعلیٰ اور وقیع مضامین ملک کے مشہور انشاپردازوں نے لکھے ہیں۔ یہ شمارہ اس پرچہ کا ۳۳ اور ۳۴ واں نمبر ہے۔ تقطیع ۲۰×۳۰/۱۶ صفحات ۲۲۰ چھپائی کچھ ٹائپ کی کچھ لیتھو کی۔ کاغذ عمدہ۔ غالب کے متعلق ایک طویل مضمون کی اس پرچہ میں دوسری قسط شائع ہوئی ہے۔ پہلی قسط ماہ جولائی ۱۹۶۸ء میں نکلی تھی۔

افشاں

یہ دیال سنگھ کالج لاہور کا علمی و ادبی مجلہ ہے جو غالباً ماہوار شائع ہوتا ہے۔ اس کا غالب نمبر جلد ۳ کا نمبر ۲ بابت ۱۹۶۹ء رہا ہے۔ پرچہ اردو اور انگریزی دونوں میں شائع ہوتا ہے۔ سائز ۲۰×۳۰/۸ کاغذ اچھا۔ چھپائی ٹائپ کی۔ صفحات اردو کے حصہ کے ۹۲۔ اور انگریزی کے صرف ۱۶ ہیں۔ اردو حصہ کے ایڈیٹر علاء الدین خاں نصیر ہیں اور انگریزی کے خالد خاں۔ سرورق بہت موٹے آرٹ پیپر کا جس پر غالب کی تصویر ہے۔ شروع رسالہ پر غالب کے ایک شعر کا فوٹو ڈاکٹر غلام یاسین خاں صاحب نیازی پرنسپل کالج کے ہاتھ کا لکھا ہوا دیا گیا ہے۔ پھر مضامین شروع ہیں۔ پہلا مضمون "سرگزشت غالب" دیال سنگھ کالج کے ایک پروفیسر صاحب کا لکھا ہوا ہے۔ باقی مضامین کالج کے طلبا کے ہیں۔ آخر میں غالب کے متعلق غزلیں اور نظمیں ہیں۔ نثر مضامین کل ۱۲ ہیں

عنوان سے درج کئے گئے ہیں اور منظوم کلام "قند سخن" کے عنوان سے۔ انگریزی حصہ بہت مختصر ہے جس میں صرف دو مضمون ہیں۔

افکار

کراچی کا یہ ماہنامہ زیر ادارت صہبا لکھنوی ۱۹۴۵ء سے جاری ہے۔ اور اب تک متعدد موٹے موٹے نمبر بعض مشاہیر ادب کے متعلق شائع کر چکا ہے۔ مگر ان کے بالمقابل اس کا غالب نمبر اشتہارات سمیت صرف ۲۳۲ صفحات پر مشتمل ہے۔ اور نیوز پرنٹ پر شائع ہوا ہے۔ سائز ۳۰×۲۰ اور قیمت چار روپے ہے۔ یہ رسالہ فروری، مارچ ۱۹۶۹ء کا شمارہ اور جلد ۲۴ نمبر ۱۰، ۱۱ کا پرچہ ہے۔ شروع کا مضمون "واقعات غالب" بڑی محنت سے مرتب کیا گیا ہے جس میں غالب کی سوانح حیات سن وار جمع کی گئی ہے۔ اور آخر میں رسالہ اردوئے معلّیٰ سے کر دستنبو کا اردو ترجمہ مع اصل فارسی کے نقل کیا گیا ہے۔ رسالہ کے مختلف موضوعات مقرر کر کے ان کے ماتحت مضامین لکھے گئے ہیں۔ رسالہ کا یہ شمارہ غالب نمبروں میں ایک مفید اضافہ ہے۔ میں یہاں تک لکھ چکا تھا کہ اچانک رسالہ پاکستان "غالب نمبر" کی تمہید نظر سے گزری جس میں صفحہ د پر لکھا تھا کہ "نگار کے بہت سے مضامین بعض دوسرے رسائل مثلاً افکار کراچی کے غالب نمبر میں پہلے سے شامل کئے جا چکے تھے:

اس رسالہ کے بعض مضامین یہ ہیں:۔ غالب کی ایک نئی تحریر۔ شاعر بت شکن۔ غالب کے ذہنی نقاد۔ غالب میری سوت۔ غالب شکن وغیرہ۔

"اقبال ریویو"

علامہ اقبال کے نظریات کی اشاعت کے لئے کراچی سے یہ رسالہ اقبال اکیڈمی کی طرف سے سہ ماہی شائع ہوتا ہے۔ جو اقبال کی زندگی، شاعری اور ان کے فکر کی تحقیق کے لئے وقف ہے۔ اور اس میں علوم و فنون کے اُن تمام شعبوں کا تنقیدی مطالعہ چھپتا رہتا ہے جن سے ڈاکٹر صاحب کو دلچسپی تھی۔ مثلاً اسلامیات، تاریخ، عمرانیات، مذہب، ادب و فن اور آثاریات وغیرہ۔ اس کے مدیر اعلیٰ بشیر احمد صاحب ڈار ہیں۔ اور رسالہ خوبصورت ٹائپ میں ۱۰۰ صفحات پر نکلتا ہے۔ اس کی جلد ۹ شمارہ ۴ بابت ماہ جنوری ۱۹۶۹ء کا پرچہ اگر خاص طور پر "غالب نمبر" نہیں ہے۔ تاہم شروع میں دو مضمون غالب کے متعلق ہیں۔ اور دونوں دلچسپ، مزیدار اور نئے ہیں۔ پہلا مضمون "غالب کی داستانِ محبت" ہے جسے مسلم ضیائی صاحب نے لکھا ہے اور اس موضوع پر غالباً پہلا مضمون ہے۔ یہ مضمون باریک ٹائپ کے ۳۴ صفحات پر پھیلا ہوا ہے اور اچھا خاصا مفصل ہے۔ دوسرا مضمون غالب کی فارسی مثنوی "درد و داغ" پر ہے جو میرے محترم دوست مولوی عبداللہ قریشی مدیر ادبی لاہور نے رقم فرمایا ہے۔ غالب نے فارسی میں گیارہ مثنویاں لکھی ہیں۔ جن میں سے سب سے بڑی ایک ہزار ۹۰ اشعار کی ہے۔ اور سب سے چھوٹی صرف ۳۳ بیت کی ہے۔ زیر نظر مثنوی کے صرف ۱۰۰ اشعار ہیں۔ جن میں غالب نے ایک نہایت ہی پرلطف اور عجیب و غریب فرضی فسانہ نظم کیا ہے جو پڑھنے کی چیز ہے۔ اقبال ریویو میں درج شدہ ان دونوں مضمونوں سے وہی اصحاب پورے طور سے مستفید ہو سکتے ہیں جو فارسی جانتے ہوں۔ کیونکہ ان میں بکثرت اقتباسات فارسی میں ہیں۔

الزّبیر

یہ اردو اکیڈمی بہاولپور کا سہ ماہی رسالہ ہے جو مسعود حسن شہاب کی ادارت میں نہایت خوبی اور عمدگی کے ساتھ شائع ہوتا ہے۔ خالص علمی و ادبی پرچہ ہے اور اب تک نہایت اعلیٰ مضامین اس میں شائع ہو چکے ہیں۔ اس کے خاص نمبروں کی بھی خاص شہرت ہے۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ کے لحاظ سے تو اس پرچہ کو کوئی امتیاز حاصل نہیں مگر مضامین کی افادیت کے لحاظ سے بڑا وقیع پرچہ ہے۔ ۲۹×۲۰ سائز پر شائع ہوتا ہے۔ اور عموماً صفحات ۱۲۶ - ۲۰۰ کے قریب ہوتے ہیں۔ فی پرچہ قیمت ڈیڑھ روپیہ ہے۔ زیر نظر شمارہ رسالہ کا پندرھواں نمبر ہے جو ۱۹۶۹ء میں شائع ہوا۔ کارکنان کا ارادہ اس شمارہ

کو غالب نمبر بنانے کا تھا۔ لیکن یہ ارادہ عمل کی شکل اختیار نہ کر سکا۔ تاہم اس پرچہ میں دوسرے مضامین کے ساتھ چار مضامین غالب پر ہیں۔ غالب اور بچوں کا ادب۔ غالب اور قدر۔ غالب ایک فذا اور شخصیت۔ غالب کے چند بے رحم نقاد۔

اَلشُّجَاع

اس ماہنامہ کو کراچی سے ایس۔ ایم۔ شجاع الدین صاحب نکالتے ہیں۔ سائز ۲۰×۳۰/۸ ہوتا ہے۔ لکھائی چھپائی بھی خاصی ہوتی ہے۔ کاغذ معمولی لگایا جاتا ہے۔ اس پرچہ کا غالب نمبر اس کی جلد ۷ کا پہلا اور دوسرا شمارہ ہے جو جنوری اور فروری ۱۹۶۹ء کا مشترکہ پرچہ ہے۔ ۱۹۰ صفحات ہیں۔ غیاث الدین سلطان الارشد اور سلطان حکیم صاحبان نے مل کر اس نمبر کو مرتب کیا ہے۔ مضامین عمدہ اور منتخب ہیں جن کو آٹھ مختلف عنوانات میں تقسیم کیا گیا ہے۔ غالب کی مختلف تصاویر بھی رسالہ کی زینت ہیں۔ ایک فوٹو ان سے بہترے کا ہے۔ اس میں ایک نئی چیز غالب کی خود نوشت سوانح عمری کے ورق کا عکس ہے۔
الشجاع کے اس غالب نمبر کو مضامین کے لحاظ سے آٹھ حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے جن کی تفصیل یہ ہے:۔

۱۔ اسد کا قصہ طولانی ہے۔ اس عنوان کے ماتحت تین مضامین —— ۲۔ شاعر تو وہ اچھا ہے پہ بدنام بہت ہے۔ ۴ مضامین مزاحیہ —— ۳۔ زیب دیتا ہے اُسے جس قدر اچھا کہیے۔ ۱۳ نظمیں بطور نذر عقیدت —— ۴۔ زندگی اپنی جب اس شکل سے گزری غالب۔ ایک تمثیل —— ۵۔ ہے عشرِ غیاں کہ غالب کہیں جسے۔ غالب کے کلام پر تبصرے، جائزے اور تنقیدیں۔ —— ۶۔ گنجینۂ معنی کا طلسم اس کو سمجھیے۔ غالب کے کلام کا انتخاب —— ۷۔ غالب کا ہے انداز بیاں اور۔ ۲۰ شعراء کی نظمیں غالب کی بحروں میں۔ —— ۸۔ صادق ہوں اپنے قول میں غالب خدا گواہ۔ دستنبو میں ترجمہ۔

"العلم"

یہ ادبی اور علمی پرچہ کراچی سے سہ ماہی شائع ہوتا ہے۔ زیر نظر شمارہ غالب نمبر ہے جو جنوری سے جون ۱۹۶۹ء تک کے پرچوں پر مشتمل ہے۔ صفحات ۹۴۲ ہیں اور قیمت دس روپے ہے۔ اس کے مستقل ایڈیٹر اگرچہ سید الطاف علی بریلوی ہیں مگر اس کا یہ غالب نمبر تنہا پروفیسر محمد ایوب قادری نے مرتب کیا ہے۔ اور کوئی دقیقہ سعی و تلاش کا اس کی ترتیب میں باقی نہیں چھوڑا۔ اس دھن میں قادری صاحب نے ہر طرح کی قربانی کی۔ نہ اپنے بچے کی بیماری کا خیال کیا نہ اپنی بیگم کی خیریت، نہ اپنی بھوک پیاس کی پرواہ کی اور دن رات لگاتار محنت سے کام کیا۔ پانچ پانچ چھ چھ مرتبہ مضمون نگاروں کو مضمونوں کے تقاضے کے خطوط لکھے۔ کسی کی خوشامد کی، کسی سے التجا کی، کسی سے گزارش کی، کسی پر زور ڈالا، کسی سے سفارش کرائی، کسی کو اپنی دوستی کا واسطہ دیا۔ تب جا کر ایسا عمدہ پرچہ شائع ہو سکا۔ مضمون جمع ہو گئے تو ان کی ترتیب و تسوید ایک بڑا زبردست کام تھا جو قادری صاحب کو اکیلے کرنا پڑا۔ پھر کاتبوں سے کاپیاں لکھوانا، پھر ان کی تصحیح کرنا، پھر چھپنے کے لیے دینا، پھر پروف دیکھنا، پھر چھپائی کا انتظام و انصرام کرنا۔ یہ سارے کام قادری صاحب نے تنہا انجام دیئے۔

رسالہ کے شروع میں چار مشہور اصحاب کے انٹرویو ہیں جو غالب کے متعلق قادری صاحب نے اُن سے لیے، اور پھر انھیں اپنے طور پر خود قلم بند کیا۔ اس کے بعد مختلف عنوانات کے تحت غالب کے حالات و سوانح، اس کی شاعری، اس کے فن، اس کی زبان، اس کے تلامذہ و احباب اور اس کی نایاب تحریریں کے متعلق مضامین ہیں۔ پھر غالب کی اپنی اور غالب کے متعلق دوسروں کی نظمیں ہیں۔ مشاہیر کے کچھ تراشے بھی غالب کے متعلق ہیں۔ غرض مختصر الفاظ میں یہ نمبر غالب کے متعلق ایک خوبصورت اور خوشبودار گلدستہ ہے۔ ہمیں قادری صاحب کی ذات سے ایسے ہی شاندار نمبر کی توقع تھی۔ لیکن اتنے ضخیم نمبر میں مجھے صرف ایک مضمون کے متعلق کچھ کہنا ہے اور وہ مضمون ہے "خستہ حال غالب" از شیخ وحید احمد مسعود صاحب۔ مضمون کا عنوان دیکھ کر میں نے خیال کیا کہ اس میں غالب کی خستہ حالی پر بحث کی گئی ہوگی۔ لیکن جب مضمون پڑھا تو بڑی مایوسی ہوئی۔ مضمون اگرچہ سات صفحات کا تھا مگر موضوع کے متعلق اس میں بہت ہی کم مواد ملا اور اِدھر اُدھر کی غیر متعلق باتوں سے کاغذ کا پیٹ بھر دیا گیا۔ کہیں غالب کے سوانحی حالات تھے۔ کہیں غالب کے لطائف کا تذکرہ تھا۔ کہیں غالب کی تصنیفی زندگی پر

بحث تھی۔ کہیں اس کی نظم و نثر کی تعریفیں تھیں۔ کہیں اس کے کلام پر اعتراض تھے۔ کہیں اس کی پیشگوئیوں کا بیان تھا۔ کہیں اس کی فارسی تخلیقات کو شائع کرنے کا مشورہ تھا۔ کہیں اس کی اردو اور فارسی غزلوں پر تنقید تھی۔ کہیں غالبیات میں اضافہ کی تجویزیں تھیں وغیرہ۔ قادری صاحب کو چاہیئے تھا کہ مضمون کا صرف آدھا حصہ شائع فرماتے جو عنوان سے ہم آہنگ تھا۔ لیکن قادری صاحب شاید اپنے اعلیٰ اخلاق اور مروّت کے باعث اسے ایسا نہ کر سکے۔

میں حضرت محترم قادری صاحب کی توجہ العلم میں شائع شدہ ایک اور مضمون کی طرف بھی مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ ہے غالب کے حالات میں پہلا مضمون' از ڈاکٹر فرمان فتح پوری ایڈیٹر نگار پاکستان۔ اس مضمون میں مکرمی ڈاکٹر صاحب نے یہ دکھایا ہے کہ "غالب کی وفات ۱۵ فروری ۱۸۶۹ء کو ہوئی تھی۔ اور اس کی وفات کے بعد اس پر جو مضمون سب سے پہلے لکھے گئے وہ دو تھے۔ پہلا یکم مارچ ۱۸۶۹ء کے رسالہ ذخیرہ بال گوبند آگرہ میں اور دوسرا ۱۹ مارچ ۱۸۶۹ء کے اودھ اخبار لکھنؤ میں۔"

مگر ادب کے ساتھ عرض کردوں گا کہ یہ دونوں بیانات صحیح نہیں۔ صحیح بیان میرے خیال میں وہ ہے جو رسالہ نقوش غالب نمبر کے صفحہ ۲۶۰ پر شائع ہوا ہے۔ یعنی غالب پر اس کی وفات ۱۵ فروری کے بعد سب سے پہلا مضمون اکمل الاخبار دہلی کی ۱۷ فروری ۱۸۶۹ء کی اشاعت میں شائع ہوا۔ یعنی غالب کے انتقال کے صرف دو دن بعد۔ اور یہ مضمون غالب کے نہایت ہی چہیتے شاگرد میر مہدی مجروح کا لکھا ہوا تھا۔

العلم کے غالب نمبر کے بعض خاص خاص مضامین کی فہرست یہ ہے:۔ غالب کی مؤرخانہ حیثیت' 'غالب کی فلسفیانہ شاعری' 'مرزا غالب کا علم الکلام' 'کلام غالب کے متروک الفاظ۔ غالب سے معاصرین کی ادبی چھیڑ چھاڑ' 'غالب کی معدوم تحریریں' 'غالب کا تنقیدی شعور' 'غالب قید فرنگ میں' وغیرہ۔

الماس

ہندوستان کے جنوب میں میسور کا علاقہ ہے۔ جہاں لڑکیوں کا ایک مدرسہ مہارانی کالج کے نام سے جاری ہے۔ "الماس" اس رسالہ کا نام ہے جو اس کالج سے نکلتا ہے۔ تعجب ہے کہ اتنے دور دراز علاقہ میں بھی عوام میں اور بالخصوص طالبات میں اردو کا اتنا صحیح ذوق موجود ہے۔ اس صورتِ حال کو دیکھتے ہوئے کون کہہ سکتا ہے کہ ہندوستان میں اردو کا مستقبل تاریک ہے۔ ہمیں تو بظاہر یہی نظر آرہا ہے کہ ہزاروں ابتلاؤں اور مشکلوں کے باوجود اردو کا مستقبل ہندوستان میں نہایت روشن ہے اور آخر کار اسے اس کا صحیح مقام حاصل ہو جائے گا۔ بشرطیکہ اردو کو ترقی دینے کی کوششیں ہندوستان کے رہنے والے ہندو اور مسلمانوں دونوں کی طرف سے مسلسل جاری رہیں۔ "الماس" ان متعدد کوششوں کا ایک بہت ہی اچھا نمونہ ہے۔ اس کے غالب نمبر کے صفحات ۷۲ ہیں۔ اس کے مضامین کی تیاری میں کالج کی طالبات نے نہایت ذوق و شوق کے ساتھ حصہ لیا ہے۔ اور وہ اس کوشش میں بہت حد تک کامیاب ہوئی ہیں۔ رسالہ کے آخر میں کالج کے پروفیسروں کے مضامین بھی غالب کے متعلق ہیں جو کافی محنت سے لکھے گئے ہیں۔ رسالہ کے ایڈیٹر قیوم صادق صاحب لیکچرار مہارانی کالج میسور ہیں۔ جنہوں نے رسالہ کے اس شمارہ کو بہت خوبی سے ایڈٹ کیا ہے۔ ان کا مضمون "تنقید کی چھاؤں" بہت دلچسپ ہے اور بڑی کاوش سے لکھا گیا ہے۔ پروفیسر سید مبارز الدین رفعت کی غالب کے متعلق ایک نشری تقریر بھی رسالہ میں شامل ہے۔ جو پڑھنے کی چیز ہے۔

امروز

روزنامہ امروز لاہور کا ۱۷ فروری ۱۹۶۹ء کا شمارہ جو "اشاعتِ ہفت روزہ" کی شکل میں شائع ہوا غالب کی یاد کے لئے وقف تھا۔ روزنامہ کا نصف سائز فی صفحہ ۵ کالم۔ لکھائی بہت باریک۔ چھپائی صاف و روشن۔ کاغذ معمولی۔ ضخامت ۱۲ صفحات۔ قیمت ۲۵ پیسے۔ جو مضامین اس شمارہ میں شامل ہیں "اگرچہ ان میں سے اکثر پہلے شائع ہو چکے ہیں" لیکن پھر بھی پرچہ دلچسپ اور پُرلطف ہے۔ اور قابل مرتب نے ان کو بڑے سلیقے سے ترتیب دیا ہے۔ شروع میں پورے سرورق پر غالب کی خوبصورت تصویر ہے۔ اور اندر بھی کئی مختلف تصویریں۔ اور غالب کی تحریروں کے عکس نمبر کی دلچسپی کو بڑھاتے

ہیں۔ بعض خاص مضامین کے عنوانات یہ ہیں:۔ غالب ایک نفسیاتی شاعر، غالب کی شخصیت ان کے اشعار اور خطوط میں، غالب کی حسرت تعمیر، غالب کی اسیری، غالب کے خلاف پری زادوں کا مقدمہ، غالب کا مذہب وغیرہ۔

انجمن اسلامیہ میگزین

یہ ماہوار رسالہ مفتی انتظام اللہ شہابی اکبرآبادی مرحوم کی یاد میں کراچی سے شائع ہوتا ہے۔ سائز ۲۰×۳۰/۸ صفحات ۴۸ کاغذ کھائی، چھپائی معمولی قیمت ۷۵ پیسے۔ ایڈیٹر صبا اکبرآبادی اور معاونین پانچ ہیں اور سب ایم اے۔ اس کا غالب نمبر جلد ۱۱ کا نمبر ۲ فروری ۱۹۶۹ء کا شمارہ ہے۔ اس غالب نمبر میں کل ۳۲ مضمون ہیں اور وہ سب کے سب غالب کے متعلق ہیں۔ کسی اور موضوع کے متعلق کوئی مضمون ایڈیٹر صاحب نے اس میں داخل نہیں کیا۔ جیسا کہ عام طور پر ہو رہا ہے۔

اس رسالے نے ایک دلچسپ بات یہ کی کہ اپنے نام کی مناسبت سے غالب کے منظوم کلام میں جہاں جہاں "انجمن" کا نام یا ذکر آیا ہے ان سب اشعار کو ایک جگہ جمع کر دیا ہے۔ اس کے بعض مضامین کے موضوع یہ ہیں۔ غالب انانیت کے آئینہ میں۔ غالب تخلص کے دوسرے شعراء۔ غالب اور ان کا دور اکبرآباد۔ غالب شخصیت کے آئینہ میں وغیرہ۔

اوراق

ملک کے مشہور ادیب اور نقاد ڈاکٹر وزیر آغا اس ادبی مجلّہ کے مالک اور مدیر ہیں۔ اور نہایت آب و تاب سے اس سہ ماہی پرچہ کو لاہور سے نکال رہے ہیں۔ زیر نظر شمارہ اس کا سالنامہ بھی ہے اور غالب نمبر بھی اور یہ اپریل ۱۹۶۹ء کا پرچہ ہے۔ غالب کے متعلق اس میں مشہور ادیبوں اور انشا پردازوں کے مضامین ہیں۔ اور کچھ نظمیں بھی ہیں۔ باقی دوسرے ادبی مضامین ہیں۔ سائز ۲۰×۳۰/۸۔ قیمت پانچ روپیے۔ کتابت و طباعت عمدہ۔ کاغذ معمولی۔ کل صفحات رسالے کے ۴۱۶ ہیں۔ غالب کے متعلق اوراق کے بعض مضامین کی سرخیاں یہ ہیں:۔ غالب کی صد سالہ برسی کیوں؟ مرزا غالب کا مقام شعر گوئی۔ غالب اور مضامین مسرت۔ غالب کا ذوق جمال۔ غالب کی انا وغیرہ۔

بیسویں صدی

کچھ علمی، کچھ فسانوی رنگ کا یہ ماہوار رسالہ بھارت کی راجدھانی دہلی سے نکلتا ہے۔ خوشتر گرامی اس کے ایڈیٹر ہیں۔ اس کے ماہ ستمبر ۱۹۶۹ء کے پرچہ میں جو جلد ۳۴ کا شمارہ نمبر ۹ ہے۔ ایک مزاحیہ اور طنزیہ فیچر، صفحات پر "غالب کی پریس کانفرنس" شائع ہوا ہے جسے محمد بدیع الزمان نے لکھا ہے۔ رسالہ کا سائز ۲۰×۳۰/۸۔ صفحات ۹۰۔ قیمت ایک روپیہ پچیس پیسے ہے۔ کاغذ معمولی لکھائی چھپائی نہایت اعلیٰ۔

پربھا (بھوپال)

حمیدیہ کالج بھوپال سے جو سالانہ میگزین شائع ہوتا ہے اس کا نام "پربھا" ہے۔ حال میں اس کے دو پرچے شائع ہوتے ایک گاندھی کے متعلق جو اردو، ہندی، انگریزی اور سنسکرت میں چھپا۔ اور دوسرا مرزا اسد اللہ خاں غالب کے متعلق۔ میگزین کے سالانہ شمارہ کا یہ اردو سیکشن غالب کے متعلق اور مقالات کے لئے وقف تھا۔ اور اردو کے علاوہ ہندی، انگریزی اور سنسکرت میں بھی شائع ہوا تھا۔ یہ مجلّہ غالب کی صد سالہ برسی کے موقع پر جاری کیا گیا تھا۔ اس شمارہ میں صرف حمیدیہ کالج بھوپال کے طالب علموں اور پروفیسروں کے مقالات اور مضامین ہیں۔

لپونم

یہ ایک غیر معروف سا ماہوار رسالہ ہے جو نامر کرنولی کی زیر ادارت اعظم پورہ حیدرآباد دکن سے شائع ہوتا ہے۔ زیر نظر شمارہ اس کا غالب نمبر ہے۔ پورے رسالے کے ۴۴ صفحات ہیں جن میں سے ۲۲ صفحے غالب کے لئے وقف کئے گئے۔ باقی صفحات میں دوسرے مضامین ہیں۔ غالب کے متعلق لکھنے والوں میں مالک رام اور پروفیسر احتشام حسین وغیرہ جیسے مشہور ادیب بھی ہیں۔ کچھ نظمیں بھی شریک اشاعت ہیں۔ مضمونوں کے دو ایک عنوان یہ ہیں۔ غالب اور رقیب۔ غالب اور کوچہ جاناں کا تصور وغیرہ۔

تحریک

اس ماہنامہ کے مالک، ایڈیٹر، پرنٹر اور پبلشر سب کچھ گوپال متل ہیں۔ جنہوں نے مخمور سعیدی اور پریم گوپال کو اپنے ساتھ حلقۂ ادارت میں شامل کر لیا ہے۔ اس رسالہ کا "غالب نمبر" اس کی جلد ۱۹ شمارہ ۱۲ بابت ماہ مارچ ۱۹۶۹ء کا پرچہ ہے۔ سائز $\frac{20\times30}{8}$ صفحات ۵۰ اور قیمت ۵۰ پیسے ہے۔ رسالہ انصاری مارکیٹ۔ دریا گنج دہلی سے شائع ہوتا ہے۔ کاغذ نیوز پرنٹ اور لکھائی چھپائی خاصی ہے۔ فی صفحہ دو کالم ہیں۔ شروع میں غالب، ان کے معاصرین ان کے شاگرد، غالب یادگاری ٹکٹ، غالب کے سکونتی مکانات، غالب کی کتابوں، غالب کے خطوں اور غالب کے مزار وغیرہ کے ۱۰ فوٹو ہیں جو ۹ صفحات پر پھیلے ہوتے ہیں۔ اس کے بعد مضامین ہیں۔ جن میں سے بعض کے عنوانات یہ ہیں:۔ غالب مجتہد یا مقلد، غدر ۱۸۵۷ء اور خطوط غالب کے آئینہ میں، غالب کی مشہور کتاب دستنبو کا ترجمہ بھی شامل اشاعت ہے جو مخمور سعیدی نے کیا ہے۔

جامعہ

یہ جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی کا رسالہ ہے جو عرصہ دراز سے ماہوار شائع ہو رہا ہے۔ اس طویل عرصہ میں بڑے بڑے قابل اور قابل اصحاب اس کے ایڈیٹر رہ چکے ہیں۔ اور بہترین ادبی اور علمی مضامین اس میں شائع ہو چکے ہیں۔ زیر نظر شمارہ اس کا غالب نمبر ہے جو جلد ۵۹ نمبر ۲-۳ بابت فروری و مارچ ۱۹۶۹ء کا پرچہ ہے اور $\frac{20\times26}{8}$ سائز کے ۲۰۰ صفحات پر شائع ہوا ہے۔ کاغذ نفیس، لکھائی اعلیٰ اور چھپائی روشن ہے۔ قیمت فی پرچہ دو روپے ہے۔ ایڈیٹر ضیاء الحسن فاروقی ہیں۔ پتہ جامعہ نگر نئی دہلی ۲۵ ہے۔ غالب کے متعلق ۱۴ مضمون اس شمارہ میں ہیں۔ جو خاصی محنت سے لکھے گئے ہیں۔ "اردو تے معلی" کے دو بلاکوں کے علاوہ اس میں غالب کی کسی تحریر کا عکس یا کوئی فوٹو نہیں۔ صرف سرورق پر غالب کے اس مجسمہ کا فوٹو دیا گیا جو زیر تکمیل ہے اور بعد تکمیل جامعہ میں نصب کیا جائے گا۔ اس تعلیمی ادارہ کی بنیاد شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن دیوبندی نے رکھی تھی۔ اور اس کا نام "جامعہ ملیہ اسلامیہ" مشتہر کیا گیا تھا۔

اس کے بعض مضامین کی فہرست یہ ہے:۔ مرزا غالب کا فاضل شاگرد رفعت شروانی، غالب کی فارسی نثر، غالب اور غالب فہمی، غالب کا کلام (ایک نفسیاتی جائزہ)، غالب کی شوخی انداز گفتار وغیرہ۔

جام نو

یہ نیا جام کراچی سے ہر ماہ اہل ذوق حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔ اس نے اگرچہ کوئی خاص غالب نمبر نہیں نکالا۔ مگر بہر حال ہو لنگا کے شہیدوں میں ضرور داخل ہونا چاہا۔ اور اس غرض سے اس نے فروری ۱۹۶۹ء کا شمارہ اس کے لئے خاص کیا۔ جس میں متعدد مضامین غالب پر شائع کئے۔ اور بہت سی نظمیں بھی۔ بعض مضامین کے عنوانات یہ ہیں:۔ غالب بحیثیت نثر نگار، غالب اور عوارض، غالب کی بیک ورس، ذکر غالب، نذر غالب وغیرہ

جان نثار

یہ ایک ادبی رسالہ ہے جو ہزنسر سے ماہانہ شائع ہوتا ہے۔ ۱۹۶۶ء میں جاری ہوا تھا۔ مدیر اعلیٰ اعزازی "معروف شاعر میلارام وفاؔ ہیں۔ اور مالک طابع، ناشر اور مدیر" جناب رام لال بھنڈاری۔ یہ نام پڑھ کر بے اختیار وہ مثل یاد آتی کہ "دانا ٹے اور بھنڈاری کا پیٹ پھٹے"۔ سائز ۲۰×۳۰/۸ صفحات ۴۰ کاغذ اچھا، لکھائی بڑی۔ چھپائی خراب قیمت ۵۰ پیسے۔ اس ماہنامہ کا یہ غالب نمبر ۱۲ اپریل ۱۹۶۹ء کو شائع ہوا۔ جو چوتھی جلد کا چوتھا شمارہ ہے۔ سرورق الٹتے ہی ایک عورت کی عریاں اور نیم برہنہ تصویر پورے صفحہ پر نظر آتی ہے۔ بعد کے چار صفحات بھی نوجوان لڑکیوں کی تصاویر سے مزین ہیں۔ مزیدار بات یہ ہے کہ رسالہ میں پانچ پورے صفحات پر عورتوں کی تصویریں دی گئی ہیں اور پانچ ہی غالب کی مختلف تصاویر ہیں۔ رسالہ "پیغامات" سے شروع ہوتا ہے جن میں سے آخری پیغام شری بلراج مدھوک ممبر پارلیمنٹ کا ہے جو یہاں لفظ بلفظ نقل کرتے ہیں۔

"مرزا غالب ہمارے دیش کے ایک مہان کوی تھے۔ میں ان کے پرتی اپنی شردھانجلی بھینٹ کرتا ہوں۔" اگر مرزا غالب جن کی یاد میں یہ نمبر نکالا گیا ہے یہ اُردو پڑھتے تو اپنا سر پیٹ لیتے۔ اس پرچہ میں بھی صفحہ ۴۶ پر مرزا غالب ان الفاظ میں فریاد کرتے ہیں ؎

میری برسی منائی جا رہی ہے — میری عظمت بڑھائی جا رہی ہے
مگر یہ کیا ستم ہے ہم نشینو! — میری بولی مٹائی جا رہی ہے

پرچہ بہت سی نظموں اور بہت سے مضامین پر مشتمل ہے جو کچھ نقل کئے گئے ہیں۔ کچھ حاصل کئے گئے ہیں۔ بعض مضامین کے عنوانات یہ ہیں:۔ مرزا غالب اور سفر، مرزا غالب زندگی کے نقیب، غالب کے محققین، غالب کے شاہکار، غالب کا انداز بیاں، غالب کا فلسفۂ حیات وغیرہ۔ یہ پرچہ شروع سے آخر تک غالب ہی کے متعلق مضامین سے معمور ہے کوئی اور مضمون اس میں نہیں ہے۔ غالب کے ایک خط کا عکس اور پرچہ کے مضمون نگاروں کے کچھ فوٹو بھی شریک اشاعت ہیں۔

جرنل آف ریسرچ

انگریزی نام کا یہ اُردو و انگریزی پرچہ پنجاب یونیورسٹی لاہور سے شائع ہوتا ہے اور جلد ۴ نمبر ۱ کا شمارہ بابت ماہ جنوری ۱۹۶۹ء ہے۔ صفحات ۵۹۳ ہیں۔ سارا پرچہ ٹائپ میں ہے مگر صفحات کی ترتیب انگریزی طرز پر ہے۔ رسالہ میں غالب پر ۹ مضامین ہیں جن میں سے ۷ اُردو میں اور ۲ انگریزی میں۔ یہ سارا پرچہ پروفیسر سراج الدین صاحب ہیڈ صیغہ انگلش پنجاب یونیورسٹی لاہور نے مرتب کیا ہے۔ اس پرچہ کے بعض مضامین کی فہرست یہ ہے:۔ غالب کا فن، غالب کی غزلوں میں قیس و فرہاد کا تصور، غالب کی اردو نثر، غالب کا معاشرتی اور تاریخی پس منظر۔

جنگ

یہ کراچی کا مشہور روزنامہ ہے اور بڑی شان سے شائع ہوتا ہے۔ پاکستان کا کوئی روزنامہ اتنی زیادہ خوبصورتی اور اس قدر زیادہ صفحات شائع نہیں ہوتا۔ میر خلیل الرحمان اس کے ایڈیٹر ہیں۔ اور اخبار کی قیمت ۲۵ پیسے ہوتی ہے۔ صفحات سنڈے ایڈیشن کے عموماً ۳۰ ہوتے ہیں۔ اس اخبار نے غالب کے متعلق مختلف نظم و نثر مضامین اپنے دو پرچوں میں شائع کئے۔ ایک ۱۵ فروری کا پرچہ اور دوسرا [illegible] ۱۹۶۹ء کا۔ ۱۶ فروری کے پرچہ میں غالب کے متعلق نسبتاً زیادہ مضامین ہیں اور یہ جلد ۲۳ نمبر ۴۶ کا شمارہ ہے۔

حریت (ادبی گزٹ)

یہ روزنامہ اخبار ہے جو کراچی سے شائع ہوتا ہے۔ اس کا ۱۵ فروری ۱۹۶۹ء کا شمارہ "غالب نمبر" کے نام سے شائع ہوا۔ غالب کی کئی تصویریں

اور ان کی تحریروں کے عکس اس نمبر کی زینت ہیں۔ آٹھ مضمون اس پرچہ میں غالب پر ہیں۔ جن میں سے بعض کے موضوع یہ ہیں :-
غالب اپنے معاصرین پر فوقیت رکھتے تھے، غالب کی بیوہ کا پنشن لینے سے انکار، غالب نے اردو شاعری کو فلسفہ کی موشگافیاں عطا کیں، میں غالب سے کتنی بار مل چکا ہوں، وغیرہ۔ آخری صفحہ پر غالب کے اشعار کے پانچ کارٹون ہیں۔

حمایت اسلام

اخبار حمایت اسلام مشہور قومی مجلس انجمن حمایت اسلام لاہور کا آرگن ہے جو پیام شاہجہانپوری کی زیر ادارت نہایت کامیابی سے جاری ہے بہت عمدہ عمدہ مضامین اسلامی، اخلاقی اور معاشرتی اس میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔ بچوں کے لئے بھی اس کا ایک صفحہ مخصوص ہوتا ہے۔ سائز ۲۰×۳۰/۲ صفحات ۴۔ لکھائی چھپائی اچھی۔ کاغذ اخباری۔ قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے۔ اس نے اپنا کوئی خاص غالب نمبر تو شائع نہیں کیا مگر ۱۲ فروری کی اشاعت میں ایک اہم مضمون "تحقیق غالب کے چند پہلو" شائع کیا ہے جو پڑھنے کی چیز ہے۔

خیابان

خیابان شعبۂ اردو پشاور یونیورسٹی۔ پشاور کا رسالہ ہے۔ اس کا شمارہ ۹ بابت فروری ۱۹۶۹ء "غالب نمبر" کی حیثیت سے پیش کیا گیا ہے۔ اور محمد شمس الدین صدیقی اور سید مرتضیٰ اختر جعفری نے مل کر اسے مرتب کیا ہے۔ تقطیع ۲۰×۲۶/۸ ہے۔ صفحات ۳۶۲ ہیں۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ معمولی ہے۔ اس خصوصیت میں یہ رسالہ فرد ہے کہ پاک و ہند کے تمام غالب نمبروں کے برخلاف اس میں غالب کے متعلق کوئی تصویر، نقشہ یا فوٹو نہیں۔ مگر ہاں مضامین سارے کے سارے صرف غالب کے متعلق ہیں۔ اور وہ بہت کافی ہیں۔ غالب پر معروف آدمیوں کے لکھے ہوئے ۲۷ مضامین اس شمارہ میں شریک اشاعت ہیں۔ بہت سی وہ غزلیں بھی شامل ہیں جو مختلف شاعروں نے غالب کی زمین میں کہی ہیں۔ مضامین کے علاوہ چار نظمیں غالب کے متعلق ہیں۔ سب سے آخر میں چند آٹوگراف غالب کی زمینوں میں بہت ہی دلچسپ اور پُرلطف ہیں۔ مضامین میں سے بعض کے عنوانات یہ ہیں :-
غالب کی کہانی اُن کی اپنی زبانی، غالب کا فن مکتوب نگاری، غالب کا تصور محبت، غالب کا اثر اقبال کی فارسی شاعری پر، غالب سو سال بعد۔
رسالہ کی قیمت کہیں نہیں لکھی۔ کالج کے طلبا کے علاوہ شاید بعض اہل علم کی خدمت میں مفت پیش کیا گیا ہے۔ کیونکہ اس پر لکھا ہے "نجی تقسیم کے لئے محدود ہے"۔ رسالہ شاہین برقی پریس پشاور میں چھپا ہے۔

دبستان

یہ رسالہ گورنمنٹ انٹرمیڈیٹ کالج وحدت روڈ لاہور کی طرف سے شائع ہوتا اور ٹائپ میں چھپتا ہے۔ سرپرست کالج کے پرنسپل حافظ منظور الحق عثمانی ہیں اور ادارہ افسر حسین، عمر فیضی اور رجا وید احمد پر مشتمل ہے۔ اس کا یہ غالب نمبر جولائی ۱۹۶۹ء کا شمارہ ہے اور ۲۲۶ صفحات پر چھپا ہوا ہے۔ تقطیع ۲۰×۳۰/۸ ہے۔ کاغذ عمدہ لگایا گیا ہے۔ پرچہ محنت اور قابلیت سے مرتب کیا گیا ہے۔ شروع میں حسب معمول کچھ پیغامات ہیں۔ اور پھر مضامین شروع ہوتے ہیں، جو تین شاعرانہ حصوں میں تقسیم کئے گئے ہیں یعنی (۱) بوئے گل میں مقالات ہیں (۲) نالۂ دل رشحات غالب کے لئے وقف ہے اور (۳) دودِ چراغ محفل غالب کے متعلق نظموں اور غزلیات پر مشتمل ہے۔ ان میں سے بعض مضامین کے عنوانات یہ ہیں :-
مرزا غالب کی والدہ ماجدہ، مطالعہ غالب کے بنیادی مسائل، غالب اپنے معاصرین کی نظر میں، غالب کا ذوق سفر، غالب، حالی اور اقبال، غالب کی شاعری میں جمالیاتی پہلو، غالب کی شخصیت کا ایک اہم پہلو، غالب کی انانیت، غالب کی خود بینی، غالب کا نفسیاتی مطالعہ وغیرہ۔

راوی

یہ گورنمنٹ کالج لاہور کا آرگن ہے جو اردو اور انگریزی دونوں زبانوں میں شائع ہوتا ہے۔ آج کل اس کے مدیر اجمل نیازی صاحب ہیں۔ کالج کے طلبا نے باہمی تعاون سے اس کا "غالب نمبر" شائع کیا ہے جو رسالہ کی جلد ۶۲ کا دوسرا نمبر ہے اور اپریل ۱۹۶۹ء میں شائع ہوا ہے۔ چھپائی ٹائپ کی ہے۔ کاغذ اچھا لگایا گیا ہے۔ سائز ۲۰×۳۰ ہے اور صفحات ۲۰۰ ہیں۔ لکھنے والوں میں کالج کے طلبا بھی ہیں اور باہر کے ادیب بھی۔ جنھوں نے ایک دوسرے کے تعاون سے غالب کو خراج عقیدت پیش کیا ہے۔ باہر کے ادیبوں کے نظم و نثر مضامین ۱۹ ہیں جو ۱۲۴ صفحات پر پھیلے ہوئے ہیں۔ باقی کے ۷۶ صفحات میں کالج کے طلبا کے ہلکے پھلکے مضامین ہیں۔ اس رسالہ کے بعض مضامین کی فہرست یہ ہے:-

عظمت غالب، غالب کے فنی اخلاف، غالب کے چند جمالیاتی تصورات، غالب کی شاعری میں مذہبی عقائد کی جھلکیاں، غالب کی چند معدوم تصانیف، غالب کی خودداری کا تجزیہ وغیرہ۔

سب رس

یہ اعلیٰ درجہ کا ادبی ماہنامہ جو حیدرآباد دکن سے ۱۹۳۹ء میں جاری ہوا تھا۔ ادارہ ادبیات اردو کا آرگن ہے۔ اور بہت قابلیت کے ساتھ ایڈٹ کیا جاتا ہے۔ کاغذ اچھا لگایا جاتا ہے۔ سائز ۲۰×۳۰ ہوتا ہے۔ اس کا ماہ ستمبر و اکتوبر کا شمارہ "غالب نمبر" ہے جسے مکرمی پروفیسر محمد اکبرالدین صدیقی ایم اے نے مرتب کیا ہے۔ اس خصوصی شمارہ کے صفحات ۲۲۰ ہیں اور قیمت پانچ روپیے ہے۔ اب تک یہ میرے پاس نہیں آیا۔ مگر پروفیسر اکبرالدین جیسے ادیب کا اسم گرامی اس بات کی ضمانت ہے کہ پرچہ بہترین مضامین کا حامل اور غالب کے شایان شان ہوگا۔ مجھے معلوم ہے کہ پروفیسر صاحب شروع سال سے اس کی تیاری میں لگے ہوئے تھے۔ اب جاکر اس کی تکمیل ہوئی ہے۔

یہ سطور لکھ چکنے کے بعد پرچہ آگیا۔ اور جیسی توقع تھی ویسا ہی پایا۔ اس نمبر کو پروفیسر صاحب نے چار حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ حصہ اول میں غالب کے متعلق مختلف ادیبوں کے مضامین ہیں۔ حصہ دوم میں غالب کا اپنا کلام ہے۔ حصہ سوم میں شعرائے کرام کی وہ نظمیں ہیں جو انھوں نے غالب کی شان میں کہی ہیں۔ حصہ چہارم میں کچھ رسائل کے غالب نمبروں اور غالب پر بعض کتابوں کے ریویو ہیں۔ غرض پرچہ سارے کا سارا غالب کے لئے مخصوص ہے۔ اور صحیح معنوں میں غالب نمبر ہے۔ حصہ اول میں غالب پر ۲۰ مضمون ہیں۔ جو اکثر و بیشتر پروفیسروں کے ہیں اور محنت سے لکھے گئے ہیں۔ اُن میں سے بعض کے عنوان یہ ہیں:- غالب کی وارستہ مزاجی، غالب اور متنبّی کا تقابلی مطالعہ، مکاتیب غالب میں سماجی اور تہذیبی پس منظر، غالب فارسی شاعری کے آئینہ میں، غالب کی شعری بول چال، غالب کی شاعری میں عصری رجحانات، کیا مرزا غالب بھی میر تقی کے ممنون تھے، مرزا غالب کی چکی ڈلی۔

ستارہ

یہ جامعہ ملیہ کراچی کی طرف سے شائع ہوتا ہے۔ اور چھوٹے بچوں اور بچیوں کا گلدستہ ہے جو ماہوار چھپتا ہے۔ اس کا فروری ۱۹۶۹ء کا شمارہ غالب کے لیے مخصوص کیا گیا ہے اور اس میں بچوں کے لئے ایسے سادہ اور سلیس مضامین بڑی قابلیت سے جمع کئے گئے ہیں جو ان کی سمجھ میں آسانی سے آجائیں۔ یہ نمبر غالب سے متعلق پانچ مضامین اور مختلف نظموں پر مشتمل ہے۔ مضامین میں سے بعض کے عنوانات یہ ہیں:- پوچھتے ہیں وہ کہ غالب کون ہے؟ غالب اور ان کا بچپن، غالب کے حکیمانہ لطیفے وغیرہ۔

سوویت جائزہ

سوویت یونین کا پروپیگنڈہ کرنے کے لئے یہ رسالہ شعبۂ اطلاعات سفارت خانہ سوویت یونین ۲۵۔ بارکھمبا روڈ، نئی دہلی سے ماہوار شائع ہوتا ہے۔

یہ رسالہ انگریزی کے علاوہ ہندوستان کی ۹ زبانوں میں چھپتا ہے۔ جلد ۲ کا نمبر ۱ بابت ۲۵ فروری ۱۹۶۹ء کا شمارہ اس کا غالب نمبر ہے۔ جو نہایت عمدگی اور نفاست کے ساتھ بہترین لکھائی چھپائی اور اعلیٰ کاغذ پر اردو میں شائع ہوا ہے۔ صفحات ۴۴ ہیں۔ حصہ اردو کے جائنٹ ایڈیٹر احمد معظم ہیں۔ اور رسالہ میں غالب کے متعلق آٹھ مضمون ہیں جن میں سے بعض کے عنوانات یہ ہیں:۔ انیسویں صدی کا ہندوستانی ادب اور مرزا غالب، حالی اور مرزا غالب، غالب اور اقبال سوویت یونین میں غالب کی تخلیقات کا مطالعہ۔ سرورق پر غالب کی دو تصویریں ہیں۔ اور آخر میں غالب کی ان دو کتابوں کے سرورق کے فوٹو ہیں جو سوویت یونین میں چھپی ہیں۔

سیربین

یہ شعبہ اطلاعات ریاست ہائے متحدہ امریکہ کا ماہوار رسالہ ہے جو کراچی میں چھپ کر راولپنڈی سے شائع ہوتا ہے۔ سارا رسالہ تصویروں سے مزین اور انتہائی نفاست کے ساتھ چھپتا ہے۔ بہت بڑی تقطیع۔ نہایت اعلیٰ کاغذ، لکھائی بہترین۔ چھپائی روشن۔ قیمت فی پرچہ پچاس پیسے۔ اس کا اگست ۱۹۶۹ء کا شمارہ غالب نمبر سمجھیے۔ سرورق پر غالب کی ایک بہت ہی دلاویز اور خوبصورت تصویر چھاپی گئی ہے جو شعبہ اطلاعات ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے آرٹسٹ اسحق شورش نے بڑی خوبی سے تیار کی ہے۔ اس تصویر میں غالب ایک بادشاہ یا دائی ریاست کی شان سے نظر آتے ہیں۔ اس کے اردو حصہ کے ایڈیٹر حسن احمد چغتائی ایم۔ اے ہیں۔ رسالہ میں غالب کے اشعار کے متعلق تین تصاویر چغتائی کی بنائی ہوئی اور غالب کے متعلق دو مضمون ہیں۔ ایک کا عنوان ہے "غالب کمل بہیم اور زنجیر کا علم بردار" اور دوسرے کا "امریکن شاعروں پر غالب کا اثر" اس کے علاوہ بعض اور تصاویر بھی غالب کے متعلق ہیں۔ اس رسالہ کا جو انگریزی ایڈیشن نکلتا ہے۔ اس کے اگست ۱۹۶۹ء کے شمارہ میں بھی وہی تصاویر اور مضمون غالب کے متعلق ہیں جو اردو ایڈیشن میں ہیں۔

شاعر

ہندوستان میں مختلف جرائد و رسائل کے جس قدر "غالب نمبر" شائع ہوئے، رسالہ شاعر کا غالب نمبر ان سب سے زیادہ بہتر اور سب سے زیادہ شاندار ہے۔ بمبئی میں یہ پرچہ اگرچہ فروری ۱۹۶۹ء میں شائع ہو گیا تھا مگر مجھے یہاں پاکستان میں بے حد تلاش کے بعد بھی نہیں مل سکا۔ بمبئی خط بھی لکھا مگر انھوں نے جواب تک دینے کی زحمت گوارا نہ فرمائی۔ اپنی کوشش میں ناکام اور مایوس ہونے کے بعد میں نے اپنے محترم دوست اور غالبیات کے امام جناب مالک رام کو دہلی لکھا کہ وہ اس رسالہ کے مفصل حالات مجھے لکھ بھیجیں تاکہ انھیں میں اپنے مضمون میں شامل کرسکوں۔ محترمی مالک رام صاحب نے نہایت مہربانی فرما کر مجھے اس رسالہ پر ایک تفصیلی تبصرہ لکھ کر بھیج دیا۔ یہ تبصرہ جامع بھی ہے اور مفصل بھی۔ اور میں اس کو موصوف ہی کے الفاظ میں یہاں درج کرتا ہوں۔ جس سے ناظرین کرام کو اس رسالہ کے غالب نمبر کی مفصل کیفیت نہایت اچھی طرح معلوم ہو جائے گی۔ مالک رام صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔

نئی دہلی۔ ڈیفنس کالونی ۱۹ ستمبر ۱۹۶۹ء

کرم فرمائے من۔ آداب و تسلیمات!

آپ کے خط کا جواب بہت دیر سے جا رہا ہے۔ جس کے لیے بے حد شرمسار ہوں۔ لیکن کچھ باعث تاخیر بھی تھا۔ اب جواب ملاحظہ فرمائیے:۔
شاعر (غالب نمبر) فروری و مارچ ۱۹۶۹ء کا مشترک شمارہ۔ صفحات ۶۱۰۔ قیمت آٹھ روپے۔ ایڈیٹر اعجاز صدیقی اور حسندر ناتھ۔ یہ پرچہ جناب سیماب اکبرآبادی نے ۱۹۳۰ء میں آگرہ سے جاری کیا تھا۔ آزادی ملک کے بعد ان کے صاحبزادے اعجاز صدیقی اس کا دفتر بمبئی لے گئے اور یہ اب تک وہیں سے چھپ کر شائع ہوتا ہے۔ زیر نظر شمارہ غالب کے لیے مخصوص ہے اور اس میں شبہ نہیں کہ بہت کامیاب رہا ہے۔
شروع رسالہ میں وزیر اعظم ہندوستان شریمتی اندرا گاندھی، وزیر اعلیٰ جموں و کشمیر جی۔ ایم صادق، ڈاکٹر رفیق ذکریا وزیر بمبئی اور جناب محمد علی وزیر حکومت میسور کے پیغامات ہیں۔ اس کے بعد مضامین شروع ہوتے ہیں اور اس حصے (نقد و نگاہ) میں ہمارے بعض مشہور اور مستند رکھنے والوں کے نام ملتے ہیں۔

مثلاً قاضی عبدالودود، مولانا امتیاز علی عرشی، مولانا سعید احمد اکبر آبادی، مہر محمد خاں شہاب مالیر کوٹلوی، مکیش اکبر آبادی۔ اس تنقیدی حصے میں ۲۰ مضامین ہیں — نوجوان اور نسبتاً غیر معروف لکھنے والوں کے گیارہ مضمون اس کے بعد بعنوان (بانثر ادنو) ہیں۔ ان میں بھی بعض ایسے ہیں جو اپنی سنجیدہ تحریروں کے باعث لوہا منوا چکے ہیں۔ مثلاً ڈاکٹر وزیر آغا — مزاحی اور فکاہی حصہ (شوخیٔ تحریر) بھی بہت قابلِ قدر ہے اور اس میں کنہیا لال کپور، کنہیا تونسوی اور یوسف ناظم جیسے لکھنے والوں کے نام ملتے ہیں۔

ایک حصہ غالب کے کلام کی شرح کے لئے مخصوص ہے۔ اس میں ڈاکٹر گیان چند، احمد لاری اور خود ایڈیٹر نے حصہ لیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا کہ جناب سیماب اکبر آبادی مرحوم نے بھی ایک شرح اردو دیوانِ غالب کی لکھنا شروع کی تھی لیکن وہ اسے مکمل نہ کر سکے — منظومات کا حصہ بھی بہت قابلِ قدر ہے۔ اس میں وہ نظمیں جمع کی گئی ہیں جن میں مختلف شعراء حضرات نے غالب کی جناب میں منظوم خراجِ عقیدت پیش کیا ہے — خواتین کے مضامین الگ عنوان (کفِ گل فروش) کے تحت ملتے ہیں۔ اس حصے میں سات مضامین ہیں جن میں سے بیشتر تنقیدی ہیں — پرچے میں غالب کی آٹھ اپنی تصویریں (اصل اور نقل) دی ہیں اور ان کے علاوہ ان کے بعض شاگردوں اور کتابوں کی ابتدائی اشاعتوں کے سرورق کی تصویریں دی ہیں — رسالہ کی طباعت میں ایک جدت یہ کی ہے کہ ہر صفحہ کی پیشانی پر وسط میں غالب کے بالائی دھڑ کی (چھوٹی سی) تصویر دی گئی ہے۔

غرض (شاعر کی) یہ اشاعت ہر لحاظ سے غالب کے شایانِ شان ہے۔ ہندوستان میں اور متعدد رسالوں نے بھی اس موقع پر خاص نمبر شائع کئے ہیں۔ لیکن شاعر کا یہ خاص نمبر ان سب سے سبقت لے گیا ہے۔ والسلام والاکرام — خاکسار۔ مالک رام

شاعر کے "غالب نمبر" کے متعلق مزید معلومات حسب ذیل ہیں:۔

سارے پرچے کو لائق مرتبین نے ۱۸ حصوں میں تقسیم کیا ہے اور ہر حصے کے متعلق بہتر سے بہتر مضامین حاصل کرنے کی کوشش کی ہے۔ بعض خاص مضامین کے عنوان یہ ہیں:— غالب کی کہانی، غالب اور حافظ کا تقابلی مطالعہ، مرزا غالب کا مذہب، غالب کے شعروں کی اردو، غالب کی غزلیہ شاعری میں شہرِ دہلی کا سماجی پس منظر، غالب کا دربار اور خلعت، غالب کا کلام جدید میزان میں، کلامِ غالب میں شعری پیکر تراشی، سید حسین اور غالب کے انگریز ممدوح، غالب کی تشبیہیں اور استعارے، نئی یادگارِ غالب، غالب اپنی صد سالہ برسی میں، دل کے بہلانے کو غالب یہ جواب اچھا ہے، غالب سے ملئے، مذاکرہ اندور و دہلی، سیماب اکبر آبادی کی شرح دیوانِ غالب۔

پرچے کے آخر میں دو مضمون خاص محنت سے مرتب کئے گئے ہیں۔ ایک تو اُن مضمون نگاروں کا ایک ایک سطر کا تعارف ہے۔ جنھوں نے اس نمبر میں مضامین لکھے ہیں — دوسرے میں غالب کی تمام تصانیف کی فہرست مع سن طباعت دی گئی ہے۔ پھر غالب پر اور اس کے فن پر جس قدر کتابیں لکھی گئی ہیں ان کی فہرست مع سن طباعت درج کی گئی ہے۔ یہ حصہ بالخصوص غالب پر کام کرنے والوں کے نہایت درجہ مفید ہے — اس نمبر کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ دیگر مختلف تصاویر کے علاوہ اس میں غالب کی ۹ تصویریں مختلف موقعوں کی دی گئی ہیں۔ جن کی تفصیل یہ ہے:۔ ۱۔ غالب کی جوانی کی تصویر، ۲۔ تصویر جو غالب نے خود بنوا کر غدر ۱۸۵۷ء سے پہلے بہادر شاہ ظفر کی خدمت میں پیش کی تھی، ۳۔ تصویر جو ۱۸۶۳ء میں غالب کی فارسی کلیات میں شائع ہوئی، ۴۔ ۱۸۶۵ء کی بنی ہوئی تصویر جو نواب صدر یار جنگ مولوی حبیب الرحمان شروانی مرحوم رئیس بھیکم پور کے کتب خانہ میں محفوظ ہے، ۵۔ تصویر تیار کردہ غالب کے انتقال ۱۸۶۹ء سے کچھ پہلے کی، ۶۔ تصویر جو مولانا حالی نے ۱۸۹۷ء میں اپنی کتاب یادگارِ غالب میں شائع کی، ۷۔ تصویر خرید کردہ لالہ سری رام ایم اے مؤلف خمخانۂ جاوید مطبوعہ پیسہ اخبار مورخہ ۳ اگست ۱۹۰۱ء، ۸۔ تصویر جو ڈاکٹر ذاکر حسین نے ۱۹۲۵ء میں دیوانِ غالب مطبوعہ کاویانی پریس برلن میں شائع کی، ۹۔ جو تاریخ ادب اردو مؤلفہ رام بابو سکسینہ ترجمہ محمد عسکری میں ۱۹۲۹ء میں چھپی۔ غالب کی تصویروں کے بعد اس نمبر میں غالب کے شاگردوں کے دس فوٹو دیئے گئے ہیں۔ غالب کے آگرہ والے مکان اور غالب کی قبر کی تصویر ہے۔ ازاں بعد غالب کی تحریروں کے تین فوٹو ہیں۔ سب سے آخر میں غالب کی کتابوں کے سرورق کے ۹ فوٹو ہیں۔ رسالہ کی تقطیع ۲۶×۲۰/۸ ہے۔ لکھائی نہایت گنجان ہے۔ ایک صفحہ میں ۳۱ سطریں ہیں۔ لیکن چھپائی ایسی صاف اور روشن ہے کہ پڑھنے میں کوئی دقت نہیں ہوتی۔

شاہین

یہ زمیندار کالج گجرات کا علمی اور ادبی جریدہ ہے جو ششماہی شائع ہوتا ہے۔ اس کا جلد ۶ کا پہلا شمارہ بابت ماہ جون ۱۹۶۹ء "غالب نمبر" ہے ــ سائز ۲۰×۳۰ کاغذ اخباری۔ لکھائی چھپائی اچھی۔ قیمت رسالہ پر کہیں نہیں لکھی۔ سرورق عمدہ آرٹ پیپر پر چھاپا گیا ہے۔ جو غالب کی بہت خوبصورت تصویر سے مزین ہے۔ اندر غالب کے دو شعر تصویری رنگ میں آرٹ پیپر پر دیئے گئے ہیں۔

" یہ رسالہ پاکستان کے تمام غالب نمبروں میں اس لحاظ سے نمایاں ہے کہ تین زبانوں میں شائع ہوا ہے۔ اردو، پنجابی اور انگریزی تینوں حصے علیحدہ علیحدہ ہیں اور تینوں کامل غالب کے لئے وقف ہیں۔ حصہ اردو کے مدیر ارشد ملک ہیں۔ پنجابی حصہ کا نام "دلیں بہار" ہے اور اسے چودھری محمد ریاض صاحب نے مرتب کیا ہے۔ انگریزی حصے کے ایڈیٹر محمد حنیف ہیں۔ تینوں حصوں کے مضامین عموماً بہت دلچسپ اور پرلطف ہیں۔ ایک اہم خصوصیت اس رسالہ کی یہ ہے کہ اس میں قریشی احمد حسین صاحب المتخلص بہ: احمد ایم۔ اے قلعہ داری پروفیسر زمیندار کالج گجرات نے غالب کا وہ اردو دیوان جو ۱۸۴۱ء میں چھپا تھا اور جس کی اصلاح خود غالب نے کی تھی مع ایک فاضلانہ تمہید کے تمام و کمال ۱۰۰ صفحات پر شائع کر چکا ہے۔ میں اس نمبر کے لئے اپنے محترم دوست پروفیسر قریشی احمد حسین احمد کا نہایت ممنون ہوں کہ موصوف نے عنایت فرما کر مجھے یہ گجرات سے بذریعہ ڈاک بھیجا۔

شب خون

یہ ایک ماہوار رسالہ ہے جو الٰہ آباد سے شائع ہوتا ہے۔ سائز ۲۰×۳۰ صفحات ۔۔ لکھائی چھپائی معمولی۔ قیمت فی پرچہ ایک روپیہ۔ ایڈیٹر جمیلہ فاروقی اس کے ماہ مئی ۱۹۶۹ء کے پرچہ میں غالب پر کئی مضامین ہیں۔

شبستان

• یہ ادبی پرچہ دہلی سے زیر نگرانی یوسف دہلوی ماہوار شائع ہوتا ہے۔ یونس ادریس اور الیاس صاحبان اس کے مدیر ہیں ڈائجسٹ سائز۔ کاغذ لکھائی چھپائی نہایت عمدہ۔ قیمت ۲۰ روپے سالانہ۔ اس کا نہایت شاندار غالب نمبر غالباً فروری ۱۹۶۹ء میں شائع ہوا۔ اس کی قیمت تین روپے ہے۔ سارا پرچہ غالب کے متعلق بے شمار تصاویر اور بکثرت نظم و نثر مضامین سے بھرا ہوا ہے اور قریباً سارے مضامین دلچسپ اور پرلطف ہیں۔ آخر میں پندرہ نسخے دیوان غالب کے سامنے رکھ ایک نیا دیوان غالب مرتب کیا گیا ہے جو سارے کا سارا تصاویر سے بھرا ہوا ہے۔ دیوان غالب کا اتنا سستا اور ایسا اعلیٰ مصور ایڈیشن شاید اب تک شائع نہیں ہوا یا کم از کم ہماری نظر سے نہیں گزرا۔ اس دیوان کی صحت میں بھی خاص اہتمام کیا ہے۔ اکیلے اس دیوان کی قیمت دس روپے ہوتی تو زیادہ نہ تھی مگر یہاں پورے پرچہ کی قیمت تین روپے ہے جو واقعی بہت کم ہے۔

مضمونوں کے درج کرنے میں مدیران نے اس بات کا خاص خیال رکھا ہے کہ مضمون حتی الامکان بہت مختصر ہوں تاکہ زیادہ سے زیادہ مضامین رسالہ میں کھپ سکیں۔ بعض مضامین کے عنوان یہ ہیں:۔ غدر ۱۸۵۷ء میں غالب پر کیا بیتی؟ غالب کو خراج عقیدت، حضرت غوث علی شاہ اور غالب، پہلا غالب پرست، غالب کی بہو سے ایک ملاقات، غالب کی محبوبہ، غالب کے ایک شعر کی شرح (مزاحیہ) غالب کارٹونوں میں وغیرہ ــ اس رسالہ میں بھی غالب پہ پہلے مضمون پر بحث کرتے ہوئے ایک بڑے فاضل ادیب سید مسعود حسن رضوی نے اسی غلطی کا اعادہ کیا ہے جس کی طرف ہم "العلم" کا ذکر کرتے ہوئے اشارہ کر چکے ہیں ــ اس رسالہ کے ۲۷۴ صفحات ہیں جن میں سے ۹۸ صفحات میں تو غالب پر نظم و نثر مضامین ہیں۔ باقی ۱۷۶ صفحات پر نہایت نفاست کے ساتھ دیوان غالب کا جدید مرصع اور مصور ایڈیشن شائع کیا گیا ہے۔ جو یقیناً اس قابل ہے کہ علیحدہ جلد بندھوا کر اپنی لائبریری میں رکھا جائے۔

شگوفہ

زندہ دلانِ حیدرآباد (دکن) کا یہ مزاحیہ پرچہ سید مصطفیٰ کمال کی زیرِ ادارت نکلتا ہے۔ اور اپنی اس حیثیت میں غالباً منفرد ہے کہ ڈیڑھ ماہ پیچھے شائع ہوتا ہے۔ جہاں تک معلوم ہے پاک و ہند میں اور کوئی رسالہ ایسا نہیں جو "ڈیڑھ ماہی" ہو۔ اس کا جلد نمبر ۱ نمبر ۴ بابت ماہ مارچ و اپریل ۱۹۶۹ء کا شمارہ "غالب نمبر" ہے۔ سائز ۲۲×۱۸/۸ صفحات پورے ایک سو۔ جس طرح یہ پرچہ ڈیڑھ ماہ پیچھے شائع ہوتا ہے اس طرح اس کی قیمت بھی ڈیڑھ روپیہ ہے۔ کاغذ اچھا۔ لکھائی چھپائی معمولی۔ ایک جدت ایڈیٹر صاحب نے اس میں یہ کی ہے کہ رسالہ کے متعلق ہر شخص کا نام نہایت فیاضی اور فراخ حوصلگی سے رسالہ پر لکھ دیا ہے یعنی مجلس مشاورت، مجلس ادارت، جنرل منیجر، منیجر اشتہارات، سرکولیشن منیجر، سرورق کا ڈیزائن تیار کرنے والے، کتابت کرنے والے، طابع، ناشر، ایڈیٹر، بائنڈر اور پریس سب کے نام لکھ دیتے ہیں۔ تاکہ سند رہیں اور وقت ضرورت کام آئیں۔

آج کل بھارت میں اس فقرہ کو بہت اچھالا جا رہا ہے کہ "اردو کو اس کا موزوں مقام دیا جائے گا۔" اس پر ایڈیٹر صاحب نے اداریہ میں ایک بڑا چست فقرہ استعمال کیا ہے فرماتے ہیں "شاید قائدین ملک جاں بلب اردو کے مرقد کے لئے "موزوں مقام" کی فکر میں ہیں اور اردو کا جنازہ ذرا دھوم سے نکالنے کی کوشش کر رہے ہیں۔" نام کے ساتھ اس رسالہ کا کام بھی شامل ہے۔ یعنی جتنے مضامین اس رسالہ میں شائع ہوتے ہیں خواہ نظم ہوں یا نثر سب کے سب مزاحیہ اور فکاہیہ ہیں۔ اور ایڈیٹر صاحب نے ۱۰۰ صفحے میں ناظرین کے لئے ہلنے ہنسانے کا خاصا ذخیرہ فراہم کر دیا ہے۔ شروع میں "سوانح غالب" بھی خالص مزاحیہ رنگ میں لکھی ہے۔ بعض مضامین اور نظموں کے عنوانات یہ ہیں:۔

"تو مشقِ نازکر خونِ دو عالم میری گردن پر" غالب کے کلام کی مزاحیہ تشریح، غالب کا حسنِ طلب اور حسنِ اعراض، مرزا نوشہ کا عقد نامہ، دل کے بہلانے کو غالب یہ خیال اچھا ہے، غالب مکتب میں، غالب اینڈ کمپنی پرائیویٹ لمیٹڈ، ایک ہنگامہ پہ موقوف ہے۔۔۔ دیوانِ غالب صاحب، غالب کا مزاحیہ انتخاب وغیرہ وغیرہ۔

صبحِ امید

یہ ماہوار ادبی پرچہ کاتی پور بمبئی سے زیرِ ادارت عبدالحمید بوہرے شائع ہوتا ہے۔ اس نے خاص طور پر تو کوئی غالب نمبر نہیں نکالا مگر ماہ جولائی ۱۹۶۹ء کے شمارہ میں غالب پر متعدد مضامین خصوصیت سے شائع کئے ہیں۔ جسے آپ بجا طور پر "غالب نمبر" کا نام دے سکتے ہیں۔ اس کے بعض مضامین کی فہرست یہ ہے:۔ غالب کا فلسفۂ حیات، غالب کا فلسفۂ غم، غالب کی جمہوریت پسندی، غالب آئینہ ایام میں وغیرہ۔

"صحیفہ" (حصہ اوّل)

یہ بلند پایہ خالص علمی سہ ماہی رسالہ مجلس ترقی ادب لاہور کی طرف سے شائع ہوتا ہے۔ فاضلِ جلیل ڈاکٹر وحید قریشی ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی۔ ڈی لٹ اس کے اعزازی مدیر ہیں۔ غالب کے متعلق شائع ہونے والے تمام پاکستانی جرائد میں صحیفہ غالباً وہ منفرد رسالہ ہے جو سب سے پہلے بازار میں آیا یعنی جنوری ۱۹۶۹ء میں۔ اس رسالہ کی دوسری دلچسپ خصوصیت یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب محترم نے جنوری ۱۹۶۹ء سے لے کر دسمبر ۱۹۶۹ء تک اس پرچے کے جتنے شمارے شائع کئے ہیں وہ سارے کے سارے "غالب نمبر" ہیں۔ یہ خصوصیت پاک و ہند کے اور کسی رسالہ کو حاصل نہیں۔ تعجب ہے کہ ڈاکٹر صاحب کو غالب کے متعلق اتنے بے شمار مضامین کہاں سے مل گئے۔ تیسری نمایاں خصوصیت اس رسالہ کی یہ ہے کہ پاک و ہند میں جس قدر غالب نمبر شائع ہوئے اُن میں سے کسی میں بھی غالب کی تاریخ گوئی پر کوئی مضمون شائع نہیں ہوا۔ سوائے صحیفہ کے جس میں اس موضوع پر کسریٰ صاحب منہاس کا ایک بہت مبسوط مقالہ ۲۵ صفحات پر چھپا۔ نقوش کے غالب نمبر میں بھی اس موضوع پر ایک مضمون شائع ہوا ہے مگر وہ صرف چھ صفحے کا ہے۔ اور وہ بھی کسریٰ صاحب کا لکھا ہوا ہے۔

اس رسالہ کا زیرِ نظر شمارہ اس کا چھیالیسواں نمبر ہے جو جنوری ۱۹۶۹ء میں شائع ہوا۔ اس کے مضامین سب کے سب نہایت اعلیٰ، عمدہ اور دلچسپ ہیں اور چوٹی کے ادیبوں کے لکھے ہوتے ہیں جن کی نہ قابلیت میں کوئی شبہ ہو سکتا ہے نہ ادبیت میں۔ سارے مضامین ٹھوس قسم کے ہیں۔ اور شائقینِ ادب کے لئے نعمتِ غیر مترقبہ۔ یوں سمجھئے کہ اردو کے نامور انشاپردازوں نے مل کر نہایت کاوش اور محنت کے بعد خوشبودار ادبی پھولوں کا ایک بیش بہا گلدستہ تیار کیا ہے۔ جسے صحیفہ کے غالب نمبر کا نام دے دیا گیا ہے۔ رسالہ کے سارے مضامین اور مقالات پڑھنے سے تعلق رکھتے ہیں۔ جو تحقیقی بھی ہیں اور دلچسپ بھی۔ اس رسالے کے مضامین اور مقالات کی کل تعداد ۲۰ ہے جو پانچ سو نہایت گنجان صفحات میں پھیلے ہوتے ہیں۔ ہر صفحہ کی سطریں ۳۰ ہیں۔ رسالہ بہت حسین وجمیل، خوشنما و خوبصورت ٹائپ میں چھپا ہے۔ تقطیع ۲۰×۲۶/۸ ہے۔ کاغذ نہایت عمدہ اور قیمت دس روپے ہے۔ یہ قیمت رسالہ کے غیر معمولی اخراجات کو دیکھتے ہوتے زیادہ نہیں ہے۔ مگر عوام کی جیبوں کے لحاظ سے کچھ زیادہ معلوم ہوتی ہے۔ اگر قیمت میں رعایت کی جاتی تو نسبتاً زیادہ لوگ اس مفید مجلّہ سے مستفید ہو سکتے۔ اس ادبی صحیفہ کی عمدگی و خوبی کا اندازہ اس بات سے لگا لیجئے کہ غالبیات کے امام مالک رام مجھے اپنے ایک خط میں دہلی سے لکھتے ہیں کہ "یہاں (ہندوستان میں) بھی چند پرچوں نے (غالب کے متعلق) خاص نمبر شائع کئے ہیں۔ لیکن ان میں سے کوئی نقوش اور صحیفہ کی گرد کو بھی نہیں پہنچا۔"

(حصّہ دوم)

صحیفہ کا حصّہ دوم اپریل ۱۹۶۹ء میں شائع ہوا۔ اور یہ اس کا سینتالیسواں شمارہ ہے جو ۲۰۰ صفحات پر محیط ہے۔ اور اس میں غالب پر بہترین لکھنے والوں نے ۱۰ مقالے قلمبند فرمائے ہیں جو خالص علمی رنگ کے ہیں۔ ان میں ہر مضمون نگار نے نئے رنگ سے غالب کو دیکھا ہے، اور اس کے فن اور شخصیت پر محققانہ اور ناقدانہ نظر ڈالی ہے۔ قیمت ڈھائی روپے ہے۔

(حصّہ سوم)

یہ صحیفہ کا تیسرا غالب نمبر ہے جو ماہ جولائی ۱۹۶۹ء میں شائع ہوا اور رسالہ کا اڑتالیسواں شمارہ ہے۔ اس کے صفحات ۱۵۴ ہیں۔ اور اس میں نہایت اعلیٰ پایہ کے آٹھ مضامین ہیں جو بڑے بڑے فاضلوں کے لکھے ہوتے ہیں۔ مثلاً مولانا عرشی، ڈاکٹر شوکت سبزواری، محمد ایوب قادری، مشفق خواجہ اور ڈاکٹر خلیق انجم وغیرہ۔ قیمت اس پرچہ کی بھی ڈھائی روپے ہے۔

(حصّہ چہارم)

یہ صحیفہ کے "غالب نمبر" کا چوتھا حصّہ ہے۔ اس کے صفحات ۱۷۶ ہیں اور غالب کے متعلق اس میں ۱۳ مضمون ہیں۔ یہ ماہ اکتوبر ۱۹۶۹ء کا رسالہ اور صحیفہ کا انچاسواں شمارہ ہے۔ اس کی قیمت بھی دو روپے پچاس پیسے ہے۔ ان نمبروں کے ذریعہ ڈاکٹر وحید قریشی صاحب نے نہایت قابلیت کے ساتھ غالب کے متعلق بہترین لٹریچر اہلِ ذوق کے سامنے پیش کیا ہے اور یہ بلاشبہ صحیفہ کا بہت بڑا ادبی کارنامہ ہے۔ صحیفہ کے ان چاروں غالب نمبروں کے مضامین میں سے بعض کے عنوان یہ ہیں: ۔ (۱) آبِ حیات کے مسودہ میں غالب کے حالات، غالب اور ان کی ہمعصر صحافت، غالب پر مولانا ابوالکلام کا مقالہ، محاسنِ خطوطِ غالب، غالب کی تہذیبی شخصیت ۔ (۲) غالب کی شاعری میں تسکینِ ضمیر، غالب اور شعوریات، غالب کی مشکل پسندی (۳) نسخہ حمیدیہ کی فرو گزاشتیں، غالب کے دو جعلی شاگرد، غالب اور مارہرہ، غالب اور اصولِ لغت نگاری (۴) غالب تخلص کے اردو شعراء، غالب کے نقاد، غالب کا سیاسی ماحول، غالب کی ادا شناسی اور نوازشیں، غالب کے اشعار پر نثری تضمین، غالب اور اُن کی بیگم۔

علم وفن

یہ ڈائجسٹ قسم کا رسالہ دہلی سے ماہوار نکلتا ہے۔ سلطان احمد اس کے مدیر مسئول ہیں جنھوں نے اپنے رسالہ کا یہ غالب نمبر نہایت عمدگی اور خوبی کے ساتھ نکالا ہے۔ یہ رسالہ کی جلد ۴ شمارہ ۴ کا اپریل ۱۹۶۹ء کا پرچہ ہے اور نہایت عمدہ لکھائی چھپائی اور اعلیٰ کاغذ کے ساتھ ۱۴۴ صفحات پر شائع ہوا

ہے۔ مضامین کے انتخاب میں نہایت قابلیت سے کام لیا گیا ہے۔ سرورق پر غالب کے متعلق ہندوستانی ڈاکخانہ نے جو ٹکٹ جاری کئے تھے ان کے فوٹو ہیں۔ شروع میں بہت سے مشاہیر کے انٹرویو ہیں جن میں غالب کے فن کے متعلق تمام ضروری امور پر گہری روشنی ڈالی گئی ہے۔ پھر غالب کے متعلق نظم و نثر مضامین ہیں اور بلاشبہ بڑی محنت اور تحقیق سے لکھے گئے ہیں۔ مثنوی چراغ دیر کا منظوم ترجمہ بھی شریک اشاعت ہے۔ آخر میں غالب کے چند خطوط کے فوٹو ہیں۔ مضمون نگاروں کی تصاویر بھی ہر مضمون کے ساتھ دے دی گئی ہیں۔ غرض بحیثیت مجموعی پرچہ اچھا نہیں بلکہ بہت اچھا ہے۔ قیمت فی پرچہ تین روپیے ہے۔ اس رسالہ کے بعض مضامین کے عنوانات یہ ہیں :۔

واقعات غالب سنین کے آئینہ میں، شجرۂ غالب، منظوم ترجمہ مثنوی چراغ دیر، غالب کا انداز بیان، غالب روسیوں کا پسندیدہ شاعر وغیرہ۔

علی گڑھ میگزین

شروع میں یہ رسالہ "محمڈن اینگلو اورینٹل کالج میگزین" کے نام سے انسٹی ٹیوٹ گزٹ علی گڑھ کے ضمیمہ کے طور پر ۵ مئی ۱۸۹۱ء کو نکلا۔ بعد میں جون ۱۸۹۴ء سے علیحدہ رسالہ کی شکل میں شائع ہونے لگا۔ اس وقت یہ انگریزی اور اردو دونوں زبانوں میں نکلا کرتا تھا۔ اردو حصّہ کے پہلے ایڈیٹر شمس العلماء مولانا شبلی نعمانی مقرر ہوئے جو اُس زمانہ میں علی گڑھ کالج میں پروفیسر تھے۔ اس وقت اس میں کالج کی خبروں کے علاوہ اعلیٰ درجہ کے علمی اور ادبی مضامین بھی شائع ہوتے تھے۔ اور پرچہ بڑی شان سے نکلتا تھا۔ مئی ۱۸۹۸ء میں مولانا شبلی کالج سے چلے آئے اور رسالہ کی ادارت اس کے منیجر خواجہ محمد حسین نے سنبھال لی۔ ۱۹۰۲ء میں اس رسالہ کا نام بدل کر علی گڑھ منتھلی رکھ دیا گیا۔ اور اس کے کچھ عرصہ بعد "علی گڑھ میگزین" جو آج تک جاری ہے۔ مولانا شبلی سے لے کر پروفیسر الف لے۔ رحمٰن تک اس کی ادارت کالج کے پروفیسر کرتے رہے۔ ۱۹۲۱ء میں پہلی مرتبہ اس کی ایڈیٹری کالج کے ایک لائق طالب علم کو سونپی گئی۔ جو آج پروفیسر رشید احمد صدیقی ہیں۔ اس کے بعد سے اس وقت تک علی گڑھ کالج کے طلباء ہی اس کے ایڈیٹر ہوتے رہے ہیں جن میں سے بعض بعد کے زمانہ میں بہت مشہور ہوئے مثلاً پروفیسر خواجہ منظور حسین، پروفیسر عبدالباسط، پروفیسر آل احمد سرور، پروفیسر ظفر احمد صدیقی، پروفیسر ابواللیث صدیقی، راز مراد آبادی، پروفیسر مختار الدین احمد آرزو، ڈاکٹر خلیل الرحمٰن اعظمی وغیرہ۔ موجودہ ایڈیٹر یعنی ۱۹۶۹ء میں بشیر بدر ہیں۔ اور رسالہ پروفیسر آل احمد سرور سیکرٹری انجمن ترقی اردو کی زیر نگرانی شائع ہوتا ہے۔ ماضی میں اس رسالہ نے بڑی ادبی خدمات انجام دی ہیں۔ اور جو خاص نمبر اس پرچہ نے اب تک شائع کئے ہیں ان میں سے بعض کے نام یہ ہیں۔ سلطان جہاں نمبر، اقبال نمبر، علی گڑھ نمبر، احسن نمبر، فانی نمبر، غالب نمبر، اکبر نمبر، طنز و ظرافت نمبر وغیرہ۔ موجودہ غالب نمبر ۲۰۴ صفحات پر پھیلا ہوا ہے۔ اور جنوری ۱۹۶۹ء میں شائع ہوا ہے۔ تقطیع $\frac{۱۸}{۲۲}$ ہے۔ اس رسالہ کی دو خصوصیتیں قابل ذکر ہیں۔ ایک تو یہ کہ غالب پر کوئی مضمون باہر سے نہیں لیا گیا۔ سارے مضامین جن کی تعداد ۱۳ ہے یا کالج کے پروفیسروں نے لکھے ہیں یا کالج کے طلباء نے۔ دوسری خصوصیت یہ ہے کہ سارے مضامین پہلی بار شائع ہوتے ہیں۔ پُرانے رسالوں کی نقل نہیں ہیں۔ "غالب نمبر" کے علاوہ یہ رسالہ میگزین کا ڈائمنڈ جوبلی نمبر بھی ہے۔ کیونکہ اس کو منتقل رسالہ کی صورت میں شائع ہوتے ہوتے ۷۵ برس ہو چکے ہیں۔ اردو کا شاید ہی کوئی رسالہ اتنی طویل عمر کا اس وقت موجود ہو۔ قیمت رسالہ پر کہیں لکھی ہوتی نہیں ہے۔ کیونکہ یہ صرف مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے طلباء میں تقسیم ہوتا ہے۔ اس شمارہ میں غالب کے ہاتھ کی لکھی ہوئی چند تحریروں کے فوٹو بھی دئے گئے ہیں۔ اور غالب کی دو تصویریں بھی ہیں اور سروجنی کے سرورق کا فوٹو بھی۔ اس کے بعض مضامین کے عنوانات یہ ہیں :۔

آثار غالب (مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں غالب کے متعلق نوادرات کا مجموعہ) غالب کی حقیقت پسندی، غالب کی شاعری کا پس منظر، غالب کی شاعری میں شخصیتی کشمکش، دستنبو پر ایک نظر، غالب کا نفسیاتی شعور، غالب اور بیگم غالب، غالب غم دیدہ، علی گڑھ میگزین کے گزشتہ پرچوں میں غالب کے متعلق مضامین کی تفصیل۔

غالب اسٹڈیز

رام پور انسٹی ٹیوٹ آف اورینٹل اسٹڈیز کلاں محل دہلی کی طرف سے غالب کے متعلق یہ سیریز شائع ہونا شروع ہوا ہے۔ ہر سال اس سیریز کے

چھ شمارے چھپا کریں گے۔ پہلے چھ شمارے پہلے سال کے شائع ہوگئے ہیں۔ جن کی قیمت بیس روپے ہے۔ اس سلسلے کے ایڈیٹر ہندوستان کے مشہور ادیب اور مصنف جناب ڈاکٹر عابد رضا بیدار ہیں۔ اور اُن کا کہنا ہے کہ کوشش کی جائے گی کہ غالب کے بارہ میں تمام ضروری اور اہم چیزیں ان سیریز میں آجائیں۔ پہلے سیریز میں علی گڑھ اور دہلی سیمناروں کی مکمل روئداد ہیں۔ غالب کا وہ دیوان جو اُس نے خود رام پور بھیجا تھا۔ غالب کے ایک معاصر تسکین کا دیوان وغیرہ چیزیں شامل ہیں۔

غالب ڈائری

یہ انتہائی قیمتی اور بے حد نفیس و دلکش اور نہایت ہی حسین و جمیل ڈائری ہے جو غالب کے صد سالہ جشن کے موقع پر ریڈیو اینا ٹمیٹڈ بنک کراچی نے شائع کی ہے اور جناب آغا حسن عابدی (ستارۂ پاکستان) منیجنگ ڈائرکٹر ریڈیو نائٹیڈ بنک لمیٹڈ کراچی نے خاکسار راقم الحروف کو ہدیۃً ارسال فرمائی ہے۔ جسے دیکھ کر میں حیران رہ گیا۔ شاید ہی کوئی ڈائری ایسی نفاست اور عمدگی سے شائع ہوئی ہو جیسی یہ ڈائری ہے۔ جلد نہایت ہی نرم و نازک، خوشنما، مضبوط اور منقش۔ سائز بہت بڑا، ایک صفحہ پر چار تاریخیں، کاغذ نہایت نفیس، کتابت بہترین، طباعت نہایت روشن۔ ہر صفحہ پر غالب کی کسی غزل کا خلاصہ (صرف چار شعروں کا) شروع میں غالب کے ایک خط کا بہت بڑا اور نہایت خوبصورت عکس، ہر ماہ کی ابتدا میں غالب کا کوئی مشہور شعر تصویری زبان میں۔ یہ ہیں اس تاریخی اور علمی ڈائری کی خصوصیات۔ جس کی تیاری، تہذیب اور آرائش میں دل کھول کر روپیہ خرچ کیا گیا ہے۔ اور اس کو بہتر سے بہتر دلکش صورت میں پیش کرنے میں کوئی کسر باقی نہیں چھوڑی گئی۔ لیکن کتابت کی بعض فروگذاشتیں اس میں بہت بُری طرح کھٹکتی ہیں۔ مثلاً ماہ فروری کے شروع میں جس شعر کو تصویری رنگ میں پیش کیا گیا ہے اس کو ان الفاظ میں لکھا گیا ہے ؎

کنج میں بیٹھا رہوں یوں پر کھلا   کاشش کے ہوتا قفس کا در کھلا

حالانکہ یہاں "کاش سکے" کی بجائے "کاشش کہ" لکھنا چاہیے تھا۔ ممکن ہے کہ جس دیوان سے یہ شعر نقل کیا گیا ہو۔ وہاں کاتب صاحب نے ہی "اصلاح" کر رکھی ہو۔ اور اسے ڈائری کے لئے نقل کرتے وقت ڈائری کے کاپی نویس نے "نقل مطابق اصل" کا سختی سے خیال رکھا ہو۔ لیکن اتنی احتیاط کے باوجود غلطی پھر بھی غلطی ہی ہے۔ سنا ہے (اگر جھوٹ ہو تو اس کا وبال در یا تنے راوی پر) کہ اس ڈائری پر فی کتاب تیس روپے لاگت آئی ہے جب جا کر ایسی نفیس اور ایسی شاندار ڈائری غالب کے قدر دانوں کی خدمت میں پیش کی جا سکی ہے۔ اس ڈائری کی تصاویر صادقین کے موقلم کا شاہکار ہیں۔ جن پر مولانا عبدالماجد نے صدق جدید میں بہت ناک بھوں چڑھائی ہے۔ مگر فن آخر فن ہے۔ اور ظاہر ہے کہ حضرت مولانا کو مصوری کے فن سے کوئی لگاؤ نہیں۔

غالب سوینیر

یہ سوینیر ادارہ فروغ اُردو لکھنؤ کی طرف سے غالب کی صد سالہ برسی کے موقع پر شائع کیا گیا ہے۔ جو اس ادبی تقریب کی مفصل روئداد پر مشتمل ہے جو ۸ دسمبر ۱۹۶۸ء کو لکھنؤ میں فروغ اردو کے رسالہ کے غالب نمبر کی رسم افتتاح پر منعقد ہوئی۔ یہ سوینیر غالب کے متعلق مضامین کا اچھا ذخیرہ ہے۔

فاران

یہ پرچہ کراچی سے مولانا ماہر القادری کی زیر ادارت ماہوار شائع ہوتا ہے۔ عام ادبی، اسلامی، علمی اور تاریخی مضامین کے علاوہ خصوصیت سے مولانا ابوالکلام آزاد کے متعلق اس میں بہت تحقیقی اور دلچسپ مضامین اکثر شائع ہوتے ہیں۔ اس نے اپنے فروری ۱۹۶۹ء کے پرچہ میں جو رسالہ کی جلد ۲۰ گیارہواں شمارہ ہے صرف کلام غالب کا ایک انتخاب دیا ہے اور مئی کے رسالہ میں غالب پر ایک تنقیدی مضمون بھی شائع کیا ہے۔ سائز ۲۰×۳۰ صفحات ۶۴۔ کاغذ معمولی۔ چھپائی لکھائی اچھی۔ قیمت فی پرچہ ۶۲ پیسے۔

فاران

یہ رسالہ اسلامیہ کالج سول لائنز لاہور کا آرگن ہے جو اُردو، پنجابی اور انگریزی تینوں زبانوں میں نکلتا ہے اور تینوں حصے علیحدہ علیحدہ ہوتے ہیں سائز ۳۰×۲۰/۸ صفحات اردو کے ۹۶۔ پنجابی کے ۲۴۔ اور انگریزی کے ۴۴ ہیں۔ چھپائی ٹائپ کی ہے اور کاغذ اخباری ہے۔ بہت کچھ الٹنے پلٹنے، بعد بھی پتہ نہ لگ سکا کہ پرچہ ماہوار ہے یا سہ ماہی یا ششماہی۔ زیرِ نظر شمارہ جلد ۱۲ کا دوسرا نمبر بابت ماہ جولائی ۱۹۶۹ء ہے اور حصہ اردو کے ایڈیٹر خوبر چلو ہیں۔ اس کے اراکین کا ارادہ فروری ۱۹۶۹ء میں "غالب نمبر" نکالنے کا تھا مگر شروع سال میں جو زبردست ہنگامے ملک میں ہوتے ان کی وجہ سے کارکنان کا ارادہ عملی شکل اختیار نہ کر سکا۔ اس جولائی کے شمارہ میں بھی جب حالات کچھ سازگار ہوتے وہ اپنا پورا رسالہ غالب کے لئے وقف نہ کر سکے۔ تاہم "ذکرِ غالب" کے نام سے کچھ مضمون اس شمارہ میں شامل ہیں۔ جو مختلف اہلِ علم کے لکھے ہوتے ہیں مثلاً "غالب کی شاعری میں طنز" اور "غالب اور نفسیات" وغیرہ۔ غالب کے متعلق مضامین ۳۴ صفحات میں ہیں۔ رسالہ کے باقی صفحات میں دوسرے مضامین ہیں۔ پرچہ کی قیمت کہیں درج نہیں۔

فردا

یہ پندرہ روزہ رسالہ ادارہ معاشرتی بہبود ساہیوال (سابق منٹگمری) سے زیرِ ادارت اشرف قدسی شائع ہوتا ہے۔ اس رسالہ نے اپنا کوئی خاص شمارہ "غالب نمبر" کے نام سے شائع کرنا نہیں چاہا۔ اور جو "غالب ڈائری" وہ فروری ۱۹۶۹ء میں شائع کر چکا ہے اسی کو کافی سمجھ لیا۔ تاہم فروری ۱۹۶۹ء کی اشاعت میں غالب کے چند اشعار اور غالب کے متعلق دو مضمون شامل ہیں۔ غالب اور جدید ذہن، غالب لندن میں۔ رسالہ کا سائز ۳۰×۲۰/۸ اور صفحات ۳۶ ہیں۔ قیمت فی پرچہ ۵۰ پیسے ہے۔

فروغِ اردو

یہ رسالہ چھوٹے سائز پر لکھنؤ سے ماہوار شائع ہوتا ہے۔ مگر اس کا غالب نمبر نہایت شان کے ساتھ بڑے سائز پر شائع ہوتا ہے۔ غالب نمبروں کی ضخامت کے لحاظ سے پاک و ہند میں سب سے موٹا رسالہ نقوش ہے اور اس کے بعد اس رسالہ کا نمبر ہے جو ۴۳۲ صفحات پر پھیلا ہوا ہے۔ سائز ۳۰×۲۰/۸ کاغذ سفید، لکھائی چھپائی معمولی۔ قیمت پندرہ روپے۔ شروع میں بہت سی معمولی تصاویر۔ مرتبین محمد حسین شمس اور سید انصار حسین ہیں۔ یہ غالب نمبر رسالہ کی جلد ۱۵ کا شمارہ نمبر ۴، ۵ ہے۔ اس رسالہ کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ یہ غالب صدی کے موقع پر ہندوستان میں سب سے پہلے شائع ہوا یعنی یہ نومبر و دسمبر ۱۹۶۸ء کا پرچہ ہے اور ۲۲ دسمبر ۱۹۶۸ء کو شائع ہوا ہے۔ جبکہ غالب کی وفات ۱۵ فروری کو ہوئی تھی۔ غالب کی صد سالہ برسی کے موقع پر رسائل کے جس قدر غالب نمبر شائع کئے گئے اُن میں یہ سب سے پہلا ہے۔ رسالہ کے شروع میں بہت سی ضروری اور غیر ضروری تصاویر اور فوٹوؤں کے بعد رسالہ کے مضامین کو آٹھ موضوعات پر تقسیم کیا گیا ہے۔ یعنی حیاتِ غالب، تنقیدات، تحقیقی مضامین، فارسی کلام، مزاحیہ حصہ، مکتوبات اور منظومات غالب اور غالب کے متعلق مشاہیر ادب کے مطبوعہ مضامین۔ رسالے کے سارے مضامین بہت ہلکے پھلکے اور مختصر ہیں۔ مثلاً غالب کے سفرِ کلکتہ کا حال صرف ۵ صفحات میں لکھا گیا ہے۔ جبکہ نقوش کے غالب میں یہی مضمون ۲۶ صفحات پر شائع ہوا ہے۔ اس مختصر نویسی کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ رسالہ کا کوئی ایک مضمون بھی ٹھوس، علمی اور تحقیقی نہیں ہے اور ہر مضمون کو پڑھ کر بڑی تشنگی محسوس ہوتی ہے۔ تاہم اتنے بہت سے مضمون اس رسالہ میں ایسے جمع کر دیئے گئے ہیں کہ ہر شخص کچھ نہ کچھ دلچسپی اُن میں لیتا ہے۔ غالب کی مشہور فارسی مثنوی ابرِ گہربار اس میں پوری مع ترجمہ اور تشریحات کے شائع کر دی گئی ہے جسے امید ہے کہ لوگ بہت شوق سے پڑھیں گے۔ اس طرح غالب کی "چراغِ دیر" کا بھی پورا ترجمہ موجود ہے۔ کل چھوٹے بڑے ایک سو پانچ مضامین اس رسالہ میں غالب کے متعلق ہیں۔ ایک بہت ہی عجیب "جدت" اس رسالہ میں یہ اختیار کی گئی ہے کہ سارے رسالہ کو آٹھ حصوں پر تقسیم کیا گیا ہے۔ اور ہر حصہ کے صفحات الگ الگ دیتے گئے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ کسی مضمون کو تلاش کر کے نکالنے کے لئے سخت دقت اور تکلیف اٹھانی پڑتی ہے۔ پھر مکتوبات

چھٹا حصہ رسالہ میں سے غائب ہے۔ جو اٹھارہ صفحات پر مشتمل ہے۔ اور تماشا یہ ہے کہ فہرست مضامین میں بھی اس گمشدہ حصہ کا کوئی پتہ نہیں چلتا۔ سارا رسالہ چھان مارا مگر کامیابی نہیں ہوئی۔ باقی رہ گئے سات حصے۔ ان میں سے بعض مضامین کے عنوان یہ ہیں:۔

غالب غالب کے آئینہ میں، غالب کی غزلوں میں پیکریت، غالب اور منکرین عالم۔ غالب کے خطوط کی انفرادیت، نسخہ حمیدیہ اور نوجدار خاں، غالب کا انداز بیان، غالب کا فارسی کلام، غالب کے ۱۰۰ اشعار کے متعلق کارٹون، محاسن کلام غالب، غالب کی عظمت، غالب کا تفکر وغیرہ۔ کتابت کی غلطیاں رسالہ میں نہایت کثرت سے موجود ہیں۔ جو بہت ہی بدنما معلوم ہوتی ہیں اور ان کی وجہ سے بعض نام بالکل مسخ ہوکر رہ گئے ہیں۔ ایسا بھی دیکھنے میں آیا کہ فہرست مضامین میں مضمون کا عنوان کچھ ہے اور اصل مضمون کو نکال کر دیکھا تو اس کا کوئی دوسرا عنوان نظر آیا۔

فنون

یہ سہ ماہی ادبی رسالہ ہے جو ملک کے مشہور انشاپرداز، شاعر اور صحافی احمد ندیم قاسمی لاہور سے نکالتے ہیں۔ اس کا مئی اور جون ۱۹۶۹ء کا پرچہ سالنامہ اور غالب نمبر دونوں پر مشتمل ہے۔ جلد ۹ نمبر ا، ۲ ہے۔ سائز ۲۲×۳۰/۸ صفحات ۵۱۲ کاغذ اخباری۔ لکھائی چھپائی عمدہ۔ قیمت فی پرچہ روپے۔ دوسرے عام ادبی مضامین کے علاوہ اس میں غالب پر بھی عمدہ مقالات کا معقول ذخیرہ جمع کیا گیا ہے۔ جس کے بعض عنوانات یہ ہیں:۔ نغز گوئے خوش گفتار، مرزا غالب کا فارسی کلام، غالب اور جمالیات، اردو شاعری پر غالب کا اثر، غالب روایت اور جدیدیت، غالب ایک زندہ معاصر، غالب کی معصریت، غالب کی شعری کائنات، غالب کی آباد کاری، غالب کے متعلق یہ مضامین رسالہ کے قریباً ۲۰۰ صفحات پر پھیلے ہوئے ہیں۔

فیضان

یہ ماہوار رسالہ لائل پور سے شائع ہوتا ہے۔ اس کا جنوری اور فروری ۱۹۶۹ء کا شمارہ غالب نمبر سمجھ لیجئے۔ جس میں غالب کے متعلق دو مضمون ہیں۔ ان کے علاوہ کچھ قطعات، کچھ غزلیں اور کچھ نظمیں ہیں۔ دونوں مضامین کے عنوانات یہ ہیں:۔ غالب ایک مطالعہ، یعنی مرزا کے اردو کلام کا جائزہ۔ غالب، یعنی مختلف عنوانات کے ماتحت غالب کی شاعری اور اس کے حالات پر ہلکا پھلکا ریویو۔

قندیل

یہ نہایت ہی عمدہ، دلچسپ اور مفید ہفتہ وار پرچہ ہے جو دفتر ڈانٹے دقت لاہور سے زیر ادارت مکرمی شیر محمد اختر عرصہ دراز سے شائع ہو رہا ہے۔ قابل اور لائق ایڈیٹر پرچہ کو قابلیت اور لیاقت کے ساتھ مرتب کرتے ہیں اور قریباً سارا ہی پرچہ دلچسپ معلومات سے لبریز ہوتا ہے۔ مضامین متنوع اور مختلف ہوتے ہیں کہ ان میں ہر شخص کو اپنی دلچسپی کا موضوع مل جاتا ہے۔ اس پرچہ کا ۵ مارچ ۱۹۶۹ء کا شمارہ غالب نمبر ہے۔ جو اخبار کا نمبر ۱ ہے۔ اور غالب کے متعلق ہلکے پھلکے مضامین کا اچھا مجموعہ ہے۔ غالب کے علاوہ دوسرے مضامین بھی اس میں ہیں۔ سرورق پر غالب کی تصویر پورے صفحہ پر ہے۔ سائز ۲۲×۳۰/۸ صفحات ۴۴۔ قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے۔ لکھائی چھپائی نہایت روشن اور صاف۔ کاغذ معمولی۔ مضامین کے عنوانات یہ ہیں:۔ غالب، قید حیات اور بند غم، غالب اور اردو انجمنیں، مرزا نوشہ کی شخصیت اور تصانیف، غالب اور فرہاد، غالب کا بگذر از مجموعہ اردو، غالب بچوں کا بھی شاعر تھا، غالب کی عظمت، غالب کا نظریہ عشق، غالب کی مکتوب نگاری، کلام غالب میں طنز، غالب شاعری کی دلچسپی وغیرہ۔

قومی زبان (۱)

یہ انجمن ترقی اردو پاکستان کا وقیع رسالہ ہے جو کراچی سے ماہوار شائع ہوتا ہے۔ موجودہ ایڈیٹر جمیل الدین عالی اور مشفق خواجہ ہیں۔ سائز ۲۰×۳۰ صفحات ۱۴۰، قیمت ڈیڑھ روپیہ۔ اس کا فروری ۱۹۶۹ء کا شمارہ جو جلد ۴۳ نمبر ۲ کا پرچہ ہے "بیادِ غالب" وقف ہے۔ یہ غالب کے متعلق ۲۱ مختلف دلچسپ مضامین پر مشتمل ہے۔ ان مضامین پر "اعلم" کراچی کے غالب نمبر میں حسب ذیل دلچسپ تبصرہ شائع ہوا ہے۔

"اس پرچہ کے عنوانات کو دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ پرچہ میں غالب کے فکر وفن پر مختلف زاویوں سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ بعض مضامین میں غالب کا دوسرے عظیم شعراء سے مقابلہ کر کے اس کے کلام کی خصوصیات کو نمایاں کیا گیا ہے۔ بعض میں اس کے فکر وتخیل کا جائزہ لے کر کلام میں مختلف عناصر کی نشان دہی کی گئی ہے۔ اور بعض میں اس کے تلامذہ اور عقیدت مندوں کی کثرت دکھا کر اس کے اثرات کی وسعت بتائی گئی ہے۔ بہر حال کلام غالب کو سمجھنے اور اس کی عظمت کا اندازہ لگانے کے لئے شیدائیان غالب کے واسطے کافی سامان اس رسالہ میں جمع کر دیا گیا ہے۔"

اس پرچہ کے مندرجات کی تفصیل حسب ذیل ہے: بیادِ غالب، حافظ وغالب، غالب واقبال، جدید شرح دیوانِ غالب، غالب کے بہاری تلامذہ، فکر غالب میں ہندوستانی عنصر، غالب کا اطلاقی تخیل، غالب کی اردو نثر کے چند نادر نمونے، دیوانِ غالب نسخہ مالک رام، یونیورسٹیوں میں غالب پر تحقیقی کام، اشاریہ غالب، غالب تذکروں میں۔

(۲)

قومی زبان کا مارچ ۱۹۶۹ء کا شمارہ بھی تمام تر غالب کے لئے وقف ہے۔ اس پرچہ میں ان مضامین کا انتخاب درج کیا گیا ہے جو غالب کے متعلق قومی زبان میں وقتاً فوقتاً شائع ہوتے۔ یہ کام بہت اچھا ہوا۔ اور غالب پر کام کرنے والوں کے لئے بڑی آسانی ہوگئی۔ اس نمبر کے صفحات ۱۲۰ ہیں اور قیمت ایک روپیہ۔

(۳)

قومی زبان کے اپریل ۱۹۶۹ء کے پرچہ میں بھی دوسرے ادبی مضامین کے علاوہ غالب پر تین مضمون ہیں۔ بادۂ جاں فزا، شارحین غالب اور صد سالہ جشن غالب۔ صفحات ۱۲۰۔ قیمت ایک روپیہ۔

کتاب

یہ نہایت مفید اور دلچسپ رسالہ "قومی کتاب مرکز لاہور" کی طرف سے ماہوار شائع ہوتا ہے۔ سید قاسم محمود اسسٹنٹ ڈائرکٹر قومی کتاب مرکز اس کے مدیر ہیں۔ اور ان کی ادارت میں رسالہ نہایت پابندی اور پوری شان کے ساتھ ماہوار شائع ہوتا ہے۔ سائز ۲۰×۳۰ سالانہ قیمت پانچ روپے اور فی پرچہ صرف ۵۰ پیسے ہے۔ جو بہت ہی کم ہے۔ کاغذ نیوز پرنٹ لگایا جاتا ہے اور رسالہ ہر ماہ مصنفین اور ناشرین کتب کے لئے نہایت مفید معلومات لے کر شائع ہوتا ہے۔ زیر نظر شمارہ جلد ۳ اور نمبر ۹ ہے جو فروری ۱۹۶۹ء میں شائع ہوا ہے۔ اس میں غالب کے لئے ایک معقول حصہ علیحدہ وقف کیا گیا ہے جس میں دیوان غالب طاہر ایڈیشن پورا نقل کر دیا گیا ہے۔ جس کی تمہید گوہر نوشاہی صاحب ایم۔ اے ناظم ادبی مجلس ترقی ادب نے لکھی ہے۔ "حیاتِ غالب" پر ان کا ایک مختصر مضمون بھی شریک اشاعت ہے "نسخۂ طاہر" کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ نسخہ ۱۸۶۰ء کا ہے جس پر غالب کے دستخط اور مہر موجود ہے۔ جو اس کی صحت کی ضمانت ہے۔ یہ نسخہ آغا محمد طاہر نبیرۂ آزاد مرحوم نے ۱۹۳۶ء میں دہلی سے شائع کیا تھا۔ اس کی یہ نقل ماہنامہ کتاب میں دوبارہ شائع ہوتی ہے۔ یہ دیوان مع تمہید اور تعارف کے ۶۶ صفحات میں آیا ہے۔ جو شروع میں غالب کی ایک شا-

تصویر اور آخر میں غالب کی تحریر کے عکس سے مزین ہے۔ صرف آٹھ آنے میں غالب کا پورا دیوان۔ یوں سمجھیے کہ بالکل مفت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ چھپتے ہی سارا پرچہ نکل گیا اور اب دفتر میں ایک کاپی بھی موجود نہیں۔
ماہنامہ کتاب "کا دوسرا" غالب نمبر" آپ کے ہاتھ میں ہے۔ اس لئے اس کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ عیاں را چہ بیاں۔

کوہستان

لاہور کے روزانہ اخبار کوہستان کا غالب نمبر پورے اخباری سائز پر ۱۶ فروری ۱۹۶۹ء کو شائع ہوا۔ صفحات ۸ تھے۔ لکھائی بہت باریک لیکن روشن۔ فی صفحہ ۷ کالم۔ قیمت ۲۵ پیسے۔ اخباری حصہ ۸ صفحات کا الگ ہے۔ بعض اہم مضامین کے عنوانات یہ ہیں:۔ غالب کا خاندانی سلسلہ غالب کا قصیدہ مختار الملک کی شان میں، غالب اور کرایہ کا مکان، غالب عقیدہ اور عمل کے اعتبار سے صوفی تھے۔ غالب کی مختلف تصاویر اور غالب یادگاری ٹکٹ کے فوٹو اس نمبر کی زینت ہیں۔

گلفشاں

یہ پندرہ روزہ ادبی رسالہ ہے جو لاہور سے ایم۔ یاسین شاہد کی زیر ادارت (غالباً فی الحال ماہوار) ڈائجسٹ سائز پر شائع ہوتا ہے۔ کاغذ نیوز پرنٹ لگایا جاتا ہے۔ اس کے دو شمارے غالب نمبر کے نام سے نکل چکے ہیں۔ ان دونوں خاص نمبروں میں غالب کے متعلق بہت اچھے اچھے مضمون شائع ہوتے ہیں۔ یہ غالبیات کا ایک بہت معقول حصہ بن سکتے ہیں۔ اس رسالہ کی ایک نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ اس میں غالب کے متعلق جس شخص کی کوئی نظم یا مضمون شائع ہوا ہے اس کا فوٹو اور مختصر سوانحی حالات بھی ساتھ دے دئے گئے ہیں۔ یہ بہت محمود طریقہ ہے اور اس کے ذریعے بہت سے معروف اور غیر معروف لکھنے والوں کے حالات محفوظ ہو جاتے ہیں۔ ان حالات میں سے اکثر در مدح خود ہیں اور عجیب عجیب "گل کاریوں" سے مزین ہیں۔

(حصہ اول)

اس رسالہ کا غالب نمبر حصہ اول جلد ۳ کا شمارہ ۴ ہے جو ۱۰ مارچ ۱۹۶۹ء کو شائع ہوا۔ ایڈیٹر ایم یاسین شاہد۔ مرتبہ سیف زلفی۔ صفحات ۱۹۲۔ قیمت دو روپیے۔ غالب کے متعلق بعض فوٹو اور کچھ کارٹون بھی شریک اشاعت ہیں۔ اس کے بعض مضامین کی فہرست حسب ذیل ہے:۔ نام و نشاں پرسی غالب ایک تہذیب، غالب کی ازدواجی زندگی، ڈرامہ متعلق غالب وغیرہ، رسالہ غالب کی تصاویر، غالب کے گھر کا فوٹو، غالب کا کتبہ از میر مہدی مجروح اور غالب کے غیر مطبوعہ خط کے عکس سے مزین ہے۔

(حصہ دوم)

اسے بھی سیف زلفی نے مرتب کیا ہے اور یہ رسالہ کا ۱۰ اپریل ۱۹۶۹ء کا شمارہ ہے۔ صفحات ۱۹۲ ہیں اور قیمت دو روپیے ہے۔
اس نمبر کا تصویری حصہ حسب ذیل فوٹوؤں پر مشتمل ہے۔ غالب کی تصویر، اڈ دستے معلی کے پہلے ایڈیشن ۱۸۶۹ء کے سرورق کا عکس۔ قاطع برہان کے سرورق کا عکس لیکن بالکل الٹا ہوا، میر انیس کے ہاتھ کی لکھی ہوئی ایک رباعی جو غالب کی شان میں ہے، غالب کے مختلف مکانوں کے نقشے، اس جیل خانہ کا فوٹو جس میں غالب بعلت قمار بازی قید رہے، غالب کا مقبرہ، غالب کے اشعار کے کارٹون۔ جو مضمون اس رسالہ میں غالب کے متعلق درج کئے گئے ہیں ان میں سے بعض کے عنوانات یہ ہیں:۔ نام و نشانم مپرس کا دوسرا حصہ۔ غالب کی انفرادیت، اندیشہ ہائے دور دراز، غالب کے نقش ہائے رنگ رنگ، غالب کا علمی ماحول، شوخ قلم و شوخ زبان غالب، غالب کے غم کا نفسیاتی پہلو، غالب میدان حشر میں، ہم سخن فہم ہیں وغیرہ۔
پہلے مضمون میں جو حضرت فاضل جلیل سید مرتضیٰ حسین صاحب کا لکھا ہوا ہے، بہت سی تاریخی اور واقعاتی غلطیاں موجود ہیں۔ "فاضل" جیسے مشہور بزرگ سے ایسی غلطیوں کا سرزد ہونا عجیب سی بات ہے۔ صفحہ ۵۴ پر بجائے السلام وعلیکم کے اسلام وعلیکم لکھا ہوا ہے۔ جو قطعاً بے معنی

فقرہ ہے۔ پھر صفحہ ۱۵۴ کے بعد جو صفحہ ۱۵۵ آتا ہے تو مضمون بالکل خبط ہو جاتا ہے۔ یہ کچھ اچھا ہی ہوا کہ اس مضمون میں مضمون نگار نے غالب کو کوشش کر کے آخر کار جنت میں داخل کرا ہی دیا۔ ورنہ معلوم نہیں کہ غریب کا کیا حشر ہوتا۔

لاھور

"لاہور" نام کا یہ ہفتہ وار جریدہ بہت آب و تاب کے ساتھ لاہور سے زیرِ ادارت مشہور شاعر و صحافی ثاقب زیروی بہت باقاعدگی سے شائع ہوتا ہے۔ محترم مدیر محترم جب بھی کبھی سر راہے ملتے ہیں تو بہت مایوسی کے لہجے میں فرمایا کرتے ہیں کہ "پرچہ چلتا نہیں عنقریب بند کر دوں گا"۔ مگر ہم ہر بار یہی خیال کرتے ہیں کہ ثاقب صاحب کسرِ نفسی اور خاکساری سے کام لے رہے ہیں۔ ورنہ پرچہ خوب چلتا ہے اور خاصا مقبول ہے۔ کیونکہ اس کے مضامین عموماً مفید اور اس کے ایڈیٹوریل نوٹ بہت دلچسپ اور پُر لطف ہوتے ہیں۔ خصوصاً وہ مضامین جو ایڈیٹر صاحب فرضی ناموں سے لکھتے ہیں۔ ادبی، تاریخی، اسلامی، سیاسی، اصلاحی اور معاشرتی مضامین کا یہ اخبار ایک حسین گلدستہ ہے۔ سائز ۲۰ × ۳۰ / ۴ ضخامت ۱۶ صفحات، کاغذ اخبار۔ لکھائی چھپائی عمدہ۔ اس کا ۱۷ فروری ۱۹۶۹ء کا پرچہ "غالب نمبر" ہے۔ مگر اس نمبر میں دوسرے مضامین اس قدر بھر گئے ہیں کہ غالب مرحوم کے لئے گنجائش کم ہی نکل سکی۔ غالب کے متعلق اس شمارہ میں صرف دو مضمون اور دو نظمیں ہیں۔

"ماہِ نو"

یہ حکومت پاکستان کا سرکاری پرچہ ہے۔ جو شروع قیام پاکستان سے نہایت باقاعدگی کے ساتھ ماہوار کراچی سے شائع ہو رہا ہے۔ اس کا یہ غالب نمبر رسالہ کی جلد ۲۲ کا پہلا اور دوسرا یکجائی شمارہ ہے۔ جو جنوری و فروری ۱۹۶۹ء میں شائع ہوا۔ موجودہ ایڈیٹر فضل قدیر صاحب ہیں۔ چھپائی لیتھو کی ہے۔ کاغذ بہت اعلیٰ لگایا گیا ہے۔ صفحات ۲۰۸ ہیں۔ تقطیع سب ماہناموں سے بڑی ہے مگر قیمت بہت کم یعنی صرف تین روپے ہے۔ سرکاری پرچہ ہونے کے باعث اس سے اس امر کی بجا توقع ہو سکتی تھی کہ اس کا غالب نمبر اپنے معاصرین کے تمام خاص نمبروں پر غالب آ جاتا۔ اور مضامین کی فراوانی اور صفحات کی زیادتی میں سارے پرچوں سے بازی لے جاتا مگر ہوا یہ کہ ع یارانِ تیز گام نے محمل کو جا لیا
اور ماہِ نو اطمینان سے بیٹھا "یارانِ تیز گام" کو دیکھتا رہا۔ بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ چونکہ "اس سلسلہ میں ماہِ نو کو یہ فخر حاصل ہے کہ کم و بیش گزشتہ بیس سال سے یہ فروری کا شمارہ متواتر غالب کی یاد منانے کے لئے وقف کرتا آیا ہے"۔ لہٰذا اس نے اس "فخر" کو اپنے لئے کافی سمجھا اور موجودہ غالب نمبر کے لئے کوئی خاص تیاری نہ کی لیکن پھر بھی حکومتِ ہند کے سرکاری جریدہ "آجکل" سے بہتر رہا جس کا "غالب نمبر" صرف ۴۸ صفحات کا شائع کیا گیا ہے۔

"ماہِ نو" کے اس غالب نمبر میں غالب پر ۲۰ مضمون شاملِ اشاعت ہیں ان میں سے ۱۲ مضمون نئے ہیں۔ اور ۸ مضامین ماہِ نو کے گزشتہ پرچوں سے نقل کئے گئے ہیں۔ یعنی غالب پر ماہِ نو میں اس کے وقتِ اجراء سے لے کر اب تک جس قدر مضامین شائع ہوتے تھے "غالب نمبر" میں وہ یکجا کر دیئے گئے ہیں۔ ماہِ نو کے بعض مضامین کے عنوانات یہ ہیں:۔

غالب کے سیاسی افکار، غالب کے چند غیر مطبوعہ لطیفے اور اشعار، تلامذۂ غالب، غالب خالقِ جمال، غالب اور غمِ دوراں، مولانا آزاد بنام غالب، غالب بحیثیت شارح، غالب کا دربار اور خلعت، غالب کی انفرادیت کے چند پہلو وغیرہ۔ اب فروری ۷۰ء میں ماہِ نو کا "غالب نمبر" حسبِ معمول پھر شائع ہو رہا ہے۔

مشرق لاھور

یہ روزنامہ مشرق لاہور کا سنڈے ایڈیشن ہے جو روزنامہ کے نصف سائز پر ۱۶ فروری ۶۹ء کو شائع ہوا۔ صفحات ۱۶ ہیں اور قیمت غالباً

۵ پیسے ہے۔ ایڈیٹر اقبال احمد زبیری ہیں۔ اس پرچہ کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس میں جتنے بھی مضامین غالب کے متعلق درج کئے گئے ہیں سب کے سب پُرلطف، دلچسپ اور مزیدار ہیں۔ شروع میں پورے صفحہ پر غالب کی تصویر اس شان سے بنائی گئی ہے جیسے وہ کسی ملک کے بادشاہ یا کم از کم کسی ریاست کے رئیس ہیں۔ پرچہ میں جگہ جگہ چغتائی کی بنائی ہوئی تصاویر بھی شائع کی گئی ہیں۔ غالب کی مختلف تصویروں کے علاوہ غالب کی تحریروں کے عکس بھی دیئے گئے ہیں اور غالب کی قبر اور غالب کے مکانوں کے نقشے بھی ہیں۔ پورے پرچہ میں سوائے غالب کے اور کوئی مضمون نہیں۔ پرچہ میں چغتائی، انجمن ترقی اردو کراچی اور ادارۂ فروغ اردو لکھنؤ کا شکریہ بھی ادا کیا گیا ہے جن کے تعاون سے یہ گلدستہ تیار ہوا۔ اس کے بعض مندرجات کے عنوانات یہ ہیں:

میں وہ رنج کا ابندھن ہوں گا (غالب کی اپنی زبانی ہیں)، غالب آخر ہند و ہی نکلے، غالب کی گمشدہ غزل، غالب کی محبوبہ، ان کے اشعار میں، آم اور غالب، غالب کا خدا، عبادت بریلوی کے نام، غالب کا تصور دوزخ وجنت، غالب فہمی غلط فہمی بن گئی۔

روزنامہ مشرق لاہور کے علاوہ کراچی سے بھی بیک وقت شائع ہوتا ہے۔ چنانچہ کراچی کے ۱۸، ۱۹ فروری ۱۹۶۹ء کے شماروں میں غالب کے متعلق مضامین شائع ہوئے ہیں۔

مطالعہ

بہار اردو آرٹس سرکل کا یہ آرگن پٹنہ سے زیر نگرانی پروفیسر کلیم الدین احمد ماہوار شائع ہوتا ہے۔ پروفیسر صاحب اردو کے بہت مشہور تنقید نگار بزرگ ہیں۔ ادارہ کے دیگر اراکین بھی بہت لائق اور قابل حضرات ہیں۔ جنھوں نے "مطالعہ" کے غالب نمبر کو خاص محنت سے قابل مطالعہ بنادیا ہے۔ اس رسالہ کا "غالب نمبر" جیسے مرتبین نے "نگر ونظر" کا عنوان دیا ہے، جو جنوری اور فروری ۱۹۶۹ء کا شمارہ ہے۔ رسالہ کے کل صفحات ۹۶ ہیں۔ جن میں سے ۶۰ صفحے غالب کی نذر رکھے گئے ہیں اور باقی ۳۶ صفحات میں دوسرے مضامین درج کئے گئے ہیں۔ غالب کے متعلق مضامین جونکہ غالبیات کے ماہروں کے لکھے ہوئے ہیں اس لئے سب کے سب عمدہ، مفید اور تحقیقی ہیں۔ اس رسالہ میں ایک دلچسپ جدّت یہ کی گئی ہے کہ دس مختلف ادیبوں سے درخواست کی گئی کہ غالب کے جو ۱۰ شعر آپ کو پسند ہوں وہ لکھ کر بھیج دیں۔ اس طرح غالب کے ایک سو منتخب شعروں کا بہت ہی حسین اور دلکش مجموعہ تیار ہوگیا۔ جو یقیناً اس قابل ہے کہ علیحدہ کتابی شکل میں شائع کیا جاتے۔ غالب کے متعلق اس رسالہ میں درج شدہ مضامین میں سے بعض کے عنوانات یہ ہیں:۔ غالب اور بہار، غالب کی غزل گوئی کے پانچ دور، غالب کے پسندیدہ اشعار، خود ان کی نظر میں، غالب کے بہاری شاگرد وغیرہ۔

معارف

بہترین علمی وادبی پرچہ ہے جسے سیّد سلیمان ندوی نے اعظم گڑھ سے جاری کیا تھا اور اپنی پوری شان کے ساتھ آج تک جاری ہے جیسے اعلیٰ پایہ کے علمی، تحقیقی، تاریخی اور اسلامی مضامین اس میں شائع ہوتے ہیں۔ ایسے کسی اور پرچے میں شائع نہیں ہوتے۔ اپنی اس حیثیت میں یہ بالکل منفرد مجلہ ہے۔ اس کے فروری ۱۹۶۹ء کے شمارہ میں غالب پر دو نہایت اعلیٰ مضمون چھپے۔ ایک "غالب کے بریلوی تلامذہ" اور دوسرا "غالب مدح اور قدح کی روشنی میں" موخر الذکر مضمون بڑا ہی دلچسپ اور نہایت تحقیقی مقالہ ہے جو فروری سے مئی تک چھپتا رہا۔ اس مضمون کی جامعیت کا اس سے اندازہ لگائیے کہ پہلی قسط جو فروری ۱۹۶۹ء میں شائع ہوئی ۲۰ صفحات پر پھیلی ہوئی تھی۔ یہ مضمون سید صباح الدین عبدالرحمٰن جیسے نامور محقق کا لکھا ہوا ہے۔

منشور

یہ رسالہ کراچی سے ماہوار شائع ہوتا ہے۔ بہت بڑا سائز، نیوز پرنٹ اور معمولی لکھائی چھپائی۔ اس کے فروری و مارچ ۱۹۶۹ء کے پرچہ کو "اشاعت خصوصی" کا نام دے دیا گیا ہے جو جلد ۲ کا دوسرا اور تیسرا شمارہ ہے۔ صفحات ۴۴ ہیں اور قیمت پچاس پیسے ہے۔ اس میں دوسرے مضامین کے علاوہ

غالب پر صرف دو مضمون ہیں۔ ممتاز حسین کا "کچھ غالب کی زبانی کچھ اپنی غلط بیانی" اور حاجی عدیل کا "غالب خطوط کے آئینے میں" اور ایک اقبال کی نظم غالب پہ [illegible] خود غالب کی ایک منظوم عرضی بہادر شاہ کے حضور میں۔ بس یہ ہے اس رسالہ کی کائنات غالب کے متعلق۔ سرورق پر غالب کا بڑا شاندار اور خوبصورت فوٹو دیا گیا ہے۔

نقوش

لاہور کا "نقوش" پاک و ہند کا وہ شاندار رسالہ ہے جس کا عدیل و سہیم اس وقت اردو زبان میں کوئی دوسرا رسالہ نہیں۔ اس نے اپنے بے حد ضخیم اور بے حد مفید و اہم خاص نمبروں کی مسلسل اشاعت سے تاریخ صحافت میں جو اعلیٰ مقام حاصل کر لیا ہے وہ بالکل منفرد حیثیت رکھتا ہے اور اس کا ریکارڈ اتنا مضبوط ہے کہ ماضی میں تو خیر اس کی کوئی نظیر ہے ہی نہیں۔ مگر امید نہیں کہ مستقبل میں بھی اس پایہ کا کوئی پرچہ شائع ہو سکے۔ اور کوئی ادیب یا صحافی اس ریکارڈ کو توڑ سکے۔ اس کا ثبوت درجن بھر سے زائد وہ خاص نمبر ہیں جو نقوش اب تک شائع کر چکا ہے۔ پاک و ہند کے کسی اور رسالے نے اب تک نہ اتنے خاص نمبر شائع کئے اور نہ اتنے ضخیم پرچے آج تک کوئی رسالہ نکال سکا۔ پہلے خاص نمبروں کی طرح "غالب نمبر" شائع کرنے میں بھی نقوش نے اپنی انفرادیت کو پورے طور پر قائم رکھا ہے۔ پاک و ہند کا کوئی بھی "غالب نمبر" اب تک اس سے زیادہ ضخیم شائع نہیں ہوا۔ ۸۴۰ + ۲۴ = ۸۶۴ بڑے سائز کے صفحات۔ بہت باریک لکھائی، نہت روشن چھپائی اور نہایت خوشنما سرورق کے ساتھ یہ نمبر منصۂ شہود پر آیا ہے۔ اور اس شان سے آیا ہے کہ اہلِ ذوق بے اختیار پکار اُٹھے کہ ؎ اس طرح کا حسن ہو ایسا جمال ہو۔

یہ بات بلاخوف تردید کہی جا سکتی ہے کہ محمد طفیل صاحب مدیر نقوش نے اپنے رسالہ کا یہ غالب نمبر شائع کر کے روحِ غالب کے حضور میں ایسا خراجِ عقیدت پیش کیا ہے کہ ایسا کسی اور سے بن نہ آیا۔ اردو دنیا بھر کا کوئی ادارہ، کوئی حکومت، کوئی مجلس اور کوئی بڑے سے بڑا غالب کا پرستار اتنا شاندار غالب نمبر پیش نہیں کر سکا۔ اس کے مضامین سب کے سب نہایت محنت، نہایت تحقیق اور نہایت کاوش سے لکھے گئے ہیں۔ اور اردو کے مشہور ادیبوں اور انشا پردازوں نے لکھے ہیں۔ اتنے موٹے پرچے میں ایک مضمون بھی بھرتی کا نہیں ہے۔ اور مضامین قریباً سب اوریجنل ہیں۔ اِدھر اُدھر سے لے کر جوڑے قلم نہیں کئے گئے۔ پھر غالب سے متعلق ہر موضوع کے مضامین اس میں جمع کر دیئے گئے ہیں۔ اس طرح یہ نمبر غالب کے سلسلہ میں ایک انسائیکلو پیڈیا بن گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پہلا ایڈیشن چار پانچ روز میں ہاتھوں ہاتھ نکل گیا۔ اور اس کے بعد دوسرا ایڈیشن بھی۔ یہ پرچہ فروری ۱۹۶۹ء کا نمبر ہے۔ اور قیمت صرف ۱۲ روپے ہے۔ یہ خصوصی نمبر شائع کر کے طفیل صاحب نے ادبِ اردو کی تاریخ میں ایسا بلند مقام حاصل کر لیا ہے جو انشاء اللہ ہمیشہ روشن و تابندہ رہے گا۔ ؎

ہم سخن فہم ہیں غالب کے طرفدار نہیں

نقوش کا یہ غالب نمبر جب چھپ کر ہندوستان پہنچا تو وہاں والے اس کی عظمت، اس کی رفعت اور اس کی ضخامت کو دیکھ کر حیران رہ گئے۔ اُن کے وہم میں بھی یہ بات نہ تھی کہ پاکستان سے بھی غالب کی یاد میں ایسا شاندار پرچہ شائع ہو سکتا ہے۔ چنانچہ ایک صاحب نے وہاں سے خط لکھا جس میں وہ فرماتے ہیں "ہم نے بارہ لاکھ روپے سے غالب اکیڈمی بنا ڈالی۔ ساری دُنیا سے غالب شناسوں کو بلا لیا۔ ہمارے متعدد رسالوں اور اخباروں نے اس موقع پر اپنے خاص نمبر نکالے۔ مگر افسوس کہ ہم نقوش جیسا رسالہ نہ نکال سکے۔"

اس موقع پر مدیر نقوش کی اس دلیری کی داد دینی پڑتی ہے کہ آج جب ہر طرف سے غالب پر تحسین و آفرین کے دونگڑے برس رہے ہیں۔ انھوں نے طعن و تشنیع کے خوف سے بے نیاز ہو کر غالب کے ایک معاصر شمس العلماء مولانا ذکاء اللہ کی غالب کے متعلق رائے نہایت دلیری کے ساتھ صفحہ اول پر شائع کر دی جو حسب ذیل ہے:- "غالب کا حال یہ ہے کہ سوائے شاعر ہونے کے کوئی خوبی اس میں نہ تھی۔ حسد اس قدر تھا کہ کسی کی عزت کو نہ دیکھ سکتا تھا۔ تنگ دل ایسا تھا کہ سارے بھائی بندوں کی حق تلفی کرنے میں اس کو عار نہ تھا جس روز ذوق مر گیا تو خوش ہو ہو کر کہتا تھا "آج بھٹیاروں کی بولی بولنے والا مر گیا"۔ رند مشرب ایسا تھا کہ کہا کرتا تھا "صہبائی شعر کہنا کیا جانے۔ نہ اس نے شراب پی، نہ معشوقوں کے ہاتھ سے جوتیاں کھائیں، نہ جیل خانہ میں پڑا۔ طامع

ابیا تھا کہ ایک ایک قصیدہ دس دس جگہ بیچا تھا"۔ ویسے تو نقوش کا یہ نمبر گوناگوں خصوصیات کا حامل ہے۔ مگر بعض اہم خصوصیات حسب ذیل ہیں:۔
۱۔ شروع میں چغتائی کی بنائی ہوئی غالب کی ایک تصویر۔ ۲۔ادب کے ۲۲ ڈاکٹروں کے لکھے ہوئے غالب کے متعلق مضمون جو اس نمبر میں شامل ہیں۔
۳۔ ان تمام نامور انشاپردازوں کے مضامین جو غالب کے متعلق ریسرچ کرنے میں اپنا جواب نہیں رکھتے۔ ۴۔ ریاض خیرآبادی کا وہ قلمی دیوان جو انھوں نے
بیسیدکے جواب میں لکھا تھا۔ سب سے پہلی مرتبہ نقوش میں شائع ہوا۔ ۵۔ غالب کے استاد شیخ معظم اکبرآبادی کے متعلق بعض نئی معلومات۔ ۶۔ غالب
کے مقدمہ پنشن کی اصل مثل موجود در نیشنل آرکائیوز دہلی جو پہلی مرتبہ شائع ہوئی۔ ۷۔ غالب پر پہلا مضمون جو میر مہدی مجروح نے ۱۷ فروری ۱۹۶۹ء کو لکھا۔
نقوش کے اس شمارہ میں غالب پر ۷۵ مضامین شائع کئے گئے ہیں۔ جن میں سے بعض کے عنوان یہ ہیں:۔ ۱۔ غالب کی شاعری میں اخلاقی اقدار۔ ۲۔
غالب کی آوارہ خرامی۔ ۳۔ غالب کے مذہبی اور فکری میلانات۔ ۴۔ غالب کی ازدواجی زندگی۔ ۵۔ غالب کی رنگین نوائی۔ ۶۔ غالب کے آخری ایام۔ ۷۔ غالب
کی وفات پر مشاہیر کے تاثرات۔ ۸۔ غالب کا مقدمہ پنشن۔

(۲)

"غالب نمبر" کے بعد نقوش کا دوسرا پرچہ اگست ۱۹۶۹ء میں شائع ہوا۔ جو پرچہ کا ایک سو بارہواں شمارہ ہے اور ۲۲۴ صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ کہنے
کو تو عام نمبر ہے مگر ملک میں شائع ہونے والے بہت سے خاص نمبروں پر بھی بھاری ہے۔ اس میں دیوان غالب کے نو دریافت شدہ نسخہ امروہہ کے متعلق جو
تحقیقی مضمون درج ہے وہ غالبیات کے شائقین کے لئے خاصے کی چیز ہے۔ ایسا تفصیلی مضمون اس نسخہ کے متعلق اب تک اور کوئی شائع نہیں ہوا۔ غالب پر
مہناتھ آزاد کی دلکش نظم بھی پہلی مرتبہ اس پرچہ میں شائع ہوئی۔ نقوش کا یہ "عام نمبر" پانچ خاص عنوانات پر مشتمل ہے اور ہر حصّہ بہت ہی دلچسپ ہے رسالہ
کی قیمت فی حصّہ ایک روپیہ کے حساب سے پانچ روپے مہنگی نہیں بلکہ کچھ سستی ہی ہے۔
نقوش غالب نمبر کے حصّہ دوم کا افتتاح راولپنڈی میں ۲۹ نومبر ۱۹۶۹ء کو میجر جنرل نواب زادہ شیر علی خاں صاحب وزیر اطلاعات وقومی امور حکومت
مغربی پاکستان کے ہاتھوں اور ۵ دسمبر ۱۹۶۹ء کو لاہور میں جسٹس انوار الحق صاحب جج ہائی کورٹ کے ذریعہ نہایت شان کے ساتھ عمل میں آیا۔ یہ نمبر شائع کرکے
طفیل صاحب نے بلامبالغہ اردو ادب میں وہ بلند ترین مقام حاصل کر لیا ہے جو غالب کے نام کے ساتھ ساتھ ہمیشہ قائم رہے گا۔ کیونکہ انھوں نے بڑے ڈرامائی
انداز میں انتہائی حیرت انگیز طریقہ سے دیوانِ غالب کے اس نایاب نسخہ کا عکس اس نمبر میں شائع کر دیا ہے جو غالب نے ۱۸۱۶ء میں خود اپنے قلم سے لکھا تھا
اور جس کا ہندوستان میں ایک سال سے نہایت زبردست طور پر پراپیگنڈہ ہو رہا تھا۔ اور ابھی تک وہاں اس کے چھپنے کی نوبت نہیں آئی تھی۔ یہ فخر
طفیل صاحب کے طفیل سب سے پہلے پاکستان کو حاصل ہوا کہ یہ عجیب وغریب اور بیش بہا تاریخی یادگار یہاں سے شائع ہوئی۔ طفیل صاحب نے یہ ایسا
محیرالعقول کارنامہ انجام دیا ہے کہ جب تک اردو زبان موجود ہے اور جب تک غالب کا نام زندہ رہے گا طفیل صاحب کا نام بھی اس کے ساتھ ہی یقیناً
زندہ رہے گا۔ واقعہ یہ ہے کہ یہ کتاب اس صدی کی سب سے بڑی اور سب سے زیادہ اہم علمی اور ادبی دریافت ہے جسے عام کرنے کا سہرا قدرت نے
طفیل صاحب کے سر پہ باندھا۔ اور طفیل صاحب کے نام کو زندہ جاوید کر دیا۔ قدرت کے اس فیاضانہ عطیہ پر طفیل صاحب جس قدر بھی ناز کریں بجا
ہے۔ طفیل صاحب نے نہایت فیاضی کے ساتھ اس بیاض کے حصول، اس کی طباعت اور تیاری میں روپیہ پانی کی طرح بہایا ہے۔ تب ایسا گوہر نایاب
غالب کے قدردانوں کے سامنے پیش کیا ہے۔ طفیل صاحب کا انکسار ہے کہ وہ لکھتے ہیں کہ "نسخہ لاہور" کے نام سے موسوم ہونا چاہیئے۔ ہمارے خیال میں تو
اس کا نام "نسخہ طفیلیہ" یا "بیاضِ طفیل" ہونا چاہیئے۔ جب "نسخہ نظامی"، "نسخہ حمیدیہ"، "نسخہ شیرانی"، "نسخہ عرشی" بلکہ "نسخہ عرشی زادہ" تک نام ہو سکتے ہیں تو "نسخہ
طفیلیہ" یا "نسخہ طفیل" کیوں نہیں ہو سکتا؟ اس نمبر میں ترتیب اس طرح ہے کہ ایک صفحہ پر دیوان کا عکس ہے اور مقابل کے صفحہ پر اُن ہی اشعار کو خوشخط اور صاف
حروف میں چھاپا ہے۔ اور اس التزام کے ساتھ تمام کتاب ختم کی ہے۔ نمبر نہایت نفاست کے ساتھ چھپا ہے اور اس میں کاغذ بہترین استعمال کیا گیا ہے۔
وہ کتاب جس کے متعلق ہندوستان میں کہا گیا تھا کہ جب چھپے گی تو تین سو روپے اس کی قیمت ہوگی۔ وہ پاکستان میں چھپ گئی ہے اور صرف تیس روپے میں

شائقین کو دی جا رہی ہے۔ "بیاضِ غالب" کے علاوہ غالب کے متعلق بعض اہم مضامین بھی اس نمبر میں شامل ہیں۔ صفحات ۳۰۴ ہیں اور متعدد اوراق علاوہ تین کی رنگین تصاویر سے مزین ہیں۔ اس نمبر میں جو دیوان شائع کیا گیا ہے اس کی نہایت نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ موجودہ شائع شدہ دیوان غالب کے سینکڑوں نسخوں میں جو بکثرت غلطیاں موجود ہیں۔ غالب کے اپنے ہاتھ کی لکھی ہوئی یہ بیاض ان سب کی تصحیح کرتی ہے۔ نیز اس بیاض کے ذریعہ ہم کو غالب کی ۱۹ غزلیں اور ۱۳ رباعیاں ایسی ملی ہیں جو اب تک کسی مجموعہ میں شامل نہ تھیں۔ اور اس نمبر کے ذریعہ پہلی مرتبہ منظرِ عام پر آئی ہیں۔ آخر میں طفیل صاحب نے اس سلسلہ میں حصہ سوم کا بھی اعلان کر دیا ہے جو ایک ہزار صفحات پر مشتمل عنقریب شائع ہوگا۔

نگارِ پاکستان

علامہ نیاز فتحپوری مرحوم کا مشہور ادبی ماہنامہ "نگار" آج کل "نگارِ پاکستان" کے نام سے زیرِ ادارت ڈاکٹر فرمان فتحپوری کراچی سے ماہوار شائع ہو رہا ہے۔ اس کا جنوری و فروری ۱۹۶۹ء کا شمارہ "غالب نمبر" ہے۔ کاغذ نیوز پرنٹ۔ لکھائی چھپائی معمولی۔ صفحات ۱۶۰۔ قیمت تین روپیے۔ سائز ۲۰×۳۰ ڈاکٹر صاحب رسالہ کی تمہید میں لکھتے ہیں کہ "غالب نمبر" نکالنے کے لئے دیوانِ غالب سے کئی بار فال دیکھی مگر فال نہیں نکلی۔ اس لئے ارادہ ترک کر دیا۔ مگر آخر میں فال نکل آئی تو وقت بہت گزر چکا تھا۔ ایسے تنگ وقت میں نئے مضامین کہاں سے دستیاب ہوتے۔ اس لئے یہی کیا گیا کہ نگار کے ۴۸ سالہ فائل پر ایک نظر ڈال کر چند مضامین "منتخب کرتے" اور ان کی کتابت کرا کے "غالب نمبر" کے نام سے شائع کر دیا۔ تاکہ "روحِ غالب" سے بھی سرخروئی ہو جاتے۔ "قارئینِ نگار" بھی مطمئن ہو جائیں اور "پرستارانِ غالب" بھی خوش ہو جائیں"۔ لوگوں کو چپ کرانے کی یہ ترکیب بھی خوب رہی۔ ہلدی لگی نہ پھٹکری اور رنگ چوکھا آیا۔

اس نمبر کے بعض مضامین یہ ہیں:۔ غالب کا معیارِ سخن، غالب کی شاعرانہ خصوصیات، غالب پھر اس دُنیا میں، غالب کا اسلوب، فارسی غزل گو شعراء میں غالب کا رتبہ، غالب کا ذہنی ارتقاء، غالب اور تقلیدِ میر، غالب کا فلسفہ وغیرہ۔

نیا دور

یہ یو۔ پی گورنمنٹ کے محکمہ اطلاعات کا سرکاری پرچہ ہے جو لکھنؤ سے ماہوار شائع ہوتا ہے۔ اس کا یہ غالب نمبر جلد ۲۴ نمبر ۱۱، ۱۲ بابت فروری و مارچ ۱۹۶۹ء کا شمارہ ہے جو بہت بڑے سائز پر نہایت اعلیٰ لکھائی چھپائی اور بہت نفیس کاغذ پر شائع ہوا ہے۔ صفحات ۲۰۰ ہیں اور نی صفحہ دو کالم۔ غالب پر اس شمارہ میں ۵۰ نظم و نثر مضامین ہیں۔ اور اکثر مضامین اہم اور قابلِ مطالعہ ہیں۔ سرورق نہایت اعلیٰ درجہ کے آرٹ پیپر پر بہت خوشنما ہے جس پر غالب کی بڑی خوبصورت تصویر چھپی ہوتی ہے باوجود اتنی شان اور اس قدر عمدگی کے، قیمت صرف ایک روپیہ ہے۔ ایڈیٹر خورشید احمد ہیں۔ جنھوں نے پرچہ کو بڑی خوبصورتی سے مرتب کیا ہے۔ مرزا غالب کی تحریروں کے تین نایاب عکس۔ غالب کی مصنفہ کتابوں کے سرورق۔ غالب کے آگرہ والے مکان اور غالب کے مقبرہ کا فوٹو اس نمبر کی زینت ہیں۔ سب سے آخر میں علمی الطالبین کے ایک ورق کا فوٹو پورے صفحہ پر ہے۔ جس کے حاشیہ پر غالب کی تحریر ہے۔ کتابت کی غلطیوں سے آج کل کوئی کتاب اور کوئی پرچہ خالی نہیں اور یہ خصوصیت یہاں بھی موجود ہے۔ چنانچہ صفحہ ۱۱۶ پر "آبِ حیات" کی اصلاح کاتب صاحب نے "آپِ حیات" لکھ کر کی ہے۔ اگرچہ یہ سرکاری پرچہ ہے مگر ایڈیٹر صاحب نے ازراہِ احتیاط و دوراندیشی یہ اعلان بھی کر دیا ہے کہ "نیا دور کے مضامین میں جن خیالات کا اظہار کیا جاتا ہے ضروری نہیں کہ حکومت اتر پردیش ان سے بہرحال متفق ہو۔ اس پرچہ میں جو مضامین شاملِ اشاعت ہیں ان میں سے بعض کے عنوانات ذیل میں لکھے جاتے ہیں:۔ غالب اردو کا سدابہار پھول، ضرب الامثال اور مرزا غالب، محاوراتِ غالب، غالب کا تصورِ زندگی، غالب کی ہمتِ عالی، قاطع برہان، غالب چراغِ دیر کی روشنی میں، غالب کا تصوف، غالب زندہ دلانِ لکھنؤ میں،

مرزا غالب کا واقعہ اسیری، غالب کا تنقیدی شعور، غالب کی ام اپنڈی کا نفسیاتی تجزیہ، غالب کی کہانی غالب کی زبانی وغیرہ۔

نئی قدریں

یہ ایک ادبی پرچہ ہے جو پاکستان کے مشہور شہر حیدرآباد (سندھ) سے ماہوار شائع ہوتا ہے۔ مدیر اختر انصاری اکبرآبادی ہیں۔ وادیٔ سندھ میں اردو کی ترویج و اشاعت کے لئے اس رسالہ کا وجود بہت غنیمت ہے اور وہ بھی اکبرآباد کے ایک شخص کے ہاتھ سے۔ اس رسالہ کا "غالب صدی ایڈیشن" غالباً مارچ ۱۹۶۹ء میں شائع ہوا۔ جو اس رسالہ کا پانچواں شمارہ ہے اور جلد کا نمبر ۱۲ ہے۔ سائز ۲۰×۳۰، صفحات ۱۳۲، کاغذ معمولی، لکھائی چھپائی خاصی۔ سرورق پر غالب کی مرصع تصویر۔ اندر غالب پر نظم و نثر کے ملا کر ۵ مضمون ہیں جن میں غالب کی شخصیت اور فن پر لوگوں نے دل کھول کر طبع آزمائی کی ہے۔ اردو کے غالب نمبروں میں یہ رسالہ ایک اچھا اضافہ ہے۔ بعض مضامین کے عنوان یہ ہیں :۔ غالب اور ادبی نشاۃ ثانیہ، مرزا غالب اور ہے پوۓ غالب، انسانیت نواز شاعر، غالب اور کائنات، سدا بہار شاعر، غالب بٹی ہوئی شخصیت، غالب اور اپریل فول (مزاحیہ)، غالب کی غزل کا آپریشن (مزاحیہ)، وارد دنا شہر میں حضرت غالب کا، غالب نئے روپ میں وغیرہ۔

روزنامہ نوائے وقت

یہ نہایت مؤقر روزنامہ لاہور سے شائع ہوتا ہے۔ یہ اخبار پہلے حمید نظامی کی زیر ادارت شائع ہوتا تھا اب اس کے ایڈیٹر ماہد محمود ہیں۔ (مجید نظامی اب روزنامہ ندائے ملت کے ایڈیٹر ہیں۔ اس اخبار نے اپنا کوئی غالب نمبر تو شائع نہیں کیا مگر اپنے فروری ۱۹۶۹ء کے شمارہ میں ایک بہت دلچسپ فیچر جس کا عنوان ہے "ایک یادگار پریس کانفرنس جس سے مرزا غالب نے خطاب کیا" فکاہیہ رنگ میں یہ کی چیز ہے۔ جس میں قابل مضمون نگار عبدالقادر حسن نے غالب کی شاعری کا تجزیہ بہت دلچسپ طریقہ پر کیا ہے اور اس میں دکھایا ہے کہ غالب نہ صرف یہ کہ انیسویں صدی کا نہایت اعلیٰ درجہ کا شاعر تھا بلکہ اس کی شاعری کی اقدار ہمہ گیر اور آفاقی تھیں اور اس لحاظ سے ہم بلاشبہ اسے بیسویں صدی کا نہایت ذہین اور فطین شاعر کہہ سکتے ہیں۔

وفات غالب کا سواں سال

اس نام سے ایک نہایت خوبصورت، شاندار اور دیدہ زیب ڈائری اشرف قدسی ایڈیٹر فردا ساہیوال نے مرتب کی ہے اور جناب مظفر قادر حبیب سی۔ ایس۔ پی ڈپٹی کمشنر ساہیوال کی زیر سرپرستی بڑے سائز پر ادارہ معاشرتی بہبود ساہیوال کی طرف سے شائع ہوئی ہے۔ کاغذ نہایت اعلیٰ لگایا ہے۔ چھپائی لکھائی نہایت نفیس ہے۔ غالب کے متعلق بہت سی نایاب تصاویر، خطوط، ان کی کتابوں کے سرورقوں کے فوٹو، ان کے منتخب اشعار، ان کے دوستوں اور شاگردوں کے فوٹو نیز ان کے متعلق متعدد مفید مضامین اس ڈائری کی زینت ہیں۔ جن کے عنوانات یہ ہیں :۔

حیات غالب پر ایک نظر، حیات غالب خطوط کے آئینہ میں، غالب کے خود نوشت حالات، غالب معاصرین کی نظر میں، غالب کی تصانیف (مصور)، غالب کے لطیفے، کلام غالب کا انتخاب وغیرہ۔ چونکہ غالب کی وفات ۱۵ فروری کو ہوئی تھی اس لئے یہ ڈائری ۱۵ فروری سے شروع کی گئی ہے۔ ڈائری میں مختلف یادداشتیں لکھنے کے لئے بھی ہر تاریخ کے لئے کافی گنجائش رکھی گئی ہے۔ ڈائری کے ہر صفحہ پر غالب کے متعلق مشاہیر اہل قلم کے مقولے بھی ہیں۔ غرض ڈائری خاصے کی چیز اور رکھنے کے قابل ہے۔

ویمن ڈائجسٹ

یہ عورتوں کا ماہنامہ ہے جو مسرت عزیز کی زیر ادارت گارڈی بلڈنگ نیپئر روڈ لاہور سے نکلتا ہے۔ زیر نظر شمارہ اس کا سالنامہ ہے جو فروری د

مارچ ۱۹۶۹ء کا مشترکہ پرچہ ہے اور ۲۰۴ صفحات پر شائع ہوا ہے۔ اس میں "حصہ غالب" بھی شامل ہے مگر اس ضخیم پرچہ میں غالب پر صرف دو مضمون اور ایک نظم ہے۔ نظم "نذرِ غالب" کے نام سے خلش بانسٹھی کی ہے اور نثر مضمون "مرزا اسداللہ خاں غالب" کے عنوان سے زاہدہ رعنا کا۔ دوسرا مضمون "اردو شاعری میں غالب کا مقام" ہے جو نیلوفر علیم خاں کا لکھا ہوا ہے۔ اس سالنامہ کی قیمت دو روپے پچاس پیسے ہے۔

ھلال

یہ ایک سرکاری ماہنامہ ہے جو فارسی زبان میں کراچی سے شائع ہوتا ہے۔ رسالہ ٹائپ میں چھپتا ہے اور نہایت خوبصورت چھپتا ہے۔ کاغذ نہایت اعلیٰ اور نفیس لگایا جاتا ہے۔ صفحہ کے ہر دو کالم ہوتے ہیں اور ۴۸ صفحات کا پرچہ ہوتا ہے۔ اللہ بخش راجپوت اس کے ایڈیٹر ہیں۔ اس کا فروری ۱۹۶۹ء کا شمارہ غالب نمبر ہے جو جلد ۱۷ کا نمبر ۱ کا پرچہ ہے۔ اس میں غالب پر ۱۲ مضامین نہایت عمدگی اور قابلیت سے لکھے گئے ہیں۔ اور فی پرچہ ۵۰ پیسے۔

ھما (ڈائجسٹ)

یہ ماہانہ رسالہ دہلی سے نہایت عمدگی کے ساتھ شائع ہوتا ہے۔ چھپائی لکھائی بہترین، عمدہ کاغذ اس کا طرۂ امتیاز ہیں۔ اس کی جلد ۵ شمارہ ۲۲ بابت ماہ مارچ ۱۹۶۹ء کا پرچہ غالب نمبر ہے۔ جو انتہائی شان کے ساتھ شائع ہوا ہے۔ اس کے ۲۷۶ صفحات ہیں اور غالب کے متعلق بے انتہا مواد کے حامل۔ غالب کے متعلق اس رسالہ کے ۱۴۸ صفحات وقف کئے گئے ہیں۔ باقی صفحات میں دوسرے مضامین ہیں۔ مضامین کا جو حصہ غالب کے لئے ہے اس کا نام غالب نامہ ہے اور وہ سارا تصویروں سے مزین ہے۔ قیمت ڈھائی روپے جو رسالہ کی تزئین و آرائش کے مقابلہ میں بہت ہی کم ہے۔ یہ نمبر غالب کے متعلق ہر قسم کے دلچسپ اور پُرلطف مضامین سے مملو ہے۔ اور کارکنان نے اس کو بہتر سے بہتر طور پر پیش کرنے میں بڑی محنت اور کاوش کی ہے۔ شروع میں ہندوستان اور دوسرے ممالک کے مشاہیر کے پیغامات ہیں۔ پھر غالب سے پہلے کے اور غالب سے بعد کے شعراء کے مختصر حالات ہیں۔ کلام غالب کے انتخاب میں غالب کے متعدد اشعار کو تصویری رنگ میں ظاہر کیا گیا ہے جو چغتائی آرٹ کے نمونے ہیں۔ غالب کی بے شمار تصاویر بھی شریک اشاعت ہیں۔ جن کی موجودگی میں یہ فیصلہ کرنا ناممکن ہو جاتا ہے کہ اصلی کونسی ہے؟ بعض خاص مضامین کے عنوانات یہ ہیں:- ہمارا محبوب شاعر، غالب کی کہانی غالب کی زبانی، غالب کی خانگی زندگی، ایک عظیم نثار جسے دنیا شاعر سمجھتی ہے وغیرہ وغیرہ۔

ھماری زبان

یہ انجمن ترقی اردو ہند کا ترجمان ہے جو ۲۸ سال سے ہفتہ وار شائع ہو رہا ہے اور اردو کی بہت اچھی خدمت کر رہا ہے۔ سالانہ قیمت ۵ روپے ہے اور مقام اشاعت علی گڑھ ہے۔ تقطیع $\frac{20 \times 30}{8}$ ہے اور صفحات ۱۴ ہوتے ہیں۔ کاغذ بہت اچھا سفید لگایا جاتا ہے۔ اور لکھائی چھپائی عمدہ ہوتی ہے۔ مستقل ایڈیٹر پروفیسر آل احمد سرور رہیں نگران کے ایک سال کے لئے امریکہ جانے کی وجہ سے ڈاکٹر مسعود حسین خان صدر شعبہ لسانیات مسلم یونیورسٹی علی گڑھ یکم اکتوبر ۱۹۶۹ء سے اس کے مدیر مقرر ہوتے ہیں۔ اس اخبار نے خاص طور پر تو "غالب نمبر" نہیں نکالا۔ مگر شروع سال سے اس میں غالب کے متعلق ان کے شاگردوں کے متعلق اور ان کے دیوان کے متعلق بکثرت مضامین شائع ہوتے ہیں۔ جو ایک ضخیم غالب نمبر سے بھی زیادہ صفحات میں پھیلے ہوتے ہیں۔ اور غالب پر ریسرچ کرنے والوں کے لئے نہایت مفید ہیں۔ ان مضامین کا سلسلہ اب تک جاری ہے۔ ہندوستان اور بیرونی ممالک میں جہاں جہاں اس دوران میں غالب کی صد سالہ برسی کے متعلق جلسے ہوتے۔ ان کی روئیدادیں بڑی تفصیل کے ساتھ اس پرچہ میں برابر شائع ہوتی رہیں اور شائع ہو رہی ہیں۔ غالب کے متعلق ہندوستان میں جو کتابیں لکھی جا رہی ہیں ان کی کیفیت بھی اس میں باقاعدہ چھپتی رہتی ہے۔ غرض غالب کے متعلق

اسی مطالعہ کے متعلق کے فائل میں اس قدر کافی مواد مہیا کیا گیا ہے کہ اگر اسے ایک جگہ جمع کیا جاتے تو بہت اعلیٰ درجہ کا "غالب نمبر" بن جاتے۔

ہمدرد صحت ڈائجسٹ

یہ بہت ہی مفید رسالہ حکیم محمد سعید صاحب دہلوی صدر ہمدرد نیشنل فاؤنڈیشن کی زیر ادارت نہایت پابندی وقت کے ساتھ کراچی سے ماہوار شائع ہوتا ہے۔ جس میں حفظانِ صحت، طب اور عام معلوماتی مضامین بہت خوبی اور عمدگی کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔ پرچہ شروع سے آخر تک نہایت دلچسپ، مفید اور پُر از معلومات ہوتا ہے۔ اور حکیم صاحب موصوف اس کو زیادہ سے زیادہ دلچسپ اور مفید بنانے میں برابر کوشاں رہتے ہیں۔ لکھائی چھپائی نہایت اعلیٰ۔ کاغذ نیوز پرنٹ۔ سائز ۲۲×۱۸/۸ صفحات ۸۰ کے قریب اور قیمت صرف ڈیڑھ روپیہ فی پرچہ۔ زیر نظر شمارہ جلد ۳۷ نمبر ۲ ہے جو فروری ۱۹۶۹ء میں شائع ہوا ہے۔ یہ خاص طور پر "غالب نمبر" تو نہیں ہے مگر ایک تو اس کے سرورق پر غالب کی ایک نہایت ہی خوبصورت تصویر دی گئی ہے۔ دوسرے غالب کی یاد میں سات نظم و نثر مضامین شریک اشاعت کئے گئے ہیں۔ جب غالب کی یاد میں رسالہ کا ایک حصہ مخصوص کیا گیا تھا تو اگر غالب پر کام کرنے والے مشہور ادیبوں سے اس کے لئے کہا جاتا تو حکیم صاحب کی شخصیت ایسی نہ تھی کہ کوئی شخص انکار کرتا۔ اس صورت میں بہترین طور پہ غالب کی یاد منائی جا سکتی تھی۔ جو اس حالت میں محض رسمی طور پہ منائی گئی۔

فروری کی اشاعت کے بعد مارچ ۱۹۶۹ء میں ہمدرد صحت کا جو پرچہ شائع ہوا اس میں بھی "غالب اور سر سید" پر ایک تحقیقی اور دلچسپ مضمون پروفیسر محمد ایوب صاحب قادری کا شائع ہوا ہے جو پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ مارچ کے بعد بھی غالبیات کا سلسلہ ہمدرد صحت ڈائجسٹ میں جاری رہا۔ چنانچہ اپریل کے پرچہ میں غالب کا گھر از مرزا ادیب۔ مئی کے رسالہ میں غالب ایک معلّم از سہیل برکاتی۔ جون کے شمارہ میں غالب شاعر امروز و فردا از ڈاکٹر فرمان فتحپوری اور جولائی نمبر میں غالب اردو کا سب سے بڑا جدید شاعر از ڈاکٹر ذاکر حسین مرحوم شائع ہوتے۔ اگست کے شمارہ میں غالب کے متعلق دو کتابوں پر تبصرہ شائع کیا گیا ہے۔ پہلی کتاب ہے غالب تاریخ کے آئینہ میں مصنفہ سید نظیر حسنین زیدی اور دوسرا دبستان غالب مولفہ ناصر الدین ناصر۔ ستمبر ۱۹۶۹ء کے پرچہ میں سید ضمیر جعفری نے "چند پُرزے غالب کے حضور میں" پیش کئے ہیں۔ یہ ۷ صفحات کی وہ طویل تقریر ہے جو جعفری صاحب نے ۴ فروری ۱۹۶۹ء کو راولپنڈی کی شام ہمدرد میں کی۔

ہمدرد نونہال

بچوں اور بچیوں کا یہ نہایت دلچسپ اور شاندار پرچہ کراچی سے ماہوار نکلتا ہے اور چھوٹے سائز پر خوبصورت تصویروں، آسان مضمونوں اور مفید نظموں کے ساتھ شائع ہوتا ہے۔ مجلس ادارت میں مسعود احمد برکاتی اور حکیم محمد یاسین دہلوی شامل ہیں۔ مجلس مشاورت میں الحاج سید اشرف صبوحی دہلوی کا نام دیکھ کر تعجب ہوا۔ انصافاً تو انہیں چیف ایڈیٹر ہونا چاہیئے تھا جنھوں نے ۳۰ کے قریب بچوں کے لئے نہایت آسان دلچسپ کہانیاں لکھی ہیں۔ اور جو اپنی تحریرات میں دہلی کی خالص نکھری ہوئی بولی استعمال کرتے ہیں اور ادارت کا بھی سابقہ تجربہ رکھتے ہیں۔ اس رسالہ کے نگراں حکیم محمد سعید صاحب دہلوی صدر ہمدرد فاؤنڈیشن ہیں۔ اس کے ماہ فروری ۱۹۶۹ء کے پرچہ میں جو جلد ۱۷ کا دوسرا شمارہ ہے۔ غالب پر چار مضمون ہیں جن میں غالب کون ہے؟ ۲۔ بچوں کا غالب ۳۔ قادر نامہ غالب۔ ۴۔ غالب کے لطیفے شامل ہیں۔ رسالہ کے کل صفحات ۱۱۲ ہیں جن میں سے ۱۹ صفحات غالب کے لئے وقف ہیں۔ اس رسالہ میں ایک عجیب جدت یہ کی گئی ہے کہ جن جن صفحات پر غالب کے متعلق مضمون ہیں ان میں سے ہر صفحہ کے اوپر کونے میں غالب کی ایک ننھی منی خوبصورت تصویر چھپی ہوئی ہے اور رسالہ کے شروع میں پورے صفحہ پر غالب کی خوشنما تصویر دی ہوتی ہے۔ چھپائی لکھائی خوبصورت رنگین اور خوشنما۔ کاغذ معمولی۔ قیمت ۵۰ پیسے۔

ہندوستانی ادب

یہ پرچہ جی۔ ایم۔ خاں ایم۔ اے کی زیر ادارت حیدرآباد دکن سے ماہوار شائع ہوتا ہے اور "انجمن ترقی ہندوستان" کا ترجمان ہے۔ کتابت بہت بُری۔

طباعت اس سے بھی بُری۔ کاغذ خاصا۔ کاش کاغذ کی طرح چھپائی لکھائی کی بہتری کا بھی خیال رکھا جاتا۔ اس کا غالب نمبر جنوری، فروری اور مارچ ۱۹۶۹ء کا مشترکہ پرچہ ہے اور جلد ۹ کا شمارہ ۴، ۵، ۶ ہے۔ سائز ۲۰×۳۰/۸ صفحات ۱۰۰ ہیں۔ رسالہ کے کاتب اور ایڈیٹر دونوں کتابت سے ناواقف معلوم ہوتے ہیں۔ ان دونوں نے مل کر الفاظ کی شکل اور ہیئت کو ایسا مسخ کیا ہے جس کی انتہا نہیں۔ مثلاً فیض یافتہ کو فیض یافتے۔ بلکہ کو بلکے۔ تاکہ کو تاکے۔ آٹھ کو آٹ۔ اعلیٰ کو اعلا۔ معیار کو میعار۔ کچھ کو کچ۔ سبزہ کو سبزا لکھا ہے۔ اور بھی انشاء اور املا کی بے شمار غلطیاں اس میں ہیں۔ لکھائی اتنی گندی ہے کہ غور کر کے بھی نہیں پڑھی جاتی غالب کے ایک خط پر بے انتہا فخر کیا ہے کہ صرف ہمیں ہی اس کے چھاپنے کا شرف حاصل ہوتا ہے۔ بقول ایڈیٹر صاحب اس نمبر کی خصوصیات یہ ہیں کہ اول تو اس کا ہر مضمون غالب کے متعلق ہے۔ دوسرے ہر صفحہ میں ضرور غالب کا نام آیا ہے۔ تیسرے سے غالب کی سو سالہ برسی کی مناسبت سے سالہ کے بھی ۱۰۰ صفحے ہیں۔ لیکن ہمارے ناچیز خیال میں اس نمبر کی سب سے بڑی خصوصیت اس کا سب سے زیادہ لغو ہونا ہے۔ مضامین کی تعداد ۵۵ ہے۔ مگر پڑھنے کے قابل شاید ایک آدھ ہی ہو اور بدخطی کے باعث اس کا بھی پڑھنا دشوار ہے۔

یادگارِ غالبؔ

یہ وہ تحفہ یا گلدستہ ہے جو روحِ غالب کی خدمت میں بطور خراجِ عقیدت نہایت ادب و احترام کے ساتھ غالب کی اس صد سالہ برسی کے موقع پر پاکستان سٹوڈنٹس کراچی کی طرف سے ۱۹۶۹ء میں پیش کیا گیا ہے۔ پیش کرنے والوں میں امیر حسن چمن اور خالد اطہر پیش پیش ہیں۔ یہ یادگار اس بات کا ثبوت ہے کہ بڑی عمر کے اصحاب کے علاوہ بھی نوجوان طلباء ادبی اور شعری مضامین میں کافی دلچسپی لینے لگے ہیں۔ اور اگر ہمارے اساتذہ اُن کی درست رہنمائی کریں تو وہ بہت کچھ ترقی کر سکتے ہیں۔ اور ادب کے ایسے ایسے خوشبودار گلدستے تیار کر سکتے ہیں جن سے ہماری ساری ادبی فضا معطر ہو سکتی ہے۔

اس یادگار میں جس قدر مضامین شامل ہیں وہ یا تو طلبا نے خود تیار کئے ہیں یا کہیں سے نقل کئے ہیں یا بعض مشہور ادیبوں سے لکھوائے ہیں اور ان سب کو ملا کر غالب کے متعلق ایک خوبصورت مجموعہ تیار کر دیا ہے جو غالبیات میں ایک اچھا اضافہ ہے۔ بعض مضامین کے عنوانات یہ ہیں :- غالب نرغے میں۔ مرزا غالب کی انفرادیت۔ غالب اور عظمت۔ انداز بیاں اور۔ ادائے خاص سے غالب ہوا ہے نکتہ سرا۔ غالب خطوط کے آئینہ میں وغیرہ۔

یادگار مجلہ

غالب کے متعلق یہ یادگار مجلہ غالب صدی تقریبات کمیٹی گوالیار کی جانب سے اپریل ۱۹۶۹ء میں شائع کیا گیا۔ جس میں دوسرے مضامین کے علاوہ مرزا غالب اور حضرت غمگین گوالیاری سے متعلق فارسی خطوط اور اُن کا اردو اور ہندی ترجمہ پیش کیا گیا۔

خاتمہ

یہ ہے مختصر بیان اُردو کے اُن جرائد و رسائل کا جنھوں نے غالب صدی کے اس موقع پر اپنے اپنے پرچوں کے "غالب نمبر" شائع کئے یا جنھوں نے غالب نمبر تو خاص طور سے نہیں نکالے مگر اس موقع پر عام طور سے غالب کے متعلق مضامین شائع کئے۔ ان میں سے جن پرچوں کو میں شروع سال سے اس وقت تک تلاش اور فراہم کر سکا یا جن کے حالات اور کوائف مجھے مل سکے ان سب کا ذکر میں نے اس مضمون میں کر دیا ہے۔ لیکن جن پرچوں تک میری رسائی نہ ہو سکی یا جن کے متعلق مجھے کچھ معلوم نہ ہو سکا۔ وہ اس فہرست میں کس طرح شامل ہو سکتے تھے۔ ان کے علاوہ جن جرائد و رسائل کے غالب نمبروں کا ناظرین کرام کو علم ہو وہ ازراہ نوازش مجھے لکھ دیں تاکہ میں اپنی فہرست کو مکمل کر دوں۔

خاکسار۔ محمد اسماعیل پانی پتی۔ ۸۰ ادام گلی نمبر ۱۳ لاہور

ہندوستانی اخبارات و رسائل

ہندوستان کے کچھ اور رسائل و اخبارات کی تفصیل معلوم ہوتی ہے جو درج ذیل ہے:

'اردو مجلس' کلکتہ

یہ رسالہ ہندوستان کے مشہور شہر کلکتہ سے نکلتا ہے اور اس کا ۱۷ اکتوبر ۱۹۶۹ء کا شمارہ "غالب نمبر" تھا۔

'اردوئے معلیٰ' دہلی

یہ بہت مشہور ادبی رسالہ ہے جو مشہور ادیب جناب خواجہ احمد فاروقی کی زیر ادارت دہلی یونیورسٹی دہلی سے شائع ہوتا ہے۔ غالب صدی کے موقع پر اس نے بھی اپنا 'غالب نمبر' فروری ۱۹۶۹ء میں نکالا تھا۔

'افکار نو' گورکھپور

یہ ہندوستان میں گورکھپور یونیورسٹی کا بہت اعلیٰ علمی مجلہ ہے جسے افغان اللہ خاں ایم اے فاضل ادیب مرتب کرتے ہیں۔ غالب صدی کے موقع پر اس نے بھی اپنا غالب نمبر شائع کیا۔

'المہدی' حیدر آباد دکن

یہ رسالہ کاچی گوڑہ۔ حیدر آباد دکن سے نکلتا ہے۔ اس کی جلد ۹ شمارہ نمبر ۳ کا پرچہ غالب نمبر ہے۔ جو مارچ ۱۹۶۹ء میں شائع ہوا۔ اس کے مدیر محمد علی صاحب ہیں۔

'اعتمادیہ' دہلی

یہ اینگلو عربک ہائر سیکنڈری سکول اجمیری گیٹ۔ دہلی کا آرگن ہے اس نے بھی اپنا 'غالب نمبر' غالب صدی کے موقع پر شائع کیا۔ جسے محمد قاسم صدیقی صاحب نے مرتب کیا۔

السٹریٹڈ ویکلی۔

اخبار السٹریٹڈ ویکلی آف انڈیا۔ دہلی کا ہفتہ وار انگریزی پرچہ ہے اس کا ۲۳ فروری ۱۹۶۹ء کے شمارہ میں غالب پر مضمون ہیں۔

جام سفال۔ کلکتہ

غالب کا مشہور مصرع ہے: جام جم سے میرا جام سفال اچھا ہے
اسی مصرع پر اس رسالہ کا نام رکھا گیا ہے۔ یہ رسالہ زیر اہتمام اردو لٹریری سوسائٹی سینٹ انتھونی ہائر سیکنڈری سکول کلکتہ شائع ہوتا ہے۔ اس کا ۱۰ جون ۱۹۶۹ء کا شمارہ غالب نمبر ہے۔ جسے شاہ وصی الدین احمد نے شائع کیا ہے۔

'اخبار حیات' دہلی

یہ ہندوستانی کمیونسٹ پارٹی کا ہفتہ وار پرچہ ہے جو نئی دہلی سے شائع ہوتا ہے۔ اس کا جلد ۷ نمبر ۸ کا شمارہ جو ۱۲ فروری ۱۹۶۹ء کو چھپا غالب نمبر ہے۔

'حیات نو' بنگلور

یہ بنگلور کالج۔ بنگلور کا آرگن ہے اور غالب صدی کے موقع پر اس نے بھی اپنا غالب نمبر شائع کیا تھا۔

خاتون دکن

عورتوں کے لئے یہ رسالہ حیدر آباد دکن سے ماہوار شائع ہوتا ہے۔ اس نے بھی غالب صدی کے موقع پر اپنا غالب نمبر ۶۹ء میں شائع کیا تھا۔ اس کے مندرجات میں سے بعض کے عنوانات یہ ہیں:- غالب کا ابتدائی کلام' زندگی۔ غزل اور غالب' جشن غالب۔

"رہنمائے دکن" حیدر آباد۔ غالب نمبر

یہ حیدر آباد دکن کا ایک روزنامہ اخبار ہے جو اکیس سال سے شائع ہو رہا ہے اس کا جلد ۲۱ نمبر ۶۲ کا شمارہ ۸ مارچ ۱۹۶۹ء غالب نمبر تھا۔ اس روزنامہ کے ایڈیٹر سید وقار الدین ہیں۔ معمولی اخباری کاغذ پر چھپا ہے اور ۲۴ صفحات کا پرچہ ہے۔ اخبار بہت بڑے سائز پر شائع ہوتا ہے یعنی ایک صفحہ کا طول ۲۰ انچ اور عرض ۱۴۔ انچ ہے۔ قیمت ۳۰ پیسے ہے۔ لکھائی چھپائی پہلے صفحہ کی بہت اچھی۔ باقی صفحات کی بہت بری۔ پہلے صفحہ پر تین تصویریں ہیں۔ اوپر غالب کی۔ درمیان میں غالب کے شاگرد شاہ ظفر کی اور سب سے نیچے کی تصویر پر لکھا ہے۔ "غالب محفل مشاعرہ میں" مضامین بھی دو ایک غالب کے متعلق ہیں۔ باقی سارا اخبار خبروں اور اشتہاروں سے بھرا ہوا ہے۔

سٹرگل۔ کلکتہ

یہ انگریزی کا ماہوار رسالہ ہے جو ۸۔۱/۱۲ رفو سرکار لین کلکتہ سے زیر ادارت ایم۔ ڈبلیو بن شائع ہوتا ہے۔ اس کا ستمبر ۱۹۶۹ء کا شمارہ غالب نمبر ہے۔

"سوویت دیس"

یہ سوویت یونین کی طرف سے نکلنے والا ماہوار رسالہ ہے جو دہلی سے جی۔ ایل کولو کولوکی ادارت میں شائع ہوتا ہے اس کی جلد ۱۶ نمبر ۲ فروری ۱۹۶۹ کا رسالہ غالب نمبر ہے۔

سوویت ریویو" دہلی

یہ رسالہ انگریزی میں سوویت یونین کی طرف سے دہلی سے شائع ہوتا ہے۔ جی ایل کولوکولو اس کے ایڈیٹر ہیں اس کا فروری ۱۹۶۹ء کا پرچہ غالب نمبر ہے۔

سووینیر۔ کلکتہ

یہ اردو لٹریری سوسائٹی کلکتہ سے شائع ہوتا ہے اور اردو میں چھپتا ہے اس کا ۱۹۶۹ء کا پرچہ غالب نمبر ہے

"سیاست" حیدرآباد دکن۔ غالب نمبر

یہ حیدرآباد دکن کا ایک اردو روزنامہ ہے جو ۲۱ سال سے شائع ہو رہا ہے۔ اس کا نمبر ۴۵ بابت ۱۵ر فروری ۱۹۶۹ء کا شمارہ کو آپ غالب نمبر کہ لیجئے۔ اگرچہ اس میں غالب نمبروں جیسی شان نہیں ہے تاہم منہ چڑانے کو کچھ نہ کچھ غالب کے متعلق اس پرچہ میں ضرور ہے۔ بہت بڑے سائز پر اخبار شائع ہوتا ہے ایک صفحہ پر ۷ کالم ہوتے ہیں۔ کاغذ کتابت اور چھپائی تینوں نہایت معمولی۔ قیمت ۱۶ پیسے۔

اس روزنامہ کے ۱۶ اور ۱۷ فروری کے پرچوں میں بھی غالب پہ مضامین ہیں۔

شمع حیات

یہ دہلی کالج (ایوننگ) کا اردو میگزین ہے۔ جس کے ایڈیٹر عظمت اللہ خاں ہیں۔ غالب صدی کے موقع پہ ۱۹۶۹ء میں انھوں نے بھی اپنا غالب نمبر شائع کیا تھا۔

غالب اور اس کا عہد

یہ اس سووینیر کا نام ہے جو اردو میں زیر نگرانی صد سالہ یادگار کمیٹی نئی دہلی کی زیر نگرانی شائع ہوتا ہے اس کا ۱۶ر، ۲۲ر فروری ۱۹۶۹ء کا پرچہ غالب نمبر ہے۔

غالب ۱۸۶۹ء۔ ۱۹۶۷ء

یہ اردو اور انگریزی میں شائع ہونے والا سووینیر ہے جو یادگار غالب کمیٹی نئی دہلی کی طرف سے چھپا کرتا ہے۔ اصل میں یہ صرف غالب کے لیے مخصوص تھا جو غالب صدی کے موقع پر دہلی سے شائع ہوا۔

غالب ــــ لائف اینڈ ورک

یہ انگریزی کا رسالہ ہے جو پبلیکیشن ڈویژن منسٹری آف انفارمیشن اینڈ براڈ کاسٹنگ گورنمنٹ آف انڈیا۔ نئی دہلی نے غالب کی صد سالہ برسی کے موقع پر فروری ۱۹۶۹ء میں شائع کیا۔

"فکر نو"۔ دہلی

یہ دہلی کالج دہلی کا اردو میگزین ہے اس کا غالب نمبر غالب صدی کے موقع پر ۱۹۶۹ء میں شائع ہوا۔ جسے گوہر سلطانہ نے مرتب کیا۔

مسلینی۔ ہبلی

یہ رسالہ جابن سائنس کالج ہبلی (بھارت) سے شائع ہوتا ہے اور اردو۔ انگریزی دونوں زبانوں میں چھپتا ہے۔ چیف ایڈیٹر ایل ایم خان ہیں اور اردو کے ایڈیٹر پروفیسر ایم لے پیاسے ہیں۔ غالب صدی کے موقع پر اس کا بھی غالب نمبر شائع کیا گیا تھا۔

"نذر غالب

یہ "غالب نمبر" غالب صدی تقریبات کمیٹی گلبرگہ (میسور) نے غالب صدی کے موقع پر "نذر غالب" کے نام سے شائع کیا۔

"نذر غالب"

یہ ۱۹۶۹ء کا سادہ نمبر ہے جو غالب صدی تقریبات کمیٹی عادل آباد کی سے سالانہ زیر نگرانی بزم تعمیر ادب عادل آباد شائع ہوتا ہے اس کا ۱۹۶۹ء کا سادہ غالب نمبر ہے جو "نذر غالب" کے نام سے شائع ہوا۔

نورِ چشم

یہ اردو رسالہ ہے اور جموں (کشمیر) سے ماہوار شائع ہوتا ہے ایڈیٹر نند گوپال ہیں۔ اس کی جلد ا نمبر ۲، ۳ کا شمارہ بابت فروری، مارچ ۱۹۶۹ء غالب نمبر ہے۔

ماہنامہ "آج کل" دہلی

"آہنگ" کراچی

۲۲ جنوری ۱۹۶۹

خطوط غالب — حامد حسن قادری
غالب کی شخصیت اشعار کے آئینے میں — ڈاکٹر اختر مسعود رضوی
غالب کی نیاز مندانہ طبیعت — سید وقار عظیم
مرزا غالب کی فارسی شاعری — انعام الحق کوثر
مرزا غالب کے قصیدے — "
غالب کا رنگ تغزل — مقصود پرویز
غالب کی نثر کے نمونے — ادارہ

ہفت روزہ اخبار جہاں کراچی

۲۷ فروری ۱۹۶۹ء

غالب کا تخیل اقبال کے ہاں عملی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ — ڈاکٹر سنبل
غالب جو اپنی موت کے ۱۰۰ برس بعد بھی زندہ ہے — میرزا ادیب
غالب کی ازدواجی زندگی — علیم قادری صدف
رام پور اور غالب — نور الصباح بیگم
چار ادیبوں کے نام مرزا غالب کے خطوط
چچا غالب (بچوں کے لیے)

"ادب لطیف" لاہور

نومبر دسمبر ۱۹۶۹ء

سخن میں خامۂ غالب کی آتش افشانی
نعت — غالب
منقبت — "
نوحہ — "
غزل — غالب
رشک فارسی
انتخاب کلام غالب اردو — منتخبہ پروفیسر مرزا محمد منور
نقش ہائے رنگ رنگ
انتخاب اشعار فارسی غالب — منتخبہ پروفیسر مرزا محمد منور
ذکر اس پری وش کا ......
(مضامین)
غالب کی کہانی غالب کی زبانی — غالب کے خطوط سے مرتبہ
غالب سارے جہاں کے ... — ڈاکٹر قیوم صادق احمد
غالب ۔ ایک شان ایک قدر — ڈاکٹر آمنہ خاتون
غالب صریر خامہ نوائے سروش ہے — ظہیر کاشمیری
غالب بت شکن — پروفیسر نوشابہ اختر
غالب کے کلام کا مطالعہ — سید قدرت نقوی
غالب کا ایک شعر — پروفیسر سید وزیر الحسن عابدی
غالب اور قول محال — پروفیسر سید جابر علی
غالب کی ایک پیش گوئی — سید صمد حسین رضوی
غالب کا فلسفۂ غم — نجمہ جعفری ایم اے
غالب کا جذبۂ رشک — ذوالفقار علی آغا
غالب جاگیرداری نظام کا مرثیہ خواں — پروفیسر اے بی اشرف
غالب اور فرہاد — پروفیسر ملک حسن اختر
غالب اور سر راس مسعود — چودھری محمد حنیف شاہد ایم اے
غالب کے چند علمی مباحث — پروفیسر سید نظیر حسین زیدی
غالب — ما لہ و ما علیہ — پروفیسر منظور احسن عباسی
غالب کا خزانۂ مستعار — ڈاکٹر ش۔م عارف ماہر آبادی
غالب کے چند شاگرد — پروفیسر محمد ایوب قادری ایم اے
غالب کا ایک شاگرد (یار محمد خاں شوکت) — جلیل نقوی دسنوی
غالب کا ایک گمنام شاگرد (صبغت اللہ عظیم آبادی) — ڈاکٹر مناظر عاشق ہرگانوی

بحضور غالب (شعرائے کرام کا غالب کو خراج عقیدت)

مرثیہ غالب — مولانا حالی مرحوم
خراج عقیدت — علامہ اقبال مرحوم
غالب — خاور لدھیانوی
مرزا اسد اللہ خاں غالب — "
غالب — ہدایت اللہ اختر
گل ہائے عقیدت — واحد پریمی
غزل فارسی اور ترجمہ اردو — گوہر ہوشیار پوری
یہ نہ تھی ہماری قسمت کہ وصال یار ہوتا (پوری غزل کا منظوم انگریزی ترجمہ) — صوفی اے کیو ۔ نیاز

پردۂ ساز

شمع ہر رنگ میں جلتی ہے سحر ہونے تک (غالب سے متعلق ایک نیم تاریخی سوانحی ڈراما) — عشرت رحمانی

گل نغمہ

مندرجہ ذیل شعرائے کرام کی غزلیں غالب کی زمین میں :-

سید عابد علی عابد۔ احمد ندیم قاسمی۔ ڈاکٹر سلیم واحد سلیم۔ ابوظفر ثاقب زیروی۔ شیر افضل جعفری۔ کرار نوری۔ عبدالحمید عدم۔ انجم رومانی جعفر شیرازی۔ ناصر زیدی۔ شمس الرحمٰن فاروقی۔ امید فاضل۔ کشور ناہید کسریٰ منہاس۔ اکرم طاہر۔ ظفر ابن متین۔ سلطان رشک۔

شوخیٔ تحریر (طنز و مزاح)

مضامین

غالب کا ایک شعر — فکر تونسوی

غالب کا ایک اسکیچ — احمد جمال پاشا

غالب کا بستر — ارشد میر

نظم

غالب کو بُرا کیوں کہو — پروفیسر دلاور فگار

حکایات خونچکاں (رپورتاژ)

بسکہ دشوار ہے ہر کام کا آساں ہونا — مرزا ظفر الحسن

ان تمام مشکلات کا تذکرہ جو غالب صدی کے سلسلہ میں مرزا ظفر الحسن معتمد ادارہ یادگار غالب کراچی کو پیش آئیں۔

اس انجمن گل میں

غالب سے متعلق رسالوں اور کتابوں پر بہت سے تبصرے — ادارہ

اس کے علاوہ — مضمون نگاروں کی تصاویر۔ غالب کی تحریر کا عکس غالب کی تصویر اور نقش چغتائی وغیرہ۔

رسالہ "اردو" کراچی غالب نمبر حصہ اول

جنوری، فروری مارچ ۱۹۶۹ء

غالب کی صحیح تاریخ پیدائش — سید محمد حسین رضوی

نام گنجینۂ معانی — ڈاکٹر شوکت سبزواری

ابوالفضل محمد عباس رفعت شیروانی — پروفیسر عبدالقوی دسنوی

"وہ زندہ ہم ہیں ...." — ڈاکٹر وزیر آغا

غالب کا فطری جائزہ — سید محمد تقی

مجموعہ دہلی اور غالب — قاضی عبدالودود

غالب کے متعلق چند غیر معتبر روایات — نادم سیتاپوری

غالب کا مزاج شعری — مخمور اکبرآبادی

غالب کا اجتماعی احساس (خطوط کے آئینے میں) — ڈاکٹر غلام حسین ذوالفقار

غالب۔ مراۃ الاشیاء اور حکیم احسن اللہ — ڈاکٹر عبداللہ چغتائی

غالب کے ہم معنی اردو اور فارسی شعر (مضمون، بیان اور زبان کی مناسبت) — مولانا غلام رسول مہر

غالب اور تلامذۂ غالب تذکرہ بشیر میں — ادارہ

غالب کا آئینۂ فن — پروفیسر ممتاز حسین

رازِ درون اپنا — جمیل جالبی

گویم مشکل وگرنہ گویم مشکل — شمیم احمد

مرزا غالب کی ایک الجھن — ڈاکٹر سہیل بخاری

غالب کے اولین تعارف نگار — ڈاکٹر فرمان فتح پوری

غالب اور سبک ہندی — لطیف اللہ

غالب کا الحاقی کلام — ایک داستان — جلیل قدوائی

غالب کے سفارشی نامے — مسلم ضیائی

غالب و مجروح کی مکاتیب — سید معین الرحمٰن

غالب اور اس کا ماحول — ڈاکٹر وحید قریشی

بوستان خرد (غالب کی ایک غیر معروف شرح) — ڈاکٹر عبدالغنی

غالب اور تفتہ — مولانا سید مرتضیٰ حسین فاضل

مطالعۂ غالب اور اثر لکھنوی — نثار احمد فاروقی

غالب کی جمالیات — محمد علی صدیقی

کچھ تلامذۂ غالب کے بارے میں — کلب علی خاں فائق

سبد باغ دو در (تصنیف غالب۔ تعارف، تلخیص، حواشی) — امتیاز علی عرشی

رسالہ "اردو" کراچی غالب نمبر حصہ دوم

اپریل، مئی، جون ۱۹۶۹ء

نورانی کون تھے؟ — ڈاکٹر ریاض الحسن

غالبیہ سے چند نوادر	اکبر علی خاں
اوجِ قبول (غالب کا منحانہ کلام)	سید محمد حسین رضوی
غالب اور اقبال	بشیر احمد ڈار
غالب کا سفر کلکتہ (ایک تاریخی غلطی کی اصلاح)	ڈاکٹر محمود الٰہی
غالب کی انانیت	سلیم احمد
غالب کے دو قلمی دیوان اور میر علی بخش خاں رنجور	ڈاکٹر سید حامد حسین
آشوبِ آگہی	سید قدرت نقوی
گنجینۂ معنی کا طلسم اور مانی الضمیر	ڈاکٹر ابو محمد سحر
کچھ غالب کے متعلق	پروفیسر محمد ایوب قادری
سخن در سخن (متعلق تلامذۂ غالب)	ادارہ
غالب۔ حیات و کلام پر ایک قدیم تحریر	ڈاکٹر غلام حسین ذوالفقار

"اردو ادب" علی گڑھ غالب نمبر

۱۹۶۹ء کا پہلا شمارہ

غالب کی عظمت	پروفیسر آل احمد سرور
ہم سخن فہم ہیں غالب کے طرفدار نہیں	ڈاکٹر گیان چند
نسخۂ حمیدیہ ۔ چند غلط فہمیوں کا ازالہ	ڈاکٹر ابو محمد سحر
حیاتِ غالب ـــ ایک مطالعہ	ڈاکٹر محمد انصار اللہ نظر
غالب ایک ایرانی کی نظر میں	کبیر احمد جائسی
مرزا غالب ـ ایک مطالعہ	ڈاکٹر نسیم احمد
خم خانۂ جاوید اور غالب	عبد القوی دسنوی
غالب تحقیق ۔ اپریل فول	نادم سیتاپوری
دیوانِ غالب (نسخۂ بھوپال) کی کہانی	
کتابت سے گم شدہ تکملہ	ڈاکٹر سید حامد حسین
غالب کی تین غزلوں پر تضمینیں	محمد رضا
مکاتیبِ غالب اور ان کی ادبی افادیت	احمد ابراہیم علوی
غالب کی قصیدہ نگاری	بشیر بدر
غالب کا پیکرِ غزل	ذکاء الدین شایاں
غالب (نظم)	درخشں صدیقی

"اردو مجلس" کلکتہ (غالب نمبر)

۱۲ اکتوبر ۱۹۶۰ء

شجرہ مرزا غالب اور تصانیف	ادارہ
غالب کی کہانی غالب کی	مرتبہ: نواب دہلوی
مرزا غالب	"
اسد اللہ خاں غالب	نریش کمار شاد
غالب کون ہے؟	جرح محمد آبادی
غزل	غالب
مرزا غالب	اقبال
(مختلف شعراء کی بائیس غزلیں)	
۱۸۵۷ء کے المیہ پر غالب کے نظم و نثر میں تاثرات	ادارہ

"اعتقادیہ" دہلی (بیادِ غالب)

۱۹۶۹ء

آہ! غالب ممبرد	اکمل الاخبار دہلی ۷ا فروری ۱۹۶۹ء
شہنشاہِ معانی مرزا غالب	رفعت سروش
غالب بسلسلۂ "استادانِ سخن"	مرزا محمود بیگ
مرزا نوشہ ـــ ایک خاکہ	تنویر احمد علوی
سرقاتِ غالب	مولانا عبد الصمد صارم
مرزا غالب کے یہاں نئے دور کی آہٹ	سیفی
غالب کے زمانہ کی دلی	ضمیر حسن
غالب ۔ بحیثیت صاحبِ طرز نثر نگار	وقار احمد رضوی
نفسیاتی زاویۂ غالب	خورشید الاسلام
مرزا غالب سٹرآئیک کرنے والے طلباء کے نرغے میں	غلام احمد فرقت
مرزا غالب کی فطری ظرافت اور اس کا اثر ان کی ادبی زندگی پر	ابو سعید
اردو نثر پر غالب کی ظریفانہ شخصیت کا اثر	رضا احمد صدیقی
غالب شناسی	سید عبد اللہ
خطوط غالب کی انفرادیت	خلیق انجم
دیوانِ غالب اور غزل	مجنوں گورکھپوری
غالب عام فہم ہے	اسلم پرویز

عنوان	مصنف	عنوان	مصنف
غالب میری نظر میں	اخلاق احمد	ہر شعر میں ایک بات نئی طرز شگفتہ؟	مضنون کوٹی
غالب ایک عام فہم شاعر نہیں	ایم-ایس جاوید	عکس ہے ہر نقطہ	شفیق کوٹی
غالب	عبدالمقتدر	تجھ سا شاعر نہ زمانہ میں ہوا تیرے بعد	زہیر کنجاہی
واقعات غالب	شاہد مرزا	غالب ایک قومی شاعر تھا	خالد شفائی
غالب کی غزل	شمیم کرہانی	تو نے انسان کو سکھایا زندگی کا احترام	بدیع الزماں خاور
غالب اور شاعری	انور سعید	سونی سونی سی پڑی تھی محفل	عزیز اندوری
مرزا غالب کی تصانیف	محمد جمیل	اکیس برس گزرے سے آزادی کامل کو	ساحر لدھیانوی
غزل	جاوید وششٹ	جس دل پہ ناز تھا مجھے وہ دل نہیں رہا	فراق گورکھپوری
غالب (نظم)	ریاض الحق راشد	عجب دور تھا ذوق و غالب کا یارو	احسان دانش
نذر غالب "	خلیل الرحمٰن اعظمی	تو وہ شاعر کہ پیغمبر دورِ نو تھا	قمر اقبال
نذرِ عقیدت "	سردار جعفری	اردو زبان کا وہی غالب ہے آج بھی	ماہر بلگرامی
مرثیہ غالب "	حضرت شمس العلماء مولانا حالی	بیاں کیا وصفِ غالب پر	درشن سنگھ
قصیدہ بحضور غالب (نظم)	اختر اورینوی	سبک خرام ہے	روشن صدیقی
مرزا غالب "	اقبال	انداز شعر جس کا رہا سب سے مختلف	جگن ناتھ آزاد
مقام غالب "	اسعد شاہجہانپوری	کہاں ممکن ہے شرح مطلع دیوان یزدانی	سیفنہ بجنوری
غالب میری نظر میں	جوہر سعیدی	دی تجھ کو مشیت نے نظر	نازش پرتاپ گڑھی
غالب سخن داں "	عطا کاکوی	آبروئے فن ہے تو	شاغل ادیب
مرزا غالب پر "	آل احمد سرور	قطعات تاریخ وفات غالب	حاتم علی مہر۔ منیر شکوہ آبادی
غالب "	اجمل اجملی	میں نے یہ جانا کہ گویا یہ بھی میرے دل میں ہے	
مرزا غالب "	تلوک چند محروم	کیوں نہ ویراں ہو دیار سخن (نظم)	میر مہدی مجروح
مرزا غالب "	حزیں لدھیانوی	انتخاب کلام غالب	
نذر غالب "	آرزو اکبرآبادی	غیر ملکی غالب پرستوں کے پسندیدہ اشعار	
اے دبیر الملک "	محشر بدایونی	اردو شعر و ادب میں غالب کا مقام	خواجہ احمد فاروقی
غالب ایک نیا انسان "	شبنم رومانی	غالب کے لطائف	
نذر غالب	محمد حسین آزاد		
احوال واقعی	عبدالرؤف عروج		

رسالہ افشاں لاہور
جلد ۲ شمارہ ۱-۲ ۱۹۶۹ء

عنوان	مصنف	عنوان	مصنف
غالب سے غزل اور غزل سے ہے زمانہ (نظم)	ماجد الباقری	سرگزشت غالب	پروفیسر منظور حسین بھٹی
یہ سکرے میں جو غالب کی بڑی تصویر ہے "	اختر بستوی	غالب کی نثر	حافظ محمد بشیر قصوری
اسے کہ تو راز نہفتا اندر نمو فہمیدہ ہے؟	سیماب	چچا غالب اور مزاح	علاؤ الدین خان قصوری

غالب اور ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی — محمد یونس بٹ
غالب اور نظریہ وحدت الوجود — میاں محمد لطیف
غالب کے عادت و اطوار — محمد عبدالرشید
غالب کا جہاں دَیر و کعبہ — مقصود احمد
غالب کے دو شاگرد، دو دوست (مجروح اور تفتہ) — اعجاز محمد صدیقی
غزل — پروفیسر محمد نذیر مہل
غزل — حافظ محمد منیر قصوری
غزل — علاؤ الدین خان نصیر
غزل — افتخار احمد زاہد سہول
من پیش کشم ہیچ نا چیز بہ غالب — حافظ محمد منیر قصوری
ارمغانِ عقیدت بخدمت جناب غالب — علاؤ الدین خان نصیر

GHALIB DURING THE WAR OF INDE-
-PENDENCE BY M. NAZIR MEHAL.
GHALIB. AFTER THE WAR OF IND-
EPENDENCE TILL DEATH
BY AHMAD SAEED

ماہنامہ افکار کراچی
فروری، مارچ ۱۹۶۹ء

متاعِ خانہ (نادر و نایاب تحریریں)
اشاریہ — صہبا لکھنوی
واقعات غالب — سحر انصاری
ذکر غالب کچھ نئے حالات — مالک رام
غالب کی ایک نئی تحریر — مرتضیٰ حسین فاضل لکھنوی

اعتبارِ نغمہ (نذر غالب طرحی غزلیں)

غالب (فارسی کلام)
رفیعِ خاور (منظوم ترجمہ)
عبدالحمید عدم۔ شیر افضل جعفری۔ یزدانی جالندھری۔ انور حارث۔ کمار پاشی
پیکر واسطی۔ آل احمد سرور۔ ڈاکٹر وحید اختر۔ شہریار۔ بشیر بدر۔ جمیل الدین عالی
جعفر طاہر۔ حزیں لدھیانوی۔ شرق بن شائق۔ حسین اکبر کمال۔ شاہین شریف۔

خلیل الرحمن اعظمی۔ وارث کرمانی۔ آفتاب شمس۔ صبا جائسی

گوشۂ بساط (نئے مضامین)
فکر غالب کی معجز نمائیاں — مولانا غلام رسول مہر
مسائل اسلوب اور بیانِ غالب — پروفیسر احمد علی
دشوار تو یہی ہے کہ دشوار بھی نہیں — ڈاکٹر سید محمد یوسف
غالب — شاعر بت شکن — بیگم افضل کاظمی
غالب اور آزادی — افتخار احمد عدنی
غالب بحیثیت غزل گو — عرش ملسیانی
غالب کا ذہن — عتیق احمد
غالب کے تین نقاد — سحر انصاری
غالب و ناطق — ڈاکٹر انعام الحق کوثر
غالب۔ میری سوت — بلقیس جہاں
میرزا غالب۔ جو ہوتے اب تو کیا ہوتا؟ — مختار زمن

زبانِ سپاس (منظوم خراجِ عقیدت)
سخن فہم — قمر ہاشمی
غالب سے — عزیز قیسی
سایۂ شاخِ گل — شبنم رومانی
غالب — محسن احسان
احتسابِ غالب — عرفانہ عزیز
اعتراف — ابوالخیر کشفی
نذرانۂ عقیدت — زہیر کنجاہی
تضمینِ غالب — صبا اکبر آبادی
مرزا غالب — احمد سلیم

محشرِ خیال (منتخب مضامین)
محاسنِ کلامِ غالب — ڈاکٹر عبدالرحمن بجنوری
غالب شکن — مرزا یگانہ چنگیزی
کوئی بتلاؤ کہ ہم بتلائیں کیا — رشید احمد صدیقی
دستنبو (مستند اردو ترجمہ مع اشعار فارسی) — ادارہ افکار (؟) معلّی
اخبارِ غالب — کوثر انصاری

"افکارِ نو" گورکھپور۔ (خاص نمبر)

۱۹۶۹ء

توقیتِ غالب	احمد حسین
غالب کی شاعری میں سماجی شعور	معز حسین
غالب کے اردو خطوط	اشفاق اعظمی
اردو نثر پر خطوطِ غالب کے اثرات	انجم عرفانی
غالب کی تشبیہیں اور استعارے	ڈاکٹر احمد لاری
تراکیبِ غالب	محمد انوار الحق
غالب کی جمالیات	غلام رسول گرانی
غالب کی کتابِ زندگی	ڈاکٹر محمود الٰہی
غالب کا مسلکِ تحریر	ڈاکٹر انصار اللہ نظر
غالب کا مشاہدۂ باطن	ڈاکٹر سلام سندیلوی
نقش ہائے رنگ رنگ	ادارہ
امراؤ بیگم	طلعت فاطمہ
غالب اور شیکسپیئر	شاہد جمال الرحمٰن عباسی
غالب کا غم	عطیہ خانم
غالب تصوف کے آئینے میں	فیروز احمد
حالی — غالب کے نقاد	اوصاف احمد
غالب کے تنقیدی خیالات	کوثر جہاں
خطوطِ غالب	ناصر خاں
غالب اور حسرت موہانی	اُمِّ طیبہ
غالب کے ادبی معرکے	نسیم یوسف
غالب کے اردو قصائد	محمد مسلم
آہنگِ اول پر ایک نظر	موسیٰ مجروح
غالب — ایک نئی آواز	افضل اللہ خاں
حالی کی صورت	مصطفیٰ کمال
جشنِ غالب کی افتتاحی تقریب	ادارہ

غالب کی یاد میں مشاعرہ۔ جس میں گورکھپور کے ۲۲ شاعروں نے اپنی اپنی غزلیں سنائیں۔

رسالہ اقبال ریویو کراچی

جنوری ۱۹۶۹ء

غالب کی داستانِ محبت	مسلم ضیائی
غالب کی فارسی مثنوی "درد و داغ"	مولوی محمد عبداللہ قریشی

سہ ماہی "الزبیر" بہاولپور

نمبر ۱۵ - ۱۹۶۹ء

غالب اور بچوں کا ادب	پروفیسر رحمت فرخ آبادی
غالب اور غدر	مسعود حسن شہاب
غالب ایک قدآور شخصیت	عبدالحمید ارشد
غالب کے چند بے رحم نقاد	صدیق طاہر

"الشجاع" کراچی

جنوری فروری ۱۹۶۹ء

اس رسالہ کے اس غالب نمبر کے مضامین کو ایڈیٹر صاحب نے آٹھ حصوں میں تقسیم کیا ہے اور ہر حصے کا عنوان غالب کے اشعار کا کوئی مصرع ہے۔ تفصیل حسبِ ذیل ہے:۔

حصہ اول: بعنوان "اسد کا قصہ طولانی ہے مگر مختصر یہ ہے" اس عنوان کے ماتحت "سرگزشتِ غالب" از عاجز عابدی اور "غالب ماہ و سنین کے آئینے میں" از ہربنس لال نارنگ کے علاوہ ایک مضمون غالب کے حالات پر اور ہے۔

حصہ دوم: بعنوان "شاعر تو وہ اچھا ہے پہ بدنام بہت ہے" اس حصہ کے ماتحت ۶ مضامین رسالہ میں درج ہیں جو سب مزاحیہ مضامین اور ظریفانہ نظموں پر مشتمل ہیں جو شوکت تھانوی، کنھیالال کپور، وجاہت علی سندیلوی، راجہ مہدی علی خاں، بڈھب لکھنوی اور فرحت قمر کے لکھے ہوئے ہیں۔

حصہ سوم: بعنوان "زیب دیتا ہے اسے جس قدر اچھا کہیے" اس کے ماتحت ۱۲ مختلف شعرا نے غالب کی تعریف و توصیف میں نظمیں لکھی ہیں۔

حصہ چہارم: بعنوان "زندگی اپنی جب اس شکل سے گزری غالب" اس عنوان کے تحت ڈاکٹر محمد اشرف کا لکھا ہوا ایک ڈراما شائع کیا گیا ہے۔ جو چار ایکٹ پر مشتمل ہے۔

حصہ پنجم، بعنوان "ہے مشترِ خیال کہ غالب کہیں جسے" اس عنوان کے تحت غالب کی شخصیت۔ ان کے نظریات، ان کے فنی کمالات۔ ان کی فارسی اور اردو شاعری۔ ان کی خطوط نگاری اور ان کی نثر کے متعلق گیارہ مضمون شائع کئے گئے ہیں۔ جو مندرجہ ذیل حضرات نے لکھے ہیں:۔

پروفیسر آل احمد سرور۔ کوثر چاند پوری۔ ڈاکٹر وحید الدین۔ ڈاکٹر محمد حسن ڈاکٹر احتشام احمد۔ ڈاکٹر میمونہ انصاری۔ ڈاکٹر تنزیر احمد۔ ڈاکٹر راہی معصوم رضا۔ شیر نیازی۔ ذفاراشدی۔ پروفیسر احتشام حسین

حصہ ششم: بعنوان "گنجینہ معنی کا طلسم اس کو سمجھئے" اس عنوان کے ماتحت غالب کے کلام کا انتخاب از شاہد عشقی۔ غالب کے دو قطعے۔ ایک تضمین اور ایک فارسی قطعہ مع ترجمہ دیا گیا ہے۔

حصہ ہفتم، بعنوان "غالب کا ہے انداز بیاں اور" اس عنوان کے تحت بیس شاعروں کی غزلیں دی گئی ہیں۔ جو غالب کی بحروں میں ہیں۔

حصہ ہشتم: بعنوان "صادق ہوں اپنے قول میں غالب خدا گواہ" اس عنوان کے تحت غالب کی فارسی کتاب دستنبو اور اس کا اردو ترجمہ دیا گیا ہے۔ ترجمہ مخمور سعیدی کا کیا ہوا ہے اور مالک رام کا ایک مختصر سا دیباچہ اس کے ساتھ شامل ہے۔ علاوہ ازیں ملکہ وکٹوریہ کی شان میں ایک فارسی قصیدہ بھی غالب کی تصنیف اس میں شامل ہے۔

السٹریٹیڈ ویکلی آف انڈیا۔ دہلی (غالب نمبر)

۲۳ فروری ۱۹۶۹ء انگریزی

غالب کی شاعری کے بعض گوشے — فراق گورکھپوری
غالب کی زندگی اور واقعات — مالک رام
شاعرِ انسانیت — رالف رسل
غالب کے خطوط — قرۃ العین حیدر
انتخاباتِ غالب

رسالہ العلم کراچی

اپریل تا جون ۱۹۶۹ء

نگاہِ اولین

عندلیب بہارستان سخن۔ مرزا اسد اللہ خاں غالب — سر سید احمد خاں
غالب اور میں — ڈاکٹر ممتاز حسن
غالب کی خود خانہ حیثیت — ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی
غالب شناسی — پیر حسام الدین راشدی
غالب کی آفاقیت — سید ہاشم رضا

مرقع غالب

غالب کے آباد اجداد — نصیب اختر ایم اے
غالب — پروفیسر ممتاز حسین
غالب خستہ حال — شیخ وحید احمد مسعود
غالب میری نظر میں — پروفیسر حبیب اللہ خاں غضنفر
کیا غالب ولی تھا! — مولوی احترام الدین احمد شاغل
غالب کا قیام دلی میں — نصیب اختر ایم۔ اے
مثنوی غالب در تائید مسائل اختلافیہ — مولوی حفیظ اللہ
غالب اور ۱۸۵۷ء کے مصائب — ابو سلمان شاہجہانپوری
غالب کا کتب خانہ — الحاج محمد زبیر
چھیڑ غالب سے چلی جائے — فضل احمد صدیقی ایم اے
مرزا غالب کے حالات میں پہلا مضمون (وفات کے بعد) — ڈاکٹر فرمان فتح پوری
غالب اخبارات کے آئینے میں — سید مصطفیٰ علی بریلوی
غالب کی قدر وفات کے بعد — مولوی عبداللہ قریشی
غالب کی آخری آرام گاہ — نادم سیتاپوری

غالب رنگین نوا (الف۔ شعر و شاعری)

کشاف راز فطرت — ڈاکٹر سید محمود
داستان فرہاد اور غالب کا تصور محبت — مولانا غلام رسول مہر
غالب اور گوئٹے — مخمور اکبر آبادی
غالب اور صہبائی — ڈاکٹر پروفیسر غلام مصطفیٰ خاں
غالب نام آورم — سید علی حسنین
شاعر نغز گوئے خوش گفتار — پروفیسر طاہر حسین نقوی
کلام غالب میں تصوف کا عنصر — نثار الحق صدیقی ایم اے
غالب اور مسائل حیات — لطیف اللہ ایم اے
غالب کی فلسفیانہ شاعری — کلیم زیدی ایم۔ اے

سالنامہ الماس (غالب نمبر) میسور

بابت ۱۹۶۹ء

مضمون	مصنف
غالب کی کہانی	ساجدہ شیریں
عکس غالب	امۃ الحلیم
غالب کی سیرۃ	شاہین زہرہ
غالب کے خصائل	پروین فاطمہ
غالب کی خصوصیات	مہ جبین
کلام غالب پر ایک نظر	فہمیدہ نازنین
غالب کی غزل سرائی	انیس ہدایت
غالب کی اپنے خطوط میں جدت طرازی	ثریا جہاں
غالب کی تعزیت نگاری	م۔ن۔ سعید
قلمدان غالب	امۃ البصیر
غالب کے لطائف و نوادر	عائشہ علی محمد
غالب کے کلام پر اجمالی نظر	کریم عاقل
غالب میری نظر میں	سیدہ ام حبیبہ
غالب کا تصور حسن	صفی ناز شاہدہ
غالب کے عشق کا تصور	عظمت النساء
غالب شوخی و ظرافت کے آئینہ میں	ساجدہ خانم
بلائے جان ہے غالب	عظمیٰ اصغری خاتون
غالب کی فن کاری	شرف عنبرین
غالب کی شاعری	شمیمہ خانم
غالب کی راست گوئی	نیلوفر تہمینہ
غالب کی عظمت	منیرہ بانو
غالب اور لال قلعہ کا تعلق	زبیدہ بیگم
غالب اور علی گڑھ	انیس جہاں نور
غالب کا فلسفہ	نورالحق
غالب کی مشکل پسندی	خالدہ بانو
غالب کا انداز بیاں	رفیعہ ہنکری
[illegible]	زرینہ پروین
غالب جنت میں	رضیہ بیگم
غالب کی انفرادیت	پروفیسر رفعت
غالب کی معجز بیانی	پروفیسر ہاشم علی
احوال غالب	سید اقبال
غالب کے منطقے؟	ابوتراب
جدید منظومہ غالب اور مہارانی کالج کی طالبہ	سلیم تمنائی
قادر نامہ غالب	غالب
غالب تنقید کی چھاؤں میں	قیوم صادق

(بشکریہ پروفیسر محمد اکبرالدین صدیقی۔ حیدرآباد دکن)

"المہدی" حیدرآباد دکن

غالب نمبر مارچ ۱۹۶۹ء

مضمون	مصنف
غالب کی کہانی غالب کی زبانی	مرتبہ: نواب مرزا
حیات غالب	پیر شہودی قادری
غالب اور دہلی	مرزا محمود بیگ
غالب (ڈراما)	اظہر افسر
غالب صدی تقریبات حیدرآباد دکن میں	سید دلدار حسین
مشاعرۂ غالب کا آنکھوں دیکھا حال	ناظم مرزاقی

روزنامہ "امروز" لاہور

۱۶ فروری ۱۹۶۹ء

مضمون	مصنف
غالب۔ ایک نفسیاتی شاعر	وجاہت حسین سونی پتی
غالب کی شخصیت (ان کے اشعار اور خطوط کے آئینہ میں)	ڈاکٹر ناظر حسن زیدی
غالب کی شخصیت کا ایک پہلو	ابوالاعجاز صدیقی
غالب کی حسرت تعمیر	احمد ندیم قاسمی
غالب کا غیر متداول کلام	وجاہت علی سندیلوی
غالب کی اسیری تاریخی شواہد کی روشنی میں	شمیم انجم
انتخاب غالب۔ غیر مروجہ کلام میں سے	ادارہ
غالب کے خلاف پیر منیا دوں کا مقدمہ	نذیر احمد خاں
غالب اور فانی کی فکر کا موازنہ	ظہیر احمد صدیقی
غالب کے چند منتخب [illegible]	ادارہ

عنوان	مصنف
غالب کے کلام میں تکرار	چند تقدیس نقوی
غالب کی شاعری کے نمایاں خدوخال	پروفیسر خلوت
غالب کی زندگی حسرت میں کٹی	عباد اللہ فاروقی
غالب کی شاعری کے پانچ دور	"
غالب کا بے مثال حافظہ	مولانا حالی
غالب کا مذہب یہ تھا کہ کسی کی دل آزاری نہ ہو	معراج نیر

انجمن اسلامیہ میگزین کراچی

فروری ۱۹۶۹ء

عنوان	مصنف
شذرات	ادارہ
غالب انانیت کے آئینے میں	سید احتشام احمد
غالب ان کی حیات اور فارسی شاعری پر ایک نظر	مالک رام
مرزا غالب اور دوسرے غالب (غالب تخلص کے دوسرے شعرا)	عندلیب شادانی
غالب اکبرآبادی یا دہلوی	عزلت جعفر
غالب اور ان کا دور اکبرآباد	مجاہد علی
غالب کا تصور غم	ڈاکٹر محمد حسن
غالب کا امام شعر و ادب	عبدالمالک آروی
نازش ارض تاج	اختر حسین اکبرآبادی
کلام غالب کے موضوعات	ابوبکر صدیقی
غالب شخصیت کے آئینے میں	آل احمد سرور
تضمین غالب	صبا اکبرآبادی
غالب کا اثر نئے لکھنے والوں پر	محمد حسن عسکری

"اوراق" لاہور

اپریل ۱۹۶۹ء

غالب کا صد سالہ برسی کیوں؟ (ایک مباحثہ)

محرک: پروفیسر غلام جیلانی اصغر

شرکائے بحث: وقار عظیم۔ ریاض احمد۔ عشرت رحمانی۔ شوکت صدیقی
نظیر صدیقی۔ شہزاد احمد۔ صلاح الدین ندیم۔ اعجاز فاروقی۔

نذر غالب:

عنوان	مصنف
غالب زندہ ہے	شبنم رومانی
غزل (ترجمہ)	جعفر طاہر
غزل	انجم رومانی
"	اکبر حمیدی
"	بشیر احمد بشیر
"	جمیل یوسف
"	سبط احمد
"	عارف عبدالمتین
"	وزیر آغا
نقد غالب (مرزا غالب کا مقام شعرگوئی)	مولانا غلام رسول مہر
حیات غالب پر چند مقالات	ڈاکٹر عبادت بریلوی
غالب	ڈاکٹر محمد اجمل
غالب اور مضامین حسرت	پروفیسر محمد منور
غالب کا ذوق جمال	انور سدید
غالب کی انا	اختر امان

(۲) "پونم" حیدرآباد دکن

فروری ۱۹۶۹ء

عنوان	مصنف
صد سالہ جشن غالب	ادارہ
نذر عقیدت بحضور غالب (نظم)	ڈاکٹر اقبال
غالب کے نغموں میں وحدت انسانی اور آفاقیت کا عنصر	احتشام حسین
غالب اور رقیب	مالک رام
غالب کون ہے	جرم محمد آبادی
غالب اور کوچہ جاناں کا تصور	ڈاکٹر جعفر رضا
کہتے ہیں کہ غالب کا ہے انداز بیاں اور	کیلاش ناتھ کول بیکش کاشمیری
غالب کے متعلق نظمیں اور غزلیں	ساحر لدھیانوی، مخدوم محی الدین، لکشمی نرائن فارغ، نصیر پروانہ، معصوم شرقی، حرمت الاکرام، کاوش بدری، حسرت سہروردی، یوسف ناظم

(بشکریہ پروفیسر محمد اکبر الدین صدیقی۔ حیدرآباد دکن)

"تحریک" دہلی

مارچ ۱۹۶۹ء

غالب — شہرت اور مقبولیت کے سو برس

غالب سخن فہموں کے نرغے میں — گوپال متل

غالب مجتہد یا مقلد — "

غدر ۱۸۵۷ء "خطوط غالب کے آئینے میں — مولانا غلام رسول مہر

غالب کی فارسی تصنیف "دستنبو" کا اردو ترجمہ — محمود سعیدی

دستنبو — واقعاتی پس منظر میں — مولانا غلام رسول مہر

یادگار غالب میں مولوی محمد حسین آزاد کا حصہ — ڈاکٹر وحید قریشی

"جام سفال" کلکتہ بتقریب صد سالہ غالب

۲۸ جون ۱۹۶۹ء

غالب کا انداز بیان — پروفیسر بیگم فاطمہ محمود

غالب کا شعور و ذہن — شاہ مقبول احمد

مرزا غالب کی ظرافت — اسرار احمد

غالب کا یادگار سفر — محمد سیف اللہ

طرز تحریر غالب — وقار احمد

غالب کی خطوط نویسی — محمد شکیل الدین

غالب کا طرز بیان — راحت جہاں بیگم نوّر

پیغام تہنیت — شاہ مقبول احمد

نشان راہ — جاوید نہال

انمل غالب کے نام ایک خط — ظہیر الاسلام

غزلیں — مختلف اصحاب

"جامعہ" دہلی غالب نمبر

فروری مارچ ۱۹۶۹ء

شذرات — ضیاء الحسن فاروقی

ایک مترجم کی سرگزشت — پروفیسر محمد مجیب

متاع از دست رفتہ — ضیاء الحسن فاروقی

غالب — ارضیت اور ذہنیت کی کشمکش — انور صدیقی

بازیچۂ اطفال ہے دنیا میرے آگے — ڈاکٹر عابد حسین

غالب — درخشاں صدیقی

نذر غالب — محمد خلیق

اردوئے معلی کا ایک ایڈیشن — محمد ذاکر

ابو الفضل محمد عباس رفعت شیروانی (غالب کا فاضل شاگرد) — عبد القوی دسنوی

تقریظ آئین اکبری — ضیاء الحسن فاروقی

غالب کی فارسی نثر — امیر حسن نورانی

غالب کا کلام — نفسیاتی زاویہ — عبد القدوس بخش

شوخی انداز گفتار — منظر اعظمی

غالب اور غالب فہمی — عنوان چشتی

سنبل — منکر غالب — شعیب اعظمی

متاع بردہ (دیوان غالب کا دوسرا جرمن ایڈیشن) — قیصر زیدی

غالب — اہم تاریخیں — عبد اللطیف اعظمی

غالب — ایک مستشرق کی نظر میں

(پروفیسران ماریہ شمل کے تاثرات) — نامہ نگار

عود ہندی کا پہلا ایڈیشن — عبد اللطیف اعظمی

تعارف و تبصرہ (بر کتاب غالب کی کہانی و غالب امیر الکلام) — ضیاء الحسن فاروقی

"جام نو" کراچی

فروری ۱۹۶۹ء

غالب بحیثیت نثر نگار — محمود الرحمٰن

تضمین غالب — صبا اکبر آبادی

غالب اور امراض — ناظر عاشق ہرگانوی

نذر غالب (نظم) — قدوس صدیقی

صوفی منیری کی زبان سے غالب کا تذکرہ — رخشاں ابدالی

غالب کی بلینک ورس — عنبر چغتائی

غزل (غالب کی زمین میں) — محسن احسان

نذر غالب (نظم) — سعیدہ ناز

" — شاہ سلطانہ ناز

ہدیہ عقیدت " — زبیر کنجاہی

نذرِ حضرت غالب ۔ — ریحانہ ثمن

ماہنامہ "جاں نثار" امرتسر

۱۵ اپریل ۱۹۶۹ء

مرزا غالب — میلا رام وفا
غالب میری نظر میں — سجاد ظہیر
غالب کے نغموں میں وحدتِ انسانی — سید احتشام حسین
غالب اکیڈمی — اداریہ
غالب شخصیت اور شاعری — مالک رام
غالب — ایک انسان اور شاعر — خواجہ احمد عباس
مرزا غالب زندگی کے نقیب — رام سرن
مرزا اسد اللہ خاں غالب — معز الدین
ایک عظیم شاعر اور انسان دوست — پروفیسر دانی
غالب کے محققین ۔ ایک جائزہ — علی جواد زیدی
چچا غالب کے نام ایک خط — فکر تونسوی

نظمیں اور غزلیں

غزل — عبدالحمید عدم
مرثیہ غالب — الطاف حسین حالی
خراجِ عقیدت — علامہ اقبال
نذرِ غالب — میلا رام وفا
غالب — سردار جعفری
جشنِ غالب — ساحر لدھیانوی
غزل — رشی پٹیالوی
غزل اور رباعیات — نوبہار صابر
غزل ۱ — صابر ابوہری
نذرِ غالب — ماہر القادری
" " — گوپال متل
نذرِ نیاز — رام رتن مضطر
غالب — ڈاکٹر اجمل
نذرِ غالبؒ — پورن سنگھ ہنر
غزل — منوہر لال دل
غالب (پنجابی نظم) — گورکھ سنگھ مسافر
غالب — گوہر سیلانی
نذرِ غالب — رام کشن تمنا
" — علی احمد لشکر
" — مہر چند کوثر
غزل — اختر وامق
" — جوہر بھارتی
" — برج لعل کوہلی

مضامین

غالب اور دلی — محمود بیگ
غالب کے شاہکار — صابر ابوہری
لطائفِ غالب — ادارہ
غالب — جے ڈی صابر
غالب کے تکیوں پر لکھے ہوئے اشعار — راجہ مہدی علی خاں
بیگم غالب کے تکیوں پر لکھے ہوئے اشعار — " "
غالب ایک ریستوران میں (ایک اینگلو انڈین حسینہ کے ساتھ) — " "
غالب کا اندازِ بیاں — وفا راشدی
غزل اور تغزل — مولوی محمد مصطفیٰ
نذرِ غالب — پروفیسر سید حسن
غالب کا فلسفۂ حیات — پروفیسر نظام الدین

(۳) روزنامہ "جنگ" کراچی

۱۵ فروری ۱۹۶۹ء

• اسکاٹ کی جگہ غالب ۔ غالب کی جگہ اسکاٹ (ٹی وی پر طلبا کا پروگرام) — رضیہ سلطانہ
نذرِ غالب (نظم) — ریحانہ تبسم
غالب کی تعلیم — سہیل برکاتی
حرفِ مکرر نہیں ہے وہ — عبدالمبین خاں
غالب اور اس کی عظمت — حکیم محمد سعید دہلوی

قصیدہ بہ بارگاہ حضرت غالب (در زمین غالب) — تابش دہلوی

غالب صریر خامہ نوائے سروش ہے — رئیس فاطمہ

۱۴ فروری ۱۹۶۹ء

اضطراب غالب اور تاریخ کا مقدمہ — جمیل الدین عالی

غالب بقلم خود — ابن انشا

یاد غالب — رئیس امروہوی

غالب کا جہان دیر و کعبہ — پروفیسر احتشام حسین

روزنامہ "حریت" کراچی فروری ۱۹۶۹ء

غالب اپنے معاصرین پر فوقیت رکھتے تھے — نیاز جالندھری

غالب کی زندگی میں ان کے متبنیٰ کی شادی نہ ہو سکی — —

غالب کے بعد ان کی بیوہ نے پنشن لینے اور کچہری میں حاضر ہونے سے انکار کر دیا — –

غالب نے اردو شاعری کو فلسفہ کی موشگافیاں عطا کیں — رشید طلعت

میں غالب سے کئی بار مل چکا ہوں — مالک رام

ہم غالب کی صد سالہ برسی کیوں منا رہے ہیں؟ — ممتاز دانش

دیبچہ کو غالب کی اردو نثر نگاری پر تقدم حاصل ہے — سید مرتضیٰ حسین بلگرامی

واقعات و لطائف متعلق غالب — ابراہیم تد والی

دستہ گل (غالب کے منتخب اشعار، غیر معروف کلام سے)

"حیات" نئی دہلی

۲۳ فروری ۱۹۶۹ء

چچا غالب کے نام ایک خط — فکر تونسوی

غالب کے فکری میلانات — صہبا وحید

روح غالب کو سلام (نظم) — گوہر امروہوی

غالب کی ہمہ گیر مقبولیت کا سبب — فراق گورکھپوری

ہم طرفدار ہیں غالب کے سخن فہم نہیں — مجتبیٰ حسین

غالب میری نظر میں — سجاد ظہیر

غالب کا تصور حیات — ڈاکٹر وحید اختر

نذر غالب (غزل) — حسن فرخ

غالب کے اڑیں گے پرزے — تماشائی

نذر غالب (غزل) — علی عباس امید

ایک عظیم شاعر اور انسان دوست — واتی چیلیشیف

غالب (غزل) — ڈاکٹر اجمل اجملی

غالب کی زبان اردو کو بھی اس کا جائز حق دیا جائے۔

"خیابان" پشاور، غالب نمبر

فروری ۱۹۶۹ء

غالب کی کہانی ان کی اپنی زبانی — پروفیسر محمد طاہر فاروقی

غالب کے چند نقاد (حالی سے رشید احمد صدیقی تک) — ” ڈاکٹر عبادت بریلوی

غالب کے چند خطوط — ” سید وقار عظیم

غالب کا فن مکتوب نگاری — ” صفی حیدر دانش

غالب کا ذوق تماشا — ڈاکٹر وزیر آغا

غالب کے کلام میں مضامین کی تکرار — ” سہیل بخاری

غالب کی عظمت — پروفیسر سید وصی رضا

مرزا غالب اپنے اردو مقطعوں کی اوٹ میں — ڈاکٹر نذیر مرزا برلاس

غالب کا فارسی کلام (طرز غزل گوئی) — سید غلام اکبر شاہ نقوی

غالب کی فارسیت — ڈاکٹر محمد صدیق

غالب کا تصور محبت — ڈاکٹر اشفاق حسین عثمانی

غالب کی شخصیت — پروفیسر محمد احمد شمسی

” ” ” — پروفیسر آنسہ فہمیدہ اختر

غالب کے خاص تصورات اور افکار — پروفیسر منظر نعمانی

غالب۔ ماتم یک شہر آرزو — ” سید یونس شاہ

اقبال کی فارسی شاعری پر غالب کے اثرات — ڈاکٹر محمد ریاض

غالب کے صنائع بدائع — پروفیسر افضل حسین اظہر

گذارش احوال واقعی — خواجہ عبد اللطیف تپش جعفری

غالب اور فرہاد — میرزا ادیب

غالب کا زمانہ (۱۷۹۷ء تا ۱۸۶۹ء) — ڈاکٹر محمد شمس الدین صدیقی

اردو قصیدہ کو غالب کا عطیہ — ” سید مرتضیٰ اختر نقوی

غالب کی آواز — پروفیسر اعجاز الرحمان

اردو نثر کو غالب کا عطیہ — ” عبد الستار جوہر پراچہ

اردو غزل کو غالب کا عطیہ	نصیر احمد ناصر
غالب کی بغاوت	سید مظفر علی
غالب کے تنقیدی تصورات	پروفیسر سید اشرف بخاری
غالب سو سال بعد	بیگم منور رفعت

کچھ حضرات نے غالب کی زمین میں اردو اور فارسی غزلیں کہیں جو ہیلان کے اس غالب نمبر میں درج ہیں۔ شعرائے کرام کے اسمائے گرامی یہ ہیں :-

سید جگر کاظمی۔ سید ضیا جعفری۔ قاری بسمل بخاری۔ باقی صدیقی۔ سید احمد فراز۔ شمیم بھیروی۔ کلیم جلیسری۔ حافظ غزنوی۔ مسعود انور شفقی۔ افضل حسین اظہر۔ عزیز اختر وارثی۔ ایوب صابر۔ نبی بخش گوہر۔ فیضی القادری۔ محمد طاہر فاروقی۔ رضا ہمدانی۔ روشن لکھنوی۔ سید اختر جعفری۔

غزلوں کے علاوہ اس نمبر میں بعض اصحاب نے غالب کے متعلق نظمیں بھی لکھ کر بھیجیں جن کی تفصیل یہ ہے :-

غالب	محسن احسان
شعر غالب	شریر نعمانی
غالب سے خطاب	ملک ناصر علی خاں
بحضور غالب	میجر محمد عاشق
چند آٹوگراف غالب کی زمینوں میں	ایوب صابر

یہ دس منظوم آٹوگراف ہیں اور سب انتہائی دلچسپ ہیں۔ آخری آٹوگراف یہ ہے :-

تیرے مصرعے چرا رہا ہوں میں پھر بھی امید بر نہیں آتی
اور ہر بات آتی ہے استاد شرم مجھ کو مگر نہیں آتی

"دبستان" لاہور (جولائی ۱۹۶۹ء)

پوستۂ گل (مقالات متعلق غالب)

مرزا غالب کی والدہ ماجدہ	مولانا غلام رسول مہر
غالب	ڈاکٹر سید عبداللہ
کچھ غالب کے بارے میں	سید عابد علی عابد
مطالعۂ غالب کے بنیادی مسائل	ڈاکٹر عبادت بریلوی
غالب اپنے معاصرین کی نظر میں	سید وقار عظیم
ریختہ رشک فارسی	ڈاکٹر وزیر الحسن عابدی
غالب کا ذوق سفر	" محمد اجمل
غالب کا ایک شعر	ڈاکٹر وحید قریشی
غالب، حالی اور اقبال	مولانا سید اکبر آبادی
غالب کی شاعری میں جمالیاتی پہلو	ڈاکٹر عبادت بریلوی
غالب غمگین اور فلسفہ رشک	پروفیسر یوسف جمال انصاری
غالب اور تنوطیت	ڈاکٹر رام۔ بی۔ احسان الٰہی
غالب کی شخصیت کا ایک اہم پہلو	پروفیسر حافظ منظور الحق نعمانی
مرزا غالب کی اردو نثر	سید اختر جعفری
غالب کی متصوفانہ شاعری	اسرار احمد
غالب کی انانیت	ملک نور خاں شاہین
نامۂ غالب بنام افسر حسین رضوی	اسرار احمد
اسد اللہ خاں تمام ہوا	ملک نور خاں شاہین
غیب کے مضامین	افسر رضوی
غالب کی نظم و نثر میں مزاحیہ عناصر	مقصود جنید متعلم سال دوم
غالب کی خود بینی	جاوید احمد خاں " " "
غالب کا نفسیاتی مطالعہ	تسنیم حمید " " "

"نالۂ دل" (رشحات غالب)

حیات غالب از رو خطوط کے آئینے میں	عمر فیضی
کتاب دستنبو کا ترجمہ (خلاصہ)	جاوید احمد خاں
انتخاب کلام غالب	عمر فیضی

دودِ چراغ محفل (نذر غالب)

شاعر عہد آفریں (نظم)	جوشش ترمذی

غزلیات (غالب کی زمینوں میں)

حسن کی طالب نگاہیں دل تمنا آشنا	احسان دانش
میرا قصہ دیدۂ تیرا روئے زیبا جل گیا	احمد ندیم قاسمی
غم حیات سے یوں تو کسے فراغت ہے	یوسف جمال انصاری
سوختۂ آب گہر بحر و بر میں خاک نہیں	انجم رومانی
امید کوئی دل بیمار میں آوے	شہرت بخاری

عنوان	مصنف
راہوں کے اونچ نیچ ذرا دیکھ بھال کے	سجاد باقر رضوی
نہاں حلقۂ جاناں میں ہم خراب رہا	شکور حسین یاد
بدلتا ہے زمانہ رنگ کیا کیا	کسریٰ منہاس
ہر صبح میں بھی گل کی طرح آبدیدہ ہوں	عمر فیضی
ہے آرزوئے عشقِ حسینانِ جہاں اور	افسر رضوی
وہ نگاہیں زندگی کا ساز و سامان ہو گئیں	نسیم احمد خاں نسیم (دوم)

"راوی" لاہور
اپریل ۱۹۶۹ء

عنوان	مصنف
عظمتِ غالب	ڈاکٹر سید عبداللہ
غالب ۔ یادوں کی ایک شمع	سید وقار عظیم
غالب کے فنی افسانے	ڈاکٹر عبادت بریلوی
من ہمایم کس چرا باشم (غالب)	ڈاکٹر عبدالغنی
غالب کے چند جمالیاتی تصورات	نصیر احمد ناصر
مرزا غالب ۔ اپنے کلام کے آئینے میں	ناظر حسن زیدی
اے کاش کبھی معرضِ اظہار میں آوے	فرمان فتح پوری
غالب کی انفرادیت کے چند پہلو	انور سدید
غالب کے اسلوبِ نثر نگاری کا مسئلہ	نصیر احمد ناصر
غالب کی شاعری میں مذہبی عقائد کی جھلکیاں	ڈاکٹر عبداللہ
غالب جدید تنقید کی نظر میں	صدیق کلیم
ہمارے لیے غالب کی حیثیت	جیلانی کامران
غالب مغلوب	محمد منور
غالب اور اس کا فارسی کلام	ڈاکٹر آغا یمین
غالب اور بودلیئر کے نغمہ ہائے غم	ڈاکٹر لئیق بابری
غالب خستہ	ڈاکٹر محمد اجمل
غالب کی صد سالہ برسی	اطہر وقار
غالب کی چند معدوم تصنیفات	سید معین الرحمٰن
غالب (انشائیہ)	ڈاکٹر وزیر آغا
مرزا غالب کا ایک خط	سجاد باقر رضوی
مرزا غالب کا پیغام مدیرِ راوی کے نام	—
غالب خستہ کے بغیر...... (انشائیہ)	شکور حسین یاد
غدر کے بعد (ڈرامہ)	غلام ثقلین نقوی
خودداری کا مجسمہ	ممتاز اقبال ملک
غالب سے ایک انٹرویو	اختر وقار عظیم
غالب اور قبولِ عام	اجمل نیازی

حصۂ نظم

عنوان	مصنف
نالۂ حزن انگیز بر وفاتِ غالب	مولانا الطاف حسین حالی
غالب مرحوم	جگر مراد آبادی
عقیدت کے پھول	خلیفہ عبدالحکیم ایم اے
یومِ غالب	سید حسن عسکری
التجا	رفعت انجم
نذرِ غالب	امجد اسلام امجد
ایک سو سال بعد	اشرف عظیم
آخری ہچکیاں	ارشاد صدیقی
روحِ غالب سے معذرت کے ساتھ	مستنصر میر
غالب دی غزل دا پنجابی روپ	منصور احمد خالد

غالب کی زمین میں مندرجہ ذیل شعراء کی غزلیں:۔

مرزا اسد اللہ خاں غالب ۔ احسان دانش ۔ احمد ندیم قاسمی ۔ ناصر کاظمی
قیوم نظر ۔ ڈاکٹر وزیر آغا ۔ سجاد باقر رضوی ۔ سید افسر زیدی ۔ ظفر اقبال ۔ کشور ناہید
اصغر سلیم ۔ محمد منور ۔ امجد اسلام امجد ۔ سرمد صہبائی ۔ الیاس کومل ۔ اشرف عظیم
نکہت پروین رضا ۔ سہیل صفدر ۔ حسن رضوی ۔ مظفر عباس ۔ منظر صہبائی ۔
احمد حسن چمن ۔ سید مسعود ہاشمی ۔ اجمل نیازی ۔

روزنامہ "رہنمائے دکن" حیدر آباد
غالب نمبر ۔ ۸ مارچ ۱۹۶۹ء

عنوان	مصنف
غالب کی داستانِ حیات	محترمہ وقار النساء
غالب کی شاعرانہ شخصیت شعرِ غالب کی روشنی میں	پروفیسر عالم خوندمیری
مرزا غالب	پروفیسر آغا حیدر حسن
غالب کی صحیح قدر شناسی ۔	ڈاکٹر سید عبداللطیف
غزل برنگِ غالب	علامہ حیرت بدایونی

غالب کے خطوط میں ظرافت — سید مصطفیٰ کمال
خراجِ عقیدت بر روحِ غالب (نظم) — محمد عبدالرحمن
کوئی ہوتا ہے حریف — محمد ایوب فاروقی
انتخاب اشعارِ غالب — ڈاکٹر مغنی تبسم
فارسی میں غالب کا رنگِ تغزل

"سب رس" حیدرآباد غالب نمبر (حصہ اول)

ستمبر، اکتوبر ۱۹۶۹ء

اپنی بات — ادارہ
خاکہ اسداللہ خاں غالب بخطِ غبار — محمد عالم مختار حق
حیاتِ غالب — سید محی الدین قادری زور
غالب خستہ جان — پروفیسر سید محمد
غالب کی وارستہ مزاجی — ڈاکٹر حنیف نقوی
غالب اور متنبی کا تقابلی مطالعہ — ڈاکٹر سید احتشام احمد ندوی
فارسی بینی تا بہ بینی نقش ہائے رنگ رنگ — شکیل احمد صدیقی
مکاتیبِ غالب میں سماجی اور تہذیبی پس منظر — ڈاکٹر سیمان محمد جاوید
محمد حبیب اللہ ذکا (شاگردِ غالب) — محمد عبدالرزاق بسمل
میاں فوجدار محمد خاں اور غالب — ڈاکٹر سید حامد حسین
غالب اور بیدل — سید محمد ضامن کنتوری مرحوم
غالب نما — ڈاکٹر صفی الدین صدیقی
غالب اور تصوف — مولانا معزالدین قادری
غالب ہندوستانیت کے لباس میں — ڈاکٹر سید احتشام احمد ندوی
غالب فارسی شاعری کے آئینے میں — عبدالغنی فاروقی
غالب — احمد علی خاں ادیب
باب ۔ غالب — فرحت قمر
.... پھر یاد آتا ہے — زبیدہ زرین ایم اے
غالب کی شوخیٔ گفتار — حشمت الرضا خاں
غالب کے الفاظ میں تکرارِ صوت — محمد عرفان نگینوی
غالب کا ایک مسئلۂ حاصل — حامد اللہ ندوی
غالب کا سماجی شعور — سید عبادت الدین رفعت
گنجینۂ معنی کا طلسم اور ثانی طمیر — ڈاکٹر ابو محمد سحر
نسخۂ حمیدیہ — ایک جائزہ — عصمت جاوید
سید ہاشمی اور نسخۂ حمیدیہ — عبدالقوی دسنوی
خطوط نگاری میں مرزا غالب کا ایک پیش رو — اظہر علی فاروقی
غالب کا ایک شعر — سعادت علی صدیقی
آگہی دام شنیدن (طنزیہ) — سید علی شاکر
غالب اور ملازمین سرکار (طنزیہ) — ڈاکٹر یوسف ناظم
غالب کی شاعری میں عصری رجحانات — ڈاکٹر خلیل احمد
مرزا قربان علی بیگ سالک — میر سراج الدین علی خاں
غالب کی جدت پسندی — سہیل بیابانی
غالب اور دکن — محمد اکبرالدین صدیقی
ڈاکٹر ذاکر حسین کا دیوانِ غالب — محمد اسماعیل پانی پتی
غالب آلام و امراض کے نرغے میں — " "
سر عبدالقادر اور دیوانِ غالب — چودھری محمد حنیف شاہد ایم اے
کیا مرزا غالب بھی میر منوں کے ممنون تھے؟ — صاحبزادہ شوکت علی خاں
مرزا غالب کی چلتی ڈلی — محمد حنیف شاہد ایم اے

حصہ نظم

اسداللہ خاں غالب بخطِ کوفی — محمد عالم مختار
قصیدہ در مدحِ نواب افضل الدولہ بہادر آصف جاہ خامس — غالب
" " " مختار الملک سرسالار جنگ اول — "
نذرِ غالب (شعرائے کرام کا خراجِ عقیدت غالب کی خدمت میں)
جذب عالم پوری (رباعیات) باقر امانت خانی (مسدس) رتی دکنی بیابانی
نازش پرتاپ گڑھی ۔ حیدری پرتاپ گڑھی ۔ ناز قادری ۔ جی ایم راہی ۔ وقار خلیل

زمینِ غالب

پرنس نواب سعادت جاہ بہادر ۔ محمد منظور احمد ۔ افسر امروہی
واحد پریمی ۔ فخر دریابادی ۔ قمر صدیقی ۔ عبدالمتین نیاز ۔ سید شکیل دسنوی
اسلم عمادی ۔ رضا وصفی ۔

تضمینِ غالب

محمد منشاء الرحمٰن خاں منشاء ۔ ستار چشتی

"صبا" / "سب رس" حیدرآباد دکن غالب نمبر حصۂ دوم

دسمبر ۱۹۶۹ء

غالب اور ابوالکلام	ڈاکٹر رضی الدین احمد
خطوطِ غالب کی سوانحی، تاریخی اور ادبی حیثیت	بشیر بدر
غالب کے کلام میں شوخی اور طنز و ظرافت	افتخار احمد فخو دھویلی
غالب بحیثیت محقق لغت	محمد عبدالقادر اختر عزیزی
غالب ایک عظیم شاعر	تاج الدین خاں بیابانی ایم اے
غالب میری نظر میں	محمد ایوب واقف ایم اے
غالب اور نئی نسل	خواجہ شمیم الدین۔ ایم اے
اندرا افلا میں مرزا غالب کا اجتہاد	پروفیسر غلام رسول
مرزا غالب کی موجِ زیست	قیوم صادق ایم اے

ماہنامہ "ستارہ" کراچی

فروری ۱۹۶۹ء

پوچھتے ہیں۔ وہ کہ غالب کون ہے ؟	ادارہ
غالب اور اُن کا بچپن	مسلم ضیائی
نکاتِ غالب	حکیم رضا خاں
بارے غالب کا کچھ بیان ہوجائے	اخلاق اختر حمیدی
مرزا غالب کے حکیمانہ لطیفے	عزیز احمد

ماہنامہ سٹرگل (STRUGGLE) کلکتہ

(غالب نمبر۔ انگریزی)

مرزا غالب	
غالب۔ ایک انسان ایک شاعر	مالک رام
مرزا اسداللہ خاں غالب	فیض احمد فیض
غالب۔ ایک انسان ایک شاعر	حمید احمد خاں
غالب پر تحقیق	علی جواد زیدی
اپنے محبوب غالب کی نذر	قرۃ العین حیدر
(چراغِ دیر)	
کتنی دردناک ہیں یہ یادیں	مسز پریا جوہری
غزل	ایم۔ مجیب

جواہراتِ غالب	مالک رام
انیسویں صدی کا ہندوستانی ادب اور مرزا غالب	ای۔ پی۔ چیلیشیف
اسداللہ خاں غالب کا فلسفہ	پروفیسر ایل آر گوردن پولونسکایا
غالب اور اقبال (اسلوب کا تقابلی مطالعہ)	این پریگارینا

وسکونسن یونیورسٹی میں امریکی طلبا غالب کی شاعری پڑھتے ہیں۔

غالب پر بین الاقوامی سیمینار

جشنِ صد سالہ غالب پر بوسٹن اور ہارورڈ یونیورسٹی کے اساتذہ کی شرکت۔

سنو اے تازہ واردانِ چمن	قرۃ العین حیدر
غزل	ایم۔ مجیب
غالب کے منہ سے غالب کا خیال اور شاعری	پروفیسر احمد علی
غالب کی صد سالہ تقریبات جاری ہیں	
مرزا غالب کلکتہ میں۔	ڈاکٹر عبدالسبحان
مرزا غالب کی پیش بینی	جی حافظ جی
مرزا غالب۔ شاعرِ حیات	شمس الدین
اردوئے معلیٰ سے انتخاب	ساگر مل اگروال

غالب کا خط نواب کلب علی خاں آف رام پور کے نام۔ از کلکتہ۔ بتاریخ ۸ نومبر ۱۹۶۵ء

غالب کی صد سالہ تقریبات برطانیہ میں	نامہ نگار خصوصی
غالب کی صد سالہ تقریبات نیویارک میں	
غالب اور ساتیں بابا گیانی	
اکبر کا انٹرویو غالب کے ساتھ	رضوان اللہ
غالب کی تقریبات چیکوسلواکیا میں	

"سوویت جائزہ" نئی دہلی غالب نمبر

فروری ۱۹۶۹ء

سوویت یونین میں غالب کی مقبولیت	اکادمیشین بابا جان غفوروف ڈائرکٹر ادارہ اقوامِ ایشیا
انیسویں صدی کا ہندوستانی ادب اور مرزا غالب	ای۔ چیلیشیف
غالب کا فلسفۂ حیات	ایل آر۔ گوردن پولنسکایا
حالی اور مرزا غالب	اے۔ سوخاچیف

غالب اور اقبال (اسالیب کا تقابلی مطالعہ) — این پریگرینا

فارسی میں غالب کا رنگ تغزل — غضنفر علی اوف

غالب — ایک مطالعہ — بابا جان غفوروف

سوویت یونین میں غالب کی تحقیقات کا مطالعہ — جی دانی علی اوف

"سوویت دیس" دہلی

۱۶ فروری ۱۹۶۹ء

غالب — عظیم شاعر اور انسان دوست — پروفیسر چیلیشیف

غالب میری نظر میں — سجاد ظہیر

غالب اپنے آبائی وطن میں — ڈاکٹر قمر رئیس

سوویٹ ریویو نئی دہلی۔ غالب نمبر (انگریزی)

۲۵ فروری ۱۹۶۹ء

غالب سوویٹ یونین میں — اکیڈمیشن بابا جان غفوروف

انیسویں صدی کا لٹریچر اور مرزا غالب — ای۔ پی۔ چیلی شف

اسد اللہ خاں غالب کا فلسفہ — پروفیسر ایل۔ آر۔ گارڈن پولن سکایا

الطاف حسین حالی اور مرزا غالب — اے شخوشف

غالب اور اقبال۔ اسلوب کا تقابلی مطالعہ — این۔ پریگارینا

روس کا غالب پر کام کا مطالعہ — غضنفر علی بف

سوونیر — غالب اور اس کا عہد نئی دہلی

۲۳ فروری ۱۹۶۹ء

غالب اور اس کا عہد — شمیم زیدی

غالب کون ہے؟ — سیکرٹری صد سالہ کمیٹی یادگار غالب

آپ کی صورت تو دیکھا چاہیے۔ — "

غالب از خاک پاک تورانیم — "

ہم نے مانا کہ دلی میں رہیں — "

وہ دن گئے جو کہتے تھے نوکر نہیں ہوں میں — "

بخداوند ہی کہلاؤ

بزم خون

گنج ہائے گراں مایہ

"ساونیر" — نذر غالب

موضع عادل آباد (حیدر آباد دکن)

شائع شدہ بموقع غالب صدی تقریبات

منظوم رستے گزارش احوال واقعی — خورشید فرحت

مرزا غالب سے خطاب — سید معین الدین علی

مرزا غالب کی سوانح عمری — ابراہیم قادری

غالب بحیثیت انسان — کے بی راؤ

شمع فروزاں — خورشید فرحت

مرزا غالب کے دوست اور شاگرد — ایس۔ سداشو راؤ

غالب — ایک سرسری جائزہ — فرید انجم

اے غالب! — عبدالکریم

فن شاعری اور غالب — ایم۔ حمید

مرزا غالب پر ایک نظر — محمد عبدالحمید

نجم الدولہ دبیر الملک مرزا اسد اللہ خاں غالب — حبیب حسن وفا

اردو زبان اور غالب — فرید انجم

غزل (تری تصویر کے سوا کیا ہے) — صلاح الدین غازی

" (سوچتا ہوں کہ یہ وفا کیا ہے) — فرید انجم

" (کوئی پوچھے کہ مدعا کیا ہے) — حبیب حسن وفا

" (صاف کہہ دے میری سزا کیا ہے) — اصغر علی اصغر

" (زندگی آہ کے سوا کیا ہے) — سید معین الدین علی خلش

" (یہ بلا یاس کی صدا کیا ہے) — خدیجہ تبسم

" (ہوش والو! انھیں ہوا کیا ہے) — جمیل احمد خاں تحریر

غزل (قلب تجھے ہوا کیا ہے) — شبیر احمد خاں انور

" (ملک اور قوم سے دغا کیا ہے) — خورشید فرحت

" — محمد عبدالمجید خاں

" بردیوان غالب — خورشید فرحت

" — حبیب حسن وفا

" — اصغر علی اصغر

" — سید معین الدین

سید محمد عثمان

غالب صدی تقریبات اور حیدرآباد — اسماعیل قریشی ایڈوکیٹ

روزنامہ سیاست۔ حیدرآباد دکن۔ غالب نمبر

۱۵ فروری ۱۹۶۹ء

غالب۔ شخصیت اور شاعری — مالک رام
غالب۔ ہر عصر اور ہر دور کی شخصیت — پروفیسر رشید احمد صدیقی
جہاں تیرا نقش قدم دیکھتے ہیں — اداریہ
مرزا اسد اللہ خاں غالب۔ ایڈیٹر نگر و نظر
غالب صدی تقریبات کو کامیاب بنانے کی اپیل (ممتاز ادیبوں، شاعروں اور صحافیوں کے بیانات از ایڈیٹر)
غالب کے نشتر — ادارہ

۱۶ فروری ۱۹۶۹ء

"غالب" اردو کے علاوہ ہندوستان کی دیگر زبانیں بولنے والوں کے لئے بھی "گھریلو نام" — ادارہ
غالب اپنے دور کے بہت بڑے انقلابی تھے (بمبئی کے بڑے بڑے لوگوں کے بیانات غالب کے متعلق)
غالب کے متعلق ہنگری کے ممتاز صحافی مسٹر جینوس اولا کے خیالات — ادارہ
غالب ہماری ملی جلی تہذیب کا مینار — ادارہ
غالب ہندوستان کے ثقافتی ترکہ کا ایک اہم عنصر (مشاہیر کے تاثرات) — ادارہ

۱۷ فروری ۱۹۶۹ء

غالب سیکولرزم کے علمبردار۔ انسانی اخوت پر مبنی اعلیٰ تہذیبی اقدار کے وارث (غالب صدی دہلی کی تقریبات کا خلاصہ)
غالب صدی کی تقریبات حیدرآباد میں — ادارہ
جواہر لال نہرو حیدرآباد دکن میں غالب صدسالہ تقریب — ادارہ
شب غالب کا رنگا رنگ پروگرام — ادارہ

"سیربین" راولپنڈی اگست ۶۹ء

غالب جہل بیم اور تغیر کا علمبردار — پروفیسر احمد علی
امریکی شاعروں پر غالب کا اثر — مسٹر ناقی کراؤن

(۴) "شاہین" گجرات (غالب نمبر)

جون ۱۹۶۹ء

اردو حصہ

سوہنی کا شہر۔ مرزا غالب اور غالب ڈے — سلیم حسین سید
انداز بیاں اور — خورشید ہمایوں چودھری
ہم سخن فہم ہیں — حامد حسین سید
روایت و بغاوت — مفتی ریاض
غزل (زمین غالب میں) — مشتاق اسلام آبادی
تضمین بر اشعار غالب — " "
غالب ناکام — شریف کنجاہی
غالب و اقبال — چوہدری محمد احسن
نجات کا طالب (ایک نیم منظوم تمثیلیہ) — تحمل حسین آزاد
دیوان غالب (شائع شدہ ۱۸۶۱ء) پیش کردہ قریشی احمد حسین احمد قلعداری

پنجابی حصہ "ولیں بسار"

ولیں بہار بارے — احمد حسین احمد
پردھان شاعر — خالد اکبر نوشاد
غالب دے شعراں دا پنجابی ترجمہ — منشی لطیف

انگریزی حصہ

Ghalib a National Poet — عبداللطیف عباس
Goclhe and Ghalib — محمد حنیف
Ghalib in a College Hostel — افتخار اے مرزا
Ghalib Fore-Runner of Iqbal — محمد حنیف
Ghalib and his Theory of Love — مختار احمد تاج
Ghalib my Favourite Poet — ریاض الحق عارف
Ghalib and Persian Poetry — نفیس علی خاں
Ghalib and Urdu Prose — محمد حنیف
Mirza Ghalib — اسلام الدین
Contemporaries of Ghalib — مقصود انجم

"شاعر" بمبئی۔ قصر الادب۔ غالب نمبر

پیغامات — مختلف اصحاب

غالب	علامہ اقبال
وہی اک حور	غالب
غزلوں کی تاریخ	〃
ہم تخلص و ہم نام	〃
شراب اور گلاب	〃
وہ ادائیں	〃
حسرت معانقہ	〃

"شبستان" دہلی غالب نمبر

فروری ۱۹۶۹ء

حالی کا مرزا غالب سے انٹرویو (غالب کے اپنے الفاظ میں)	میرانی
اے گہوارۂ علم و ہنر (نظم)	علامہ اقبال
غدر ۱۸۵۷ء میں غالب پر کیا بیتی ؟	بہادر شاہ ظفر
غالب کے سفر	مرزا سجاد علی خاں اختر
غالب کو خراج اے عقیدت	عرش ملسیانی
غالب کے متعلق حالی کا مرثیہ	حالی
حضرت غوث علی شاہ قلندر کی رند بلانوش سے ملاقات	مختار الدین احمد آرزو
غالب پر سرسید کا ایک سو بارہ سال پرانا مضمون	سرسید
غالب کے انتقال پر پہلا مضمون	سید مسعود حسن رضوی
پہلا غالب پرست (عبدالرحمٰن بجنوری)	محمد قاسم صدیقی
غالب کی برسی پر غالب کے نام کی تجارت	غلام احمد فرقت
غالب کے لطیفے	والی آسی
چاندنی رات کا میخوار (نظم)	شمیم کرہانی
حیات غالب کے چند ورق	مولوی محمد حسین آزاد
نواب رامپور کے نام غالب کی تحریر	غالب
غالب کی بہو سے ایک ملاقات	پروفیسر حمید احمد خاں
غالب کی شہرت کا راز	علیم اختر
غالب کی محبوبہ	حمیدہ سلطان
غالب کا انداز بیان	شہزاد اختر
فکر تونسوی غالب کے شعر کی شرح کرتے ہیں	فکر تونسوی
غالب کے اشعار کارٹونسٹ کی نظر میں	وہاب حیدر
میر مہدی مجروح کے آنسو	مجروح
غالب کے خطوط (بہت سے غیر مطبوعہ خط)	–
خراج عقیدت (نظم)	جگر مرادآبادی
دیوان غالب (پندرہ دیوانوں سے منتخب کرکے یہ نسخہ مرتب کیا گیا)	

شبستان کا دوسرا ایڈیشن

فروری ۱۹۶۹ء میں غالب نمبر شائع کرنے کے بعد اس رسالہ کا ایک اور ایڈیشن بہت سے اضافوں کے ساتھ شائع ہوا۔ پہلے ایڈیشن کے صفحات ۲۷۴ تھے اور دوسرے ایڈیشن کے ۳۵۴۔ یعنی ۸۰ صفحات کا اضافہ تھا ان زائد صفحات میں جو مضامین درج کئے گئے تھے۔ ان کی فہرست ذیل میں لکھی جاتی ہے۔ یہ اضافہ شدہ ایڈیشن مجھے مکرمی محمد عالم صاحب کی مہربانی کی بدولت ملا جس کے لیے میں ان کا نہایت درجہ شکر گزار ہوں۔

غالب کا غیر مردجہ کلام (جسے مرزا غالب نے خود اپنے مرتب کردہ دیوان سے ۱۸۶۲ء میں خارج کر دیا تھا اور جو نسخہ بھوپال نسخہ شیرانی۔ نسخہ رامپور اور نسخہ لاہور میں موجود ہے۔	ادارہ
قادر نامہ	
انتخاب از تحقیقات۔ آسی لکھنوی (ایک قلمی بیاض سے لیا ہوا غالب کا زائد کلام)	ادارہ
غالب کے انتقال کی پہلی خبر (شائع شدہ اکمل الاخبار دہلی، ارفروری ۱۸۶۹ء)	ادارہ
غالب کے دو صاحب طرز شاگرد (اسماعیل میرٹھی اور حالی پانی پتی)	متین طارق
مولانا نظم طباطبائی کی نظر میں کلام غالب کی غلطیاں	ادارہ
جب غالب نے اپنی ہتک عزت کا دعویٰ کیا	مولوی عبدالحق مرحوم
غالب – دو شعر، دو ستارے	مولانا غلام رسول مہر
غالب پر بھی یہ لکھا گیا (انتخاب از مضامین مسیح الزماں، مالک رام اور ذکا الدین)	
کرتا ہوں جمع پھر جگر لخت لخت کو	ڈاکٹر عابد رضا بیدار دہلی
کیا غالب کی موت ذیابیطس سے ہوئی	شمیم نکہت
غالب کے نام پر پورے ملک کو اپریل فول بنایا گیا	ادارہ
فیض احمد فیض کے آئینہ میں غالب کا عکس	مختار زمن
لکھنؤ کی دو طوائفیں زہرہ اور مشتری غالب کی بڑی سخت دشمن تھیں	نادم سیتاپوری

شرح کلام غالب — مولانا حسرت موہانی
غالب شکن یگانہ چنگیزی کا بیان غالب کے متعلق
تصانیف غالب — ادارہ
یہ غالب کے بھی شاگرد ہیں — مالک رام
غالب نے بیسویں صدی کی آہٹ سن لی تھی — ڈاکٹر ذاکر حسین
دیوان غالب مصنفوں کے لیے مشعل راہ — صبا لکھنوی
(غالب کے متعلق) انھوں نے کہا — آل احمد سرور، ڈاکٹر اور ابو اللیث کی رائیں غالب کے متعلق
پیروڈی بر غزل غالب — شوکت تھانوی
غالب یادگار قائم کرنے کی تجویز سو سال پرانی ہے — ڈاکٹر فرمان فتحپوری
غالب کی صد سالہ برسی ایک نظر میں — ادارہ
غالب کی بیوی — ڈاکٹر قاضی عبدالستار
غالب پر آخری مضمون — سلامت علی مہدی
جب غالب کا انتقال ہوا تھا — شاکر جبل پوری
غالب سے امریکی شاعروں کی دلچسپی — ادارہ
روس میں غالب — "

رسالہ "شب خون" الہ آباد

مئی ۱۹۶۹ء

غالب کے شعری نظریات
غالب ایک جدید شاعر — وزیر آغا
پرچھائیاں — آرچ شاتپ (غالب کی جمالیات) — شکیل الرحمٰن
غالب کے رد کردہ اشعار — نظیر صدیقی
تفہیم غالب — شمس الرحمٰن فاروقی

"شگوفہ" حیدرآباد دکن

مارچ - اپریل ۱۹۶۹ء

(غالب کے متعلق تمام تر مزاحیہ مضامین کا مجموعہ)

دیکھیو غالب مجھ اس تلخ نوائی میں معاف — اداریہ
غالب کو برا کیوں کہو (نظم) — دلاور فگار
سوانح غالب — ہری چند اختر
اردو کا پہلا طنز نگار غالب ہے — ڈاکٹر شوکت سبزواری
...... ہے انداز بیاں اور — عبدالمجید قریشی
زعشق نازکرخوں دو عالم میری گردن پر (نظم) — ماچو
کابلی والا جشن غالب میں (") — سلیمان خطیب
تشریح کلام غالب — برق آشیانوی
ماتم یک شہر (نظم) — قادر خلیل
غزل — ماچو
غالب کی روح سے معذرت کے ساتھ (غزل) — نیاب عیک
غالب کے مصرعے — شفیع عقیل
غالب کا حسن طلب اور حسن اعراض — ولی داشرف
عقد نامہ (نظم) — مرزا فوشہ
دل کے بہلانے کو غالب یہ خیال اچھا ہے — بھارت چند کھنہ
جواب شکوہ — " "
غالب مکتب میں — رشید قریشی
تضمین غالب — محمد منظور احمد
کوئی ہمیں اٹھائے کیوں؟ — نامعلوم
غالب وہ شخص کہ سب اچھا کہیں جسے — یوسف ناظم
ذکر تیرا مجھ سے بہتر ہے کہ اس محفل میں ہے — زینت ساجدہ
غالب کے لطیفے (۱) — ادارہ
غالب اینڈ کمپنی پرائیویٹ لمیٹڈ — احمد جمال پاشا
ڈبلنگ بر غزل غالب — صریٹ حیدرآبادی
ایک ہنگامہ پہ موقوف ہے .... — مسیح انجم
پیروڈیاں — اسلم عمادی
ماہر غالبیات — وجاہت علی سندیلوی
دیوان غالب صاحب (ڈراما) — شاہ فیاض عالم
انتخاب کلام غالب (طنزیہ۔ شوخ و مزاحیہ) — ادارہ
غالب کے لطیفے (۲) — "

"شمع حیات" دہلی کالج دہلی

غالب نمبر ۱۹۶۹ء

غالب کی زبان اور اسلوب — ڈاکٹر عبدالقادر سروری کشمیر یونیورسٹی

عنوان	مصنف
سد میں ہے رخشِ عمر	ڈاکٹر محمد حسن
جشنِ غالب	ساحر لدھیانوی
غالب کی شاعری میں دنیا سے کنارہ کشی کے رجحانات	ڈاکٹر سلام سندیلوی
غزل	شمیم کرہانی
مرزا غالب دہلی کالج میں	ڈاکٹر قمر رئیس
نعبد کس منہ سے جاؤگے غالب	غلام احمد فرقت
غالب کی حیات و شاعری کا جنسی پہلو	جاوید وششٹ
قطعات	گلزار دہلوی
غالب و علاقۂ او بہ زبان فارسی	سید ناصر حسین
غالب صدی میں اردو	جاوید وششٹ
غالب کی	عطاء اللہ خاور ہاشمی
تضمین	جلال رام پوری
غالب — ایک تجزیہ	معروف الحسن صدیقی
غالب اور میں	ڈاکٹر اسلم پرویز
غالب کے مہربان	ظفر ادیب
غزل	ناصر سرسوی
تعلقات	بشیر جھنجھانوی
مرزا غالب — انداز گفتگو	عتیق صدیقی
غالب ہمیں نہ چھیڑ	غلام مہدی آزاد
مرزا غالب کی خطوط نگاری	قاضی اظہار احمد صدیقی
غالب اور ان کی انفرادیت	ایس ایم ظفر
موازنۂ غالب و مومن	اکبر علی ہاشمی
غالب اپنے خطوط کے آئینے میں	شمس الدین صدیقی
مرزا غالب بحیثیت نثار	کنور بھان
غالب کا انداز بیان	ظفر محمود
غالب کی شاعری میں غم و نشاط کی ہم آہنگی	انیس الرحمٰن
پوچھتے ہیں وہ کہ غالب کون ہے	عبید الرحمان

حصۂ عربی

عنوان	مصنف
اب احد نوابغ الفکر الاردی و فارسی	سعید الزمان الکیرانوی
تصید من دیوان غالب (و مشروحہ)	
غالب شاعر الہند العظیم	زبیر احمد الفاروقی
غالب فی مدینۃ لندن (مزاحیہ)	
حیاتِ غالب	عبد اللطیف

"صحیفہ" لاہور غالب نمبر حصہ اول
جنوری ۱۹۶۹ء

عنوان	مصنف
غالب کا زمانہ (۱۷۹۷ء تا ۱۹۶۹ء)	ڈاکٹر محمد شمس الدین صدیقی
آبِ حیات کے مسودہ میں غالب کے حالات	آغا محمد باقر (نبیرۂ آزاد)
مرزا غالب کی ایک نئی غزل	ڈاکٹر حکیم چند نیر
لبصلۂ غالب	اکبر علی خاں
غالب کی تاریخ گوئی	کسریٰ منہاس
غالب اور ان کی ہم عصری صحافت	ڈاکٹر عبد السلام خورشید
غالب پر ابوالکلام آزاد کا ایک مقالہ	عتیق صدیقی
غالب اودھ اخبار میں	مولانا مرتضیٰ حسین فاضل
منقعات نثر غالب	نجم الاسلام
مرزا غالب کا اسلوب نگارش (پنج آہنگ میں)	عندلیب شادانی
غالب اور ذال معجم	سید قدرت نقوی
محاسن خطوط غالب	ڈاکٹر غلام حسین ذوالفقار
قاطع القاطع	قاضی عبد الودود
غالب کا مسلک شعر	خواجہ احمد فاروقی
مرزا غالب کا سفر کلکتہ اور بیدل	ڈاکٹر عبد الغنی
مرزا غالب کی فارسی غزل	محمد منور
"ابر گہربار" کا ایک پہلو	اسلوب احمد انصاری
کلام غالب میں تمثال شعری کا مقام	اختر اقبال کمال
غالب کی تہذیبی شخصیت کا تعارف	جیلانی کامران
غالب ایک جدید شاعر	ڈاکٹر وزیر آغا
غالب کی مشکل پسندی	انور سدید
غالب کی فن کارانہ ہمہ گیری	نظیر صدیقی
افکار غالب کے نئے زاویے	مولانا غلام رسول مہر

WHISPERS FROM GHALIB — مسز زیتون عسکر
صوفی اے کیو نیاز

یورپ میں غالب کی صد سالہ برسی (تقریبات کے پروگرام) — ڈاکٹر اشفاق حسین

"صحیفہ" لاہور غالب نمبر حصہ دوم

اپریل ۔۔۔ ۱۹۶۹ء

غالب کی شاعری میں تسکین ضمیر — ابن فرید
غالب ۔۔۔ بنتی ہوئی شخصیت کا مسئلہ — رشید امجد
غالب ہیئت شناس اور ہیئت ساز — انور جالب
غالب کی رومانیت — ڈاکٹر سہیل بخاری
غالب اور خودداری — ڈاکٹر گوپی چند نارنگ
غالب کا شعور کائنات — لئیق احمد
غالب اور شعور حیات — ڈاکٹر تنویر احمد علوی
کلام غالب میں طنز و ظرافت (قسط اول) — یوسف جمال انصاری
غالب کی مشکل پسندی — شمس الرحمٰن فاروقی
غالب اور فلسفہ وحدانیت — حافظ عباد اللہ فاروقی

"صحیفہ" لاہور غالب نمبر حصہ سوم

جولائی ۱۹۶۹ء

نسخۂ حمیدیہ کی فروگذاشتیں (نسخۂ بھوپال کی روشنی میں) — مولانا امتیاز علی عرشی
دیوان غالب (نسخۂ بھوپال) پر ثبت دستخط اور مہریں — سید حامد حسین
غالب اور صغیر بلگرامی (قسط اول) — مشفق خواجہ
غالب اور مارہرہ — پروفیسر محمد ایوب قادری
غالب کا ایک خط اور ناظم سے منسوب غزل — اسرار الحق
غالب کے جعلی شاگرد اور جعلی تحریریں — ڈاکٹر خلیق انجم
غالب اور اصول لغت نگاری — ڈاکٹر شوکت سبزواری
کلام غالب میں طنز و ظرافت (آخری قسط) — یوسف جمال انصاری

"صحیفہ" لاہور غالب نمبر حصہ چہارم

اکتوبر ۱۹۶۹ء

غالب اور صغیر بلگرامی (دوسری اور آخری قسط) — مشفق خواجہ
غالب اور غالب تخلص کے اردو شعراء — ڈاکٹر فرمان فتحپوری

یادگار غالب اور مقدمہ شعر و شاعری میں غالب کے بعض اشعار — سعادت علی صدیقی
غالب کے نقاد — ڈاکٹر گیان چند
غالب اور ہمارا قومی شعور — فتح محمد ملک
غالب کا ذہنی رخ — میرزا ادیب
غالب کا سیاسی ماحول — ڈاکٹر محمد باقر
غالب کی اداشناسی اور نوا سنجی — عشرت رحمانی
غالب کی تفہیم — ڈاکٹر عبادت بریلوی
غالب کے دو شاگردوں کے متعلق دو سوال — محمد اسماعیل پانی پتی
غالب کے پانچ اشعار (فرانسیسی میں ترجمہ) — ڈاکٹر صدیق بابری
غالب کے اشعار پر نثری تضمین — حضرت الحاج ابو الکبر نقاش فطرت ایم اسلم
غالب اور ان کی جمّو (دیوان غالب میں سے ایک شعری مکالمہ) — سید امتیاز علی تاج

مضامین علی گڑھ میگزین غالب نمبر

جنوری ۱۹۶۹ء

ہر رنگ میں بہار کا اثبات چاہیئے — بشیر بدر (ایڈیٹر)
غالب اور جدید ذہن — آل احمد سرور
غالب کے نانا — مسعود حسین
یک عمر ناز شوخی عنوان اٹھائیے — خلیل الرحمٰن اعظمی
آثار غالب (مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں غالب کی تحریرات و تصاویر اور دوسرے نوادر) — مختار الدین احمد
غالب کی حقیقت پسندی — سلامت اللہ
غالب کے شعری اسلوب کا ایک پہلو — منظر عباس
گنجینۂ معنی کے طلسم کی کلید — عتیق احمد صدیقی
غالب کی شاعری کا پس منظر — وارث کرمانی
دیکھیں کیا گزرے ہے قطرہ پہ گہر ہونے تک — افسر قریشی صاحبہ
غالب کی شاعری اور مضامین رشک — افتخار بیگم
غالب کی شاعری میں رنگ و روشنی کی تصویریں — ذکاء الدین
غالب کی شاعری میں شخصیتی کشمکش — ابن فرید
دستنبو پر ایک نظر — کبیر احمد
غالب استاد فن اور ادبی رہنما — آفتاب احمد

غالب اور حدیث غم — انجمن آرا بیگم
غالب کا نفسیاتی شعور — سعید احمد
غالب کا تصور محبوب — مرغوب حسن
غالب اور بیگم غالب — اعجاز اختر
تجھے ہم ولی سمجھتے .... — ریاض پنجابی
غالب اور سرسید — فرخ جلالی
غالب غم دیدہ — نور احمد
کلام غالب میں فلسفہ اور تصوف — فریدہ خانم
غالب کی مقبولیت کے اسباب — نسیم فاطمہ
غالب ۔ شخصیت — امیر زہرا
غالب کا استفہامیہ ذہن — بشیر بدر
حیات غالب کی چند اہم تاریخیں — ضیاء الدین انصاری
علی گڑھ میگزین کے گزشتہ پرچوں میں غالب کے متعلق مضامین کی تفصیل — بشکریہ
علی گڑھ میگزین کے مدیر — "
علی گڑھ میگزین کے مخصوص شمارے — "
شعروں کے انتخاب نے ..... — "
اس شمارے کے لکھنے والے — "

مضامین علم و فن دہلی (غالب نمبر)

اپریل ۱۹۶۹ء

مختلف ہندوستانی، انگریزی اور روسی مشاہیر کے انٹرویو۔
غالب کی عظمت (ایک عظیم سیمینار جس میں ہندوستان کے بڑے بڑے ادیبوں نے حصہ لیا)
واقعات غالب سنین کے آئینہ میں — از انیس الرحمٰن
شجرۂ غالب — " مالک رام
غالب کی سسرال — " "
غالب اور آم — " مناظر عاشق
ہندوستانی اعلیٰ حکام کا خراج عقیدت غالب کو
غالب کے اردو فارسی اشعار کا انتخاب
مثنوی چراغ دیر کا منظوم ترجمہ — از مسلم الحریری
غالب کے خطوط کا انتخاب

فرہنگ اشعار فارسی
غالب کے مرثیے
غالب کا فارسی کلام
غالب کا انداز بیاں — از اے سعد فاروقی
غالب ایک عظیم شاعر
غالب روسیوں کا پسندیدہ شاعر
غالب گھر
رنگ سنگ
غالب بنام انیس — از انیس الرحمٰن
غالب ایک عظیم شاعر اور انسان دوست
مشاعرہ
غالب پر لکھی گئی کتابیں
غالب کی فارسی اور اردو تصانیف
غالب کی شرحیں
مکاتیب غالب کے مجموعے
غالب کے بعض خطوط کے فوٹو
غالب اسٹڈیز۔ دہلی
غالبیات نو — مرتبہ: ڈاکٹر عابد رضا بیدار
غالب کی عظمت (علی گڑھ دہلی سیمیناروں کی مکمل روئیداد)
انتخاب غالب اردو (جو غالب نے رام پور بھیجا تھا)
غالب کے اہم معاصر تسکین کا دیوان
غالبیات نو (۲۳)
شریک غالب (نواب ناظم کے دیوان کا انتخاب)
غالب ڈائری ۔ ساہیوال ۱۹۶۹ء
حیات غالب ایک نظر میں
حیات غالب خطوط غالب کے آئینہ میں
مرزا کا ایک خط جس میں پاک پتن (ضلع ساہیوال) کا ذکر ہے۔
غالب معاصرین کی نظر میں
غالب کی تصانیف (کتابوں کے پہلے ایڈیشنوں کے سرورق کے فوٹو حالات)

غالب کے چند تلامذہ (نوٹ)

غالب کے چند خطوط (نوٹ)

غالب کے لطیفے

غالب کے اشعار کا انتخاب

غالب (نظم) — علامہ اقبال

غالب۔ لائف اینڈ ورک۔ نئی دہلی۔ انگریزی

فروری ۱۹۶۹ء

غالب کا ایک سوانحی خاکہ — ایم اے حسین

غالب کا اردو ادب میں حصہ

غالب کی تخلیقات

غالب کی زندگی میں واقعات نگاری

اردو۔ آزادی کے بعد کے ہندوستان میں

ہندوستان کے فارسی ادیب۔

"فکر نو" دہلی۔ غالب نمبر

۱۹۶۹ء

غالب — مولوی

غالب سے ملئے (تمثیل) — مرزا محمود بیگ

مرزا غالب دہلی کالج میں (تمثیل) — ڈاکٹر قمر رئیس

غالب کی حیات اور شاعری کا جنسی پہلو — جاوید وششٹ

تصویر کا دوسرا رخ — تنویر احمد علوی

مطالعہ غالب — نثار احمد فاروقی

شارحین غالب — منصور سعید

غالب۔ شخصی زندگی کے کچھ پہلو — رقیہ ناز

غالب کی بذلہ سنجیاں — رحمت الٰہی

غالب ایک موسیقار کی نظر میں — امیر احمد

خطوط غالب کی انفرادیت — خلیق احمد

غالب کی گلیوں میں — محمد شفیق

غالب اپنی انانیت کے آئینے میں — اقبال قریشی

غالب کا شعور حیات — سہیل احمد

غالب اور بہادر شاہ ظفر — شاہد احمد

خط لکھیں گے گرچہ مطلب کچھ نہ ہو — سید ضمیر حسن

ہیں خواب میں ہنوز (مزاحیہ) — عتیق احمد صدیقی

نامۂ غالب فکر تونسوی کے نام — [illegible]

"فاران" اسلامیہ کالج لاہور

جولائی ۱۹۶۹ء

نذر غالب (نظم) — پروفیسر اختر اقبال کمالی

غالب کا ایک شعر — سید عابد علی عابد

غالب کی شاعری میں طنز — پروفیسر اختر اقبال کمالی

غالب اور نفسیات — پروفیسر یوسف جمال انصاری

گنجینۂ معنی کا طلسم — پروفیسر شہرت بخاری

شاعری میں غالب کا لہجہ — سید عزیز ہمدانی

فروغ اردو لکھنؤ (یو۔پی)

جلد ۱۵ شمارہ ۷، ۸

(۱) پوچھتے ہیں وہ کہ غالب کون ہے؟

غالب کون ہے — محمد حسین شمس

غالب کے بارے میں کچھ دلچسپ باتیں — پروفیسر اختر قادری

غالب کے ساتھ ناانصافی — حامد اللہ افسر

کچھ غالب کے بارے میں — اکبر علی خاں

غالب۔ غالب کے آئینے میں — شریف الحسن عثمانی

غالب کی شخصیت — شہید صفی پوری

عیوض علی عدیل

غالب کا سفر لکھنؤ — قمر الحسن اعظمی

غالب کا سفر کلکتہ — سعادت علی صدیقی

(۲) گنجینۂ معنی کا طلسم اس کو سمجھئے

غالب کا تصور جنت و دوزخ — مولانا غلام رسول مہر

غالب نغز گو — علی عباس حسینی

غالب نئی داخلیت کی آواز — ڈاکٹر محمد حسن

غالب شہید جستجو — ڈاکٹر مسیح الزماں

غالب کا تصورِ عشق — حمیدہ سلطان
سودا اور غالب — ڈاکٹر عبدالاحد خاں خلیل
زفّارِ عمر قطعِ رہ اضطراب ہے — شبینہ الحسن
غالب کے کلام میں حزنیہ عنصر — ڈاکٹر شجاعت علی سندیلوی
تا فرق بود غالب و مومن نہ تواں گفت — ڈاکٹر فرمان فتح پوری
غالب کی غزلوں میں پیکریت — ڈاکٹر سلام سندیلوی
غالب حقائق کی روشنی میں — یونس خالدی
غالب کی شاعری میں خارجی اثرات — ڈاکٹر محمود الحسن
غالب کا فلسفۂ زندگی — ڈاکٹر حبیب پرویز
غالب اور منکرینِ عالم — اخلاق حسین عارف
قصیدہ اور غالب — خان محمد عاطف
غالب کا تصورِ عشق — موسیٰ مجروح
غالب اور فن — شبیر احمد علوی
غالب اور مومن کا ذہنی پھیلاؤ — حسن عسکری پھلکنوی
غالب ایک حقیقت نگار شاعر — ڈاکٹر سید یحییٰ احمد ہاشمی
غالب اور رعایتِ لفظی — محمد عرفان
غالب کے خطوط کی انفرادیت — قمر الحسن
غالب کا تنقیدی شعور — احمر لاری
غالب میرا پسندیدہ شاعر — وسیم فاروقی
سرمایۂ کلامِ غالب — طالب کاشمیری

(۳) میں رو تر دکھاتا ہوں میں اک داغ نہاں اور

کلامِ غالب اور شرحِ طباطبائی — مسعود حسن رضوی
غالب کا ایک شعر — ڈاکٹر نور الحسن ہاشمی
غالب کا ایک اور شعر — طالب صفوی
دیوانِ غالب کا مصور ایڈیشن — عبدالرحمن چغتائی
نسخۂ حمیدیہ اور میاں فوجدار خاں — نادم سیتاپوری
چند اصطلاحاتِ غالب — طاہر محسن علوی کاکوروی
غالب کے کلام میں الحاقی عناصر — ڈاکٹر وصی احمد
غالب اور بنگلہ ادب — ڈاکٹر شانتی رنجن بھٹاچاریہ

غالب کا ایک شاگرد "سخن دہلوی" — حکیم عبدالقوی
آہ غالب بمرد — ڈاکٹر خان رشید
مرزا غالب کی ایک غزل — ڈاکٹر حکم چند نیّر
غالب اور ڈاکٹر عبداللطیف — عطا محمد شعلہ
مرزا کا اندازِ بیاں — ڈاکٹر سید رغبت حسین
صنم گر، نقاشِ غالب — ایم حسین قصری

(۴) فارسی بیں تا بہ بینی نقش ہائے رنگ رنگ

غالب کا فارسی میں ایک ترکیب بند — اختر علی تلہری
مثنوی سرمہ بینش — ڈاکٹر ظہیر احمد صدیقی
غالب کا فارسی کلام۔ ایک سرسری جائزہ — مرزا جعفر حسینی
مثنوی چراغِ دیر (تشریح و ترجمہ کے ساتھ) — ڈاکٹر امرت لعل عشرت
غالب کی فارسی مثنوی "ابرِ گہربار" — امیر حسن نورانی
غالب۔ فارسی کا ایک عظیم شاعر — ڈاکٹر ریاض الحسن
فارسی بیں تا بہ بینی نقش ہائے رنگ رنگ — ڈاکٹر انوار الحسن

(۵) دیوانگی اسد کی حسرت کش طرب ہے

یانگ اور غالب — وجاہت علوی سندیلوی
غالب کا خط عبادت بریلوی کے نام — فرقت کاکوروی
غالب کا قاصد — سیدہ نسیم چشتی
ہمارے بھی ہیں مہرباں کیسے کیسے — عبدالمجیب سہالوی
غالب کے ایک ممتاز کارٹونسٹ وہاب حیدر — احمد جمال پاشا
آم اور غالب (ادارہ فروغِ اردو ہند کی جانب سے ہونے والی تقریب کی رپورٹ) — عرفان لکھنوی
محمل چغتائی — ادارہ
غالب کے سو اشعار کے متعلق کارٹون — ادارہ

(۶) رکھیو یارب یہ درِ گنجینۂ گوہر کھلا (حصۂ نظم)

انتخابِ کلامِ غالب — تیر عزیز مسعودی
زمزمۂ تحسین — جمیل مظہری
کیوں نہ غالب رہے اقلیمِ سخن پر غالب — مجرم محمد آبادی
غالب — ندرت کان پوری

غالب — جگر مرادآبادی
[illegible] ایجاد — فضا ابن فیضی
پاسِ خاک میں (مرزا غالب کے سامنے بیٹھ کر لکھی گئی) — شمیم کرہانی
غالب — رضا مظہری
تضمین — مغیث الدین فریدی
غالب — نازش پرتاب گڑھی
غالب — شاد لکھنوی کراچی
زندگی غزل اور غالب — حرمت الاکرام
غالب — عمر انصاری
غالب الکلام — مختار ہاشمی آنولوی
غالب — اشرف مالوی
شعرِ غالب (سانیٹ) — وقار خلیل
ہر بات ہے دنیا سے الگ غالب کی — ماہر بلگرامی
غالب — ماجد الباقری
غالب — اثیم خیرآبادی
غالب — ساقی جاوید کراچی
غالب — سہیل اقبال کراچی
غالب — محمد فاروق اختر بنارسی
غالب — رشید جعفری آنولوی
غالب (ایک منظوم پیچر) — فصیح اکمل قادری
غالب — ثمر بسوانی
غالب — والی آسی
غالب نام آورم — رئیس مینائی
تضمین — سلمان عباسی
صدائے غالب — اقبال ندیم
غالب کا پیامِ جنوں — تسنیم فاروقی
مسنو غالب (مزاحیہ نظم) — ماچس لکھنوی

(۷) پھر کھلا ہے درِ خزینۂ راز (منقول مضامین)

مرزا کے کلام پر ریویو اور اس کا انتخاب — مولانا الطاف حسین حالی

غالب علیہ الرحمۃ — سید فرزند احمد صفیر بلگرامی
محاسنِ کلامِ غالب — عبدالرحمٰن بجنوری
غالب کا فلسفہ — مولانا عبدالماجد دریابادی
مرزا غالب کا عاشقانہ اعتقاد — ڈاکٹر سید عبداللہ
غالب کا فلسفہ — شیخ محمد اکرام لاہور
تصنیفاتِ غالب — مالک رام دہلی
غالب کی شاعری میں حسن و عشق — پروفیسر حمید احمد خاں
غالب کی عظمت — پروفیسر آل احمد سرور
اردو شاعری اور غالب - ایک مطالعہ — پروفیسر اختر اورینوی
غالب کی عظمت — خواجہ احمد فاروقی
غالب کا تفکر — پروفیسر احتشام حسین
غالب نما (غالب سے متعلق رسالہ فروغ اردو کے گزشتہ مضامین) — اقبال صدیقی

فنون لاہور (غالب نمبر)

مئی، جون ۱۹۶۹ء

بحضورِ غالب

قصیدہ در مدح مرزا اسداللہ خاں غالب — گوہر ہوشیارپوری
شاعرِ نغز گوئے خوش گفتار — حفیظ تائب
۱۵ر فروری ۱۹۶۹ء — محسن احسان
بیادِ غالب — عرفانہ عزیز
غالب خوشنوا — امجد اسلام امجد
مرزا غالب — حزیں لدھیانوی
غالب کی ایک فارسی غزل — ترجمہ: گوہر ہوشیارپوری

(۲) انتخاب کلام فارسی

فارسی میں تا بینی نقش ہائے رنگ رنگ — صادق ندیم

(۳) غالب اور اس کا فن

مرزا غالب کا فارسی کلام — مولانا غلام رسول مہر
غالب کی جمالیات — سید علی عباس
مغنی نامہ — ڈاکٹر خورشید الاسلام
غالب کی لفظ و معنی — مظفر علی سید

غالب کے بغیر — فتح محمد ملک
اردو شاعری پر غالب کا اثر — شمس الرحمن فاروقی
غالب — روایت اور جدیدیت — ڈاکٹر ظہیر فتح پوری
[illegible] — سجاد باقر رضوی
غالب کی ہم عصریت — صدیق کلیم
غالب ۔ بجنوری اور رعنوی عروض — سید جابر علی جابر
غالب کی شعری کائنات — عزیز بٹ
غالب کی آباد کاری — غلام رسول تنویر

نذر غالب (غالب کی زمینوں میں غزلیں) بہ جانب ذیل حضرات نے کہیں:
جعفر بٹ، احمد فراز، خلیل الرحمن، بانی، روحی، قتیل، ظہور نذر، گلزار، محسن احسان، جلیل، احمد ظفر، انور مسعود، بشیر، جمیل یوسف، جمیل ملک، شہزاد احمد، جمیل الدین عالی، ظفر اقبال، گوہر رشید، محمد جلیل، جون ایلیا، حمایت علی، عبدالرشید، عدیم، نجیب احمد، اختر انصاری، اعجاز آصف، عبداللہ جاوید، خالد احمد، خلیق، رفعت سلطان، صدیق، عدیم ہاشمی، نسیم، امجد اسلام، حفیظ تائب، احمد ندیم قاسمی۔

فیضان لائل پور

جنوری و فروری ۱۹۶۹ء

غالب ۔ ایک مطالعہ
نکاتِ غالب

قندیل لاہور (غالب نمبر)

۵ اپریل ۱۹۶۹ء

قید حیات اور بند غم — اکبر حمیدی
غالب اور اردو انجمنیں — شبیر اشرف
مرزا نوشہ کی شخصیت اور تصانیف — زاہد الحسن زاہد
مومن۔ ذوق اور غالب — اصغر یگانہ
غالب اور فریاد — مرزا ادیب
غالب کا فلسفۂ ہستی — سیف دین پوری
غالب (نظم) — منظور حسین منظور
غالب — عاطر ہاشمی
غالب (نظم) — وجاہت حسین
غالب " — شیر افضل جعفری
غالب " — انتظار احمد
غالب " — ضیاء شبنمی
غالب " — کبیر انور جعفری
غالب " — خلیق قریشی
بگزرد از مجموعہ اردو — احسن مجیب
غالب بچوں کا بھی شاعر تھا — نعیم نیازی
غالب کی عظمت — قمر اقبال ایم۔ اے
غالب کا نظریۂ عشق — محمد یوسف عاجز ایم اے
مرزا غالب کی مکتوب نگاری — ایم آفتاب
غالب کے کلام میں طنز — راشد جاوید
غالب سے امریکی شاعروں کی دلچسپی

ماہنامہ قومی زبان کراچی (غالب نمبر)

فروری ۱۹۶۹ء

بنیاد غالب — اختر حسین صدر انجمن ترقی اردو
حافظ و غالب — ڈاکٹر ریاض الحسن
غالب و اقبال — محمود اکبر آبادی
دیوان غالب نسخۂ مالک رام — محمد انصار اللہ نظر
جدید شرح دیوان غالب (سیماب اکبر آبادی) — اعجاز صدیقی
غالب کے بہاری تلامذہ اور ارادت مند — رخشاں ابدالی
فکر غالب میں ہندوستانی عنصر — ڈاکٹر اکبر حیدری کاشمیری
غالب کا اخلاقی تخیل — ڈاکٹر فاطمہ شجاعت
غالب کی اردو نثر کے چند نادر نمونے — میر ناصر علی دہلوی
یونی ورسٹیوں میں غالب پر تحقیقی کام — ابو سلمان شاہجہانپوری
اشاریہ غالب — "
غالب تذکروں میں — ضمیر نیازی

ماہنامہ کتاب لاہور

جلد ۳، شمارہ ۶ ۔ فروری ۱۹۶۹ء

حیات غالب سنین کے آئینے میں — گوہر نوشاہی

تمہید و تعارف دیوان غالب "نسخۂ طاہر" — گوہر نوشاہی
دیباچہ طبع اوّل "نسخۂ طاہر" — طاہر نبیرۂ آزاد
دیوان غالب "نسخۂ طاہر" — مرزا اسد اللہ خاں غالب

روز نامہ کوہستان لاہور (غالب نمبر)

۱۶ فروری ۱۹۶۹ء

مرزا اسد اللہ خاں غالب۔ مضمون مولانا محمد حسین آزاد۔ پیش کردہ
آغا محمد باقر نبیرۂ آزاد

غالب نے نواب مختار الملک کی شان میں قصیدہ لکھا تھا — مالک رام
غالب کا ایک خط مد ہوش بدایونی کے نام — فرخ جلالی
مرزا غالب عقیدہ اور عمل کے اعتبار سے صوفی تھے — میکش اکبر آبادی

گلفشاں لاہور (غالب نمبر) حصہ اوّل

مارچ ۱۹۶۹ء

غالب ایک فنکار — اداریہ
پوچھتے ہیں وہ کہ غالب کون ہے؟ (سوانح حیات) محمد مرتضیٰ اختر ایم اے
نام و نشانم مپرس (سوانح) (پہلی قسط) سید مرتضیٰ حسین فاضل لکھنوی
غالب امیروں کے حلقے میں — "
غالب کے معاصر شعرا — "
غالب (نظم) — اقبال
غزل — غالب
انداز بیاں اور . . . . (نظم) — رئیس امروہوی
قصیدہ بہ بارگاہ حضرت غالب (در زمین غالب) — تابش دہلوی
نذر غالب (نظم) — آصف ثاقب
غالب کا ایک خیال (نظم) — اکبر حمیدی
غالب، — ایک خیال — ادیب سہیل
غالب ایک تہذیب — ڈاکٹر سید عبد اللہ
غالب کا کلام منقبت — سید علی عباس جلال پوری
تیرا یہ بیان غالب — عشرت رحمانی
تماشائی نیرنگ تمنا — ڈاکٹر مسیح الزماں
غالب کی ازدواجی زندگی — علی حیدر ملک

غالب کا پشتو ادب — [illegible]
غالب کی قصیدہ گوئی — [illegible]
غالب کے اشعار کے انگریزی ترجمے — [illegible]
غالب کے چار مصرعے کارٹون کی شکل — [illegible]
غالب — ڈاکٹر وزیر آغا
غالب خستہ کے بغیر (تمثیل) — آغا سہیل
گھیل بھیجو کھاں کی (غزل مجو خاں کی) مزاحیہ — —
غزل — مرزا غالب
غالب کی نثر کا نمونہ — از دیباچہ عود ہندی
میر مہدی کے نام غالب کے خط کا نمونہ — —
غزل — غالب
غزل — یگانہ چنگیزی
غزل — احمد ندیم قاسمی
غزل غالب و شکیب جلالی
غزل غالب و احسان دانش
غزل غالب و پرتو روہیلہ
غزل غالب و باقر انجم اور حیا رام پوری
غزل غالب و سیف زلفی
غزل غالب و سودا — جمیل یوسف اور کبیر انور جعفری
غزل غالب و منور سلطانہ لکھنوی

اس پرچہ میں جن جن اصحاب کے مضامین اور غزلیں ہیں ان سب کے حالات زندگی اور فوٹو بھی شامل اشاعت ہیں۔

غالب نمبر (حصہ دوم)

اپریل ۱۹۶۹ء

غالب۔ ایک فنکار — سیف زلفی
نام و نشانم مپرس، غالب کے شاگرد، مخالف — سید مرتضیٰ حسین فاضل
(۲) اولاد غالب (قسط دوم)
غالب (نظم) — محسن احسان
غالب — [illegible]

عنوان	مصنف
مرزا غالب (نظم)	رئیس امروہوی
	رئیس فروغ
	وزیری پانی پتی
	بلش نجی
غالب شناسی کی روایت	عبداللہ جاوید
مکاتیب غالب کا نثری اسلوب	صفی حیدر دانش
غالب کی انفرادیت	انور سدید
اندیشہ ہائے دور و دراز	انوار احمد
تابعہ عصر غالب	خواجہ سلطان عارف
غالب کے نقش ہائے رنگ رنگ	نعیم صدیقی
غالب کا علمی ماحول	شاکر علیمی
چچا غالب	آفاق صدیقی
شوخیٔ قلم شوخیٔ زبان غالب	زیب ملیح آبادی
غالب دو گردیوں کے درمیان	وسیم احمد بخاری
غالب ایک نثر نگار	آصف عمران
غالب کے ظلم کا نفسیاتی پہلو	حفیظ صدیقی
گجل بھیکھاں کی (چچا غالب کی زمین میں) مزاحیہ	——
غالب اینڈ کمپنی پرائیویٹ لمیٹڈ	احمد جمال پاشا
غالب کالج میں	آغا سہیل
غالب میدان حشر میں	اکبر حمیدی
مرزا غالب کے لطائف	بلقیس اختر ایم۔ اے
نذر غالب (غزل)	خلیل رام پوری
ہم سخن فہم ہیں (اقتباسات) (اشعار)	سیف زلفی
اشعار غالب	غالب

ماہنامہ ماہ نو۔ کراچی (غالب نمبر)

جلد ۲۲ شمارہ ۱-۲ جنوری فروری ۱۹۶۹ء

عنوان	مصنف
ابتدائیہ	فضل قدیر
مرزا غالب کی صد سالہ برسی	ممتاز حسین
غالب	صلاح الدین خدا بخش مرحوم
حیاتِ غالب (چند گزارشیں)	مولانا غلام رسول مہر
مردِ قلندر	جلال الدین احمد
غالب ایک تہذیبی قوت	ممتاز حسین
غالب کے سیاسی افکار	میر محمد حسین عنقا بلوچ
غالب کا زائچہ	مولانا امتیاز علی عرشی
غالب کے چند غیر مطبوعہ لطیفے اور شعر	مولانا احتشام الدین مرحوم
غالب کا کلکتہ	پروفیسر حمید احمد خاں
غالب اور بنگال	وفا راشدی
تلامذۂ غالب	ڈاکٹر وحید قریشی
کچھ تلامذۂ غالب کے بارے میں	کلب علی خاں فائق
میر مہدی مجروح (غالب کا سب سے چہیتا)	محمد اسماعیل پانی پتی
غالب کی شاعری	مولانا غلام رسول مہر
غالب کا تصور جنت و دوزخ	〃
غالب۔ خالقِ جمال	ڈاکٹر عبادت بریلوی
غالب اور غم دوراں	〃
غالب کے یہاں تخیل اور جذبے کی ہم آمیزی	ڈاکٹر یوسف حسین خاں
غالب نسخۂ حمیدیہ کی روشنی میں	ڈاکٹر فرمان فتح پوری
مردِ عاشق کی مثال (غالب)	سلیم اختر
غالب مکتبِ غم دل میں	سلیم اختر
مولانا آزاد بنام غالب	مالک رام
غالب پیشرو اقبال	ڈاکٹر سید عبداللہ
گوئٹے اور غالب	انعام الحق کوثر
مجموعۂ اردو میں فارسی کے ترجمے	اقبال سلمان
غالب کا حاشیۂ انتقاد	ڈاکٹر سید عبداللہ
غالب بحیثیت شارح	صغیر اصغر جارچوی
دیوان غالب اردو	خلیل الرحمن داؤدی
غالب کے اردو کلام کی اشاعت	ڈاکٹر شوکت سبزواری
دیوان غالب کی چوتھی اشاعت کا مسودہ	تحسین سروری
غالب کی فارسی شاعری	کرم حیدری

نقش ہائے رنگ رنگ	عبداللہ قریشی ایڈیٹر ادبی دنیا
غالب کے فارسی خطوط (ایک نئی تحقیق)	مولانا امتیاز علی عرشی
غالب کے فارسی خطوط (ایک نیا مجموعہ)	قاضی عبدالودود
ماتم غالب	ڈاکٹر عبادت بریلوی
خطوط غالب	آفاق حسین آفاق
غالب کے خطوط کی تاریخیں اور ترتیب	سید قدرت نقوی
غالب کی نئی فارسی تحریریں	مولانا امتیاز علی عرشی
غالب کی چند نئی فارسی تحریریں	مولانا امتیاز علی عرشی
درفش کاویانی	سید قدرت نقوی
مہر نیم روز۔ ایک نادر مخطوطہ	سید قدرت نقوی
عمدۂ منتخبہ اور غالب	مسلم ضیائی
غالب کا دربار اور خلعت	مولانا امتیاز علی عرشی
غالب کی انفرادیت کے چند پہلو	انور سدید
ساقی نامہ (نظم)	ترجمہ: رئیس خاور
مرزا غالب لندن میں	شان الحق حقی

رسالہ "ماہِ نو" کراچی غالب نمبر

فروری ۱۹۷۰ء

غالب اور خدا	سلطان صدیقی
غالب کا ذہنی ارتقاء	سید قدرت نقوی
غالب کا اثر ہمارے ادیبوں پر	ڈاکٹر فرمان فتح پوری
دیوانِ غالب کی شرحیں	مسلم ضیائی
غالب سے انٹرویو (خطوط غالب سے اقتباسات)	صغیر اصغر جارچوی
غالب کی تاریخ پیدائش پر تبادلہ خیالات	سید صمد حسین رضوی
غالب کے فارسی قطعات	خواجہ عبدالحمید یزدانی
غزل (غالب کی زمین میں)	سید آفاق حسین آفاق
" "	عارف حجازی
" "	شریف الحسن
تضمین غالب	ضیا اکبر آبادی
نذر غالب (نظم)	انور سدید

قاطع برہان میں اغلاط	سید قدرت نقوی
ہدیۃ الاعدہ (میر مہدی مجروح کی ایک کتاب کے سرورق کا نزول)	سید آفاق حسین آفاق
غالب کی قصیدہ گوئی	ڈاکٹر محمد ریاض
غالب کی انفرادی رومانیت	سحر انصاری
میر مہدی حسن مجروح (مصور)	سید آفاق حسین آفاق مرحوم

"مستبلینی" ہبلی (ہند) انگریزی

غالب نمبر۔ مئی ۱۹۶۹ء

تجھے ہم ولی سمجھتے جو نہ بادہ خوار ہوتا	پروفیسر ایس۔ ایم۔ خان
غالب کے چند خطوط	
غالب کی ظرافت	پی۔ نور محمد
غالب اور مزاح	صبغۃ اللہ خاں
جشن غالب	مخدوم جبار ساحر
تجھے ہم ولی سمجھتے	بدر الدین
انتخاب مرثیۂ غالب	حضرت شمس العلماء مولانا حالی

روزنامہ مشرق لاہور (غالب نمبر)

۱۶ فروری ۱۹۶۹ء

آئیے ذرا غالب کی باتیں کریں	ڈاکٹر عبدالسلام خورشید
میں دوزخ کا ایندھن بنوں گا اور اس کی آنچ تیز کروں گا (غالب کے خود نوشت حالات)	شریف الحسن عثمانی
دنیا کی ہر زندہ زبان کا شاعر و ادیب غالب کی خدمت میں خراج عقیدت پیش کرتا رہے گا۔	
(غالب کے متعلق) چھوٹی باتیں	نصیر انور
غالب کی گم شدہ غزل مل گئی	ڈاکٹر حکم چند نیر
مجنوں جو مر گیا ہے تو جنگل اداس ہے	
غالب کے اشعار میں ان کی محبوبہ کی جھلک نظر آتی ہے	حمیدہ سلطان
غالب کا پہلا اردو دیوان بھوپال میں کیسے پہنچا؟	نادم سیتاپوری
مرقع چغتائی دنیا بھر کے عجائب گھروں کی زینت بن گیا	عبدالرحمن چغتائی
اگر آم نہ ہوتے تو غالب بھی نہ ہوتے	مولانا خیر بہروی

ایم۔ ڈومنی اور غالب کی بیوی —

غالب کا خط عبادت بریلوی کے نام — فرحت کاکوروی

مرزا خودداری کو کبھی ہاتھ سے نہیں جانے دیتے تھے —

غالب کا تصور دوزخ و بہشت — مولانا غلام رسول مہر

کولمبس نے امریکہ اور حالی نے غالب کی نئی دنیا کا پتہ لگایا — ڈاکٹر عبدالرحمن بجنوری

غالب فہمی اب غلط فہمی بن گئی ہے — حامد اللہ افسر

غالب کے یہ شعر کروڑوں مرتبہ پڑھے گئے —

پوچھتے ہیں وہ کہ غالب کون تھا؟ — محمد حسین شمس کاکوروی

غالب (نظم) — علامہ اقبال

غالب کی تصانیف —

غالب ہم سب کا شاعر ہے —

موج خون نے غالب کے دل میں مرزا اور آنکھوں میں لہو پیدا کیا — خواجہ احمد فاروقی

غالب کے خط پڑھنا ان سے ملاقات کرنا ہے

جب غالب اور میر نے مشترکہ اعلامیے جاری کئے — مولوی مدن

مرزا غالب حیوان ظریف تھے

خاک میں کیا صورتیں ہوں گی کہ پنہاں ہو گئیں

"مطالعہ" کراچی

جنوری و فروری ۱۹۶۹ء

غالب اور بہار — قاضی عبدالودود

غالب — کلیم الدین احمد

ادبی تاریخ اور تنقید — پروفیسر اسلوب احمد انصاری

غالب کی غزل گوئی کے پانچ دور — قاضی عبدالودود

غالب کے پسندیدہ اشعار خود ان کی نظر میں — عطا کاکوی

غالب کے بہاری شاگرد — ڈاکٹر خالد رشید صبا

صد جلوہ روبرو ہے جو مژگاں اٹھائیے — یاران نکتہ داں

"معارف" اعظم گڑھ

فروری ۱۹۶۹ء

غالب کے بریلوی تلامذہ — ڈاکٹر سید لطیف حسین ادیب

اس مضمون میں مضمون نگار نے بریلی کے ان چھ شاعروں کی حیات اور شاعری کا جائزہ لیا ہے جو غالب کے شاگرد تھے۔ ان کے نام یہ ہیں:۔

مفتی سلطان حسن خاں آتش — متوفی ۱۸۸۲ء

مفتی سید احمد خاں المتخلص بہ سید — " ۱۸۵۸ء

غلام بسم اللہ بسمل — " ۱۸۹۶ء

قاضی عبدالجلیل جنون — " ۱۹۰۰ء

محمد حسین المتخلص بہ صاحب — " ۱۸۹۰ء

قاضی عبدالرحمن المتخلص بہ وحشی

غالب۔ مدح اور قدح کی روشنی میں — سید صباح الدین عبدالرحمن

یہ طویل محققانہ مضمون معارف کے تین نمبروں میں شائع ہوا۔ بعد میں لاہور کے رسالہ "حمایت اسلام" میں بھی نقل ہوا۔

منشور کراچی

فروری و مارچ ۱۹۶۹ء

کچھ غالب کی زبانی، کچھ اپنی غلط بیانی — ممتاز حسین

غالب خطوط کے آئینے میں — حاجی عدیل

نظم متعلق غالب — علامہ اقبال

غالب کی منظوم عرضی بہادر شاہ ظفر کے حضور میں — مرزا غالب

نقوش لاہور (غالب نمبر) حصہ اول

اپریل ۱۹۶۹ء

غالب (نیم سوانحی ڈراما) — ڈاکٹر محمد حسن

غالب کی شاعری کا پس منظر — ڈاکٹر وارث کرمانی

غالب کی شاعری میں اخلاقی اقدار — پروفیسر عبدالقادر سروری

غالب کی شاعری — مولانا غلام رسول مہر

غالب اور ریاض خیرآبادی — نادم سیتاپوری

غالب اور صہبائی کی فارسی غزل — ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں

غالب کے ناشنیدہ اشعار — ڈاکٹر اختر اورینوی

غالب اور علویت — ڈاکٹر احسن فاروقی

غالب کے رد کردہ اشعار — نظیر صدیقی

غالب اور مثنوی — ڈاکٹر محمد عقیل

غالب ایک ڈراما نگار — ڈاکٹر سہیل بخاری

عنوان	مصنف
غالب کی آوارہ خرامی	ڈاکٹر وزیر آغا
غالب اور عربی زبان	محمد منور
غالب کی ایک تقریظ	ڈاکٹر ظہیر الدین صدیقی
غالب کا نسخۂ عرشی	ڈاکٹر گیان چند
غالب کی اصلاحیں	کسریٰ منہاس
غالب کے تعزیت نامے	مسلم ضیائی
غالب کے چند شاگرد (بنگال میں)	وفا راشدی
غالب کا فکری آہنگ	سعادت نظیر
غالب کے مذہبی اور فکری میلانات	حافظ عباد اللہ فاروقی
غالب کے خطوط میں ظرافت کا عنصر	سلطان صدیقی
غالب (ایک نیم سوانحی ڈراما)	ڈاکٹر اعجاز حسین
غالب کے استاد شیخ معظم اکبر آبادی	مولوی مرتضیٰ حسین فاضل
غالب اور شاہان اودھ	ڈاکٹر اکبر حیدری
غالب کی ازدواجی زندگی	ڈاکٹر عبدالسلام خورشید
غالب کا تشکیلی دور	ڈاکٹر محمد حسن
غالب - دبستان دہلی کا نمائندہ شاعر	ڈاکٹر اے او نسیم
غالب کے فارسی دیوان کا مقدمہ	مولانا امتیاز علی عرشی
غالب اور رقیب	مالک رام
غالب کے بارے میں چند وضاحتی امور	قاضی عبدالودود
غالب کا جمالیاتی تجربہ	قاضی ڈاکٹر نبی بخش
غالب کی رنگین نوائی	ڈاکٹر شوکت سبزواری
غالب کے ایک شاگرد اور دوست (میرن صاحب)	محمد اسماعیل پانی پتی
غالب اور بے خبر	ڈاکٹر خلیق انجم
غالب کی لسانی تصریحات	پروفیسر نجم الاسلام
غالب اور غیاث اللغات	پروفیسر محمد ایوب قادری
غالب اور ناسخ	ڈاکٹر سید عبداللہ
غالب کی فارسی شاعری	مادام مریم بہنام
غالب ایک گونگا شاعر	یگانہ چنگیزی (غیر مطبوعہ)
اصلاحات غالب	نادم سیتاپوری
غالب کے اشعار مولانا ابوالکلام آزاد کی تحریروں میں	محمد عتیق صدیقی
غالب اور گنجینۂ معنی کا طلسم	ڈاکٹر فرمان فتح پوری
غالب کے خلاف ایک کتاب کا تعارف	عبدالقوی دسنوی
غالب اور تصوف	یوسف جمال انصاری
غالب اور تاریخ گوئی	کسریٰ منہاس
غالب کے خطوط	کوثر چاند پوری
غالب کا ایک سفر	ڈاکٹر آغا افتخار حسین
غالب اور تصور مرگ	انور سدید
غالب کے بارے میں معاصر اخبارات کی رائیں	اکبر علی خاں
غالب کے آخری ایام	ڈاکٹر اکبر حیدری
غالب کے بعد ان پر پہلا مضمون	سید معین الرحمن
غالب کی وفات پر تاثرات کی ایک جھلک	مولوی مرتضیٰ حسین فاضل
غالب - ایک بے نیاز ناظر	فراق گورکھپوری
غالب کا تنقیدی مزاج	سید وقار عظیم
غالب کا تصویری مرقع	عبدالرحمن چغتائی
غالب کا نسخۂ شیرانی	ڈاکٹر وحید قریشی
غالب کا تصور آفاقیت	سید فیضی
غالب اور سفر کلکتہ	محمد اسماعیل پانی پتی
غالب کا مقدمہ پنش	ڈاکٹر خواجہ احمد فاروقی

حصہ دوم - اکتوبر ۱۹۶۹ء

عنوان	مصنف
غالب کی یاد میں	جوش سجاد احمد جان
بیاض غالب	نثار احمد فاروقی
بیاض غالب (نو دریافت بیاض بخط غالب محررہ ۱۸۱۶ء) عکسی	مرزا اسد اللہ خاں غالب
دیوان غالب کا ایک نادر انتخاب	مولانا امتیاز علی عرشی
گل رعنا (بخط غالب) (عکسی)	سید معین الرحمن
غالب کے نام دو غیر مطبوعہ خطوط	ڈاکٹر سید حامد حسین
غالب اور خزینۃ الطالبین (عکسی)	جلال الدین
میخانۂ آرزو سر انجام	مسلم ضیائی

غالب کے سات فارسی خطوط " سید وزیر الحسن عابدی

غالب کے اشعار پر صادقین کی ۳ غیر مطبوعہ تصویریں

حصّہ سوم

نقوش کی تقریبات؛ بسلسلہ غالب نمبر۔ حصّہ لینے والے؛

صدر ؛ نوابزادہ شیر علی خان، جسٹس انوار الحق

مضمون نگار: مولانا غلام رسول مہر، حمید احمد خان، سید وزیر الحسن عابدی، سید وقار عظیم، ڈاکٹر وحید قریشی، کرنل محمد خان، مختار صدیقی، سید ضمیر جعفری، قیوم نظر اور محمد طفیل۔

غالب کے غیر مطبوعہ خطوط (عکس) عطیہ آفاق احمد

صوفی منیری کے کلام پر غالب کی اصلاح (عکس) عطیہ خدا بخش لائبریری پٹنہ

دیوان غالب پر غالب کی تحریر (عکس) " " " "

دیوان غالب کے حاشیے پر غالب کی تحریر (عکس) " " " "

ایک لفافہ پر غالب کی تحریر (عکس) " " " "

غالب کی کتابوں کے اولین ایڈیشنوں کے سرورق (عکس) عطیہ مالک رام، سید وزیر الحسن عابدی

سید مرتضیٰ حسین فاضل

غالب کی تصاویر (عکس) ادارہ

غالب کی خود نوشت کہانی نثار احمد فاروقی

غالب کی زندگی کے بہتر سال سید قدرت نقوی

غالب کی زندگانی محمد اسماعیل پانی پتی

نگارشات غالب سید معین الرحمٰن

مکتوبات غالب دہلوی (فارسی) بنام منگین بیگ امیوری، ترجمہ قاضی محمد عبد الرب

مکتوبات غالب (فارسی)، ترجمہ سید وزیر الحسن عابدی

انتخاب کلام غالب (فارسی) —

انتخاب کلام غالب (اردو) —

غالب کی شخصیت اور فن ڈاکٹر وارث کرمانی

غالب کی شوخی بیانی رشید احمد صدیقی

غالب اور چراغاں ڈاکٹر مسیح الزمان

غالب کے نغموں میں وحدت انسانی سید احتشام حسین

عظمت غالب کی حقیقی بنیاد عبد المغنی

نگارشات غالب مالک رام

غالب اور اقبال جگن ناتھ آزاد

بازیچہ اطفال ہے دنیا مرے آگے ڈاکٹر سید عابد حسین

غالب کی شاعری کا نیا موڑ جمیل مظہری

غالب اور دہلی مرزا محمود بیگ

غالبیات کا جائزہ علی جواد زیدی

سرسید اور مرزا غالب اکبر رضا جمشید

غالب کے چند سفر ڈاکٹر گیان چند جین

پاکستان میں غالب کی صد سالہ برسی قیوم نظر

ہندوستان میں غالب کی صد سالہ برسی ڈاکٹر خلیق انجم

تصاویر عبد الرحمٰن چغتائی

"نگار پاکستان" کراچی (غالب نمبر)

جنوری و فروری ۱۹۶۹ء

غالب کی زندگی مالک رام

غالب کا معیار شعر و سخن امتیاز علی خاں عرشی

غالب کی شخصیت ڈاکٹر شوکت سبزواری

غالب کی شاعرانہ خصوصیات نیاز فتح پوری

غالب، مومن، ذوق عابد حسن قادری

غالب بحیثیت نقاد مولانا غلام رسول مہر

غالب پھر اس دنیا میں فراق گورکھپوری

غالب، ہمہ رنگ مجنوں گورکھپوری

غالب کا ذہنی ارتقا آل احمد سرور

غالب کی بت شکنی احتشام حسین

غالب اور تقلید میر محمد عظیم فیروز آبادی

غالب کا فلسفہ ڈاکٹر ابو محمد سحر

غالب کے کلام میں استفہام ڈاکٹر فرمان فتح پوری

غالب کا اسلوب پروفیسر خلیل صدیقی

غالب کے اسلوب سخن کا ایک اہم پہلو ڈاکٹر فرمان فتح پوری

فارسی غزل گو شعرا میں غالب کا مرتبہ نیاز فتح پوری

غالب کی فارسی شاعری — برہم ناتھ دت
غالب و فغانی — ڈاکٹر انعام الحق کوثر

انکل غالب کے نام ایک خط — محمد توفیق
اردو شاعری اور غالب (ایک مطالعہ) — اختر احمد یوسفی

"نوری چھم" جموں (کشمیر)

فروری و مارچ ۱۹۶۹ء

بہارستانِ غالب
مخمس بر غزل غالب — جوش ملسیانی
سوانح غالب — ہری چند اختر
مرثیہ غالب — اقبال
عمریات غالب
غالب کا فلسفہ — شیخ محمد اکرام
نذر غالب (نظم) — امر چند قیس
گل افشانی گفتار (مطائبات) — راجیش کوہر
غالب — یاس اور امید کے دوراہے پر — میکش کاشمیری
آہ غالب (مرثیہ) — حضرت شمس العلماء مولانا حالی
غالب — جدید شعراء کی ایک مجلس میں — کنہیا لال کپور
نذر غالب (نظم) — رگھبیر داس ساحر
طاؤس شرح — گیان چند
مصرعے یا محاورے
اسے وہ ریختا - وہ ریختہ شاہد باز — منظر اعظمی
استاد اور شاگرد — غالب اور بیدل
غالب محشر کے سامنے — محی الدین فاروقی
زبان و بیانِ غالب — رفعت سروش
مرزا غالب کا خط پنڈت نہرو کے نام (مزاحیہ) — فرقت کاکوروی
نذرِ غالب (تضمین) — حکیم منظور
استاد غالب ہمیشہ غالب رہیں گے — پنڈت سیلپوری
نامۂ غالب
مرزا غالب کی شاعری میں ترقی پسندانہ عناصر — موتی لال کپور
غالب پھر اس دنیا میں — فراق گورکھپوری
کہتے ہیں کہ غالب کا ہے اندازِ بیاں اور — میکش کاشمیری

"نیا دور" لکھنؤ (غالب نمبر)

فروری و مارچ ۱۹۶۹ء

غالب اردو شاعری کا سدا بہار پھول (ڈاکٹر بی گوپال ریڈی گورنر یو۔پی کا پیغام)
اپنی بات — اڈیٹر
غالب کی فارسی غزل — سید اختر علی
غالب (نظم) — روشن صدیقی
غالب اور عاشق رسوا و باوقار — علی عباس حسینی
رگِ سنگ (نظم) — شمیم کرہانی
ترجمہ منظوم دعا الصباح — امتیاز علی عرشی
منصب شیفتگی و علت عشق (نظم) — عمر انصاری
ضرب الامثال اور مرزا غالب — ڈاکٹر اعجاز حسین
جشن غالب آشفتہ سر ہے آج (غزل) — سالک لکھنوی
محاورات غالب — ڈاکٹر گیان چند
غالب (نظم) — نازش پرتاپ گڑھی
غالب کا تصور زندگی — سید شبیہ الحسن
بیادِ غالب (نظم) — حفیظ بنارسی
غالب کی ہمت عالی — حبیب احمد
غالب (نظم) — جگن ناتھ آزاد
قاطع برہان — ڈاکٹر نیر مسعود
غالب کی ایک غزل — م۔ ندیم
دیوان غالب کا ایک اہم گمشدہ نسخہ (نسخہ بھوپال) — ڈاکٹر ابو محمد سحر
رشک۔ ظہوری و غالب — جعفر حسین
مرزا غالب — ابو ہاشم
تضمین بر غزل غالب — کاوش
جہانِ غالب — قاضی عبدالودود
غالب کے خطوط افراد خاندان کے نام — نادم سیتاپوری
شہنشاہِ سخن (نظم) — درشن سنگھ

نذرِ غالب (نظم)	وقار خلیل
غالب، چراغِ دیر کی روشنی میں	امرت لعل
غالب کی خودداری	ڈاکٹر سلام سندیلوی
تو پھر اے سنگدل تیرا ہی سنگ آستاں کیوں	وجاہت سندیلوی
غالب دل و دماغ پہ غالب ہے آج (نظم)	کلاہت سہانے
غالب کا تصوف	حرمت الاکرام
کلامِ غالب کا ایک ہم عصر شارح (ناصر دہلوی)	نثار احمد فاروقی
زمانے اور غالب سے (نظم)	ندرت
عندلیب گلشن ناآفریدہ (نظم)	یوسف
مرزا غالب زندہ دلان لکھنؤ میں (مزاحیہ)	غلام احمد فرقت
مرزا غالب کا واقعہ اسیری	امیر حسن نورانی
غالب عظیم (نظم)	شاغل
غالب کہئے "	رؤف خیر
بھوپال اور غالب	عبدالقوی دسنوی
غالب۔ ماحول اور ردِ عمل	نجم الدین شکیب
غالب خطوط کے آئینے میں	رئیس مینائی
عظمت ہندوستان ہے تو (نظم)	ریاض اختر
غالب نما (مزاحیہ)	عبدالمجیب
غالب کی فارسی غزلیں اور فلسفیانہ مسائل	انوار الحسن
غالب کی غزل	سعادت نظیر
حضرت غالب (نظم)	سیف
(نذرِ غالب) رباعیات	مہدی
غالب اپنی شکست کی آواز	محمود الحسن
غالب کی الم پسندی کا نفسیاتی تجزیہ	علی رضا
غالب کا تنقیدی شعور	شمس
غالب رنگیں بیاں (نظم)	اعجاز فاطمہ
صنم خانۂ غالب (نظم)	ماتا پرشاد
غالب اپنے دور سے آگے	کاظم علی
غالب اور نفرت آزار	اخلاق حبیبی

غالب کے کلام میں اخلاقی اقدار اور قومی ہم آہنگی کے عناصر	
غالب کے لطیفے	والی آسی
غالب ایک فن کار	ایم حسین
غالب کی کہانی غالب کی زبانی	خورشید احمد

ماہنامہ نئی قدریں حیدرآباد (پاک)

غالب صدی ایڈیشن۔ جلد ۱۲ شمارہ ۱ تا ۵ ۱۹۶۹ء

غالب کی صد سالہ برسی

صدارتی تقریر	مسرور حسن خان
استقبالیہ تقریر	محمد مسعود قریشی
غالب نام آورم (ایک پیش لفظ)	علی مظہر رضوی

مذاکرہ (غالب کی شخصیت اور فن)

غالب اور ادبی نشاۃ الثانیہ	ڈاکٹر محمد احسن فاروقی
غالب کی فارسی شاعری	ڈاکٹر نبی بخش قاضی
مرزا غالب اور بجے پور	الیاس عشقی
غالب شخصیت اور شاعری	تحسین سروری
انسانیت نواز شاعر	الطاف احمد زکی
سدا بہار شاعر	سعیدہ افضل
غالب اور رکاوٹات	تربھے رام جوہر
غالب ــ بٹی ہوئی شخصیت	رشید امجد
غالب کی ایک پیشگوئی	م۔م۔ فرشوری
غالب کا فارسی کلام	ندیم نیازی
غالب اور اپریل فول (مزاح)	عبدالقوی دسنوی
رباعیات	جوش ملیح آبادی

مشاعرہ (غالب کی مختلف زمینوں میں)

قصیدہ بہ بارگاہ حضرت غالب	تابش دہلوی
دو غزلہ	الیاس عاشقی
غزل	سراج الدین ظفر
غزلیں	حمایت علی شاعر
غزل	ہوش ترمذی

غزلیں	گزار نوری
غزل	احمد ہمدانی
غزل	منظر ضیاء
غزل	منظر ایوبی
غزل	سید نذر حسین نظر
غزل	آفاق صدیقی
غزل	اختر سکندروی
غزلیں	اسحاق اطہر صدیقی
غزل	شیخ محمد ابراہیم خلیل
"	نازش حیدری
"	ڈاکٹر خان رشید
"	سید منظور نقوی
"	جبریل صدیقی
"	اختر انصاری اکبرآبادی
"	سلطانہ مہر
"	مہر النساء مہر
"	نکہت بریلوی
"	شاہد کاظمی
"	انور شعور
"	محمود صدیقی
"	قاصد عزیز
" مزاح	علیم عباسی
انداز بیاں اور (مزاح)	شاہد اوری
غالب کی غزل کا اپریشن (مزاح)	سیف سلطانپوری
غزل	انعام اسعدی
"	زمان شاہین سبحانی
دو غزلہ	کبیر انور جعفری
غزل	کریم رازی
"	برگ یوسفی

"	حسن اکبر کمال
"	درد اسعدی
"	رشید تبسم
"	ساغر دہلوی
تضمین غالب	حبیب غوری
غزل	عتیق احمد عتیق
غزل	ظفر احمد پوری

برلور تاثر

وارد ہوا شہر میں حضرت غالب کا	انوار احمد زئی
غالب نئے روپ میں	صدر الدین انصاری

زاویۂ نگاہ

شبلی مکاتیب کی روشنی میں	اختر انصاری اکبرآبادی
مکتوبات صدی	اختر انصاری اکبرآبادی
شہر صلیب وگل ..	اختر انصاری اکبرآبادی
غالب نام آورم	مبارک علی خاں

ویمن ڈائجسٹ لاہور

فروری و مارچ ۱۹۶۹ء

مرزا اسداللہ خاں غالب	محترمہ زاہدہ رضا
اردو شاعری میں غالب کا مقام	محترمہ نیلوفر علیم خاں
نذر غالب (نظم)	خلش ہاشمی

ہلال کراچی - غالب نمبر

فروری ۱۹۶۹ء

سخن ہائے گفتنی	زہرا شہریار نقوی
غالب بگلستان ادب بود شہنشاہ (نظم)	یکتا مجید یکتائی
جشن صد سالہ غالب	سید منصور علی سلیم
شہرت شوم بگیتی بعد من خواہد شدن	ڈاکٹر محمد ریاض
ہنر لازوال چغتائی و غالب	فضل قدیر
خطاب بہ مرزا غالب	انوار حسین
نمونہ ای از قصائد غالب	غالب

مقطعے از گلستان عمر — حسنین کاظمی
شعر فارسی در گزشتہ و امروز — یگانہ جید
قصیدہ در ثنائے مرزا غالب — صابر آفاقی
آثار غالب — علی حیدر ملک
ناطق و غالب — انعام الحق کوثر

ہما تی دہلی

مارچ ۱۹۶۹ء

غالب اکیڈمی (انٹرویو) — عبدالوحید صدیقی
ـزر غالب (نظم) — ابراہیم خلیل
ـب کی تضمین قدسی کی نعتیہ غزل پر — غالب
ـی آنکھیں روزن دیوار زنداں ہو گئیں (نظم) — نیاز حیدر
ـامات متعلق غالب — وی۔ وی گری نائب صدر
ـیہ ہند، مسز اندرا گاندھی وزیر اعظم حکومت ہند، سفیر سعودی عرب یوسف یاسین، بلراج مدہوک ممبر پارلیمنٹ رجن سنگھ، دی۔ کے۔ آر راؤ وزیر ٹرانسپورٹ، ابن علی سفیر متحدہ عرب جمہوریہ، مولانا عبدالغنی ـیم۔ ایل بہاردواج پرنسپل انفارمیشن آفیسر۔
ـبوب شاعر — شیر کشمیر شیخ عبداللہ
ـہیں وہ کہ غالب کوئی ہے ؟ — مولانا عبدالغنی ڈار
ـاور رشک — نفیس احمد صدیقی
ـاور ہم — سراج انور
ـی کہانی غالب کی زبانی — فاروق ارگلی
ـخانگی زندگی کی ایک جھلک — پروفیسر حمید احمد خاں
ـلب کا فارسی خیال — پروفیسر تنویر احمد
ـفنکار جسے دنیا شاعر سمجھتی ہے — محمد عبدالقادر
ـعظیم شاعر — ایک نابغہ — پروفیسر سید ضمیر حسن
ـلوشی کا قطعہ تاریخ — سید وزیر حسن
ـنعتیہ مشاعرہ
ـ کے نام ایک خط (مزاحیہ) — فکر تونسوی
ـوں کا غالب سے پہلے اور غالب کے بعد (اردو شاعروں

اور ادیبوں کا فوٹو البم مع حالات زندگی) خسرو، ولی، میر، سودا، میر درد، میر حسن، انشاء، مصحفی، ناسخ، آتش، نظیر، انیس، ذوق، مومن، امیر مینائی، میر امن، رجب علی سرور، سرسید، داغ، نذیر احمد، سجاد حسین، عنایت اللہ دہلوی، آزاد، حالی، فرحت اللہ، حیدر علی، شبلی، سید احمد دہلوی، اکبر، اقبال، یلدرم، حسرت، پریم چند، حسن نظامی، آغا حشر، سرشار، امتیاز علی تاج، چکبست، شاد عظیم آبادی، فانی، اصغر، جگر، جوش، صفی، سیماب، سائل، ابوالکلام، سلیمان ندوی، عبدالحق، کیفی، تلوک چند محروم، فراق۔

عہد غالب کے مشاعرے (دلی کی آخری شمع) — فرحت اللہ بیگ
انتخاب دیوان غالب (مصور) — عبدالرحمن چغتائی
چوک جس کو کہیں وہ مقتل ہے — صدیقی آرٹسٹ
غالب کے لطیفے — شاہد صدیقی

"ہمدرد صحت" ڈائجسٹ

فروری ۱۹۶۹ء

غالب (نظم) — شاعر لکھنوی
شاعر معجز بیاں (نظم) — وحیدہ نسیم
غالب کی ابتدائی شاعری کا نفسیاتی پس منظر — مسلم ضیائی
غالب اور طب قدیم — حکیم محمود احمد برکاتی
نجات کا طالب غالب — عشرت رحمانی

ماہنامہ ہندوستانی ادب (غالب نمبر) حیدرآباد دکن

جنوری، فروری، مارچ ۱۹۶۹ء

ہمارے خیالات — ایڈیٹر
نمونے کلام غالب (غزلیات) — مرزا غالب
" " — "
رباعیاں — "
قطعات — "
مثنوی — "
تصویر مرزا غالب دہلوی — "
گزارش غالب بحضور شاہ — "
مخمسہ بر غزل بہادر شاہ ظفر شاہ ہندوستان: — "

درد مدح ڈلی — غالب
سہرا — "
قصیدہ — "
لوحۂ عارف — "
مرثیہ — "
بیانِ مصنف — "
خط منظوم بنام — "
مدح — "
آخری چہار شنبہ — مرزا غالب
دو سلطنتیں — "
خطوط غالب کے چربے اور تصویر اور مہر غالب
غالب کا ایک نایاب خط — ذکریا فضلی حیدرآبادی
غالب ایک ریستوران میں — راجہ مہدی علی خاں
غالب ایک مشاعرے کی صدارت کر رہے ہیں (تصویر)
غالب کی کہانی اپنی زبانی — مرزا غالب
غالب کا زائچہ اور تاریخ ولادت — مسلم ضیائی ایم اے
چاندنی رات کا سے گوار — شمیم کرہانی
کچھ غالب کی ازدواجی زندگی کے متعلق — عظیم قادری صدف بی ایس سی
قطعۂ تاریخ انتقال مرزا غالب — میر مہدی مجروح
غالب نام آور — قدرت نقوی
مرزا غالب — تلوک چند محروم
تصویر غالب
غالب ایک صاحب طرز انشا پرداز کی حیثیت سے — رشید احمد صدیقی
نذر غالب — صمد جاوید
چچا غالب دہلوی — وقار احمد رضوی
غالب — آل احمد سرور
ہندوستانی شاعری میں غالب کا مرتبہ — ڈاکٹر محمد حسین
غالب پر "سکہ" کا الزام اور اس کی حقیقت — مالک رام ایم اے
تصویر غالب

مرزا غالب — نقش غالب تصویر
چہرہ صفحۂ اول دیوانِ غالب
دیوانِ غالب — عارف نیازی
غالب نکتہ داں — سوش ملیانی
خراج عقیدت بحضور غالب — جگر مرادآبادی
غالب کی فنا پسندی — شفیق خطیب
تاج دار سخن — میر مہدی مجروح
غالب کی یادگار قائم کرنے کی اولین تجویز — ڈاکٹر فرمان فتح پوری
تصویر غالب
غالب نے اقوام متحدہ کو پہچان لیا تھا — احمد ندیم قاسمی
غالب کا مشاہدۂ نفس — ڈاکٹر احتشام حسین ندوی
غالب کی موت پر — مولانا الطاف حسین پانی پتی
گہوارۂ علم و ہنر — اقبال لاہوری
غالب کا فلسفۂ حیات — ڈاکٹر پروفیسر نظام الدین گوریکر
غالب کی فارسی شاعری حقیقت کے آئینے میں — ڈاکٹر عبداللہ ایم اے پی ایچ ڈی
درخشاں آفتاب — ابراہیم خلیل
غالب — رشید کیفی

سالانہ مجلہ "یادگار غالب" کراچی

۱۹۶۹ء

غالب نرغے میں — زیڈ اے بخاری
پیام غالب — پروفیسر احمد
غالب صریر خامہ نوائے سروش ہے — مولانا غلام رسول مہر
غالب اقبال کی نظر میں (نظم) — علامہ اقبال
انداز بیاں اور (نظم) — رئیس امروہوی
مرزا غالب کی انفرادیت — صوفی غلام مصطفیٰ تبسم
غالب اور عظمت — سید محمد نقی
انداز بیاں اور — سید عابد علی عابد
ادائے خاص سے غالب ہوا ہے نکتہ سرا — ڈاکٹر عبادت بریلوی
نجم الدولہ دبیر الملک اسد اللہ خاں غالب — مولوی محمد حسین آزاد

غالب کا ذوق سفر۔ ڈاکٹر محمد اجمل۔ فنون۔ لاہور۔ شمارہ نمبر۴
جلد ۱۰۔ نمبر ۱ و ۲۔ نومبر۔ دسمبر ۱۹۶۹ء

غالب ۔ حریص لذت آزار ۔ سید محمد عارف لاہوری۔ ادبی دنیا
لاہور۔ نومبر۔ دسمبر ۱۹۶۹ء

غالب اپنی تنقید کے آئینے میں ۔ ڈاکٹر سید احتشام احمد ندوی ہفت روزہ
لاہور جلد ۲۰ و نمبر ۴ یکم دسمبر ۱۹۶۹ء

غالب کی تلاش۔ سید وقار عظیم (تقریر بر موقع افتتاح غالب نمبر نقوش)
امروز لاہور ۵ دسمبر ۱۹۶۹ء

غالب کا سیاسی شعور اور ان کا عہد (ریڈیو پاکستان پشاور سے نشر
ہوا) آہنگ کراچی ۲۲ مارچ ۱۹۶۹ء

غالب کی پریس کانفرنس (مزاحیہ) محمد بدیع الزمان۔ بیسویں صدی
دہلی۔ ستمبر ۱۹۶۹ء۔

غالب عمل پیہم اور تعمیر کا علم بردار ہے ۔ سیر بین اگست ۱۹۶۹ء
امریکن شاعروں پر غالب کا اثر ۔ " " "

غالب کی ایک پیشگوئی۔ سید محمد حسین رضوی۔ رسالہ محفل لاہور دسمبر ۱۹۶۹ء
شارحین غالب۔ محمد دین تاثیر مرحوم۔ نیرنگ خیال راولپنڈی دسمبر ۱۹۶۹ء
علامہ طباطبائی کی شرح غالب ۔ " " " "
مرزا غالب کے گھر میں ایک شام (ایک قصیدہ کی سرگزشت) محمد دین
تاثیر مرحوم۔ نیرنگ خیال راولپنڈی۔ دسمبر ۱۹۶۹ء

قدیم ترین نسخہ غالب کی دریافت جلال الدین در رسالہ نقوش لاہور اگست ۶۹ء
غالب (نظم) جگن ناتھ آزاد " " " " "
عندلیب گلشن ناآفریدہ۔ نسیم شمائل پوری۔ در رسالہ آفاق نوتنگھم (انگلینڈ) فروری ۶۹ء
غالب کے کچھ منتخب اشعار ادارہ " " " " "
پیام غالب (نظم) رئیس امروہوی۔ گل فشاں لاہور ۱۰ مئی ۱۹۶۹ء
غالب ایک فن کار۔ سیف زلفی " " " " "
غالب اور ان کی انانیت ۔ ڈاکٹر سید احتشام احمد ندوی " " "
غالب کے یہاں تخیل و جذبہ کی ہم آمیزی۔ یوسف حسین " " "
مرزا غالب کا تصور حسن و عشق۔ صوفی تبسم " " "
غالب اور ڈرامہ۔ سید قدرت نقوی " " "
غالب کے اشعار کا استعمال۔ فارغ بخاری " " "
میں اور غالب ۔ اسلم کمال " " "
مرزا غالب کے لطائف ۔ بلقیس اختر " " "
غالب کی اور غالب کی زمین میں مختلف شعرا کی غزلیں " "
توقیت غالب (سوانحی حالات) مالک رام در عیار غالب
غالب کی اردو شاعری کے چند پہلو۔ فراق گورکھپوری در عیار غالب
غالب کا فن۔ ڈاکٹر محمد حسن در عیار غالب
غالب کا نعتیہ کلام ۔ ضیاء احمد بدایونی در عیار غالب
جہان غالب۔ قاضی عبدالودود در عیار غالب

مخطوطات مشاہیر بنام ولایت و عزیز صفی پوری شاگرد غالب ۔ سید مسعود حسن رضوی در غبار غالب

غالب کی صحیح تاریخ ولادت ۔ سید محمد حسین رضوی در غبار غالب

زبانِ غالب ۔ گیان چند در غبار غالب

غالب کا تصورِ مہرانی محمد عزیز حسن مراد آبادی در غبار غالب۔

غالب کا ایک نفسیاتی مطالعہ ۔ ڈاکٹر نریندر ناتھ ورگ ۔ در غبار غالب۔

غالب کی بیماریاں اور مرض الموت ۔ ڈاکٹر عبد الجلیل در غبار غالب

چراغ دیر غالب ۔ اختر حسین در غبار غالب

غالب شناس جیب اوراب ۔ مالک رام در غبار غالب

نوادر غالب نثار احمد فاروقی دہلی ۔ در تلاشِ غالب مطبوعہ لاہور

غالب اور ریاض الافکار " " " "

کچھ غالب کے بارے میں " " " "

حادثۂ اسیری از غالب " " " "

اردوئے معلی (غالب نمبر) " " " "

کلام غالب کا ایک ہم عصر شارح " " " "

دیوانِ غالب ۔ نسخۂ امروہہ " " " "

غالب کی شاعرانہ نقل شیب اعظمی ۔ اخبار حمایت اسلام لاہور ۲۴ جنوری ۶۹ء

انتخاب کلام غالب " ۱۴ فروری "

تحقیق غالب کے چند پہلو ۔ قاضی عبد الودود " " "

غالب ۔ مدح و قدح کی روشنی میں ۔ صباح الدین عبد الرحمن " ۲ مارچ "

غالب کے ایک شاگرد ۔ مولانا عزیز الدین " " "

عزیز بدایونی از دیریندر ناتھ سکینہ

تضمین بر کلام غالب ۔ محمد منشاء الرحمن خاں منشا " ۱۴ " "

غالب کے چند تلامذہ ۔ ڈاکٹر سید لطیف حسین ادیب " ۲۳ مئی "

نابغۂ روزگار غالب ۔ منور سلطانہ " ۱۴ جولائی "

حالی اور مرزا غالب ۔ مسٹر لے سونا چیف " ۱۴ نومبر "

غالب پر انعامی مقابلہ ۔ انعام اللہ خاں شیروانی در رسالہ ہماری زبان ۔ علی گڑھ یکم جنوری ۶۹ء

اخبار و رسائل میں غالب ۔ مناظر عاشق ہرگانوی " " " " "

غالب صدسالہ برسی کمیٹی انجمن ترقی اردو مغربی بنگال کا عظیم الشان پروگرام ۔ از اعزاز افضل ۔ رسالہ ہماری زبان علی گڑھ یکم جنوری ۶۹ء

مفتی محمد انوار الحق مرتب "نسخۂ حمیدیہ" ڈاکٹر سید حامد حسین " ۸ جنوری ۶۹ء

دیوانِ غالب ۔ اپریل فول اور اہل تحقیق ۔ ڈاکٹر ابو محمد سحر " یکم فروری

غالب اکیڈمی کی زیر تعمیر عمارت اور لائبریری کا قیام " " " "

خمسہ بر غزل حضرت غالب ۔ عبد القوی دسنوی " " ۸ جنوری

مدھیہ پردیش میں غالب صدی کا پروگرام " " " "

یادگار غالب ۔ انجمن ترقی اردو جبل پور کا طرحی مشاعرہ بجشن صدیقی " " " "

لکشمی بائی گرلز کالج بھوپال میں ڈرامہ "مرزا نوشہ اور چودھوین" " " " "

جامعہ ملیہ دہلی میں غالب صدی کا پروگرام ۔ عبد اللطیف اعظمی " " " "

نسخۂ حمیدیہ اور نسخۂ بھوپال ۔ ڈاکٹر گیان چند " " ۲۲ جنوری "

غالب کے ایک شاگرد ۔ عزیز بدایونی از دیریندر پرشاد " " " "

دیوانِ غالب کا جواب ۔ شریف الحسن " " " "

استفسارات متعلق غالب ۔ ابو سلمان " " یکم فروری "

غالب صدی کی تقریبات ۔ آل احمد سرور " " ۸ فروری "

غالب کے ۳۰ بہترین اشعار ۔ " " " ۱۵ " "

غالب کے متعلق آٹھ مختصر نوٹ ۔ اداریہ " " " "

غالب کی فارسی شاعری ۔ ڈاکٹر وارث کرمانی " " " "

سات مدِّ قطعات متعلق غالب ۔ کرشن موہن " " " "

تضمین بر کلام غالب ۔ محمد منشاء الرحمن منشا " " " "

غالب کے بارے میں ۔ امیر محمد خاں جامعی " " " "

غالب سے متعلق ایک حویلی کے بارے میں " " " "

دیوانِ غالب اور اہل تحقیق ۔ عبد الوہاب تسنیم " " " "

غالب کے شاگرد ۔ قیصر عثمانی " " " "

غالب صدی کی تقریبات کی تفصیلات (الجمعیۃ) " " " "

غالب یادگار عمارت نئی دہلی میں تعمیر کی جائیگی (قومی آواز) " " " "

لندن میں مرزا غالب کی صدسالہ برسی منائی جائے گی ۔ نائب سیکرٹری انجمن اردو لندن " " " "

روس میں غالب صدی کی تقریبات ۔ اداریہ " " " "

چیکوسلواکیہ میں غالب صدی تقریبات (الجمعیۃ) رسالہ ہماری زبان علی گڑھ ۵ فروری ۶۹ء

بہار میں غالب کی صد سالہ تقریبات " " " " " "

پٹنہ یونیورسٹی میں شام غالب کی تیاری " " " " "

کلکتہ کارپوریشن اردو ٹیچرز سوسائٹی کے زیر اہتمام " " " "

غالب صدی تقریب۔

سفارہ عام لکھنؤ میں پانچ لاکھ کی لاگت سے ادارہ غالب " " " "

کی تعمیر کا منصوبہ (قومی آواز)

لکھنؤ یونیورسٹی میں جشن غالب کا افتتاح (قومی آواز) " " " "

الہ آباد یونیورسٹی میں غالب کے جشن صد سالہ کی " " " "

تقریبات۔ ڈاکٹر جعفر رضا

دہلی یونیورسٹی میں غالب کے جشن صد سالہ کی تقریبات " " " "

دہلی میں غالب صدی کی تقریبات۔ آل احمد سرور " " ۲۲ فروری "

لکھنؤ میں ایوان غالب کا سنگ بنیاد (قومی آواز) " " " "

ہیرن پور میں غالب صدی کی تیاریاں " " " " "

دہلی میں غالب صدی کی تقریبات کا آغاز " " " "

صدر جمہوریہ ہند ڈاکٹر ذاکر حسین کا خطبہ صدارت " " " "

غالب کی شخصیت اور شاعری کی تہذیبی اہمیت پر"

نائب صدر جمہوریہ ہند وی وی گری کا غالب کو نذرانۂ عقیدت " " " "

مرکزی غالب کمیٹی کے نام وزیر اعظم ہند کا پیغام " " " "

ہندی کے ممتاز شعراء کا غالب کو خراج عقیدت " " " "

ایشائی اقوام کا ادارہ ماہ مئی ۶۹ء میں مرزا غالب " " یکم مارچ "

کی خصوصی جوبلی کا اہتمام کرے۔

غالب کی کتابوں کا تنقیدی ایڈیشن " " " " "

اردو مجلس گیا کالج کا غالب انعامی مقابلہ " " " "

لال قلعہ (دہلی) میں غالب کی یاد میں مشاعرہ " " " "

غالب کون ہے؟ " " " "

غالب اور ابوالکلام۔ شمیم احمد " " " "

تاریخ رحلت حضرت غالب (نظم) حبیب اللہ ذکلو " " " "

مرزا غالب کو مولانا ابوالکلام آزاد کا خراج عقیدت۔ محمد ظہیر الدین " " " "

انجمن ترقی اردو بنارس میں یوم غالب۔ (آثار سول) ہماری زبان علی گڑھ یکم مارچ ۶۹ء

انجمن ترقی اردو نیلور کی جانب سے غالب صدی تقریب " " " " "

شکاگو میں یوم غالب " " " "

بھوپال میں مرزا غالب کی سوویں برسی پر تقریب " " " " "

غالب کے نام پر قربانی " " " " "

مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں غالب صدی تقریب " " " " "

بھوپال اور غالب " " " "

غالب کا نسب نامہ۔ سید محفوظ الحسن " " " "

نذر غالب (نظم) پروفیسر سید حسن " " " "

" " برہم ناتھ دت " " " "

دیوان غالب کا جواب۔ نادم سیتاپوری " " " "

غالب سے متعلق ذکا نیلوسی کا قطعہ عبدالوہاب تسنیم " " " "

(غالب کے سلسلہ میں) ڈاکٹر عبدالرحمٰن بجنوری " " " "

کے حالات زندگی۔ ڈاکٹر حامد حسن

حیدرآباد میں غالب صدی تقریب " " " "

غالب کا شعور زیست " " " "

احمد آباد میں جشن غالب " " " "

رتناگری میں غالب صدی تقریب۔ پرویز " " " "

فارس کالج میں جشن غالب " " " "

یونیورسٹی ہائی سکول میں جشن غالب۔ احمد حسین جعفری " " " "

غالب اکیڈمی کا افتتاح " " " "

غالب کی زندگی پر مزید تحقیق کی ضرورت " " یکم مارچ "

قاضی عبدالودود۔ (لیکچرار غالب صدی)

غالب کی فارسی شاعری کی اہمیت۔ جان خوردن (تقریر در غالب صدی) " " " "

غالب کی آفاقیت۔ پروفیسر لطف علی صورتگر (" ") " " " "

غالب اور ۱۸۵۷ء۔ پروفیسر رالف رسل (" ") " " مارچ "

غالب کے مذہبی خیالات کا جائزہ۔ ڈاکٹر داؤد رہبر (" ") " " " "

غالب کی حب الوطنی۔ پروفیسر یان مارک (" ") " " " "

روس میں غالب پر کام۔ ڈاکٹر سکوچوف (" ") " " " "

روس میں غالب کی مقبولیت کے اسباب۔ جان غفوروف (تقریر) غالب صدی، ہماری زبان علی گڑھ ۱۵ مارچ ۶۹
غالب ایک ہندی کی آبرو بڑھاتی۔ پروفیسر یوسلف (〃) 〃 〃 〃 〃 〃
غالب کی شاعری کا مطالعہ۔ مسز نلینا جشتروا (〃) 〃 〃 〃 〃 〃
غالب کے ماخذوں کا جائزہ۔ علی جواد زیدی (〃) 〃 〃 〃 〃 〃
غالب کے اردو کلام کے صوتی آہنگ۔ ڈاکٹر مسعود حسین (〃) 〃 〃 〃 〃
غالب کی شاعری میں فکر اور نظر۔ پروفیسر احتشام حسین (〃) 〃 〃 〃 〃
غالب کے کلام میں دو مرکز۔ ڈاکٹر محمد حسن (〃) 〃 〃 〃 〃 〃
غالب کے فکر و فن کے اہم پہلوؤں کا جائزہ۔ ظ۔ انصاری (〃) 〃 〃 〃 〃 〃
غالب کی شاعری میں کثرت سے آنے والے پیکر۔ پروفیسر اسلوب انصاری (〃) 〃 〃 〃 〃 〃
غالب کا فلسفۂ عقل۔ اختر حسن (〃) 〃 〃 〃 〃 〃
غالب کی انسان دوستی۔ سجاد ظہیر (〃) 〃 〃 〃 〃 〃
غالب کی فارسی مثنویوں کے مطالعہ کی اہمیت۔ ڈاکٹر نورالحسن (〃) 〃 〃 〃 〃 〃
حیاتیات کے نظریات کی روشنی میں غالب کے افکار۔ ڈاکٹر رالف (〃) 〃 〃 〃 〃
غالب کی زبان کی حفاظت کے لئے کیا ہو رہا ہے۔ گلزار دہلوی (〃) 〃 〃 〃 〃 〃
غالب کی ہمہ گیری۔ پنڈت آنند نرائن ملا (〃) 〃 〃 〃 〃
الٰہ آباد یونیورسٹی میں غالب صدی تقریب 〃 〃 〃 〃
غالب اکیڈمی۔ عتیق صدیقی 〃 〃 〃 〃 〃 〃
غالب کی زبان (ترجمہ: ہندوستان ٹائمز) 〃 〃 〃 〃 〃
ماسکو میں غالب صدی کی تقاریب (الجمعیۃ) 〃 〃 〃 〃
غالب کی زندگی اور تخلیقات اور فلسفیانہ اور شاعرانہ افکار (تقریر)۔ پروفیسر اوگینی چیلشیف 〃 〃 〃 〃
غالب کا عہد اور اس کے افکار۔ ڈی۔ پی دھر (تقریر) 〃 〃 〃 〃
حیدرآباد دکن میں جشن غالب 〃 〃 〃 〃 〃
کیا غالب اپنے ذہن نامذی کا شکار تھے۔ مالک رام۔ (تقریر) حیدرآباد 〃 〃 〃 〃

اگر غالب آج زندہ ہوتا؟ ڈاکٹر سی ڈی۔ دیش مکھ (تقریر بر موقع غالب تقریبات) ہماری زبان علی گڑھ ۱۵ مارچ ۶۹
غالب نے غزل کو ایک نیا مزاج دیا۔ ڈاکٹر حفیظ قتیل۔ (تقریر 〃 〃) 〃 〃
غالب کا آدم نو۔ پنڈت آنند نرائن ملا (〃 〃 〃 〃) 〃 〃
غالب اپنے خطوط کے آئینے میں۔ محترمہ زینت ساجدہ (〃 〃 〃 〃) 〃 〃
غالب کی زندگی کے چند پہلو۔ آغا حیدر حسن (〃 〃 〃 〃) 〃 〃
غالب کی شاعری کے مختلف پہلو۔ مالک رام (〃 〃 〃 〃) 〃 〃
اودے پور یونیورسٹی میں غالب صدی کی تقریبات۔ شرف الدین رضوی 〃 〃
غالب کی شاعرانہ خوبیاں۔ نریش ناتھ اچاریہ (تقریر) 〃 〃
غالب اپنے خطوط اور کلام کے آئینے میں۔ پروفیسر ثاقب رضوی (تقریر) 〃 〃
غالب کی انفرادیت اور تمام دنیا میں جشن غالب کی مقبولیت کے اسباب۔ ڈاکٹر مسیح الزماں (تقریر) 〃 〃
اردو شاعری میں جدیدیت اور غالب۔ ڈاکٹر مسیح الزماں (تقریر) 〃 〃
کورو کھشیتر یونیورسٹی میں جشن غالب۔ مہندر پرتاپ 〃 〃
غالب کی زندگی اور اس کا کلام۔ گوربچن سنگھ (تقریر) 〃 〃
غالب پر ایک جامع تقریر۔ پروفیسر مجیب وائس چانسلر جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی 〃 〃
غالب۔ اردو اور ہندوستان۔ آل احمد سرور 〃 〃
مہارانی کالج میسور میں یوم غالب 〃 〃
نذر غالب (نظم)۔ سید فضل المتین 〃 〃
پاکستان میں غالب پنسل اور غالب کیلنڈر 〃 〃
تلاش غالب 〃 〃
غالب کی رہبر شناسی۔ ڈاکٹر سید محمد حسین 〃 ۲۲ مئی ۶۹
امریکہ میں غالب صدی کی تقریب
غالب کی زندگی اور شاعری۔ نواب علی یاور جنگ (امریکہ میں تقریر) 〃 〃
غالب اور ورڈسورتھ 〃 〃
لندن میں جشن غالب 〃 〃

غالب ایک عالمی شاعر۔ شانتی رنجن۔ وھون ہندوستانی ہماری زبان ۲۲ مئی ۶۹
کا نگشتر (۵ مارچ ۶۹ کو لندن میں جشن غالب پر پیغام)

ماریشس میں غالب صدی تقریب " "

غالب کی شاعری زندگی اور آرزو کی شاعری ہے۔ " "
تقریر۔ پروفیسر اطہر پرویز ایجوکیشنل آفیسر ماریشس

غالب کی صدسالہ تقریب پر گورنمنٹ مدرسہ اعظم " "
مدراس کا مشاعرہ۔

وائنرکلب بنارس میں شام غالب " "

کلکتہ میں غالب صدی کی تقریبات کی تفصیل " "

جموں میں غالب صدی کی تقریبات " "

کشمیری اور ڈوگری شاعری پر غالب کا اثر (سمپوزیم) " "
ریاستی کلچرل اکیڈمی جموں کے زیر اہتمام۔

غالب اور طاؤس (ایک مزاحیہ مقالہ) (ڈاکٹر گیان چند) " "
نے جموں میں ۲۰ جنوری ۶۹ء کو پڑھا)

غالب پیکار۔ آل احمد سرور۔ در جموں یونیورسٹی۔ ۲۲ مارچ ۶۹ء " "
اور بعد میں یہی مضمون حلقۂ ارباب ادب بھوپال میں بھی سنایا

گورکھپور یونیورسٹی میں غالب صدی تقریبات۔ احمد لاری " "

غالب کی شخصیت اور فن۔ ڈاکٹر محمد حسن (تقریر در گورکھپور یونیورسٹی) " "

غالب کی مقبولیت کے اسباب۔ پروفیسر احتشام حسین (") " "

جمال محمد کالج ترچناپلی میں جشن غالب " "

غالب کا فلسفہ اور ان کا رنگ تصوف و تعشق۔ ایم جے محمد سعید " "
پرنسپل کالج ترچناپلی (تقریر)

غالب کی زندگی کے بعض اہم پہلو۔ تقریر ستیندر ابی اے " "

لکھنؤ میں غالب صدی کی تقریبات میں تمثیلی مشاعرہ " "

دور حالی میں غالب کی زبان کی ناقدری۔ تقریر شیخ مقبول احمد " "
لاری در لکھنؤ

غالب کی جائے پیدائش کالا محل میں سہ روزہ یوم غالب " یکم اپریل ۶۹ء

غالب (نظم) وقار خلیل " "

غالب پر ڈرامے اور فیچرز " "

علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے زیر اہتمام غالب صدی کی تقریبات ہماری زبان یکم اپریل ۶۹ء

تقریر آل احمد سرور متعلق غالب اور زبان غالب " " "

تقریر پروفیسر مجیب متعلق غالب " " "

تقریر پنڈت آنند نرائن ملا متعلق غالب " " "

غالب اور عصریت۔ عالم خوندمیری پروفیسر " " "
عثمانیہ یونیورسٹی (تقریر)

غالب کا طرز احساس۔ خلیق حنفی (تقریر) " " "

غالب کے ہندی ترجمے۔ سردار جعفری (") " " "

غالب کا صحیفۂ منسوخ۔ ڈاکٹر گیان چند (") " " "

غالب کے نقاد۔ وارث حسین علوی (") " " "

غالب کی بازیافت۔ پنڈت آنند نرائن ملا (") " " "

غالب کا اثر اردو شاعری پر۔ شمس الرحمن فاروقی (") " " "

غالب کی شاعری میں تصوف۔ میکش اکبرآبادی (") " " "

غالب کا آہنگ شعر۔ مغنی تبسم (") " ۲ "

غالب اور موت۔ تقریر باقر مہدی " " "

غالب کی شاعری میں علامتی پہلو۔ تقریر محمود ہاشمی " " "

غالب کا فن۔ تقریر پروفیسر اسلوب احمد انصاری " " "

غالب کی شاعری کا فکری پس منظر۔ تقریر ڈاکٹر وحید اختر " " "

مرزا غالب اور مسائل تصوف۔ تقریر مولانا سعید احمد اکبرآبادی " " "

غالب کی شاعرانہ عظمت کے چند پہلو۔ تقریر ڈاکٹر یسین " " "

پور غالب۔ تقریر پروفیسر آل احمد سرور " " "

غالب کی شاعری کا نفسیات کی روشنی میں جائزہ۔ ساجدہ زیدی " " "

غالب کا مطالعہ جدید نفسیات کی روشنی میں۔ تقریر ڈاکٹر باقر مہدی " " "

غالب کی شاعری میں رنج و غم، محبت اور موت۔ " " "
تقریر۔ زاہدہ زیدی

غالب کی صحت مند غیبت کے جلوے۔ تقریر حسن عسکری " " "

غالب کی شخصیت اور فن۔ تقریر۔ ڈاکٹر وارث کرمانی " " "

غالب کے اردو کلام کے قافیوں اور ردیفوں کا صوتی " " "
آہنگ۔ تقریر۔ ڈاکٹر مسعود حسین

غالب کی چار غزلیں۔ ڈاکٹر مسعود احمد خاں (تقریر) ہماری زبان یکم ۱/ ۶۹
اردو کو ثانوی زبان بنانے کی مخالفت۔ چندر بھان گپتا (") 〃 〃
وسکانسن یونیورسٹی امریکہ میں غالب صدی مشاعرہ (قومی آواز) 〃 〃
اردو شاعری میں غالب کا کردار۔ پروفیسر نارنگ (تقریر) 〃 〃
غالب کی ذہنی تحریروں کی دریافت 〃 ۸/ ۶۹
نذر غالب (نظم) سید نظیر حسین نظیر مظفر پوری 〃 〃
غالب ادبی و فکری نشاۃ ثانیہ کا علمبردار۔ از امیر محمد خان جامعی 〃 〃
شانتی نکیتن میں غالب صدی کی تقریبات۔ حافظ محمد طاہر علی 〃 〃
غالب اور بنگال۔ ڈاکٹر ہیرا لال چوپڑا لیکچرار تاریخ اسلام کلکتہ یونیورسٹی (تقریر) 〃 〃
غالب کی شاعری اور اس کے فکر و فن کی اہمیت۔ عبدالغنی لیکچرار پٹنہ یونیورسٹی (تقریر) 〃 〃
غالب کی زندگی کے مختلف گوشے اس کے اشعار کی روشنی میں۔ موہن لال باچپائی (تقریر) 〃 〃
غالب اور ٹیگور۔ مولوی محمود الحسن ریاض (تقریر) 〃 〃
غالب کے خطوط۔ عبدالستار شاہدی (") 〃 〃
غالب کی حیات اور اس کی ادبی تخلیقات۔ سین پرنارائنے ریسرچ سکالر (تقریر) 〃 〃
غالب کو خراج عقیدت۔ پروفیسر اوپندر ناتھ اشک (تقریر) 〃 〃
کرائسٹ چرچ کالج کان پور میں غالب کی یاد میں مذاکرہ 〃 〃
غالب کی عظمت کا راز۔ پروفیسر سید علی رضا (تقریر) 〃 〃
غالب ایک حساس شاعر۔ سید افسر رضا (") 〃 〃
غالب کا عہد۔ ڈاکٹر مسیح الزمان (") 〃 〃
اردو کی اہمیت اور مقبولیت میں غالب کا حصہ (") خواجہ احمد فاروقی 〃 〃
گورنمنٹ کالج اورنگ آباد میں جشن غالب۔ عصمت جاوید 〃 〃
غالب پر مذاکرہ۔ غالب کی شخصیت اور کلام کے متعلق 〃 〃
غالب پر تقریریں (پروفیسر بھگونت راؤ نے مرہٹی میں۔ ڈاکٹر باری نے انگریزی میں) 〃 〃

کلام غالب کی خوبیاں۔ وائس چانسلر مرہٹواڑہ یونیورسٹی ہماری زبان یکم ۵/ ۶۹
گورنمنٹ رضا کالج رام پور میں غالب صدی تقریبات۔ سید شاہ عالم 〃 〃
غالب پر مذاکرہ (حصہ لینے والے۔ خواجہ احمد فاروقی۔ ڈاکٹر محمد حسن شبیہ الحسن۔ فرحت کاکوروی۔ اکبر علی خاں عرشی) 〃 〃
مقالجات متعلق غالب۔ پیش کردہ: شاہ عالم۔ سلیمان احمد ضامن شاہ۔ 〃 〃
بھوپال میں یاد غالب تقریبات 〃 〃
مرزا پور میں غالب صدی مشاعرہ۔ تابش اکرامی 〃 〃
پورنیہ کالج میں صد سالہ جشن غالب۔ اصغر عالم 〃 〃
خالصہ کالج دہلی کی جانب سے غالب کو خراج عقیدت۔ مزمل بیگم۔ 〃 〃
گوالیار میں غالب صدی تقریبات۔ اسلام الدین 〃 〃
غالب انعامی مقابلہ۔ ایم۔ اے۔ قاسم 〃 ۱۵/ ۶۹
مرزا غالب کے کلام میں ان کی زندگی کا عکس۔ سلیمان طالب علم جامعہ ملیہ دہلی 〃 〃
نذر غالب (غالب صدی کی تقریبات کے موقع پر نظم) اسرار اکبر آبادی 〃 〃
غالب اور بھوپال۔ سید احتشام حسین 〃 〃
غالب کی مقبولیت کیوں؟ - ایم۔ اے نصر 〃 〃
گوہاٹی یونیورسٹی میں غالب صدی کی تقریبات 〃 〃
غالب اردو نثر اور شاعری کا موجد (انگریزی) 〃 〃
FATHER OF MODREN URDU PROSE AND POETRY
ڈاکٹر تارا چند چرن رستوگی (تقریر)
بوسٹن میں غالب کو خراج عقیدت 〃 〃
غالب کے کلام میں انسانی ہمدردی۔ ڈاکٹر شمل ہارورڈ یونیورسٹی (تقریر) 〃 〃
غالب کے کلام کے ترجمے۔ ڈاکٹر رہبر (تقریر) 〃 〃
انجمن ترقی اردو پٹیالہ کا مشاعرۂ غالب۔ تپش پٹیالوی 〃 〃
غالب کی زندگی اور شخصیت۔ پروفیسر ہنس راج گپتا (تقریر) 〃 〃

کشن گنج میں یوم غالب — ہماری زبان ۲/۶۹ ۱۵

مرزا غالب کی شعری خدمات۔ شمیم ربانی (تقریر) ″ ″

غالب کی شاعری فن اور حیات۔ تقاریر سید حسن، عبدالخالق، شمیم، علی مفتی اور انظار عالم۔ ″ ″

غالبیہ۔ سید مرتضیٰ حسین بلگرامی ″ ۲/۶۹ ۲۲

شیوپوری میں غالب صدی تقریب ″ ″

دیوان غالب کا ایک اہم ترین مخطوطہ۔ نثار احمد فاروقی ″ ″

غالب عراقی۔ اعزاز افضل ″ ″

غالب صدی میں اردو (نظم) ″ ۵/۶۹ ۱

غالب کا نسخۂ بھوپال اور ڈاکٹر سید عبداللطیف۔ ڈاکٹر ابو محمد سحر ″ ″

دیوان غالب کا نادر مخطوطہ امروہہ۔ محمد عباس طالب ″ ″

دیوان غالب کے خود نوشتہ نسخہ کے سلسلہ میں۔ نقاد اکبرآبادی ″ ۵/۶۹ ۸

″ ″ ″ ″ ۔ ابو محمد سحر ″ ″

کلکتہ میں مرزا غالب پر سیمینار ″ ″

غالب اردو کا بے مثل شاعر۔ ستیہ پریا رائے وزیر تعلیم مغربی بنگال (تقریر) ″ ″

غالب کی عہد آفریں شاعری۔ ڈاکٹر رفیق کمار چیٹرجی (تقریر) ″ ″

امریکہ کی ہارورڈ یونیورسٹی میں شام غالب ″ ۵/۶۹ ۱۵

بمبئی (بمبئی) میں جشن غالب ″ ″

ڈاکٹر اقبال اور مرزا غالب۔ سید حامد حسین ″ ۵/۶۹ ۲۲

غالب کا خود نقل کردہ دیوان اردو۔ اکبر علی خاں ″ ″

دیوان غالب نسخہ امروہہ۔ نثار احمد فاروقی ″ ″

دیوان غالب مخطوطہ امروہہ کے بارے میں۔ احمر لاری ″ ″

ہندوستانی ادیب اور سوویت یونین میں غالب صدی کی تقاریب ″ ″

غالب کی زندگی اور تصانیف پر روس میں تحقیقی کام۔ میر قاسم ″ ″

دیوان غالب نسخہ امروہہ کے سلسلہ میں۔ نثار احمد فاروقی ″ ۶/۶۹ ۸

ملتان میں غالب کے فکر و فن کو خراج عقیدت

غالب کی زندگی۔ ان کی تخلیقات اور فلسفیانہ افکار پر چند عالموں کی تقاریر ″ ″

سیوان میں غالب صدی تقریبات — ہماری زبان ۹/۶۹ ۸

بھوپال کی غالب سے قربت۔ ڈاکٹر سید حامد حسین ″ ۹/۶۹ ۱۵

قدیم ترین دیوان غالب کی دریافت۔ جلال الدین ″ ″

دیوان غالب نسخۂ امروہہ کے مالک کا بیان۔ توفیق احمد چشتی ″ ″

نیا دور کا غالب نمبر ″ ″

دکن میں غالب صدی کی تقریب ″ ″

غالب کی شاعرانہ عظمت اور شخصیت۔ عبدالقوی دسنوی (تقریر) ″ ″

غالب۔ عندلیب گلشن ناآفریدہ۔ خورشید انور (″) ″ ″

نذر غالب (نظم)، مظفر اقبال ″ ۹/۶۹ ۲۲

غالب کا خود نوشتہ دیوان ریختہ ″ ″

دیوان غالب نسخہ امروہہ کے سلسلہ میں ″ ″

غالب کے بارے میں۔ ابن غوری ″ ″

۲۰۶۹ عیسوی کا جشن غالب (نظم) واحد القادری امیٹھوی ″ ۶/۶۹ ۱

دیوان غالب نسخہ امروہہ کے بارے میں۔ ابو محمد سحر ″ ″

غالب کے بارے میں۔ لیاقت اللہ خاں ″ ″

مدھیہ پردیش میں غالب صد سالہ تقریبات ″ ″

ہم سخن فہم ہیں غالب کے طرفدار نہیں۔ ڈاکٹر گیان چند صدر شعبہ اردو وکنوینر (تقریر) ″ ″

منی نشی غالب۔ پروفیسر اکشے کمار (تقریر) ″ ″

حلقہ ارباب ادب بھوپال میں شام غالب ″ ″

غالب اور بھوپال سے متعلق مقالے ″ ″

نسخۂ حمیدیہ تحقیق کی روشنی میں۔ ڈاکٹر ابو محمد سحر (تقریر) ″ ″

غالب اور بھوپال، چند روایات و قیاسات۔ ڈاکٹر حامد حسین ″ ″

غالب کے بھوپالی شاگرد۔ آفاق احمد (تقریر) ″ ″

غالب کا نسخۂ منسوخ۔ ڈاکٹر گیان چند (تقریر) ″ ″

حمیدیہ کالج بھوپال کی غالب صدی کی تقریب

بھنڈ (مدھیہ پردیش) میں غالب صدی کی تقریبات ″ ″

غالب کی شاعرانہ عظمت سے انکار ادبی معصیت کے مترادف ہے۔ پروفیسر آفاق احمد (تقریر) ″ ″

غالب کی آواز اور جذبات عالمگیر اپیل کرتے ہیں۔ پروفیسر ایس۔ وی۔ اوستی (تقریر) ہماری زبان ۶/۶۹ ۱

انجمن میں جشن غالب " "

جرسے بہال (ضلع بیجاپور) میں جشن غالب صدی " "

حیات غالب کے مختلف گوشے۔ حسین حیف (تقریر) " "

غالب اور اس کا کلام۔ پروفیسر پی۔ ایم ناگشاں (") " "

غالب کے کلام میں قوت متخیلہ۔ پروفیسر ایم۔ اے بھنڈاری۔ (تقریر) " "

پرشین لیٹریچر اور غالب۔ عتیق صدیقی " ۶/۶۹ ۸

مرزا غالب کی تاریخ پیدائش۔ امتیاز علی عرشی " "

بھوپال میں غالب کے تحریر کئے ہوئے دو دیوانوں کی دریافت۔ سید حامد حسین " "

غالب کی دو غیر مطبوعہ رباعیاں۔ اکبر علی خاں " "

نسخۂ امروہہ کے بارہ میں۔ کلیم جمشید " "

مالک نسخۂ امروہہ کا بیان۔ توفیق احمد قادری مالک نیشنل بک ڈپو امروہہ " "

بہرائچ میں جشن غالب " "

تقریر متعلق غالب۔ جگ موہن لال ڈپٹی کمشنر بہرائچ " "

ڈاکٹر شجاعت علی سندیلوی کی تقریر غالب کی شاعری (نثر نگاری اور خطوط نویسی پر) " "

برطانیہ میں غالب صدی تقریبات " "

غالب کا صوتیاتی مطالعہ۔ اقبال کرشن " ۶/۶۹ ۱۵

دیوان غالب نسخۂ امروہہ کی دریافت۔ نثار احمد فاروقی " "

مالک نسخۂ امروہہ کا بیان۔ توفیق احمد چشتی " "

قدیم ترین دیوان غالب کی تاریخ کتابت " "

دیوان غالب نسخۂ بھوپال چند انکشافات۔ ڈاکٹر ابو محمد سحر " ۷/۶۹ ۲۲

دیوان غالب کا قلمی نسخہ میں نے فروخت نہیں کیا۔ از مولوی شفیق الحسن فضلی " "

برطانیہ میں غالب صدی کی تقریبات " یکم اگست

غالب کی شاعرانہ عظمت۔ ڈپٹی ہائی کمشنر ہند۔ ہماری زبان یکم اگست

غالب کی فکری عظمت اور شعری محاسن۔ پروفیسر محمد مجیب " "

محبوب نگر میں غالب ہال کی تعمیر " "

دیوان غالب نسخۂ امروہہ کے بارے میں۔ جلال الدین " ۸/۶۹ ۸

" " " " نثار احمد فاروقی " "

غالب کی نقل کردہ ایک اور کتاب دریافت ہو گئی " ۸/۶۹ ۱۵

نو دریافت نسخۂ غالب اور شکوک " "

غالب اور غم۔ دلیش کمار " ۸/۶۹ ۲۲

دیوان غالب نسخۂ امروہہ کے بارے میں۔ جمیل احمد خان " "

" " " " گیان چند " "

" " " " عارف عباس " "

وسکانسن میں غالب صدی کا پروگرام " "

غالب کی حیات اور شخصیت اُن کے خطوط میں۔ چودھری محمد نعیم (تقریر) " "

غالب کی شاعرانہ عظمت۔ ڈاکٹر گوپی چند نارنگ (تقریر) " "

دتنبو اور غالب کی وطنیت۔ " " (") " "

غالب کے خطوط۔ ڈاکٹر داود رہبر (") " "

شعبہ اردو گورکھپور یونیورسٹی میں جشن غالب " ۹/۶۹ ۱

غالب اور جدید ذہن۔ شمس الرحمٰن فاروقی (") " "

دیوان غالب نو دریافت نسخہ۔ شریف الحسن عثمانی " ۹/۶۹ ۱۵

نسخۂ بھوپال اول ہی درست ہے " "

غالب اور انیس کا تقابل۔ ڈاکٹر جعفر حسن (تقریر) " "

بھوپال میں غالب کے تین نادر خطوط کی دریافت (قومی آواز) " "

بنارس میں غالب کی قیام گاہیں۔ ڈاکٹر حکم چند (تقریر) " "

غالب کا قیام بنارس۔ مولانا خیر بہوروی (") " "

خمسہ بر غزل مرزا غالب۔ محمد عبدالحلیم " ۹/۶۹ ۲۲

غالب صدی کے سلسلہ میں مالکرام کا سفر روس۔ سیفی پریمی " "

غالب کا نو دریافت دیوان (نسخۂ عرشی زادہ) آل احمد سرور " یکم اکتوبر ۶۹

غالب صدی کی عظیم ہندوستانی دریافت۔ غالب کے قلم کا لکھا ہوا دیوان " "

مسلم اُردو گورکھپور یونیورسٹی میں جشن غالب — ہماری زبان ۸ ۱۰/۶۹

غالب اور اقبال۔ پروفیسر اسلوب احمد انصاری (تقریر) " "

گورکھپور میں یوم غالب — " ۱۵ ۱۰/۶۹

غالب کا جمالیاتی شعور۔ غلام رسول کرانی (") " "

غالب کی خودداری۔ ڈاکٹر سلام سندیلوی (") " "

مادھو کالج دکرم یونیورسٹی میں شام غالب — " ۲۲ ۱۰/۶۹

غالب صدی کی اہمیت۔ اطہر راہی لیکچرار شعبۂ اردو (") " "

غالب۔ ڈاکٹر درود۔ پروفیسر گورنمنٹ گرلز کالج اجین (") " "

غالب کی شوخی و ظرافت۔ پروفیسر مس شنید فرحت (") " "

غالب کی شاعری اور اس کی اہمیت۔ ڈاکٹر رحمن وائس چانسلر دکرم یونیورسٹی (تقریر) " "

غالب پر اگوالیار میں، کتب اور آرٹ کی نمائش۔ اسلام الدین " "

غالب زندہ ہے۔ تبصرہ، ڈاکٹر شمیم حنفی " "

عالمی ادب میں غالب کے مقام کا تعین۔ مذاکرہ جس میں — " ۱ ۱۱/۶۹
حسب ذیل حضرات نے حصہ لیا۔ ڈاکٹر اختر اورینوی، پروفیسر سید حسن، نصیر صدیقی، ڈاکٹر ارمان نجمی۔

غالب کا خود نوشت دیوان۔ ڈاکٹر گیان چند — ہماری زبان ۸ ۱۱/۶۹

غالبیات کا جائزہ۔ علی جواد زیدی — " ۲۲ ۱۱/۶۹

روزمرہ و محاورۂ غالب۔ ڈاکٹر شمیم حنفی " "

غالب اور سر سید احمد خان۔ پروفیسر محمد ایوب قادری کراچی — ہمدرد صحت کراچی مارچ ۶۹ء

غالب کا گھر۔ مرزا ادیب — " اپریل "

غالب ایک معلم۔ سہیل برکاتی — " مئی "

غالب۔ شاعر امروز و فردا۔ ڈاکٹر فرمان فتحپوری — " جون "

غالب، اردو کا سب سے بڑا جدید شاعر۔ ڈاکٹر ذاکر حسین مرحوم — " جولائی "

غالب کا اسلوب نثر از ریاض تحسین پنڈارتہ نیا پیام ۲۳ سے شاہ عالم مارکیٹ لاہور۔ ۵ دسمبر ۱۹۶۹ء

غالب کی زندگی۔ سید جمال الدین بخاری در کتابچہ غالب خستہ (سید گلوشنش)

غالب کی شاعری " " "

غالب کی نثر نویسی " " "

مرزا غالب کی تصویر سب سے پہلے کس دیوان میں شائع ہوئی؟ ایم حنیف شاہد کوہستان ۱۷ مارچ ۱۹۶۹ء

لائل پور میں ہفتہ تقریبات غالب:۔

۱۔ اسد خستہ جاں مغلیہ عہد کی تین یادگاروں میں سے ایک ہے۔

۲۔ وہ عظیم شاعر جو اب تک بے خانماں ہے۔

۳۔ غالب ہمارے ادب کا مینار ہے۔ از بشیر حسین جعفری ایم اے زرعی یونیورسٹی لائل پور۔

غالب پر متفرق مضامین سر۲

غالب کے متعلق ایک خط از حکیم محمد سعید صدر ہمدرد نیشنل فاؤنڈیشن — (دعوت نامہ شام ہمدرد لاہور ۷ فروری ۱۹۶۹ء)

کلمات ابتدائیہ متعلق غالب از حکیم محمد سعید صدر ہمدرد نیشنل فاؤنڈیشن — (تقریر در شام ہمدرد لاہور ۷ فروری ۶۹ء)

کلمات اختتامیہ متعلق غالب از پروفیسر حمید احمد خان " " "

غالب از مولانا غلام رسول مہر " " "

غالب کی عظمت از ڈاکٹر عبادت بریلوی " " "

غالب کی فارسی شاعری از خانم مریم بہنام " " "

غالب اور "بیاض غالب" کے متعلق اہل علم کی تقریریں۔ ۵ دسمبر ۱۹۶۹ء بمقام پاکستان کونسل لاہور جس میں مولانا غلام رسول مہر، سید وزیر الحسن عابدی اور محترمی ڈاکٹر وحید قریشی نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔

غالب پر چند تنقیدی مضامین (در روح غالب از صوفی تبسم)

غالب میرا راز داں۔ غالب کی غزل۔ غالب کی تصویر آفریں۔ غالب کا تصور فن۔ غالب دو زبان شاعر۔ غالب کی فارسی شاعری۔ غالب معتقد میر۔ غالب پیش رو اقبال۔ غالب کی نثر وغیرہ، مضامین از ڈاکٹر سید عبداللہ۔ در اطراف غالب۔

غالب کی شخصیت اور اس کے فن پر دس مضامین از ڈاکٹر عبادت بریلوی در "غالب کا فن"

"بر سبیل تذکرہ" غالب کی شاعری کے محاسن از مشرف انصاری در "انتخاب غالب"

میں اور غالب از صاحبزادہ احسن علی خاں در "مفہوم غالب"

غالب کی شاعری تنقید کی روشنی میں از پروفیسر ملک حسن اختر در

دیوان غالب میری لائبریری

پیغامات متعلق غالب از ڈاکٹر ذاکر حسین صدر بھارت، مسز اندرا گاندھی وزیراعظم ہند، دیرندر پاٹل وزیر اعلیٰ میسور، محمد علی وزیر محل و نقل میسور، یونس سلیم وزیر قانون حکومت ہند۔

عابد علی خاں ایڈیٹر روزنامہ سیاست در کتاب "نذر غالب" شائع کردہ غالب صد سالہ کمیٹی گلبرگہ

غالب اور اس کے نقاد از پروفیسر سید محمد 〃 〃 〃 〃 〃

غالب ایک جدید ذہن از پروفیسر سید مبارز الدین رفعت 〃 〃 〃 〃 〃

غالب کی اداۓ خاص از پروفیسر ہاشم علی در کتاب 〃 〃 〃 〃 〃

غالب ایک جو تفش از سید مجیب الرحمن 〃 〃 〃 〃 〃 〃

غالب اور غم ہنسی از راہی قریشی 〃 〃 〃 〃 〃 〃

غالب کا تصور عشق از وہاب عندلیب 〃 〃 〃 〃 〃 〃

شعر و سخن کا تاج محل از محمد عبد القادر 〃 〃 〃 〃 〃 〃

مرزا غالب کی باغ و بہار شخصیت از قیوم صادق 〃 〃 〃 〃 〃 〃

غالب کی کہانی از احمد حسن علوی 〃 〃 〃 〃 〃 〃

غالب کی فارسی شاعری از بہجت شیرازی 〃 〃 〃 〃 〃 〃

رقعات غالب کی خصوصیات از بشیر النسا بیگم 〃 〃 〃 〃 〃 〃

غالب از عبد العلیم تیماپوری 〃 〃 〃 〃 〃 〃

غالب کی ظرافت از محترمہ شمیم ثریا 〃 〃 〃 〃 〃 〃

منظومات متعلق غالب۔ حسن محی الدین غیرت، حمید الماس، راہی قریشی، سرور، سلیمان خطیب، مختار ہاشمی، عبد القادر ادیب، ڈاکٹر فتح محمد فاتح، محمد فخر الدین ارمان، حامد اکمل، بشیر باگ۔ در کتاب نقد غالب شائع کردہ غالب صد سالہ کمیٹی گلبرگہ (دکن)، (بشکریہ پروفیسر محمد اکبر الدین صدیقی حیدر آباد دکن)

محکمہ اطلاعات حکومت ہند نے غالب صدی کے موقع پر فروری ۱۹۶۹ء میں غالب کے متعلق حسب ذیل مضامین مشہور ادیبوں سے لکھوا کر ہندوستان کے اخبارات کو اشاعت کے لئے بھیجے:-

غالب کی شخصیت اور ان کی شاعری از جناب مالک رام

غالب کے نغموں میں وحدت انسانی اور آفاقیت کے عنصر از احتشام حسین

غالبیات کا جائزہ از علی جواد زیدی

غالب کی شاعری۔ ایک نیا موڑ۔ از جمیل مظہری

مرزا غالب کے چند سفر از حکم چند نیّر

کوچہ جاناں کا تصور از جعفر رضا

فارسی ادب میں (غالب کے ذریعہ) بھارت کا حصہ از امیر حسن عابدی (بشکریہ پروفیسر محمد اکبر الدین صدیقی۔ حیدر آباد دکن)

غالب کی یادگار قائم کرنے کی اولین تجویز از ڈاکٹر فرمان فتحپوری۔ در قومی زبان ۔۔۔

بیاد غالب از اختر حسین صدر انجمن ترقی اردو پاکستان 〃 〃 〃

ذکر غالب از بابائے اردو مولوی عبد الحق مرحوم 〃 〃 〃

غالب در زبان شاعر از ڈاکٹر سید عبد اللہ 〃 〃

غالب کی غزل 〃 〃 〃 〃 〃

غالب کے متعلق میری رائے از سید قدرت نقوی 〃 〃 〃

غالب نام آور 〃 〃 〃 〃 〃

عظمت غالب 〃 〃 〃 〃 〃

دیوان غالب کی نادر شرح از مرتضیٰ حسین فاضل 〃 〃 〃

غالب کا فلسفہ امید و یاس از ڈاکٹر احتشام احمد ندوی 〃 〃 〃 〃

کچھ غالب کے بارے میں از آغا حسین ارسطو جاہی 〃 〃 〃 〃

غالب کا مشاہدۂ حق از نقاش کاظمی 〃 〃 〃

شارحین غالب از افسر صدیقی در قومی زبان اپریل ۶۹ء

یونیورسٹیوں میں غالب پر تحقیقی کام از ابو سلمان 〃 〃 فروری

غالب کا سب سے پہلا خط از الیاس عشقی 〃 〃 مئی 〃

غالب کا ایک اور خط از تحسین سروری 〃 〃 〃 〃

دیوان غالب کی شرحیں از افسر صدیقی 〃 〃 〃 〃

اشاریہ غالب از ابو سلمان 〃 〃 〃 〃

غالب میری نظر میں از اقبال در "غالب ذاتی تاثرات کے آئینے میں"

〃 〃 〃 از پروفیسر حمید احمد خاں 〃 〃

〃 〃 〃 از مولانا غلام رسول مہر 〃 〃

〃 〃 〃 از میاں بشیر احمد 〃 〃

غالب میری نظر میں از ڈاکٹر محمد وحید مرزا در غالب فراق تاثرات کے آئینے میں

〃 〃 از علی عباس حسینی 〃 〃

〃 〃 از جسٹس ایس اے رحمان 〃 〃

〃 〃 از ڈاکٹر قاضی سعید الدین احمد 〃 〃

〃 〃 از ڈاکٹر سید محمد عبداللہ 〃 〃

〃 〃 از مولانا سعید احمد اکبرآبادی 〃 〃

〃 〃 از ڈاکٹر محمد باقر 〃 〃

〃 〃 از سید وقار عظیم 〃 〃

〃 〃 از ن۔م۔ راشد 〃 〃

〃 〃 از احمد ندیم قاسمی 〃 〃

〃 〃 از اختر حسین رائے پوری 〃 〃

〃 〃 از شیخ منظور الہی 〃 〃

〃 〃 از الطاف گوہر 〃 〃

〃 〃 از ڈاکٹر محمد اجمل 〃 〃

〃 〃 از ڈاکٹر شمس الدین صدیقی 〃 〃

〃 〃 از صدیق حکیم 〃 〃

〃 〃 از ڈاکٹر وزیر آغا 〃 〃

〃 〃 از جیلانی کامران 〃 〃

〃 〃 از ڈاکٹر فرمان فتح پوری 〃 〃

〃 〃 از نظیر صدیقی 〃 〃

واقعات غالب از انیس الرحمن در رسالہ علم و فن دہلی اپریل ۶۹ء

رنگ سنگ (غالب کی تصویروں اور مجموعوں کا تعارف) 〃 〃 〃

از اکبر علی خان

غالب کا ایک جسمانی آتشیں کردار۔ از شکیل الرحمان

در رسالہ صبح نو پٹنہ۔ جنوری ۱۹۶۹ء

غالب کی اسیری۔ از مولانا ابوالکلام آزاد مرحوم

در رسالہ آواز دہلی۔ ۲۲ر جنوری ۱۹۶۹ء

مرزا غالب کا واقعہ اسیری از امیر حسن نورانی

در نیا دور لکھنؤ۔ فروری ۱۹۶۹ء

تانسے غالب۔ تاریخ کے آئینے میں از اسلم الہ آبادی

در اخبار انقلاب بمبئی - ۱۰ر فروری ۱۹۶۹ء

مرزا غالب زندگی میں از تاجور سامری

در رسالہ ہمایوں دہلی، فروری ۱۹۶۹ء

غالب - ہمارے ثقافتی اور ادبی ورثے کی روایت۔ از جمیل الدین عالی

در اخبار حریت کراچی ۱۵ اپریل ۱۹۶۹ء

مغلوں کی تہذیب کی معراج۔ غالب از منیر جعفری 〃 〃 ۱۵ر مارچ 〃

غالب۔ آئینہ ایام میں علی رضا صبح نو پٹنہ جولائی ۱۹۶۸ء

غالب کی داستان حیات ۔ وقار النسا اردو زبان سرگودھا جنوری ۶۹ء

غالب کے عوارض خطوط کے آئینے میں۔ مناظر عاشق ۔ جام نو کراچی فروری ۶۹ء

غالب کی صحت حال۔ حبیب احمد صدیقی ۔ نیا دور لکھنؤ 〃 〃

غالب کی خودداری۔ ڈاکٹر سلام سندیلوی۔ 〃 〃 〃

مرزا غالب نقاد کی حیثیت سے۔ مولانا غلام رسول۔ المعارف لاہور 〃 〃

بھوپال اور غالب۔ عبدالقوی دسنوی۔ نیا دور لکھنؤ 〃 〃

غالب اور دہلی۔ مرزا محمود بیگ ۔ انقلاب بمبئی ۱۰ر فروری 〃

غالب اور ذوق کی معاصرانہ چشمک۔ تنویر احمد۔ تحریک دہلی اپریل ۶۹ء

اقبال غالب کی قبر پر۔ ملا واحدی۔ جنگ کراچی۔ ۲۰ر فروری 〃

غالب کے شاگرد اور ان کا کلام۔ احمد ندیم قاسمی۔ امروز لاہور ۱۹ر مارچ 〃

غالب کے دو غیر معروف اردو شاگرد۔ ماہر اردو۔ المجیب پھلواری فروری مارچ اپریل

غالب از مرزا ادیب ۔ اخبار جہاں کراچی ۲۶ر فروری ۶۹ء

نوائے غالب از اکبر حمیدی اخبار لاہور۔ لاہور ۱۰ر مارچ 〃

غالب زندہ ہوتے تو... از ایم۔ ایم بشیر۔ مشرق لاہور ۳ر مارچ 〃

غالب روسیوں کا پسندیدہ شاعر۔ علم و فن دہلی اپریل ۶۹ء

غالب کی شخصیت اور شاعری۔ مالک رام۔ انقلاب بمبئی ۱۰ر فروری 〃

غالب کون ہے؟ رسالہ الیوکراچی فروری 〃

داستان فرہاد اور غالب۔ مولانا غلام رسول مہر۔ اردو زبان سرگودھا جنوری 〃

غالب کا ابتدائی کلام۔ ڈاکٹر گیان چند۔ ماہنامہ کتاب لکھنؤ فروری 〃

غالب کا غیر متداول کلام۔ وجاہت علی سندیلوی۔ امروز لاہور ۱۶ر فروری 〃

بیان غالب۔ دیر و کعبہ۔ از سید احتشام حسین۔ آواز دہلی ۲۲ 〃 〃

غالب ایک پیغمبر۔ از سید احتشام حسین۔ انقلاب بمبئی ۱۰ فروری ۶۹ء
غالب کی جمہوریت پسندی از اعجاز صدیقی۔ صبح امید بمبئی جولائی ۶۸ء
مرزا غالب کی شاعری اور شخصیت۔ تاجور سامری۔ ہمایوں دہلی فروری ۶۹ء
نجم الثاقب از ترمذی آبادی۔ فاران کراچی۔ مارچ "
غالب کا طبقاتی شعور۔ ڈاکٹر تنویر احمد۔ ہمایوں دہلی فروری "
غالب نے شاعری کو فکری عنصر عطا کیا۔ تنویر خالد۔ جنگ کراچی ۱۳ اپریل "
نکات غالب از جمیل رام پوری فیضان لاہور فروری "
غالب ایک عظیم شاعر۔ پروفیسر وانی چیلیشف۔ المجیب پھلواری اپریل "
غالب کے کلام میں اخلاقی اقدار اور قومی ہم آہنگی۔ حسن کاکوروی۔ نیا دور لکھنؤ فروری "
غالب۔ ابعاد ثلاثہ کا شاعر از سجاد نقوی۔ اردو زبان سرگودھا مارچ "
غالب کی ایک غزل کا تجزیہ۔ شمس الرحمان ساقی کراچی دسمبر ۶۸ء
غالب کا پہلو دار طرز ادا۔ طالب کاشمیری۔ صبح امید بمبئی فروری ۶۹ء
کلام غالب میں تشکیک از عبدالواحد اردو زبان سرگودھا اکتوبر ۶۹ء
غالب اپنے دور سے آگے۔ کاظم علی خاں نیا دور لکھنؤ۔ فروری ۶۹ء
مشکلات غالب از عبدالرب کوکب۔ اردو نامہ کراچی جولائی "
غالب۔ شخصیت اور شاعری۔ مالک رام مدینہ بجنور ۱۷ فروری "
غالب اور تصور غم۔ محمد جیلانی انقلاب بمبئی ۱۸ " "
غالب بے دل پوشیدہ اور کافر کھلا۔ مسعود جاوید۔ چراغ راہ کراچی اپریل "
غالب اور غزل از مسعود گیلانی نخلستان ادب بہاولپور بہار نمبر ۶۹ء
مرزا غالب کی شاعری از محمد شفیع نیر مدینہ بجنور ۵ فروری ۶۹ء
تفہیم غالب پر گفتگو از نیر مسعود شب خون الہ آباد نومبر ۶۹ء
غالب کی شاعری۔ ایک عہد ایک تہذیب کی تاریخ۔ ولی رضوی۔ مشرق لاہور ۱۹ فروری ۶۹ء
مرزا غالب۔ اپنے وقت کا سب سے بڑا باغی۔ وہاب صدیقی " " "
غالب اپنے خطوط کے آئینے میں از حاجی عدیل۔ منشور۔ فروری ۶۹ء
غالب جدید نثر کا بانی از کوکب رشدی حریت کراچی یکم فروری "
غالب بحیثیت نثر نگار۔ محمود الرحمان جام نو یکم فروری "
غالب کی فارسی شاعری پر مجموعی نظر۔ وارث کرمانی۔ آواز دہلی ۲۲ " "
ابر گہر بار کا تفصیلی مطالعہ۔ عبداللہ خاور حریت کراچی ۱۹ مارچ "
نسخۂ حمیدیہ کا مخطوطہ اور اس کی سرگزشت از عامل نقوی۔ امروز لاہور ۱۴ " "

کلام غالب کی جھلک انگریزی کے گلدستے میں۔ امیر علی اعظم جامعہ دہلی دسمبر ۶۰ء
فکر غالب از احتشام حسین ماہنامہ کتاب لکھنؤ مارچ ۶۹ء
مجلس یادگار غالب کی خبر بے مطلب۔ از انتظار حسین مشرق لاہور ۲ فروری "
ایک یادگار کانفرنس جس سے مرزا غالب نے خطاب کیا۔ از عبدالقادر حسن۔ نوائے وقت لاہور ۱۱ فروری "
غالب اور ہم۔ سعید رضا اخبار جہاں کراچی ۲۴ فروری "
آنجہانی غالب کے نام ایک خط (مزاحیہ) فکر تونسوی۔ ہما دہلی مارچ "
غالب نے آتشزدگی کے خوف سے مکان نہیں بنوایا۔ مصنؤ احمد مشرق لاہور۔ ۱۰ اپریل "
مولوی مدن مرزا غالب کے حضور میں۔ مولوی مدن " ۱۸ " "
مرزا غالب کی صد سالہ برسی اور خواتین از نجمہ مسعود کوہستان لاہور ۱۹ فروری "
غالب بنام انیس الرحمان از انیس الرحمان دہلوی علم و فن دہلی اپریل ۶۹ء
مکتوبات غالب بنام جمیل الدین عالی۔ ظفر الحسن، مولانا مہر اور فیض احمد فیض
از نصیر شیخ اخبار جہاں کراچی ۲۶ فروری ۶۹
مکتوبات غالب۔ عالم بالا سے از یعقوب امجد اخبار لاہور لاہور ۲ اپریل "
چچا غالب۔ ابراہیم عادل اخبار جہاں کراچی ۲۶ فروری "
ہم علم و ادب سے کتنی دور جا چکے ہیں (پاکستان میں غالب کا جشن صد سالہ منانے پر اظہار خیال) از امین الحسن جنگ کراچی ۷ اپریل ۶۹ء
ہمارے چند یادگاری ٹکٹ از ظفر نظامی (غالب کے یادگاری ٹکٹوں کے متعلق نیز اقبال اور قائد اعظم کے یادگاری ٹکٹوں کی نسبت مضمون)
جنگ کراچی ۲۶ فروری ۶۹ء
گزارش احوال واقعی از حفیظ ہوشیار پوری " ۲ مارچ "
(غالب کے یادگاری ٹکٹوں کے متعلق کچھ وضاحتیں۔
غالب۔ کل، آج اور کل از عبدالحمید انقلاب بمبئی ۱۰ فروری "
غالب کو خراج عقیدت از عرش ملسیانی آواز دہلی ۲۲ مارچ "
غالب صدی منانے کا حق از کریمی ترجمان علی گڑھ ۲۰ فروری "
غالب گھر از فیضان احمد (تعارف غالب اکیڈمی دہلی) علم و فن دہلی اپریل "
غالب ایک تہذیبی ورثہ از ڈاکٹر ذاکر حسین سابق صدر بھارت (تقریر یا خطبہ صدارت غالب کی صد سالہ تقریب منعقدہ دہلی ۲۳ فروری ۱۹۶۹ء)
علم و فن دہلی۔ اپریل ۱۹۶۹ء

غالب اور تقاضے عہد کے تقاضے (تقریر فخرالدین ہمایوں) علم و فن دہلی اپریل ۶۹ء

ٹامس مل اور غالب ادو می۔ وی گری (تقریر) " "

غالب کی عظمت (ایک سیمینار کی روداد جو جنوری ۱۹۶۹ء میں دہلی میں منعقد ہوا اور جس میں ہندوستان کے مندرجہ ذیل نامور ادیبوں نے حصہ لیا۔ ڈاکٹر عابد رضا بیدار، فضل عباس عباسی، پروفیسر آل احمد سرور، خلیل الرحمن اعظمی، نعمان صدیقی، وحید اختر، حسن عسکری، وارث کرمانی، کوثر چاند پوری، سید اوصاف علی، سید امیر حسن عابدی، عبداللطیف اعظمی، صالحہ عابد حسین، مالک رام، شہریار، ڈاکٹر مختارالدین، پروفیسر رشید احمد صدیقی، ڈاکٹر یوسف حسین خاں، جسٹس آنند نرائن ملا، خواجہ غلام السیدین، قاضی عبدالودود بریلوی) از عابد رضا بیدار — علم و فن دہلی اپریل ۶۹ء

غالب اور مستشرقین — از محمود — اخبار جہاں کراچی ۲۶ فروری ۶۹ء

ریڈیو بات چیت از ناز انصاری (مندرجہ ذیل اصحاب کے تاثرات غالب کے متعلق خواجہ احمد فاروقی، پروفیسر یوسانی، پروفیسر رسل، پروفیسر سوفاچیف، پروفیسر شمل، مولانا امتیاز علی عرشی، فراق گورکھپوری، مالک رام، پروفیسر مالیتہ، پروفیسر بان مارک۔ — علم و فن دہلی۔ اپریل ۶۹ء

امریکہ میں غالب کی سوویں برسی از ارملا کے دیوگن — پیام انقلاب سرگنگا ۴ فروری

دنیا بھر میں جشن غالب از جمیل الدین عالی — جنگ کراچی ۹ دسمبر ۶۸ء

سوویت یونین میں غالب کی مقبولیت۔ وحید عثمانی — امروز لاہور ۲۳ فروری ۶۹ء

پنجاب یونیورسٹی لاہور کے زیر اہتمام مجلس یادگار غالب کے جلسہ کی روداد از احسان — کوہستان لاہور ۱۵ اپریل "

رسالہ نقوش لاہور کے غالب نمبر کی افتتاحی تقریب " " " "

مر گئے ہم تو زمانے نے ۔۔۔۔ از شگفتہ مصور (لیڈیز کلب ملتان میں غالب کی صد سالہ برسی کے سلسلہ میں ایک تقریب کی روداد۔ — کوہستان لاہور ۱۵ اپریل ۱۹۶۹ء

جشن غالب کا عظیم الشان یادگاری جلسہ بمبئی میں — انقلاب بمبئی ۱۰ فروری "

اجمار غالب از کوثر انصاری۔ — افکار کراچی فروری "

ہم سخن فہم نہیں از عباس احمد عباسی — قومی زبان جون "

غالب اپنی تنقید کے آئینے میں۔ ڈاکٹر سید احتشام احمد " " "

قدیم ترین دیوان غالب۔ جلال الدین " جولائی "

غالب کی تاریخ پیدائش۔ مولانا امتیاز علی عرشی — قومی زبان ستمبر ۱۹۶۹ء

کلام غالب میں تمثال شعری کا مقام از اختر اقبال کمالی — در تنقید غالب کے سو سال

غالب کی غزلوں میں قیس و فرہاد کا تصور از سید وقار عظیم " "

حیات غالب پر چند خیالات از ڈاکٹر عبادت بریلوی — در غالب اور مطالعہ غالب

غالب کے حالات زندگی اور شخصیت " "

غالب کا ماحول " "

غالب کی تصانیف " "

غالب کی شاعرانہ عظمت " "

غالب کی شاعری کا آفاقی پہلو " "

غالب کی شاعری کے نئے زاویے " "

غالب کی شاعری میں شوخی اور شگفتگی کے عناصر " "

غالب کی شاعری میں اجتماعی شعور " "

غالب کی شاعری میں غم دوراں " "

غالب کی عشقیہ شاعری " "

غالب کی شاعری کا جمالیاتی پہلو " "

غالب کی تصویر کاری " "

غالب کے فنی اضافے " "

غالب اور ان کے خطوط " "

غالب کے خطوط کی ادبی اہمیت " "

غالب کا ایک اہم خط (نامۂ غالب) " "

غالب کے اہم نقاد " "

مطالعہ غالب کے سو سال " "

غالب از اختر اقبال کمالی — در غالب اور مطالعہ غالب

غالب۔ بتی داخلیت کی آواز۔ از محمد حسن "

غالب کا تہذیبی اور معاشرتی پس منظر از ڈاکٹر ناظر حسن زیدی — در غالب و مطالعہ غالب — جالنا

پنجاب یونیورسٹی ریسرچ جرنل لاہور

بقائے دوام کے دربار میں چچا غالب سے ایک ملاقات — از راشدہ افضال — [illegible]

غالب بحیثیت خطوط نگار (زیرِ عنوان نشاطِ بے خبر) از ظہیر علی فاروقی ہفت روزہ لاہور ہمارا ۶۹ء
غالب کی ایک غیر مطبوعہ تحریر از تحسین سروری " " "
نسخۂ عرشی زادہ از کلب احمد صوفی قومی زبان کراچی دسمبر ۶۹ء
غالب کی ۷۲ سالہ زندگی از سید قدرت نقوی " " "
بائے غالب کا کچھ بیاں ہوجائے از اخلاق اختر حمیدی ستارہ کراچی فروری ۶۹ء
پوچھتے ہیں وہ کہ غالب کون ہیں؟ ادارہ رسالہ " " "
مرزا غالب کے اخلاق و عادات از پیکری چند رسالہ کتاب نما دہلی اپریل ۶۹ء
غالبیات ادارہ " " مارچ ۶۹ء
غالبیات " " " مئی ۶۹ء
غالب اور ان کا عہد از سید محمد امیر امام رسالہ نقش لطیف کراچی مئی ۶۹ء
غالب کی وفات اور برسی کی تاریخیں از حنیف ہوشیارپوری اردو نامہ کراچی ۳۳ ۶۹ء
غالب۔ شخصی زندگی کے کچھ پہلو از رقیہ ناز رسالہ فکر نو دہلی غالب نمبر ۶۹ء
حیاتِ غالب پر چند خیالات از ڈاکٹر عبادت بریلوی اوراق لاہور اپریل ۶۹ء
کیا غالب واقعی فری میسن ہو گئے تھے از عبدالرؤف عروج حریت کراچی ۳ جون ۶۹ء
غالب اور ان کا بچپن از مسلم ضیائی ستارہ کراچی۔ فروری ۶۹ء
مرزا غالب اور بے پور از الیاس عشقی رسالہ نئی قدریں حیدرآباد سندھ نمبر ۶۹ء
کشمیر اور غالب از ط۔ انصاری ہفت روزہ لاہور ۲۱ جولائی ۶۹ء
غالب کا بھوپال سے تعلق از ڈاکٹر سید حامد حسین رسالہ نگار پاکستان ستمبر ۶۹ء
غالب اور بہار از قاضی عبدالودود رسالہ مطالعہ پٹنہ جنوری و فروری ۶۹ء
غالب۔ بجنوری اور عمومی عروض از سید جابر علی جابر رسالہ فنون لاہور مئی جون ۶۹ء
یگانہ چنگیزی۔ غالب شکن یا غالب کا مداح از زہرہ انصف روزنامہ امروز لاہور یکم جون ۶۹ء
غالب اور بہادر شاہ ظفر از شاہد احمد فکرِ نو دہلی۔ غالب نمبر ۶۹ء
غالب کے بہاری شاگرد از ڈاکٹر سید خالد رشید رسالہ مطالعہ پٹنہ جنوری فروری
خم خانۂ جاوید اور غالب از عبدالقوی دسنوی رسالہ اردو ادب علی گڑھ نمبر ۱ ۶۹ء
غالب ایک ایرانی کی نظر میں از کبیر احمد جائسی " " " "
غالب کے دو غیر معروف شاگرد (۳) از م۔ ش عارف مارہروی
الجیب پھلواری۔ اپریل مئی ۶۹ء
شاید ہو غالب از منصور سعید فکرِ نو دہلی۔ غالب نمبر ۶۹ء
مطالعہ غالب اور اثر لکھنوی (غالب کے متعلق اثر لکھنوی کے خطوط)

از نثار احمد فاروقی فکرِ نو دہلی۔ غالب نمبر ۶۹ء
غالب اور وحشت از وفا راشدی نگار پاکستان کراچی اگست ۶۹ء
غالب۔ امیر اور اقبال نوائے وقت لاہور ۲۱ اپریل ۶۹ء
مکاتیبِ غالب اور ان کی ادبی افادیت از احمد ابراہیم علوی اردو ادب علی گڑھ نمبر ۱ ۶۹ء
پیغامِ غالب از پروفیسر احمد علی اخبار ساغر کراچی ۱۹ مئی ۶۹ء
غالب " " " ۲۴ جولائی ۶۹ء
مرزا غالب۔ شب و آداب از سید مسعود حسن رضوی ادیب کتاب لکھنؤ اپریل ۶۹ء
غالب اپنی انانیت کے آئینے میں از محمد اقبال قریشی فکرِ نو دہلی غالب نمبر ۶۹ء
انا پسند انسانیت نواز شاعر از انوار احمد نئی قدریں حیدرآباد سندھ نمبر ۶۹ء
غالب ایک موسیقار کی نظر میں از امیر محمد خاں دہلوی فکرِ نو دہلی غالب نمبر ۶۹ء
غالب کا ذوقِ جمال از انور سدید اوراق لاہور۔ اپریل ۶۹ء
غالب کی مشکل پسندی " " اردو زبان سرگودھا نمبر ۲ ۶۹ء
غالب پر عمرانی نظر۔ از ڈاکٹر بشارت علی افکار ستمبر ۱۹۶۹ء
غالب کی قصیدہ نگاری از بشیر بدر اردو ادب علی گڑھ ۲ ۶۹ء
کلامِ غالب غالب الکلام از رانا پرتاپ رائے۔ نگار پاکستان کراچی جون ۶۹ء
غالب۔ تصویر کا دوسرا رُخ از تنویر احمد علوی فکرِ نو دہلی غالب نمبر ۶۹ء
غالب کی حیات و شاعری کا جنسی پہلو از جاوید وششٹ " " "
غالب اور مردہ پرست از جوش ملیح آبادی نقش لطیف کراچی مئی ۱۹۶۹ء
غالب کے استعارے از شان الحق حقی اردو نامہ کراچی ۳۳ ۶۹ء
مرزا غالب از خان آصف حریت کراچی ۲۰ اپریل ۶۹ء
خطوطِ غالب کی انفرادیت از خلیق احمد اشرفی فکرِ نو دہلی غالب نمبر ۶۹ء
مثنوی نامہ از ڈاکٹر خورشید الاسلام فنون لاہور مئی۔ جون ۶۹ء
غالب کی شوخ بیانی از رشید احمد صدیقی افکار کراچی۔ جون ۶۹ء
غالب پر ایک نظر۔ از ہنس راج رہبر ہمایوں دہلی اپریل ۶۹ء
غالب از ت۔م۔ساقی ساغر کراچی ۱۹ مئی ۶۹ء
غالب ایک زندہ استعارہ از سجاد باقر رضوی فنون لاہور مئی ۶۹ء
غالب کا شعورِ حیات از سہیل احمد فکرِ نو دہلی غالب نمبر ۶۹ء
غالبیات از شریف الحسن اردو نامہ کراچی ۳۳ ۱۹۶۹ء
غالب کی حالات از ڈاکٹر شکیل الرحمان مطالعہ پٹنہ جنوری فروری ۶۹ء

یہ ترابیان غالب — از صادق کشمیری — چٹان لاہور ۲۸ اپریل ۶۹ء
غالب کی دریافت (اردو دیوان کے آئینہ میں) از وحید صہبا — کامران سرگودھا جولائی ۶۹ء
ملفوظات غالب از مولانا ضیاء احمد بدایونی — عکس لطیف کراچی اگست ۶۹ء
غالب کے عقائد از ضیاء الحسن موسوی — " " مئی "
مرزا غالب کا مقام از عارف رضوی — ساغر کراچی ۱۵ جولائی ۱۹۶۹ء
غالب کی غزل گوئی کے پانچ دور از قاضی عبدالودود — مطالعہ پٹنہ جنوری فروری ۶۹ء
[illegible] از جوشی — کتاب نما دہلی مارچ ۶۹ء
غالب کے پسندیدہ اشعار خود ان کی نظر میں از عطا کاکوی — مطالعہ پٹنہ جنوری ۶۹ء
غالب کی مرثیہ نگاری از فاضل لکھنوی — عکس لطیف کراچی مئی ۶۹ء
غالب پر ایک عمومی نظر از قطب الدین احمد — برہان دہلی مئی ۶۹ء
غالب اور طاؤس از ڈاکٹر گیان چند — کتاب لکھنؤ مئی ۱۹۶۹ء
غالب کا ابتدائی کلام — " — خاتون دکن حیدرآباد دکن سالنامہ ۶۹ء
ذکر غالب از مالک رام — کتاب نما۔ دہلی مارچ ۶۹ء
تجزیہ غالب — کئی رخ از ماہر القادری — فاران کراچی۔ اکتوبر ۶۹ء
غالب — سو سال بعد از مجتبیٰ حسین — عکس لطیف کراچی مئی ۶۹ء
غالب کی گلیوں میں از محمد شفیق — فکر نو دہلی غالب نمبر ۶۹ء
غالب کا تصور ہستی از سید حسین بخاری — کامران سرگودھا ۵،۹ ۶۹ء
غالب سائنس کی روشنی میں از ممتاز عامر — نگار پاکستان کراچی اکتوبر ۶۹ء
فکر غالب کی معجز نمائیاں از مولانا غلام رسول مہر — اردو زبان سرگودھا ۲،۱ ۶۹ء
غالب شکن از مرزا یگانہ مرحوم — ہمایوں دہلی اپریل ۶۹ء
غالب او ادبیات فارسی (فارسی) — فکر نو دہلی۔ غالب نمبر ۶۹ء
غالب طوس در پیوند ہا سے ادبا ر ایران (فارسی) — " "
مرزا غالب (فارسی) — " "
دیوان غالب کا المیہ از حامد سروکش — سیارہ لاہور جولائی ۶۹ء
نسخۂ حمیدیہ اور اس کی اہمیت از ڈاکٹر ابو محمد سحر — نگار پاکستان کراچی۔ جون ۶۹ء
غالب کا خود نقل کردہ نسخۂ دیوان اردو از عرش رام پوری — آجکل دہلی۔ جولائی ۶۹ء
غالب کا خود نوشت اردو دیوان " — نگار پاکستان اگست ۶۹ء
دیوان غالب کا ایک مخطوطہ خود غالب کے قلم سے۔ از نثار احمد فاروقی — آجکل دہلی۔ جون ۶۹ء

غالب کے نادر مخطوطے کی دریافت از عبدالماجد — اخبار جہاں کراچی ۲ ستمبر ۶۹ء
اسد اللہ خاں تمام ہوا از ابن الحسن — نقش کراچی نمبر ۵ ۶۹ء
سوانح غالب از بری چند اختر مرحوم — نیرنگ خیال لاہور جون ۶۹ء
جشن غالب از ارشاد احمد — مشرق کراچی ۱۶ مئی ۶۹ء
کہتے ہیں جس کو عشق از تنویر احمد علوی — فکر نو دہلی غالب نمبر ۶۹ء
غالب کے لطائف از شبیر حسن خاں — المجیب پھلواری اپریل مئی ۶۹ء
خط لکھیں گے گرچہ مطلب کچھ نہ ہو از سید ضمیر حسن — فکر نو دہلی غالب نمبر ۶۹ء
مرزا غالب کے حکیمانہ لطیفے از عزیز اللہ — ستارہ کراچی۔ فروری ۶۹ء
مرزا غالب دلی کالج میں (ڈراما) از قمر رئیس — فکر نو۔ دہلی۔ غالب نمبر ۶۹ء
ہیں خواب میں ہنوز از محمد عتیق صدیقی — " "
غالب سے ملئے (ڈراما) از مرزا محمود بیگ — " "
غالب۔ گالب لائبریری میں (مزاحیہ) از شور صہبائی۔ عکس لطیف کراچی اگست ۶۹ء
ہوئی موت کہ غالب مرگیا پر یاد آتا ہے — " " مئی ۶۹ء
غالب کی صد سالہ برسی از شاہ معین الدین احمد — نیرنگ خیال۔ جون ۶۹ء
غالب صدی، اردو زبان کی عظمت کا اعتراف (اداریہ) خاتون دکن حیدرآباد دکن مئی ۶۹ء
نذر غالب از انیس امام — کتاب لکھنؤ مئی ۶۹ء
غالب صدی پر اردو از جاوید وشسٹ — ہمایوں دہلی اپریل ۶۹ء
زندگی۔ غزل اور غالب از حرمت الاکرام — خاتون دکن حیدرآباد دکن سالنامہ ۶۹ء
جشن غالب از ساحر لدھیانوی — " " "
نذر غالب (قطعات) از فیروز خسرو — اردو زبان سرگودھا ستمبر ۶۹ء
روشن ان کا نام رہے گا از محشر بدایونی — ستارہ کراچی۔ فروری ۶۹ء
غالب از مخدوم محی الدین — خاتون دکن حیدرآباد دکن سالنامہ ۶۹ء
غالب شکن دو آتشہ از یگانہ مرحوم — ہمایوں دہلی۔ اپریل ۱۹۶۹ء
غالب کے مکتوبات از افضل حسین اظہر — آہنگ کراچی ۲۲ اکتوبر ۶۹ء
جشن غالب نظم از فراق گورکھپوری — کتاب لکھنؤ اپریل ۶۹ء
" " ساحر لدھیانوی " " "
" " مخدوم محی الدین " " "
جشن غالب نظم از جرار چھولسی — کتاب لکھنؤ اپریل ۶۹ء
" " خمار اکبرآبادی " "

غالب نما — از محمد حیات خاں — فروغ اردو لکھنؤ جون ۶۹ء

غالب کے آئینے میں — از شکیل احمد عاصم — 〃 〃 〃 〃

غالب کی انفرادیت — از ڈاکٹر گیان چند — پیام انقلاب سرینگر ۱۲ اکتوبر ۶۹ء

غالب کے دو غیر معروف اردو شاگرد — از ماہر اردو — الجیب پھلواری شریف جون ۶۹ء

غالب کی شاعری میں عصری رجحانات — از ڈاکٹر خلیل احمد — منصف حیدرآباد دکن ۱۵ اکتوبر ۱۹۶۹ء

غالب کی زبان کے ساتھ انصاف کیا جائے — از آنند نرائن — امداد گلزار ترقی اردو حیدرآباد دکن ۱۵ مئی ۱۹۶۹ء

غالب اور ملازمین سرکار — از یوسف ناظم — منصف حیدرآباد دکن۔ ۱۵ اکتوبر ۱۹۶۹ء

اشوا اور غالب کی برسی — اداره — پیام انقلاب سرینگر ۲۰ اکتوبر ۱۹۶۹ء

معاف کرنا مسٹر غالب (مزاحیہ) — 〃 〃 ۲۱ اکتوبر ۶۹ء

غالب۔ ایک انسان۔ ایک شاعر — 〃 〃 〃 〃

پوچھتے ہیں وہ کہ غالب کون ہے؟ — از پریم پال اشک — روزمرہ و محاورۂ غالب — 〃 ۶۹ء

غالب کی زبان — از آل احمد سرور — 〃 〃 〃

جو یہ کہے کہ ریختہ کیونکہ ہو — 〃 〃 〃

گفتۂ غالب۔ اسے پڑھ کے سنا کریں

غالب کی کہانی غالب کی زبانی — شائع شدہ درارمغان غالب۔ حیدرآباد دکن

غالب صدی تقاریب حیدرآباد میں — 〃

غالب صدی تقاریب بیرونی ممالک میں

غالب صدی تقریبات ہندوستان میں

کلام غالب اور تنقید — از ڈاکٹر سید عبداللطیف — 〃 〃 〃

غالب کو ہمارا خراج عقیدت — از بدرالدین طیب جی — 〃 خطبہ صدارت غالب صدی

غالب اور میرے تاثرات — از سری کرشن سنہا — تقریبات منعقدہ بنگلور

ذکر غالب — از مالک رام — ماہنامہ کتاب۔ مارچ ۱۹۶۹ء

الشلئے غالب — مولانا امتیاز علی عرشی — 〃 〃

غالبیات — از اداره — 〃 〃 〃

غالب کی زبان کا آخری دور — از قاضی معزالدین احمد — ماہنامہ زبان و ادب مئی ۶۹ء

مجسمۂ غالب اور جشن غالب — از عبداللطیف اعظمی — 〃 〃

مرزا غالب کی شاعری۔ — ماہنامہ کتاب نما۔ نئی دہلی۔ مارچ ۶۹ء

غالب کے ساتھ طلبا کے تعلقات ہمیشہ کشیدہ رہے ہیں۔ — از مشتاق سہیل۔ (مشرق) جمعہ ۱۹ فروری ۱۹۶۹ء

مرزا غالب سیاسی ہنگاموں کی نذر ہوگئے۔ — از آئی اے رشید۔ (مغربی پاکستان لاہور ۲۰ فروری)

مرزا غالب کی صد سالہ برسی اور بھارت — 〃 〃 〃 (۲۰ فروری)

حرف و حکایت (غالب کے ۲۹ اشعار کا انتخاب) — از عنقا۔ (امروز لاہور ۲۲ فروری ۶۹ء)

حرف و حکایت (دیوان غالب کی ردیف و کے مزاحیہ اشعار) — (امروز لاہور ۲۴ فروری ۶۹ء)

غالب تمام الزامات سے بری ہیں۔ — از ایچ اے حبیب — 〃 〃 ۲۵ 〃 〃

غالب پر متفرق مضامین (۳)

عنوان	مصنف		ماخذ
غالب میرا زداں	ڈاکٹر سید عبداللہ		در اطراف غالب
غالب کی غزل	〃	〃	〃
غالب کی تصویر آفرینی	〃	〃	〃
غالب کا تصور فن	〃	〃	〃
مرزا غالب کا حاشیہ انتقاد	〃	〃	〃
غالب دو زبان شاعر	〃	〃	〃
غالب کی فارسی شاعری	〃	〃	〃
میر و غالب کی چند ہم طرح غزلیں	〃	〃	〃
غالب معتقد میر	〃	〃	〃
غالب پیش رو اقبال	〃	〃	〃
غالب کی اردو نثر	〃	〃	〃
غالب کی سوانح عمریاں	〃	〃	〃
انتخاب اشعار غالب یا کاروبار رسوائی	〃	〃	〃
غالب کا ایک شعر	〃	〃	
دیوان غالب کا ایک نادر قلمی نسخہ	〃	〃	〃
خط نگاری اور غالب کی خط نگاری	〃	〃	〃
شرح ناتمام	〃	〃	〃
غالب کی عظمت	صوفی غلام مصطفیٰ تبسم		صد رنگ غالب
غالب کا تصور حسن و عشق	〃		